

DELHI
UNIVERSITY
LIBRARY

u
Class 616

Book No. 114
v.1

DELHI UNIVERSITY LIBRARY

Cl. No. LC: 4

168N33.1

Ac. No. 26507

Date of release for loan.

This book should be returned on or before the date (not stamped below. An overdue charge of one anna will be charged for each day the book is kept overtime.

جلد ہفتم محفوظ ہے

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

شیخ بر علی سینا کی استفادہ ورجاع کتاب حمیات قانون کالیس نفیس ترجمہ

حمیات قانون

حصہ اول

مع دو مفید اضافات

جس میں بخاروں کے احوال و اقسام، ماسیت، عوارض،

علامات اور اصول علاج، بسط و تفصیل سے درج ہیں

نصاب تعلیم جماعت اعلیٰ (سال چہارم) طبیہ کالج دہلی

از تنقیح

حکیم محمد کبیر الدین

طبع اول سن ۱۹۶۶ھ

۱۳۸۷ھ

طبع دوم سن ۱۹۶۳ھ

۱۳۸۵ھ

حلے کا پتہ :- دفتر المسج۔ قریب باغ، دہلی

تعداد طبع دوم ۱۳۵۰ (مطبعہ مطبع برقی مجرب المطابع دہلی) قیمت دو روپے (دعا)

مطبوعات دفتر المصحح اور طبیہ کالج دہلی کے نصاب کی جدید کتابیں

کلیات

تشریحی تصاویر خرد و عظیم کے ترکیب کی

تقریباً ستر تصاویر ہیں۔ قیمت ۱۲

تشریح اعضائے نسوان (داخل نصاب)

مولفہ حکیم عبدالرزاق مرحوم، یہ علم القابلہ

کا پہلا حصہ ہے۔ قیمت ۱۲

منافع الاعضاء (داخل نصاب) یہ علم

نہال الاعضاء کی بہترین و عام فہم کتاب ہے۔

علم الادویہ

علم الادویہ نفیسی وغیرہ (داخل نصاب)

یہ علم الادویہ نفیسی کا ترجمہ معہ ضمیمہ ہے

نیمہ میں زیادہ تر ہندوستان کی جڑی

بوٹیوں کا تذکرہ ہے۔ قیمت ۱۲

کتاب الادویہ

یہ ادویہ مفردہ کا جدید

اور معتبر مخزن ہے۔ قیمت ۱۲

رسالہ مدار

مدار (آکے) کے افعال و خواص

اور محرب مرکبات قیمت ۵

رسالہ کچلہ

کچلہ (حب انحراب) کا مفصل

بیان اور اس کے افعال و خواص قیمت ۸

رسالہ سنگیہ

سنگیہ کا مفصل بیان اور اس کے افعال و خواص

قیمت ۸

اقادہ کبیر (داخل نصاب) ترجمہ و شرح

موجزاً لقائے نرسنگ طبی معالجہ و

اختلافی مسائل و مباحث ضروری قیمت ۱۲

ترجمہ و شرح کلیات قانون (داخل نصاب)

قانون کے

حصہ کلیات کا ترجمہ مع ضروری شرح۔ حصہ

اول و حصہ دوم ہے،

مباحث ضروری کلیات کے اہم

مباحث بصورت سوال و جواب قیمت ۸

ترجمہ موجز القانون (داخل نصاب)

اس کے ایک کالم میں اصل

عربی عبارت بخط عربی ہے اور اس کے

مقابل دو کالم میں اردو ترجمہ ہے

تشریح و منافع

تشریح کبیر (داخل نصاب) تشریح کی معتبر

تصویر قیمت حصہ اول و حصہ دوم ہے،

تشریح صغیر (داخل نصاب) تشریح کی مختصر

ن کتاب ہے۔ قیمت ۱۲

دیباچہ

میرا خوشگوار فرض ہے کہ پہلے میں شکریہ
کے ساتھ اُن اعانتوں کا اعتراف کروں، جو مجھے
اس کتاب کے ترجمہ میں مختلف ذرائع سے پہنچی ہیں*
(۱) علامہ ادیب، فاضل اجل، عالیجناب
حکیم مولوی سید محمد یوسف صاحب قیصر
اورنگ آبادی (ضلع بیڑ علاقہ حیدر آباد دکن)
کا میں بغایت ممنون ہوں کہ آپ نے ازراہ
ذرا نوآوری و علم پروری بعض حصص کتاب کا ترجمہ
کر کے میری امداد فرمائی +

(۲) اس مقام پر میں اپنے معاون خاص
رفیق قدیم، مخلص محترم جناب حکیم مولوی محمد
عبدالواحد صاحب کا نام بھی فراموش نہیں
کر سکتا، جنہوں نے ایک بہت بڑے حصے کا ترجمہ کیا*
(۳) اسکے ایک چھوٹے حصے کا ترجمہ میرے

عزیز دوست مولوی حکیم بہتہ اللہ صاحب لوی
فاضل و فاضل طب جہا (طبیہ کالج دہلی) نے بھی کیا ہے

محمد کبیر الدین مترجم و منتق کتاب ۵۔ جنوری ۱۹۲۵ء



حیات قانون

فین اول از کتاب چہام قانون

قانون کی چوتھی کتاب میں امراض عامہ کا ذکر ہے جس کے اندر سب
فین ہیں۔ چنانچہ فین اول میں حیات کا ذکر ہے فین اول کے اندر
پانچ مقالے ہیں۔ فین اول کے پہلے مقالے میں حیات کا قول کلی (عمومی
تذکرہ) ہے۔

مقالہ اول حیات کا عمومی تذکرہ (قول کلی)

تعریف چٹھی | چٹھی (نخار) اُس عارضی حرارت کا نام ہے۔ جو قلب میں پہلے
مشتعل ہوتی ہے۔ پھر شریانوں اور رگوں کی روح اور خون
کے ذریعہ تمام بدن میں پھیل کر اس طرح مشتعل ہوتی ہے کہ بدنی افعال
بگڑ جاتے ہیں۔ اس کا اشتعال اس قدر خفیف نہیں ہوتا جتنا کہ غصہ اور زہر
کا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں گاہے غصہ اور تکان کی حرارت بھی اس قدر شدید
ہو جاتی ہے کہ تمام بدن میں پھیل کر بدنی افعال میں نقصان پیدا کرنے لگتی ہے۔

(ایسی حالت میں غصہ اور کھان کی حرارت کو بھی بنجاس کھا جائیگا) *
بخار کی تقسیم | بعض لوگوں نے بخار کی دو اہتائی تہیں کی ہیں۔ ایک
 منحنی مرض اور دوسرا منحنی عرض آن لوگوں نے
 درم کے بخاروں کو حیات عرض میں شمار کیا ہے *۔

ان کے اس قول کے معنی یہ ہیں کہ منحنی مرضیہ وہ بخار ہے کہ اس بخار میں
 اور اس کے سبب میں جو خود بخار نہ ہو۔ کوئی اور واسطہ نہ ہو مثلاً منحنی عفونیہ
 اس میں عفونت اس کا سبب بلا واسطہ ہے (یعنی عفونت کے بعد ہی بخار
 پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ عفونت سے کوئی اور حالت پیدا ہوتی ہے۔
 اور وہ حالت پھر بخار پیدا کرتی ہے) اور عفونت فی نفسہ کوئی مرض نہیں ہے
 بلکہ وہ مرض کا سبب ہے۔ برخلاف ان میں حمیہ درمیہ کی نوعیت اس سے
 جدا گانہ ہے۔ یہ بخار درم کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ درم کی پیدائش
 سے اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور درم ہی کا تابع ہوتا ہے۔ اور درم
 فی نفسہ ایک مرض ہے *۔

مناقشہ | اب کوئی معتبر من یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر حمیہ درمیہ اس وجہ سے حمیہ
 ہے کہ یہ درم کی حرارت کے تابع ہوتا ہے۔ یا درم میں جو درد
 ہوتا ہے، اس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں یہ ضروری ہو جائیگا
 کہ بیشتر حیات یوم حیات عرض بن جائیں گی کیونکہ بہت سے حیات یوم حرارت
 اور درد کی وجہ سے پیدا ہوا کرتے ہیں، دیکھو باب حیات یوم (۱) اور اگر حمیہ درم
 اس عفونت کے تابع ہوتا ہے۔ جو اس درم میں ہوا کرتی ہے۔ تو فالص درم، درم
 ہونیکہ حیثیت سے اس کا سبب آؤتی (سبب اصلی۔ سبب بلا واسطہ) نہیں ہوا۔ بلکہ
 اس عفونت کے اعتبار سے درم اس بخار کا سبب بنا جو اس میں ہوا کرتی ہے۔

حالت میں حمی ورمیہ کا اصلی سبب (سبب بالذات) عفونت ہی ہوتا ہے اور ورم
اوس کا سبب بنا تو محض عرض کے طور پر (سبب بالعرض)۔ اور معتبر فن یہی کہہ سکتا
ہے۔ کہ اگر تمھاری مراد حمی عرض سے یہ نہیں ہو (جو اوپر بیان کیا گیا) بلکہ تمھاری
مراد یہ ہے کہ حمی ورمیہ ورم کے تابع ہو کر تلسے۔ اور ورم کی موجودگی سے
یہ موجود ہوتا ہے۔ تو عفونت کے لحاظ سے یہی حال حمیات عفونت کا بھی ہے
(کیونکہ عفونت کے بخار بھی عفونت کے تابع ہوتے ہیں۔ اور عفونت کی موجودگی
سے یہ موجود ہوتے ہیں) +

مفسر رحمہ اللہ شیخ کے اس مناقشہ کا جواب یہ ہے کہ ہم حمی عرض اس بخار کو کہتے
ہیں۔ جو دوسرے مرض کی وجہ پیدا ہو جیسا کہ ورم کا بخار ہے۔ کیونکہ
ایسے بخار کا علاج اصل مرض کی تدبیر ہے۔ اس تقسیم سے علاج و تدبیر
میں بہت سہولت حاصل ہوتی ہے +

لیکن اس قسم کے مناقشوں اور جھگڑوں میں پڑنا علم طب کیلئے کچھ سود مند
نہیں ہے۔ بلکہ طبیب کو (بحیثیت طبیب ہونیکے) اپنے فن سے جدا کر کے دوسرے
علوم کے جھگڑوں میں الجھا دیتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اپنے فن سے قطعی اعراض
کرا دیتا ہے + اس لئے ہم اس بارہ میں وہی قدیم راستہ اختیار کرتے ہیں۔ جو پہلے
سے معتاد ہے اور تسلیم کر لیتے ہیں کہ حمیات اور ورم اور حمیات سد و حمی عرض ہیں
(اور ہمیں مروجہ اصطلاح میں مناقشہ کرنے کی ضرورت نہیں) +

بخاروں کی تقسیم ہم کہتے ہیں کہ بدن انسان میں مجموعی طور پر تین قسم کی چیزیں
پائی جاتی ہیں (اعضا، ارواح، اور رطوبات) چنانچہ اعضا،
جو رطوبتوں اور ارواح کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ انکو بمنزلہ حمام کی دیواروں کے
لے معتاد جس کی عادت ہو چکی ہو۔ عادت میں داخل ہو چکی ہو +

سمجھ لینا چاہئے۔ اور رطوبتیں جو اعضا میں گھری ہوتی ہیں، ان کو حام کو پانی کی طرح مان لینا چاہئے۔ اور نفسانی، حیوانی اور طبعی رطوبتیں یا انخرے جو تمام بدن میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو حام کی ہوا سے قیاس کر لینا چاہئے۔ پس حرارت غریبہ جس چیز میں اولاً اشتعال پیدا کرتی ہے (یعنی حرارت غریبہ کے اثر سے جو چیز اصلی طور پر گرم و مشتعل ہوگی) وہ یقیناً انہی تین مذکورہ بالا اجناس میں سے کوئی ایک جس ہوگی۔ کیونکہ بدن انسان کے اندر کوئی چوتھی جسمانی چیز ان سے الگ نہیں ہے۔ اور جو چیز اشتعال اولیٰ کے طور پر مشتعل ہوتی ہے (یعنی جس چیز کا اشتعال اصلی ہوتا ہے) اور جو دوسرے کو اپنے اشتعال سے گرم کرتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اس کے بجھنے، ویران ہونے سے خود وہ شے اور اسکی متصلہ چیزیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ لیکن اسکے گرد و پیش کے ٹھنڈے ہو جانے سے خود اس کی حرارت کا بجھنا ضروری نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے باقی رہنے اور اشتعال کے عود کرنے کا امکان باقی رہتا ہے +

پس اگر (اس معنی سے) حرارت ابتداءً اعضا، اصلہ سے وابستہ ہوگی (یعنی اشتعال اولیٰ، اور اشتعال اصلی اعضا، اصلہ کے ساتھ قائم ہوگا) تو اس جس کو کُتھتی دق کہینگے۔ جس طرح آئینہ حام کی دیواروں یا دیوار کی دھونکی یا باد چم کی پتیلی کو مشتعل کر دے +

چنانچہ حام کی دیواروں کے گرم ہونے سے حام کا پانی اور حام کی ہوا بھی گرم ہو جائے گی۔ اور انکے گرم ہونے کا اصلی ذریعہ حام کی دیواریں ہونگی۔ اگر دیواریں سرد ہو جائیں تو دوسری چیزیں بھی سرد ہو جائیں، اور اگر دوسری چیزیں سرد ہو جائیں، تو دیواروں کا سرد ہونا ضروری نہیں ہے مترجم +

اور اگر بخار بننے سے پہلے اخلاط کو گرم کیا ہے۔ اسکے بعد اخلاط سے اعضا میں

پھیلی ہے۔ جس طرح حمام میں اگر گرم پانی کے ڈالنے کا اتفاق ہو تو گرم پانی کی گرمی سے حمام کی دیواریں گرم ہو جاتی ہیں۔ اور گرم شوربے کی حرارت پینلی میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس جنس کا نام حمائے خلطی ہے (اس دوسری صورت میں

تمام بدن کے گرم ہونیکا اصلی سبب خلط کی گرمی ہے)۔ اور اگر بخار نے ابتداءً روحوں اور

بخارات کو جالیا ہے (یعنی اشتعال اولی یا تثبث اولی اور بخارات کے ساتھ قائم ہے)

اسکے بعد اعصار و اخلاط میں پھیلا ہے۔ جیسا کہ اگر اتفاقاً حمام کو اندر گرم ہوا پر ہو جائے گی

یا اس کے اندر آگ جلائی جائے۔ تو ان دونوں صورتوں سے حمام ہ پانی اور اسکی دیواریں گرم

ہو جاتی ہیں۔ اس جنس حیات کا نام حمائے یوم (یک روزہ بخار) ہے کیونکہ اس صورت میں

بخار کا تعلق ایک لطیف چیز کے ساتھ قائم ہے، جو جلد تحلیل ہو نیوالی چیز ہے۔ اور ایسا

بہت ہی کم ہوتا ہے کہ ایک دن رات سے زیادہ قائم رہے۔ ہاں اگر وہ حمی یوم منتقل

ہو کر بخار کی کسی اور جنس میں تبدیل ہو جائے، تو چوبیس گھنٹہ سے آگے بھی جاسکتا ہے

دوسری تقسیم حیات کی تقسیم اس تقسیم سے قریب ہے جو فصول سے کی جاتی ہے۔

لیکن بخاروں کی تقسیم دوسرے طریقوں پر بھی کی جاتی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بعض

بخار حادہ (شدید و تیز) ہوتے ہیں۔ اور بعض غیر حادہ + بعض مزمنہ (دیر پا

اور دیر طلب) ہوتے ہیں۔ اور بعض غیر مزمنہ + بعض لیلیہ (شب کے بخار) ہوتے

سلسلہ حیوان ایک سیج مفہوم ہے، جس کے اندر مختلف حقیقت کے حیوانات داخل ہیں۔ مگر انسان ایک

مخصوص حیوان ہے جو جس چیز کی وجہ سے مخصوص ہوا۔ اور جس کی وجہ سے اسکی حقیقت دوسرے حیوانات سے

متماز ہوئی۔ اس کو فصل کہتے ہیں فصل اس چیز کا نام ہے، جو ہر ایک چیز کی حقیقت کو مکمل کرے

دوسری چیزوں سے اسے متماز کرتی ہے، چنانچہ حیوانات کے تمام انواع میں الگ الگ ایک

ایک فصل ہوتا ہے، جو اسے دوسرے حیوانات سے الگ کر دیتا ہے مثلاً گھوڑا، گدھا، بیل، بندر

وغیرہ سب کی حقیقت ایک دوسرے سے متماز ہے۔ پس ہم چیزوں سے ان کی حقیقتیں متماز

ہوئی ہیں۔ وہی فصل کہلاتی ہیں + محمد کبیر الدین +

ہیں۔ اور بعض نہاریہ (دن کے) بعض سیدھے سادے (سلیبہ مستقیمہ) ہوتے ہیں۔ اور بعض کبرے اعراض والے۔ بعض مُقْتَرَّہ (وقفہ دیکر آنے والے) ہوتے ہیں اور بعض لازماً ہر وقت قائم رہنے والے اور لازماً میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن میں (مختلف اوقات میں) شدتیں اور تیزیاں ہوا کرتی ہیں، اور بعض متشابہ (ایک حال پر قائم رہنے والے) بعض حارہ ہوتے ہیں جن میں فقط گرمی محسوس ہوتی ہے اور بعض بارہ (جن میں سردی محسوس ہوتی ہے) لرزے اور پھر یوں والے بعض بسیط (مفرد) ہوتے ہیں، اور بعض مرکب +

بخار کی استعداد

(بخاروں کے لئے کون لوگ زیادہ آمادہ ہوتے ہیں؟) کہتے ہیں کہ سب زیادہ بخاروں کی استعداد گرم و تر مزاجوں میں ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ رطوبت حرارت سے زیادہ قوی ہو۔ ایسے لوگوں (کی علامت یہ ہے کہ ان) کے پسینے اور بول و براز نہایت بودار ہوتے ہیں، گرم و خشک مزاج کے لوگ بھی تیز بخاروں کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ یہ لوگ پہلے حائے یوم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پھر عفونت اور احراق میں جلد گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات دق میں بھی پھنس جاتے ہیں +

ان دونوں مزاجوں کے بعد ٹھکی کی صلاحیت ان لوگوں میں ہوتی ہے جن میں رطوبت اور ہیوست مساوی ہو، اور حرارت غالب ہو۔ اس قسم کے لوگوں میں ابتداء بخارات کا گرم بخار (حمی یوم) ہوتا ہے۔ پھر وہ ٹھکے خلط کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ بعد ازیں بخاروں کی استعداد ان لوگوں میں ہوتی ہے جن میں حرارت + سردت یکساں ہے۔ لیکن رطوبت زیادہ ہے + اس قسم میں عمراً حیات عفونت سے

ابتداء ہوا کرتی ہے +

لیکن جو لوگ بار دور طب یا بارہویا بس مزاج رکھتے ہیں۔ انہیں بخار و کئی
آما دگی نہایت کم ہوتی ہے۔ علی الخصوص حملے یوم تو انکو ہوا ہی نہیں کرتا +

بخاروں کے اوقات

دوسرے امراض کی طرح تحیات کے لئے بھی (چار) اوقات ہوتے ہیں۔ پہلے
ابتداء کا وقت، پھر متعود (بڑھنے اور چڑھنے کا وقت) پھر انتہائی ترقی پا کر ٹھہرنے کا
زمانہ (وقت وقوف)۔ اور آخر میں بخار کے اترنے کا وقت (وقت انحطاط) + چاروں
اوقات گاہے گاہے ہوتے ہیں (یعنی انکا اعتبار شروع سے آخر تک پورے مرض کے
اعتبار سے کیا جاتا ہے، نہ کہ ہر نوبت کے لحاظ سے) اور گاہے یہ اوقات مجزئہ
ہوتے ہیں۔ ہر نوبت کے لحاظ سے (یعنی ہر باری میں چاروں زمانے ملتے ہیں) +
بخاروں کے خطرے کا وقت ابتداء سے لیکر انتہا کے زمانہ تک ہوتا ہے۔ لیکن
انحطاط کے زمانہ میں کوئی مریض صرف بخار کی وجہ سے ہلاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بعض
دوسرے اسباب ہلاکت پیش آ جاتے ہیں۔ جن کو ہم آئندہ بیان کریں گے +

ابتداء اس زمانہ کا نام ہے۔ جبکہ کسی عضو کا بھرا ہوا مادہ حرارت غریزہ
کو دبا نا شروع کر دیتا ہے۔ اور حرارت اس مادہ سے گھٹ جاتی ہے۔ اور ابتداء علی
وہ وقت ہے جبکہ نفیض یا اخلاف نفیض یعنی صند نفیض کے اثرات کا پتہ نہیں چلتا (یعنی نفیض کی
علامتیں پائی جاتی ہیں اور نہ ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جن سے پتہ چلے کہ مادہ نے
نفیض کے فعل کو قبول نہیں کیا ہے) +

ابتداء کا زمانہ ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے۔ لیکن بعض مرتبہ زمانہ ابتداء رہتا

لے اس سے مراد بخار کی باری کا زمانہ ابتداء۔ مترجم +

مخفی اور پوشیدہ ہوتا ہے۔ مثلاً تپ سونوخس صرع اور سکتہ میں۔ چنانچہ جب ابتداء کا زمانہ مخفی اور قلیل الاعراض ہوتا ہے، تو گمان ہوتا ہے کہ اس مرض میں مآبتداء ہی نہیں ہے (حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا) اسی طرح بعض اوقات مہیات مادہ میں پہلے ہی دن قارورہ پر ابر (غما مہ - رسوب غما می) یا کوئی اور علامت نفع نظر آ جاتی ہے۔ تو گمان ہوتا ہے کہ اس مرض میں ابتداء کا زمانہ نہ تھا حالانکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے +

تقریر مرض کا وقت وہ ہے جبکہ حرارت غریزی مادہ کو مقابلہ کے لئے ٹھکڑا کر حرکت کرتی ہے۔ جس سے نفع کی علامتیں یا ضد نفع کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں +

انتہا وہ وقت ہے جبکہ طبیعت اور مادہ میں شدید جنگ چھڑ جاتی ہے اور کسی ایک کے غلبہ پانے کا پتہ چلتا ہے۔ اور فیصلہ کن جنگ کا وقت ہی ہے۔ اس جنگ کا زمانہ شدید نوبت کے بخاروں میں ایک ہی نوبت میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی شناخت بعد کی آنے والی باری سے ہوتی ہے (یعنی اسی حالت میں بعد کی نوبت ملکی آتی ہے) اور گاہے اس جنگ کی مدت دو نوبتیں بھی ہوتی ہیں۔ جو تیسری باری سے معلوم ہو جاتا ہے (یعنی تیسری باری ملکی آتی ہے) + عموماً اس کی مدت دو باریوں سے متجاوز نہیں ہوتی ہے۔ لیکن امراض مزمنہ کی صورت دوسری ہے۔ ان میں بہت سی نوبتیں تمام باتوں میں ایک دوسرے سے شاہد ہوتی ہیں۔ اور ایسی حالت میں انتہا مرض کے قریب نفع یا عدم نفع کی نشانیاں ظاہر ہو کر پتی ہیں +

انحطاط مرض کا وہ زمانہ ہے۔ جبکہ حرارت غریزی مادہ پر غالب آ جاتی ہے اور اُسے جالبہتی ہو۔ یہاں تک کہ مہر رفتہ مادہ کے اجتماع کو پرانہ کر دیتی ہے۔ ان انحطاط

کے وقت اندرون بدن کی حرارت ملکی ہو جاتی ہے۔ اور وہ اطراف یعنی ہاتھ پاؤں کی طرف بھاگ جاتی ہے۔ جتنی کہ بخار کی گرمی بالکل تحلیل ہو جاتی ہے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی شناخت میں غلطی بھی کی جاتی ہے (یعنی بعض وقت اندرون بدن کی حرارت خفیف ہو جاتی ہے۔ جسے طبیب سمجھتا ہے کہ یہ انحطاط مرض کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ مرض اس قدر غالب ہو جاتا ہے کہ طبیعت مقابلہ سے مایوس ہو جاتی ہے) +

زمانہ منتہی بہ لحاظ نوعیت امراض کے مختلف ہوتا ہے (کبھی انتہار کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور کبھی بعید) + امراض حادہ جہذا (انہایت تیز مرض) ہیں زیادہ تر زیادہ دور انتہار کا زمانہ چار دن تک ہے اور حیات یوم کوئی اسی جملہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ لیکن حیات یوم کا شمار امراض حادہ میں نہیں کیا جاتا ہے اسلئے کہ جدت مرض کے لئے صرف منتہی کا قریب ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خطرناک امراض میں سے ہو +

اس کے بعد (قرب انتہار اور خطر کے لحاظ سے) وہ امراض ہیں جو نہایت تیز نہیں (حادہ جہذا نہیں) اور جن کو حادہ مطلقاً (بلا قید حادہ) کہا جاتا ہے۔ ان کے منتہی کا زمانہ سات دن تک ہوتا ہے۔ جیسا کہ تھمے سحر قہ اور غیب لازمہ میں دیکھا جاتا ہے +

بعض ایسے امراض بھی ہوتے ہیں جن کی جدت اس سے بھی کم ہوتی ہے لیکن منتہی چودہ دن تک ہوتا ہے + اسکے بعد وہ امراض ہیں جو حادہ المزمنہ کہلاتے ہیں (یہ حادہ اور مزمن کے درمیان میں ہیں) انکا منتہی اکیس دن تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد امراض مزمنہ ہیں جن کا منتہی چالیس سے ساٹھ اور اس سے بھی زیادہ ایام تک ہوا کرتا ہے +

امراضِ حادہ کے تمام درجات (تمام اقسام) کے اوقات، اور امراضِ مزمنہ کے اوقات کی شناخت اس لئے مفید ہے کہ اس سے بیماروں کے لئے تدبیرِ غذا مناسب طور پر کی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے۔

بہت سے بیماروں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ زمانہ ابتداءِ مزیدہ اور انتہا ایک ہی باری میں پورے ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری نوبت زمانہ انحطاط کی ہوتی ہے۔ بیماروں کے یہ زمانے بھی مختلف بیماروں میں مختلف ہوتے ہیں۔ بعض میں زمانہ تدریجاً طویل ہوتا ہے۔ اور بعض میں زمانہ انحطاط طویل پکڑ جاتا ہے۔

اوقاتِ مرض خصوصاً زمانہ منتہی کی شناخت

کبھی امراض کے اوقاتِ کلیہ کی شناخت انکی نوعیت سے ہوا کرتی ہے۔ مثلاً تشنج یا بس، صرع، سکتہ، اور خناق امراضِ حادہ جڈا میں سے ہیں۔ اور مسمیٰ محرقہ حادہ لاپیدا (حادہ مطلقاً) میں سے ہے۔ اور تپ رشح اور فاج امراضِ مزمنہ میں سے ہیں۔

کبھی ان اوقات کی شناخت مرض کے حرکت میں آنے سے (نوبت اور باری کے آنے سے) کیجاتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کی نوبتیں چھوٹی ہوتی ہیں (مجلد ختم ہو جاتی ہیں) تو سمجھا جاتا ہے کہ منتہی قریب ہے۔ جیسا کہ غب خالص میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی نوبتوں کا زمانہ تین گھنٹہ سے بارہ گھنٹہ تک ہوتا ہے۔ لیکن اگر نوبتوں کا زمانہ طویل ہو (نوبتیں لمبی ہوں۔ اور دیر تک رہیں) تو مادہ کے غلیظ ہونے اور منتہی کے بعید ہونے کی علامت ہے۔ جیسا کہ غب غیر خالص میں ہوتا ہے۔ اور اگر نوبتوں کا سلسلہ ہی نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا مادہ گرم ہو۔ جیسے سونوخس تو مرضِ حاد ہی سمجھا جائیگا۔ اور اگر مادہ غلیظ اور سرد ہو۔ یا غلظت کی طرف مائل ہو تو

مرض کو غیر حادث سمجھنا چاہئے +

کبھی اوقات مرض کا پتہ محنت (انجلیٹ) سے ملتا ہے۔ چنانچہ اگر جسم جلد کھل جائے۔ چہرہ اور پلوست جائیں (لاغر ہو جائیں) تو مرض حادث ہے اور اگر کوئی تغیر محسوس نہ ہو اور بدن اپنی حالت پر قائم رہے تو مرض کو اس درجہ حادث سمجھنا چاہئے +

کبھی قوت مریض سے اوقات مرض معلوم ہوتے ہیں۔ اگر جلد ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ مرض حادث ہے۔ ورنہ غیر حادث +
کبھی عمر اور موسم سے مرض کے اوقات معلوم ہوتے ہیں۔ سن شباب یا اور گرم موسموں میں (عموماً) امراض کے منتہی کا وقت قریب ہوا کرتا ہے۔ اور بروت کے عمروں (مسرد عمروں) اور وہ نون ٹھنڈے مَوَد میں زمانہ منتہی دیر میں آتا ہے۔ اور یہی حال ملکوں کے اعتبار سے بھی ہے +

کبھی جنس سے اوقات مرض کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ اگر جنس سلیج، متواتر اور عظیم ہے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ مرض حادث ہے۔ ورنہ غیر حادث +
کبھی بخار کے کمرزہ سے اوقات امراض معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ لہزہ اگر دیر تک رہے تو سمجھنا چاہئے کہ مرض کا رخ اِزمان کی طرف ہو۔ ورنہ مدت کی طرف اور جہاں لہزہ بالکل ہی نہ تو یہ بخار اپنی جنس کے بخاروں میں سی بلحاظ مدت کے سب سے چھوٹا ہوگا +

کبھی مرض کے اوقات باریوں (کی آمد) کے اوقات کے اعتبار سے پہچانے جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر مسلسل ہر بار ہی وقت سے پہلے آئے اور وقت سے پہلے آنے کی مدت روز بہ روز بڑھتی چلی جائے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ مرض زمانہ تواتر میں ہے +

مثلاً ایک باری دوپہر کے وقت آئے، دوسری باری دوپہر کو دو دقیقہ پہلے آئے، تیسری باری دوسری باری سے تین دقیقہ پہلے آئے (دوپہر سے پانچ دقیقہ پہلے آئے) اسی طرح چوتھی باری تیسری باری سے چار دقیقہ پہلے آئے (دوپہر سے نو دقیقہ پہلے آئے) غرض وہ وقت روز بروز بڑھتا چلا جائے) * مترجم *

اور یہ اس لئے کہ بعض امراض کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے آخر وقت تک (نحوطاط تک) عالم تنہید ہی میں رہتے ہیں (یعنی وقت سے پہلے برابر آتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ مریض مر جاتا ہے۔ یا وہ بخار کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ شرط لگائی گئی ہے کہ وقت سے پہلے آنے کی مدت روز بروز بڑھتی چلی جائے) * اور وہ امراض جن میں مسلسل ہر باری اپنی پہلی باری سے پہلے آتی ہو گا کہ حملے غیب کی جنس سے ہوتے ہیں۔ اور گا کہ حملے مؤانہ کی جنس سے *

اور اگر وقت سے پہلے آنے کا سلسلہ بند ہو جائے (تقدم کے بعد و قوف ہو جائے) اور بڑھوتری اور تنہید بھی ٹوک جائے (یعنی وقت سے پہلے آنے کی مدت، جو بڑھتی جا رہی تھی، وہ رک جائے) تو سمجھ لینا چاہئے کہ شاید یہ مرض کے منتہی کا زمانہ ہے۔ اور اگر فوبت دیر سے آنے لگے تو سمجھنا چاہئے کہ یہ انحطاط مرض کا وقت ہو گا۔ اور جو بخار اپنی باریوں کا ایک خاص وقت مقرر کر لیتے ہیں وہ طویل المدت ہو کر رہتے ہیں *

عوارض سے اسی طرح اوقات مرض کا حال گا کہ عوارض بخار کی زیادتی یا انکے ایک حالت پر ٹھہر جانے یا کم ہو جانے سے اور باریوں کی مدت کے بڑھنا یا گھٹنے سے بھی معلوم ہوا کرتا ہے۔ بعض مرتبہ یہ باریاں آپس میں ایک دوسرے سے مختلف

مثلاً عوارض کی زیادتی سے زیادہ ابتدا سمجھا جاتا ہے، کمی سے زمانہ انحطاط اور ٹھہر جانے سے (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

ہوتی ہیں۔ اور انکے حالات باہمی مشابہتیں رہتے (یعنی ایک باری کی حالت دوسری سے مختلف ہوتی ہے۔ اسلئے زیادتی و کمی کی کوئی ترتیب قائم نہیں رہتی)۔
استفراغ سے بعض مرتبہ اوقات مرض کا پتہ استفراغ کی حالتوں سے چلتا ہے۔ اسلئے کہ اگر کسی باری میں پسینہ آئے۔ یا دست آجائیں، اور اسکے بعد کی باری اسی شدت کی آئے، یا اس سے بھی زیادہ بڑھ کر ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ استفراغ (پسینہ یا دست) مادہ کی کثرت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس استفراغ کی وجہ یہ نہیں ہے کہ طبیعت نے اپنی قوت سے دفع کیا ہے۔ اور یہ حالت اس امر کی علامت ہے کہ مرض طول کھینچے گا۔

نفخ سے اگر کسی اوقات مرض کا حال نفخ اور ضد نفخ (عفونت) معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ مثلاً جبکہ نفث میں کچھ نفخ ظاہر ہو جائے۔ یا قارورہ میں غمہ (سبب غما) نمودار ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ تیز امید کا ابتدائی زمانہ ہے پھر جبکہ نفخ یا ضد نفخ (عفونت) اکثر ظاہر ہونے لگے تو منتہی کا وقت ہے۔ اسی طرح جبکہ نفث میں نفخ یا ضد نفخ جلد ظاہر ہو جائے، یا قارورہ میں غما جلد نمودار ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ منتہی کا زمانہ قریب ہے۔ اور اگر ان باتوں میں تاخیر ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ انتہا کا زمانہ دور ہے۔

اوقات جزئیہ امراض کے اوقات جزئیہ کی پہچان یہ ہے کہ ابتدا و قوت کا زمانہ وہ ہے۔ جبکہ بعض دب جاتی ہے (بعض منقطع ہوتی ہے) اور بعض منقطع کے معنی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳) زمانہ انتہا، اسی طرح باری کی مدت اگر ایک جیسی حالت پر قائم رہے۔ تو ابتدا کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر گھٹنے لگے، تو اخطا کا زمانہ، اور اگر بڑھنے لگے، تو علی البوم تیز کا زمانہ ہوتا ہے بشرطیکہ یہ زیادتی و کمی باقاعدہ چلے۔ بلکہ نفث، وہ غم جو منہ کی راہ سے باہر دیر سے خارج ہوتا ہے بلکہ بعض منقطع آئے کہی ہیں جن میں کئی قسمی ضعف، سحر اور نحوہ پایا جاتا ہے۔

تم سمجھ چکے ہو۔ اور اطراف یعنی ہاتھ پاؤں کے رنگ میں نیلا ہٹ نمودار ہو جاتی ہے۔ اور وہ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً کانوں کی نو اور ناک کے نیچے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے۔ جبکہ تمام بدن میں حرارت بے یقینی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ عموماً ابتداءِ نوبت میں رباری کے ابتدائی حصے میں بدن کا رنگ تغیر ہو جاتا ہے۔ کسل اور غم طاری ہوتا ہے، حرکات میں سستی آ جاتی ہے۔ اور غنودگی کا غلبہ ہوتا ہے۔ پیرٹوں میں و سیلا پن اور گفتگو میں گرانی آ جاتی ہے۔ شانوں کے مابین اور پشت میں پھریریاں اونٹنی ہیں۔ بعض مرتبہ سخت لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ تھوک اور رال بننے لگتی ہے۔ کنپٹیاں پھرنے لگتی ہیں۔ کانوں میں بھنبھنا ہٹ (طنین) ہوتی ہے جینکیں آتی ہیں۔ اور اعضاء میں تسد و ہوتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ سب سے زیادہ ضعیف قوت ابتداء یا انتہا کے زمانہ میں ہوتا ہے۔

وقتِ تزئین (رباری کے بڑھنے کا زمانہ) کا پہلا نصف "وہ زمانہ ہے جبکہ بنض (دباؤ سے نکلا) عظیم اور سرخ ہونے لگتی ہے۔ اور تمام بدن میں یکساں طور پر حرارت پھیلنے لگتی ہے۔ اور اس کا آخری نصف "وہ وقت ہے جبکہ بخار کی یہ حرارت جو جسم میں یکسانی کے ساتھ پھیل چکی ہے، بڑھتی چلی جائے۔

انتہا کا زمانہ وہ ہے جبکہ بخار کی یہ حرارت اور اس کے تمام اعضاء کی حالت پر پھر جائیں (نگھٹیں اور نہ بڑھیں) اور بنض جتنی عظیم ہو سکتی ہے ہو جائے اور اس میں سرعت اور تواتر پورے طور پر (شدت کے ساتھ) نمودار ہو جائے۔

انحطاط کا وقت وہ ہے جبکہ بخار میں کمی ہونے لگے۔ اور بنض معتدل اور مستوی ہونے لگے۔ پھر پھر آنا شروع ہو۔ اور بخار اوتر جائے۔

نکتہ بسا اوقات موت کے قریب بھی انخطاط کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دھوکا ہوتا ہے کہ مریض تندرست ہو رہا ہے۔ ایسے وقت ان باتوں کی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔ بلکہ نبض کا حال دیکھنا چاہئے کہ کیا وہ عظیم اور قوی ہے (اگر وہ واقعی عظیم اور قوی ثابت ہو، تو سچا انخطاط ہے۔ ورنہ دھوکا) *

مثال اگر تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ ہم تمھارے سامنے (مذکورہ بالا چاروں اوقات جزئیہ، دوران کے عوارض کی) کوئی مثال کریں، تو ہم حائے غیب کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں۔ اسے سوچو۔ اس کی ابتداء اکثر حالتوں میں پھریریوں سے ہوا کرتی ہے۔ پھر سردی اور لرزہ نمودار ہوتا ہے۔ پھر لرزہ میں سکون ہو جاتا ہے۔ اور سردی کمی پیدا جاتی ہے (یہاں تک ابتداء کا زمانہ ہجرا اس کے بعد گہری بڑسنے لگتی ہے (یہ تیز کا پہلا نصف ہے) پھر وہ کھانی کے ساتھ جسم میں پھیل جاتی ہے۔ پھر وہ پھیلی ہوئی گہری زیادہ ہونے لگتی ہے (تیز کا آخری نصف ہے) پھر وہ ایک حالت پر ٹھہر جاتی ہے (یہ انتہا کا زمانہ ہے) اس کے بعد وہ گھٹنے لگتی ہے (یہ انخطاط کا وقت ہے) یہاں تک کہ بخارا وتر جاتا ہے *
طول مرض کے اسباب یہ بھی جاننا چاہئے کہ مرض کا زمانہ گاہے اس وجہ سے طویل ہوتا ہے کہ اس کا مادہ کثیر، یا غلیظ، یا سرد ہوتا ہے۔ اور کبھی طول مرض کے اسباب میں موسم اور ملک کی سردی بھی اعانت و امداد کر دیتی ہے۔ اسی طرح گاہے اس میں حرارت غریبی کا ضعف اور جلد کے مسامات کا بند ہونا بھی مددگار ہو جاتے ہیں (اور طول مرض کا سبب بن جاتے ہیں) *



حیات یوم (یک روزہ بخار) عمومی تذکرہ

اسباب | حائے یوم کی جملہ اقسام کے اسباب وہی اسباب خارجی ہوا کرتے ہیں۔ جو بالذات بدن کو گرم کرتے ہیں، یا بالعرض۔ مثلاً تمام وہ چیزیں جو بدن سے مس کرتی ہیں (ملاقاتیں) یا کھائی جاتی ہیں (مستودات۔ خواہ گرم اغذیہ ہوں یا دھوا) اور بدنی انفعالات (بدنی تاثرات۔ مثلاً غمیدہ ریاضت) اور نفسانی انفعالات (مثلاً غصہ کی شدت) اسی طرح ہر قسم کے آؤ جاع اور بیرونی اور رام (اندرونی اور رام سے حئی یوم سے) بجائے حائے خلطیہ ہوتے ہیں)۔ بعض اوقات حائی یوم سیدے (اور تخم) جیسے اسباب سے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جو اسباب بادیہ کے شمار میں نہیں ہیں (بلکہ اسباب بدنیہ میں گنے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ قلیل الوقوع ہے)۔ حائے یوم کے اسباب بھی شدت (خواہ وہ بدنی ہوں یا بادی) اس درجہ تک نہیں ہوتی ہے کہ روح کے اشتعال سے آگے بڑھ جائے (اور خلط وغیرہ کو گرم کر دیں) کیونکہ جب ان اسباب کا اشتعال سردی سے آگے بڑھ جاتاہے تو حائے دق یا کسی اور قسم کے خلطی بخار کا باعث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم آگے بیان کر چکے۔ کیونکہ بسا اوقات اسباب خارجی اسباب سابقہ کو حرکت و جوش میں لے آتے ہیں۔ چنانچہ جب ان اسباب غفونہ (اخلاطیں) پیدا ہوا کرتی ہے۔ تو غفونی بخار پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض لوگوں کا گمان ہے کہ حائے یوم محض بدن اور روح کی کلفت اور بکوان ہی سے پیدا ہو سکتے ہیں (اس کے سوا دوسری صورت نہیں)۔ لیکن یہ خیال غلط ہے (کیونکہ حائے یوم گاہے فرط مسرت اور خوشی سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں)۔

حیات یوم عموماً ایک ہی دن میں زائل ہو جاتا کرتے ہیں۔ اور بہت کم ایسا

ہوتا ہے کہ تین دن سے آگے پڑیں۔ اگر تین دن سے تجاوز کر جائیں تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو گئے ہیں (یعنی حمائے یوم سے حمی غلطی یا رقی میں بدل گئے ہیں) +

انتقالِ حمی انتقال کے یہ معنی ہیں کہ حرارت کا تعلق روح سے گزر کر بدن یا خلط کے ساتھ قائم ہو جائے۔ علامہ ازیں بعض لوگ (جالینوس) بیان کرتے ہیں کہ حمائے یوم کا ہر چھ دن تک قائم رہتا ہے۔ اور پھر پورے طور پر اس طرح اتر جاتا ہے۔ اگر وہ کسی اور جنس میں منتقل ہو گیا ہوتا۔ تو اس طرح کلی طور پر ہرگز نہ اترتا (بلکہ کچھ نہ کچھ اثر ضرورتاً قی چھوڑتا۔ کیونکہ حمائے غلطیہ جب ختم ہوتے ہیں، تو یک نخت اس طرح نہیں ختم ہوتے کہ کوئی اثر نہ چھوڑیں۔ اور طبیعت یک نخت صاف ہو جائے) +

نکتہ اس بخار کا علاج تو آسان ہے۔ لیکن شناخت مشکل ہے۔ یہی حالت ابتداءِ وق کی بھی ہے +

استعداد حیاتِ یوم میں جلد مبتلا ہونے والے۔ اور کوئی غلطی ہو جائے۔ تو بہت زیادہ نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جن کے مزاج میں حرارت اور یبوست کا غلبہ ہو۔ ایسے لوگوں میں حمائے یوم بہت جلد حمائے وق یا حمائے غیب کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں + اس کے بعد وہ لوگ ہیں۔ جن میں حرارت و رطوبت زیادہ ہو + ایسے لوگوں میں حمائے یوم بہت جلد حمائے عفونت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ لوگ ہیں جن میں صرف حرارت کی زیادتی ہو، پھر وہ لوگ ہیں جن میں صرف یبوست کی کثرت ہو +

جن لوگوں کا مزاج حار یا بس ہو، اور ان کو فاقہ ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی بے خوابی یا نفسانی تھکان یا بدنی تھکان پیش آجائے۔ تو کسی قدر تشعربے کے ساتھ حمائے یوم اسپر فوراً حملہ آور ہو گا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی

تیزارک نہ کیا جائے۔ اور فوراً غذا، کھلائی نہ جائے تو بہت جلد حائے عفیٰ آگیرے گا۔

علامات حمیرہ مخصوصہ

یعنی حمیات یوم کی وہ خاص علامتیں، جو انکو دیگر حمیات سے ممتاز کرتی ہیں۔
 حمیات یوم کا خاصہ یہ کہ اسباب سابقہ (مقادیر) اس کا باعث نہیں ہوتے۔ اور نہ انکی
 ابتداء تصاعط سے ہوتی ہے (تصاعط دبا نا) تصاعط سے شروع نہ ہونیکا مطلب
 یہ کہ حمیات یوم کی ابتداء میں عموماً لڑ نہ نہیں ہوتا۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے نہیں پڑتے حرارت
 اندرونی اعضاء میں نہیں چلی جاتی طبیعت میں کسندی اور فینہ کی طرف میلان نہیں
 ہوتا۔ نبض گہری (غائر) مختلف اور سفیر نہیں ہوتی ہے (تصاعط سے حمیات غلطیہ
 شروع ہوا کرتے ہیں) بلکہ حمیات یوم کی ابتداء میں گاہے سردی سی لگتی ہے۔ پھر سری
 سی اٹھتی ہے۔ کسی قدر جھین ہوتی ہے۔ اس جھین کی وجہ سردی اخلاط کے بخارات
 ہوتے ہیں۔ یہ ابتدائی علامتیں جلد ہی زائل بھی ہو جاتی ہیں (کیونکہ اتفاقی چیزیں
 زیادہ پائیدار نہیں ہوتی ہیں) گاہے شاذ و نادر طور پر حمیات یوم کے شروع میں لڑ نہ بھی
 ظاہر ہوتا ہے جبکی وہ ان بخارات کی بیکد کثرت ہوتی ہے۔ جو عضلات میں غس
 پیدا کر کے اذیت پہنچاتے ہیں۔

حمیات یوم کی حرارت کا اشتعال بہت تیز اور متقیف (خشک) کرنے
 والا (نہیں ہوتا) ہے، بلکہ ریاضت کرنے والوں، یا نشہ والوں کے بدن کی حرارت
 کی طرح اس کی حرارت نرم اور ہلکی سی ہوتی ہے۔

قارورہ جب قارورہ اول ہی روز نفع یافتہ ہو، اور نبض اچھی حالت میں ہو تو
 (بلا تامل) حکم لگا دینا چاہئے کہ یہ حائے یوم ہے۔ یہ اس لئے کہ قارورہ میں بحیثیت
 حائے یوم کے کوئی تغیر نہیں ہو سکتا (جب تک کہ اسکے ساتھ دیگر اسباب شریک

نہو جائیں) اور قارورہ کا رسوب بھی نفع یا نفع نہ ہوگا۔ جس میں کسی خلط کی رنگینی نمایاں نہ ہوگی۔ اور بعض مرتبہ قارورہ میں غماہ (رسوب غماہی) معلق نظر آئیگا (یعنی وہ قارورہ کے درمیان میں ہوگا نہ تلے میں اور نہ اوپر کی سطح پر) بعض دفعہ یہ اوپر تیرتا ہوا ہوگا۔ جس کا رنگ بھی اچھا ہوگا۔ اور اگر انفاقاً قارورہ کو رنگ میں اعتدال قائم نہ رہے تو قوام میں ضرور اعتدال پایا جائے گا۔ اور قارورہ کا رنگ اگر متغیر ہو جائے تو اس کی وجہ (معی یوم نہیں ہوتی ہے، بلکہ کوئی ایسا سبب یک ہو جائے، جو قارورہ کے رنگ کو متغیر کر دیتا ہے۔ اور وہ سبب ایسا ہوتا ہے کہ اگر بخار نہ بھی ہو، جب بھی وہ قارورہ کے رنگ میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ ہم حمائے تعبہ وغیرہ کے حالات میں قریباً بیان کرینگے۔

نہض حمائے یوم میں نہض (کم دبش) سرخ، قوی اور عظیم ہوا کرتی ہے۔ البتہ وہ صورتیں اس سے مشتق ہیں، جن میں یہ بخار ضعیف کرنے والے انفعالات (مثلاً ہجوم و غموم) سے پیدا ہوتا ہے (ایسی صورتوں میں نہض قوی ہونے کی بجائے ضعیف ہوا کرتی ہے) یا یہ کہ فم معدہ میں اذیت پہنچانے والی کوئی خلط ہو۔ یا بردوت ہو، یا بخار کے سوا کوئی اور ایسا سبب ہو جو صغیر نہض کا باعث ہو جائے۔

حمائے یوم کی نہض میں اختلاف شاید نادر ہو اگر تا ہے (کیونکہ اس میں قوت ایسی زیادہ ضعیف نہیں ہوتی ہے) اگر اختلاف ہو بھی جائے تو انتظام نہض برقرار رہتا ہے۔ اگر اس کے خلاف ظاہر ہو تو (یقیناً) کوئی دوسرا سبب ہوگا۔ جو بخار سے پہلے گذر چکا ہوگا۔ یا اس کے ساتھ ہوگا۔ مثلاً سخت مکان ہو۔ یا اشتہار میں لذت شدید (سخت سوزش) ہو۔ یا اس کے مانند کوئی اور تکلیف ہو۔

اس بخار میں کبھی نہض صلب ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ گا ہے بردوت شدید و کثیف مجروح ہوتی ہے۔ گا ہے دھوپ کی شدید حرارت مجفف، گا ہے

شدید مجتھ مکان، گاہے سخت بھوک (فاقہ)۔ گاہے بخوابی، گاہے رنج و غم، گاہے استفرغ (وغیرہ) +

گاہے حمی یوم میں ایسا ہوتا ہے کہ نبض کی حرکت انبساطی تیز اور حرکت انقباضی سست ہو جاتی ہے۔ لیکن طبعی حالت کے لحاظ سے تیزی کچھ بہت زیادہ نہیں ہوتی۔ ہاں شاذ و نادر صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ فاسد بخارات کو خارج کرنے کی ضرورت کے مقابلہ میں یہاں ترویج کی ضرورت زیادہ شدید ہے۔ کیونکہ یہاں معتدل اور طبعی حالت کی نسبت بخارات ایسے زیادہ فاسد نہیں ہوا کرتے ہیں، بلکہ معتدل کی نسبت کچھ گرم ہوا کرتے ہیں (اسلئے اخراج بنفس کے مقابلہ میں جذب نسیم کی ضرورت شدید ہوتی ہے۔ تاکہ گرمی میں سکون آئے) +

جب تم پر نبض اور اسکی حرکت انقباض کا پہچاننا مشکل ہو جائے۔ تو بنفس سو پتہ لگانا چاہئے۔ اور اس بخار میں مریض کی نبض بخار دور ہو جانے کے بعد اوس طبعی حالت پر آ جاتی ہے۔ جو اوس مریض میں پہلے پائی جاتی تھی۔ اور یہی ایک نسیاں علامت ہے (ورنہ دوسرے بخاروں میں بخار دور ہو جانے کے بعد بھی نبض میں کچھ نہ کچھ اثر ضرور باقی رہتا ہے) +

خلاصہ یہ کہ جب قارورہ اور نبض بہتر حالت میں ہوں تو یہ حمائے یوم کی علامت ہے۔ اور جب یہ دونوں ایسے نہ ہوں تو یہ ضروری نہیں ہے کہ حمائے یوم نبو، کیونکہ با اوقات حمائے یوم میں قارورہ رنگین ہوتا ہے۔ اور نبض مختلف یا ضعیف یا سفیر ہوتی ہے +

حمائے یوم کے علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ اس کی ابتدا نرم ہوتی ہے (تضاغط سے شروع نہیں ہوتا ہے) اور اس کا زمانہ تیزی دو گھنٹے سے زیادہ

نہیں بڑھتا ہے، اور اس کے منتہی پر شدید عوارض پیش نہیں آتے ہیں۔ اور
 حملے عفتی اس کے خلاف ہے + حملے یوم کی یہ بھی علامت ہے کہ اس میں سخت
 عوارض نہیں ہوتے۔ اور نہ (بخاریں) سخت حرارت کا غلبہ پایا جاتا ہے۔ درہمی
 اس میں کم ہو کرتے ہیں (مثلاً در دوسر۔ در دکر وغیرہ) لیکن اگر در دوسر یا کسی اور قسم کا
 در دہمی تو بخار دور ہو جانے کے بعد دیر تک باقی نہیں رہتا ہے۔ یہ بھی یوم ہرنیکی
 ایک دلیل ہے + عورتا یہ بخار پسینے کے ساتھ اوترتا ہے، یا بخار اوترتے وقت بدن
 نم ہو جاتا ہے۔ یہ نمی اور تری غلطی نہیں ہوتی ہے (یعنی اس نمی میں کوئی خلط
 غالب نہیں ہوتی ہے)، بلکہ طبی اور معمولی پسینہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا
 اس کی مقدار بھی بہت زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ جس طرح اس کی کیفیت
 طبی پسینہ کے مانند ہوتی ہے، اسی طرح اس کی مقدار بھی طبی پسینہ کی مقدار کو قریب
 ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر تم پسینہ کی مقدار زیادہ دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ بخار جائے یوم
 کی قسم سے نہیں ہے +

حملے یوم ہونے کا تجربہ یوں بھی کیا جاتا ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کیا
 جائے۔ اگر اس میں تھوڑی دیر ٹھہرنیکے بعد خلاف عادت پھریری سی آنے لگے تو
 سمجھ لینا چاہئے کہ حملے عفتی ہے۔ ایسی صورت میں فوراً مریض کو حمام سے باہر نکال
 لیا جائے۔ اور اگر کوئی غیر معمولی تغیر ظاہر نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ حملے یوم ہے +
 علاوہ ہزین کا ہے یہ بھی ہوتا ہے کہ ہوتا دراصل حملے یوم۔ لیکن حمام میں جانیکے
 بعد دقیق وسیال اغلاط بدن میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ جو اشتعال سے محفوظ
 نہیں رہتے۔ اسلئے یہ بخار حملے یومی سے حملے غلطی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر
 حمام کی نسبت نہ آتی تو یہ بخار حملے یوم ہی رہتا۔ اور یونہی جاتا رہتا +

حمی یوم کا انتقال

(یعنی حمائے یوم کا کسی دوسرے بخار میں منتقل ہو جانا) +
 حمائے یوم اکثر دوسرے بخاروں میں منتقل ہو جاتا ہے اور یہ انتقال سلی اندازہ سے ہوتا ہے جس اندازہ سے کہ بدن اور اخلاط میں اسکی استعداد ہوتی ہے یا جہاں اندازہ سے دیگر اسباب ساتھ ہو جاتے ہیں۔ یا یہ کہ تدریس میں (غذا وغیرہ میں) کوئی غلطی ہو جائے۔ مثلاً یہ کہ مرین کو غذا دینی چاہئے تھی۔ اور طبیعت غلطی کی اور غذا ندی تو عفو دی مزاج کے لوگوں میں یہ بخار وق یا تپ محترکہ کی طرف منتقل ہو جائیگا۔ اور پھر گوشت لوگوں (ابدان حمیہ) میں سو نخس کی طرف منتقل ہو جائیگا جس میں (خون کے اندر) عفونت نہیں ہوتی ہے۔ +

اور بعض اوقات حمائے عفنی (دُموی) میں بھی منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مسامات کو کھولنے اور جسم سے کثافت کے دور کرنے کی ضرورت ہو۔ اور (غلطی سے) دیا نہ کیا جائے، تو بدن کے اخلاط موجودہ مشتعل ہو جاتے ہیں جس کی صورت اور عفونت لاحق ہو جاتی ہے۔ + خصوصاً جبکہ اخلاط میں بوجہ کثرت۔ لزوجیت اور غلظت کے اور رگوں میں بند ہونے کی وجہ سے سدوں کی استعداد ہو۔ +

علامات انتقال

(دوسرے بخار میں حمی یوم کے منتقل ہو جانے کی علامتیں) +
 اس امر کی نشانی (کہ حمی یوم دوسرے بخار میں منتقل ہو گیا ہے) یہ ہے کہ بخار بغیر پسینے یا نمی کے اور تر لاہو یا اگر پسینہ کے ساتھ اور تر لاہو، تو پسینہ کو بعد طبیعت

پوسے طور پر صاف نہیں ہوتی ہے، اور یہ کہ زائد انحطاط دراز اور دشوار ہوتا ہے۔ جس میں نبض بھی صاف نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ نبض میں کچھ نہ کچھ کسرت باقی رہتی ہوگی۔ علیٰ ہذا اگر دوسرے ہو تو وہ بھی باقی رہتا ہے۔ یہ سب علامتیں اسکا پتہ دیتی ہیں کہ وہ حملے عغنی (خلطی) یا دق میں منتقل ہو گیا ہے۔ چنانچہ اگر اسباب شدید ہوں اور دیر تک موجود رہیں تو حملے دق میں منتقل ہو جائیگا۔ اور جب دق میں منتقل ہو جائے گا تو شریان نبض کے ٹکس کو گرم پاؤ گے۔ اور بخار تمام اعصاب میں یکسانی کے ساتھ ہوگا۔ جس کا امتلاء معدہ اور تناولِ غذا کے بعد بڑھنا ضروری ہے۔ اور نبض کو ہمیشہ مستوی پاؤ گے (حملے عغنی کی طرح یہ مختلف نہ ہوگی) جس میں کچھ صلابت اور صغر بھی ہوگا۔ نیز حملے دق کی وہ تمام علامتیں بھی دیکھو گے جو ہم بیان کر نیلے ہیں۔ جب حملے یوم اُس تب دوسری میں جس کا نام سونوخس ہے۔ اور جس میں عفونت نہیں ہوتی ہے۔ منتقل ہو جائیگا تو دیکھو گے کہ امتلاء (امتلاء رعون) کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ حرارت میں زیادتی ہے۔ اور چہرہ پر سوجن کے آثار ہیں۔ اور اگر یہ بخار عفونت کے بخاروں میں منتقل ہو جائیگا۔ تو پھر یہاں اُٹھنیگی، نبض مختلف اور صغیر ہوگی۔ تضاعظ ظاہر ہوگا (جبکے معنی گذر چکے ہیں) اور حرارت تیز اور خشک ہوگی۔ اور تمام عوارض شدت سے ظاہر ہو جائیں گے۔ رہا تمارورہ۔ تو اس میں عموماً سابق کی طرح نفخ کی علامتیں قائم رہتی ہیں۔ اور بسا اوقات نفخ نہیں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

حملے یوم کا عام اصول علاج

خدا۔ جو لوگ مسیات یوم میں مبتلا ہو جائیں انکا فرض ہے کہ بہترین غذا جو سریح المعظم بھی ہو استعمال کریں۔ اسلئے کہ کچھ عموماً یعنی بخار کا مرلین (یقیناً)

علیل ہے۔ اور جب وہ علیل ہے تو وہ یقیناً ماڈرنیٹ آفٹ رید ہی جزا و ندادت لئے ہر طرح، ہضم غذا ہی مناسب ہے، لیکن حیات یوم کے بعض لوگوں کو پیٹ بھر کے غذا رکھانے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ ان بخاروں میں کیا جاتا ہے جو مکان یا غم یا فاقہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں + علیٰ ہذا ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے جن میں صفر، یہ کثرت ہو، اور جو لوگ ابتداء میں پھریری کی شکایت کرتے ہوں، ان کو غذا رتھوڑے سے پانی اور کسی (مناسب) شراب میں ڈبو کر دی جائے۔ تاکہ غذا جلد نفوذ کر سکے۔ اور ایسے لوگوں میں خواہ ابتداء بخار ہی کیوں نہ ہو ضرور غذا رتھوڑے لیکن بعض لوگوں کو کثیر المقدار غذا دینے سے روکا جاتا ہے۔ اور تلطیف غذا (تعلیل غذا) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حمی یوم سدی۔ حمی یوم استحصالی اور حمی یوم درمی میں کرنا پڑتا ہے۔ غذا کے باب میں بہتر اصول یہ ہے کہ اخلاط مرض کے وقت غذا دیجائے۔ بجز اون لوگوں کے جنکو ہم نے متغیہ کو دیا پانی ٹھنڈے پانی کے باب میں ضرور ہے کہ ابتداء میں روکنا مناسب نہیں۔ اس لئے کہ اس وقت قوت (کافی) ہوتی ہے۔ اور سرد پانی سے ضعف کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں روح کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے یہ ایک بہترین علاج جز لیکن اگر آلات باطنی (اشعار) میں کوئی ضعف ہے۔ اور بخار میں طول کھینچ گیا ہے۔ یا بخار سدوں کی وجہ سے ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ ٹھنڈا پانی زیادہ استعمال نہ کیا جائے +

حمام حمام یوم والوں کو حمام کا مشورہ اس وقت اکثر دیا جاتا ہے۔ جبکہ بخار کی باری پورے طور پر اتر چکی ہو۔ اس لئے کہ اس سے کئی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ (۱) تریط حاصل ہوتی ہے۔ (۲) پسینہ آجاتا اور مسامات کھل جاتے ہیں۔

لہذا حمی یوم استحصالی: وہ بخار جو مسامات جلد کے بند ہونے سے لاحق ہو +

(۳) انجام کا ڈال دینی طور پر تبرید بھی حاصل ہوتی ہے۔ ہاں اس صورت میں حمام سے باز رکھنا چاہئے۔ جبکہ عفونت کا خطرہ موجود ہو +

حمامے یومِ سُدھی والوں کو حمام سے بچانا چاہئے۔ کیونکہ بسا اوقات حمام کسی مرضِ عفونت (حمی عفونی) کو پہچان میں لے آتا ہے۔ اور یہی حالت بخیر سے پیدا ہو نہیوالے بخار کی بھی ہے۔ ہاں آخر وقت میں اور جبکہ مسامات کھل چکے ہوں، اور تخمہ فرو ہو چکا ہو، تو اس وقت حمام کرنا واجب ہو، زکام والوں کو حمام نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں اگر زکام احتراقی ہو (حرارت آفتاب کی وجہ سے زکام ہو گیا ہو) تو اس میں حمام مناسب ہے +

حیاتِ یومِ دالوں کے لئے ضروری ہے کہ حمام کی ہوا میں زیادہ دھڑھریاں بلکہ پانی میں جب تک آرام ملے (اور اچھا معلوم ہو) ٹھہرے رہیں۔ مگر اختصاص اور مختلف مسام سے جن لوگوں کو بخار آیا ہو، ان کو حمام کے ہوائی حصہ میں زیادہ ٹھہرنا مناسب ہے۔ تاکہ پسینہ خوب آجائے +

حمام میں تریخ کرنا (تیل لگانا) خواہ تیل بدن پر ڈال دیا جائے۔ یا بطور طلا رکے لگا دیا جائے۔ مسامات کو بند کر دیتا ہے، اور ان تمام بخاروں کی صحت میں تاخیر پیدا کر دیتا ہے۔ جو بیرونی یا اندرونی سدوں کی وجہ سے ہوں۔ لیکن اگر اس کے ساتھ مالش کی جائے تو سدوں کو کھول دیتا ہے۔ اور رطوبت کی کثرت ہوتی ہے۔ تو رگِ گرد مالش اس کو بھی تحلیل کر دیتی ہے۔ لیکن رطوبت کی کمی ہو تو جسم میں خشکی پیدا کر دیتی ہے +

حمامے یومِ دالوں میں استفراغِ زہل وغیرہ نئی کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ ہاں جن میں سدوں یا امتلا یا فسادِ مضم کی وجہ سے بخار آیا ہو۔ یا جن میں حمی یومِ استحصانی ہو، اور بدن بھی اخلاط سے متلی ہو، تو ایسی حالتوں میں استفراغ کی ضرورت

ہوگی *

حملے یوم کی قسمیں

حملے یوم میں سے بعض ایسے ہیں جن کو حالات نفسانی (اعراض نفسانیہ) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور بعض کو حالات بدنی کی طرف، اور بعض ایسے بھی ہیں جن کو خارجی اسباب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے *

جو حیات یوم حالات نفسانی کی طرف منسوب ہیں انہیں حمی یوم غمیہ، ہمیہ فکریہ، غضبیہ، سرریہ، نرمیہ، فرحیہ، اور فرغیہ شامل ہیں * اور جو حالات بدنی کی طرف منسوب ہیں ان میں سے بعض تو ایسے امور کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں جو افعال و حرکات ہیں۔ یا انکے اصدا (یعنی سکون)۔ اور بعض ایسے امور کی طرف منسوب ہیں جو نہ حرکات ہیں اور نہ اصدا حرکات (یعنی وہ امور نہ حرکات ہیں اور نہ سکونات بلکہ وہ حرکات و سکون سے مخلوہ ہیں) *

جو بخار حرکات اور اصدا حرکات کی طرف منسوب ہیں انہیں حمی یوم تعبہ، راجیہ اور استفرغیہ شامل ہیں۔ مثلاً ہذا اسی قبیلے سے حمی یوم وجعیہ اور حمی یوم غشیہ بھی ہے۔ اور اسی قبیلے سے حمی یوم جوعیہ اور حمی یوم عطشیہ بھی ہے *

حملے یوم کی وہ قسمیں جن کو غیر افعال و حرکات کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، ان میں حمی یوم سدہ، تخمیہ، ورمیہ اور تشفیہ شامل ہیں (تشفت - جلد کا خشک ہو جانا) اور جو بخار خارجی اسباب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان میں حملے یوم احتراقیہ ہے۔ جو آفتاب کی سخت تمازت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور حمی یوم بردیہ ہے (جو سردی سے پیدا ہوتا ہے) نیز حمی یوم استعصانیہ

ہے (جو سماسات کے بندھنے سے لاحق ہوتا ہے) اور محمی یوم اعتسالیہ (جو نہانے سے پیدا ہوتا ہے) اب ہم ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ سے اُنکے علاج کے بیان کرتے ہیں ۔

حمائے یوم غمیہ (غم کا بخار)

کثرت غم کی وجہ سے جبکہ روح اندرون بدن کی طرف حرکت کرتی ہے اور وہ اندر گھٹ جاتی ہے۔ تو گاہے اس سے محمی روحیہ (روحی بخار محمی) پیدا ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ قارورہ میں ناریت ہوتی ہے۔ اور اس کے بھٹنے میں جدت پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ خود مرین قارورہ کی حدت کا احساس کرتا ہے۔ اس ناریت و حدت کی وجہ یہ ہے کہ پوست کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور آنکھوں کی حرکت پستی کی طرف ہوگی، اور تھقل کی وجہ سے آنکھیں گہرائی میں چلی جائیگی۔ اور ضعف قوئی کی وجہ سے (آنکھوں کی حرکت میں) کسی قدر سکون بھی پایا جائیگا (یعنی آنکھیں جلد جلد اور سرعت سے حرکت نہ کریں گی، بلکہ انکی حرکت سُست ہوگی) ۔

باطن کی طرف حرارت کے متوجہ ہو جائیگی وجہ سے چہرہ پیرزدی سی نمودار ہو جاتی ہے۔ اور نبض میں کسی قدر صغیر و ضعف ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی قدر صلابت کی طرف بھی میلان ہو جاتا ہے (یعنی نبض میں کسی قدر صلابت بھی آ جاتی ہے) ۔

[علاج] حمائے غم کا علاج یہ ہے کہ آہن کا بہ کثرت استعمال کیا جائے (جس کی حرارت معتدل اور معمولی ہو) اور حام کر ایس جس میں ہولے زیادہ پانی استعمال لے غالباً اس سے مراد یہ ہے کہ پوٹے کم حرکت کریں گے۔ اور وہ زیادہ نہ اٹھیں گے۔ جس طرح

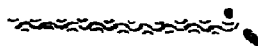
نیزد کے غلبہ کے وقت آنکھیں اچھی طرح نہیں کھلتی ہیں اور

کرائیں (کیونکہ حمام کی گرم ہوا میں زیادہ ٹھہرنے سے پسینہ بکثرت آئے گا۔ جو ترطیب پہنچانے کی بجائے خشکی بڑھائیکا) اس کے بعد تیل کی ماسش بھی دیر تک کی جائے۔ کیونکہ ایسے مریضوں کے لئے (تیل کا ملنا) حمام سے بھی زیادہ سودمند ہے۔ مقرحات کا استعمال بھی کرایا جائے (مثلاً نفہ مست انگیز اور حکایات دھچپ اور مفرج ادویہ، یا قوتی بارود وغیرہ) ٹھنڈے عطر (مثلاً عطر خس و عطر صندل وغیرہ) لگائے جائیں۔ مریض کے سینہ پر سرو قسم کے ملا لگائیں جو از قیم لعابات ہوں (جیسے لعاب ہداتہ واسچنول وغیرہ) یا از قیم عصارات (مثلاً عصارہ برگ کشنیز سبز) یا خوشبودار پانی (اور عرق۔ مثلاً عرق گلاب۔ عرق کیوڑہ وغیرہ) اور ایسی شراب پلائی جائے، جس میں پانی بکثرت ملا گیا ہو۔ شراب ایسے مریضوں کے لئے بہترین دوا ہے +

حمائے یوم ہمئیہ (اندوہ کا بخار)

کبھی کسی شے مسئلہ یہ کہ لئے زیادہ غور و فکر کرنے سے روح میں سخت حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کو گرم کر کے بخار میں مبتلا کر دیتی ہے +

علامت [اس کی علامتیں حمائے یوم غمیہ کی علامتوں سے ملتی جلتی ہیں۔ مگر آنکھ باوجودیکہ تحلیل کی وجہ سے گہرائی کی طرف چلی جاتی ہے۔ کسی قدر باہر کی طرف بھی ہوتی ہے (بہر حال آنکھ کی گہرائی غمیہ کے برابر نہوگی) اور غمض بھی بہت ضعیف اور دبی ہوئی نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر کچھ ضعیف بھی ہوتی ہے۔ تو ضعف کے ساتھ کسی قدر بلندی بھی ضرور پائی جاتی ہے۔ اس کا علاج جمی غمیہ کے علاج کے مانند ہے +



حمائے یوم فکر یہ (فکر کا بخار)

کبھی بعض امور میں بہت زیادہ فکر کرنے سے حمائے ہیملہ وغیرہ کے مشابہ ایک بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں آنکھوں کی حرکت معتدل ہوتی ہے: نہ آنکھ بہت ڈوبی ہوئی ہوتی ہے، اور نہ زیادہ اُبھری ہوئی۔ ہاں کسی قدر گہرائی کی طرف میلان ہوتا ہے۔ بعض بلندی اور پستی میں مختلف ہوتی ہے۔ مگر اکثر معتدل ہی ہوتا کرتی ہے۔ چہرہ پر زردی کی جھلک ہوتی ہے۔ اس کا علاج وہی ہے جو حمائے یوم ہیملہ کا ہے +

حمائے یوم غضبیہ (غصہ کا بخار)

کبھی غصہ کی حالت میں روح کی حرکت خارج کی طرف بہت زیادہ چڑھنے پر افراط گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو روح کے ساتھ وابستہ ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے +

علامت اس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی قسم کا خوف بھی غصہ کے ساتھ شریک ہو تو چہرہ مائل بہ زردی ہو گا۔ اور جب طبع زیادہ گہرا سے بخار ہو جانے والے کا چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس میں بھی چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اور آنکھیں سُرخ فیٹ ہوئے اور اُبھری ہوئی ہوتی ہیں۔ کیونکہ روح (غصہ میں) باہر کی طرف حرکت کرتی ہے۔ بعض لوگوں میں کسی خلط کی حرکت کی وجہ سے، یا ضعف طبیعت کے باعث کپکپی سی بھی ہوا کرتی ہے۔ قارورہ سُرخ اور تیز ہوتا ہے۔ جس کی حدت محسوس ہوتی ہے۔ اور قارورہ میں کسی قدر چمک نمودار ہوتی ہے۔ نبض موٹی، ممتلی، بلند اور متواتر

ہوتی ہے *

علاج ایسے بیماروں کا علاج مسکنات کا استعمال کرنا۔ دچسپ کمائیوں سے تفریح پہنچانا، دلاؤ نیز گانے سننا، اور حیرت افزا کیلیوں میں لگا دینا ہی ان کو نیکرم پانی سے جسکی حرارت تیز نہ ہو، حام بھی کرنا چاہئے۔ اور اس کے بعد بہت سے تیل کی بکثرت ماش بھی سفید ہے۔ کیونکہ یہ نسبت تیز گرم پانی کے یہ زیادہ موافق مزاج ہوگی۔ اور غذا میں سرد و تر چیزیں استعمال کرانی چاہئیں لیکن شراب سے قطعاً روکا جائے۔ اس لئے کہ وہ ان مریضوں کے حق میں نہایت پرخطر ہے *

حائے یوم سہریہ (بیلیری کا بخار)

گاہے کثرت بیداری سے بھی حائے یوم پیدا ہو جاتا ہے *

علامت اس کی علامت یہ ہے کہ زیادہ جاگنے کے بعد بخار آیا ہوگا۔ پوٹوں میں بھاری پن پایا جائیگا۔ کہ آنکھیں نہ کھل سکیں گی۔ اور تحلیل رطوبات کے باعث آنکھیں ڈوبی ہوئی ہونگی۔ اور پوٹوں میں فساد غذا اور کثرت بخارات کی وجہ سے تہج نظر آئیگا۔ اور عذیم ہضم کی وجہ سے قارورہ میں کدورت ہوگی۔ نبض ضعیف ہوگی اور چہرہ سورہضم کے باعث زرد اور پھولا ہوا ہوگا۔ لیکن اس میں حائے غضبی کی طرح چہرہ پر سُرخی نہ ہوگی *

علاج آرام سے رکھنا۔ مسکنات کا استعمال کرنا۔ مصروف خواب کر دینا۔ سرد و تر چیزوں سے سر پر نطول کرنا۔ حام مرطب میں نہلانا۔ اور خون صالح پیدا کرنے والی غذائیں دینا۔ تری پہنچانے والے تیلوں کا استعمال کرنا۔ اور دروشم نہ ہونے کی حالت میں اچھے مریضوں کو بے مائل شراب کا استعمال کرنا بے حد

نفع رساں چیز ہے +

حمائے یوم نومیہ و راحیہ

رحائے یوم جو کثرت خواب یا بہت آرام سے زندگی بسر کر نیکانہ نتیجہ ہوتا ہے*
روح کے گرم بخارات بیداری اور حرکت کی وجہ سے تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔
لیکن جب خواب اور آرام حد سے بڑھ جائیگا۔ تو بخارات تحلیل نہ ہوں گے۔
اُن سے روح گرم ہو جائے گی اور بخار آجائیگا +

علامت یہ ہے کہ بخار سے پہلے نیند اور آرام کی کثرت کی گئی ہوگی۔ خصوصاً
جبکہ مریض پہلے اچھا خود گرد نہ تھا۔ اور خلالت عادت یہ چیزیں پیش آئیں۔ علاوہ
اِسیں اس بخار میں نبض کے اندر بھی ایک قسم کا استلاب بخاری پایا جائیگا (یعنی
نبض کے اندر جسم لطیف ہوائی محسوس ہوگا) +

علاج حمام کے حصہ ہوائی میں پسینہ لینے دیں۔ اور گرم پانی سے حد اعتدال
تک غسل کرائیں (یعنی گرم پانی سے غسل زیادہ نکرائیں) غذا کم مقدار میں دیں۔
جو سردی و تری کی طرف میلان رکھتی ہو۔ اور اعتدال کے ساتھ ریاضت بھی
کرائیں۔ شراب کا پینا اس میں مناسب نہیں ہے +

حمائے یوم فرحیہ (خوشی کا بخار)

کبھی زیادہ خوشی بھی بخار پیدا کر دیتی ہے جیسے کہ زیادتی غصہ سے ہوتا ہے +
علامت یہ ہے کہ جو باتیں غصہ (کے بخار) میں پائی جاتی ہیں تقریباً وہی باتیں
یہاں بھی ہونگی۔ مگر اس بخار میں آنکھوں کے اندر ہسرور کی حالت ہوتی ہے +
کہ غصہ کی کیفیت۔ اور نبض میں توازن بہت کم ہوا کرتا ہے +

علاج اس بخار کا علاج حامی غضبیہ سے قریب ہے +

حمائے یومِ فَرَعِیَّہ (خوف کا بخار)

جس طرح غم سے بخار آ جاتا ہے، اسی طرح گاہے دہشت سے بھی بخار آ جاتا ہے۔ کیونکہ خوف اور غم میں وہی نسبت ہے جو غصہ اور مسرت میں ہے۔ اس طور پر کہ خوف کی رجالت میں روح کی حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے اور غضب کی خارج کی طرف۔ ہاں صرف یہ بات ہے کہ خوف اور غم میں یہ حرکتیں فوری ہوتی ہیں۔ اور غم و مسرت میں تدریجی +

علامت اس کی علامتیں حامی غم کی علامتوں کے قریب ہوتی ہیں۔ مگر نبض میں سخت اختلاف ہوتا ہے۔ اور آنکھ کی ہیئت دہشت زدہ شخص کی سی ہوتی ہے +

علاج حامی غم اور اس کا علاج قریب قریب ہے۔ خوف اور دہشت کے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ خوشخبریاں سنائی جائیں۔ ایسے مریضوں کے لئے شراب نہایت مفید ہے +

حمائے یومِ ثَعْلَبِیہ (تھکان کا بخار)

زیادہ تھک جانے سے بھی کبھی روح میں اس قدر حرارت پیدا ہو جاتی ہے کہ بخار آ جاتا ہے۔ جو افعال طبی میں نقصان و ضرر پیدا کر دیتا ہے۔ اور انکی مضرت زیادہ تر افعال حیوانی اور نفسانی تک پہنچتی ہے +

علامت حمائے ثعلبی کی علامتیں یہ ہیں: تھکن کا مقدم ہونا۔ دوسرے اعضاء کی نسبت مفاصل میں زیادہ گرمی کا پایا جانا۔ ماندگی کا احساس اور

بدن میں خشکی کا نمودار ہونا۔ اگرچہ بعض اوقات آخر میں کسی قدر نمی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ اوس وقت ہوتا ہے جبکہ خشکن زیادہ نہ ہو۔ اور اسکے ساتھ خشکی بڑھانے والی حرارت یا پسینہ روکنے والی سردت موجود نہ ہو۔ لیکن جب بہت زیادہ ریاضت اور تھکان کا وقوع ہوتا ہے تو نمی اور پسینہ کم پائے جاتے ہیں۔ گاہو خشک کھانسی پھیسپٹے کی شرکت سے عارض ہوتی ہے۔ نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے۔ اور گاہے مائل بہ صلابت ہو جاتی ہے۔ قارورہ حرکت (و حرارت) کی وجہ سے زرد اور تیز، اور تحلیل رطوبت کی وجہ سے رقیق ہوتا ہے۔

علاج ان بیماروں کو خوب آرام دینا، حمام کرانا اور آہن کرنا چاہئے۔ اور اس کے بعد مفاصل پر خصوصیت کے ساتھ تیل کا ملنا اور غذا میں اچھے اخلاط پیدا کرنے والی چیزوں کا، جو رطوبت پہنچانے والی ہوں، بمقدار ہضم دینا مناسب ہے۔ یہ غذا میں نوجوان مرغیوں، ملاحان اور ریت کی مچھلی سے تیار کی جائیں۔ اس لئے کہ ایسے بیماروں کی قوتیں ضعیف ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ توقع ناممکن ہے کہ حالت صحت میں جس قدر وہ ہضم کر سکتے تھے۔ اب بھی اسی طرح ہضم کر سکیں گے۔ بلکہ یقیناً وہ اس سے کم ہضم پر قادر ہوں گے۔ اسی لئے ان مریضوں کو اگر ایسی غذا میں دی جائیں، جن کی مقدار بمقدار بہت زیادہ تغذیہ بخشے، جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ اور مثلاً نیم برشت انڈے کی زردی اور مرغ کے خبیثے دیئے جائیں۔ تو نہایت بہتر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تھک جانے والے لوگوں کو دوسروں کی نسبت تلطیف تدبیر (ہلکی غذا دینے) کی زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن یہ کوئی صاحب رائے نہیں ہے۔ ان لوگوں کو تازہ پھل بھی دیئے جائیں۔ اور عادت ہو تو زیادہ پانی پی ہوئی شراب کا بھی استعمال کرایا جائے۔ اور اگر شراب کی مادت نہ ہو تو جلاب (شریبت شہد و گلاب) یا اس کے مماثل چیزیں

استعمال کرائی جائیں + ان لوگوں میں تیل کی مالش بھی دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ کی جائے۔ تاکہ اعضا اور خشک شدہ مفاصل میں تریب پیدا ہو جائے اور تاکہ جو کچھ وٹ ان میں پیدا ہو گئی ہے، اس میں نرمی آجائے۔ اس کام کیلئے روغن بنفشہ بہترین چیز ہے۔ اور مناسب یہ ہوگا کہ تمام بدن میں اسی مالش کی جائے خصوصاً سر، گردن، ریڑھ کے حصے اور تمام جوڑوں پر اس کا ملنا نہایت مفید ہے۔ خصوصاً جبکہ حمام پہلے کر لیا جائے۔ اور یہ بھی مناسب ہے کہ بھوننا خوب نرم (اور گدگد) ہو اور مریض کا لباس اور اس کی نشست گاہ خوشبو سے معطر کر دی جائے اور اگر عوارض کے باقی رہ جانے کی وجہ سے کمر حمام کی ضرورت پیش آئے تو کمر حمام کرایا جائے۔ اور ان تمام طریقوں کو جو باب حمام میں مرقوم ہیں، ملحوظ رکھا جائے +

حمائے یوم استفرغیہ (استفراغ کا بخار)

بعض مرتبہ اسہال کے باعث اخلاط میں اضطراب پیدا ہونے سے روح میں ایک سخت حرکت پیدا ہو جاتی ہے جو بخار کا باعث بن جاتی ہے۔ اور عموماً یہ اس مکان اور ماندگی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو اسہال کے بعد عارض ہوا کرتی ہے۔ اور کبھی مہلہ دوائیں بھی گرمی بڑھاکر بخار پیدا کرنے کا ذریعہ ہو جاتی ہیں حمی یوم استفرغیہ کا یہ فصد کے بعد بھی آجاتا ہے۔ اس لئے کہ فصد کی وجہ سے بخارات کی رطوبت، اور انکی دھوئیت (خون کی رطوبت) ذائل ہو جاتی ہے۔ اور انیس ایک قسم کی دفاعی کیفیت اور صفرویت رونما ہو جایا کرتی ہے (یعنی فصدی رطوبت بدنی کم ہو جاتی ہے۔ اور اس میں حدت و تیزی آ جاتی ہے) +

علاج مناسب یہ ہے کہ دھند کو آبہستگی روکنے کی تدبیر کی جائے جو باب

اسمال میں مذکور ہے۔ اور بیمار کو طاقت افزا غذا بمقدار مفہم جو سرد اور تر ہو دیکھا
جس میں کچھ تابض چیزیں بھی داخل کی جائیں۔ مدد پر قوت بخشنے والے غذا
اور تر ترے گرم گرم استعمال کئے جائیں۔ لیکن نیم گرم استعمال نہ کئے جائیں۔ اسلئے
کہ ہر نیم گرم چیز رخاوت پیدا کرتی اور قوت کو تحلیل کر دیتی ہے۔ ان دواؤں میں
ایک دوا یہ ہے کہ ایک صوف دیا رچہ (ماروین کے تیل میں یا اس سے بھی کسی
ٹھنڈے تیل میں) جو خوب دوار کر لیا گیا ہو۔ جھگو کر خچڑ لیا جائے۔ تاکہ تھیل کے
اکثر اجزاء اس سے نکل جائیں، نیز دل اور جگر پر تبرید پہنچانے والی چیزیں رکھی جائیں۔

حمائے یوم وجعہ (ورد کا بخار)

ورد بھی روح کو کبھی اس قدر گرم کر دیا کرتا ہے کہ اس سے بخار آجاتا ہے۔

علاج یہ کہ سر آنکھ کان۔ دانت۔ جوڑوں یا رست و پائیں ورد
ہوگا۔ یا قونج اور بوسیر کا درد ہوگا۔ یا کوئی اور درد مثلاً دامیل (دولوں) و
چوڑنکا) کا درد ہوگا۔

علاج ورد کی تبریکیں جو اس کے باب میں مذکور ہے۔ پھر حمائے تعبہ کی
طرح علاج کیا جائے۔ اور اگر شراب پلانے میں یہ خوف ہو کہ ورد (تحریرک
پہنچے گی۔ تو ہرگز نہ پلائی جائے۔

حمائے یوم غشیہ (غشی کا حمائے یوم)

کبھی صاحب غشی کو حرکات روح کے اضطراب کی وجہ سے ایسی گرمی پیدا
ہوتی ہے، جو بخار میں بدل جاتی ہے۔ اور گاہے ایسا ہوتا ہے کہ غشی کے فطرات
دور ہو جانے پر بھی بخار باقی رہ جاتا ہے۔

علامت غشی بخار کے ساتھ ہوگی، قوت نہ بھال ہوگی، اور باوجود اس کے دوسرے بخاروں کی علامتیں (جو حمائے یوم سے علحدہ ہیں) غیر موجود ہوگی۔
 • تبض اس بخار میں مختلف الاحوال ہوتی ہے۔ کبھی تو ساقط اور باطل ہوتی ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ برودت غالب ہوتی ہے۔ اور کبھی سریع ہو کر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ حرارت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور تبض بلحاظ صلاحیت اور دو دیت کے اصحاب ذبول محشف کی نبض سو مشابہ ہو جاتی ہے جو جنگی رطوبتیں فنا ہو کر بدن میں سخت خشکی پیدا ہو جاتی ہے) +

علاج غشی کا علاج کیا جائے۔ زود ہضم اور جید الکیموس غذائیں دی جائیں۔ جو تھیں معلوم ہو چکی ہیں + شراب دینے کی اگر ضرورت ہو تو دی جائے۔ اور بخار کا کچھ خوف نہ کیا جائے۔ اور اگر غشی سے نجات پانے پر جمی ذبولیہ جیسا بخار قائم رہ جائے، تو سرد اور تر چیزوں سے جیسا کہ قاعدہ ہے۔ علاج کیا جائے (تبرید اور ترطیب کا سامان کیا جائے) +

حمائے یوم جو عیمہ (فاقہ کا بخار)

بعض مرتبہ غذا نہ ملنے سے بھی بدن کے بخارات میں حدت پیدا ہو جاتی ہے جو تپ کا موجب ہو جاتی ہے +
 ایسے بیمار کی نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ کئی قدر صلاحیت کی طرف مائل ہو کر تپ سے +

علاج اس کا علاج یہ ہے کہ کھانا کھلایا جائے۔ چنانچہ بخار کی حالت میں تو پیش جو کا لہ ذبول محشف تپا دق کا ایک درجہ ہے (ذبول، لاغری، محشف، خشک کر کے کھیر دینے والا) +

حریرہ۔ کچھ ترکاریاں (مثلاً کدو۔ پالک) شریک کر کے دیا جائے۔ اور اسکے بعد جید الیکٹروس قوی غذائیں دی جائیں۔ جام بھی کرایا جائے۔ اور سر پر نیگرم پانی بکثرت ڈالا جائے۔ ایسے نیگرم پانی میں بیٹھنا بھی مناسب ہے۔ اور جسم کو روغن بنفشہ۔ روغن ورد اور روغن کدو سے ترطیب پہنچائی جائے (یعنی ان مرطب روغنوں کی مالش کی جائے)۔

حمائے یومِ عطشیہ (پیاس کا بخار)

یہ حمائے جو عید سے قریب ہے۔ اور اس کی نسبت بدرجہ اولیٰ بخارات میں شدتِ حرارت پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ پانی جو ذریعہ تسکین ہے، وہی پیاس کی حالت میں کھو جاتا ہے۔

علاج ٹھنڈے پانی کا پلانا۔ اور سرد پھلوں کا پانی پنچوڑ کر پلانا۔ خضبوٹ آب انار شیریں۔ آہرن کے استعمال سے جسم کو رطوبت پہنچانا۔ اور اگر ٹھنڈے پانی سے جام کرنا ممکن ہو (یعنی کوئی امرائع نہ ہو، مثلاً قوت کمزور نہ ہو) تو ٹھنڈے پانی سے جام کرنا اس قسم کے بخار کا علاج ہے۔

حمائے یومِ سیدیہ (سُدے کا بخار)

سُدے (دائے) گاہے جلد کے مسامات میں ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ جلد خشک ہوتی ہے، یا غسل کم کیا جاتا ہے۔ یا گرد و غبار کثرت سے بدن پر جمتے ہیں۔ یا سردی لگ جاتی ہے۔ یا قابض پانیوں سے غسل کا اتفاق ہوتا ہے۔ یا موصوب کی جلن سے مسامات بند ہو جاتے ہیں۔ اور (۲) گاہے سُدے رنگوں کی لیفٹ (باریک شاخون) ان کے سواقی، اور لیغنا و سواقی کے مہمہ اور ان کے

مجاری میں ہوتے ہیں۔ پس جب کبھی حائے سدی کا نام لیا جائے۔ تو سمجھ لو کہ اسی دوسری قسم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (جس میں سدے عروق کی باریک شاخوں میں ہوتے ہیں) کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ رانِ سُدو کی وجہ سے گرم بخارات کم تحلیل ہوتے ہیں۔ امتلاء اور احتقان زیادہ ہو جاتا ہے۔ تنفس (اور ترویجِ رگوں سے) معدوم ہو جاتا ہے۔ اور گرم بخارات بہ کثرت جمع ہو جاتے ہیں، جو تحلیل نہیں ہوتے۔ ان وجہ سے بافراط حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب تک اس کا اشتعال لطیف ترین جسم یعنی روح تک محدود رہتا ہے۔ اُس وقت حائے یوم پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ اشتعال خون تک پہنچ جاتا ہے تو تپِ سُدو خس کی مشہور قسم پیدا ہوتی ہے۔ جس کا حال ہم قریب تر بیان کریں گے۔ اور جو کہ اُن خلطی بخاروں میں سے ہے۔ جو عفونت سے خالی ہوتے ہیں۔ اور جو محض (خون کے) اشتعال، غلیان، اور خون کی گرمی سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اشتعال عفونت کی حد تک پہنچ جائے جس کا موجب سدہ اور عدم تنفس ہو۔ تو یہ (حی یوم اور سُدو خس کی بجائے) عفونت کی طرف منتقل ہو جائیگا۔ اس قسم کا سدہ یا تو کثرتِ اخلاط اور کثرتِ خون کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یا یہ کہ اخلاط کی غلظت اور لزوجت سدہ کا باعث ہوتی ہیں۔ یا یہ کہ سدے کے اسباب میں سے کوئی چیز مجری کو درگ کی اندرونی نالی کو نہیں بلکہ نفسِ آلود (درگ) میں واقع ہو جائے اور رگوں پر باہر سے دباؤ ڈالے، مثلاً سردی جو قبض پیدا کرے اور سکیڑے یا درم جو دباؤ ڈالے۔ یا کوئی نئی زائد چیز (مثلاً رسولی) پیدا ہو گئی ہو۔ یا اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو۔ جنہیں یا دکرنا تھا اور فرض ہے (اور جو کلیات میں اسبابِ سدہ کے اندر گزر چکی ہیں)۔

حیاتِ یوم کی قسموں میں سے یہ بخارِ دق کی طرف بہت کم منتقل ہوا کرتا ہے۔

اس لئے کہ اس میں جسم مادہ سے لبریز ہوتا ہے۔ اس بخار میں بھی پیاس، التباب اور بڑھتی ہوئی حرارت کا لزوم پایا جاتا ہے + قارور ناریت اور قیمت کے درمیان ہوتا ہے + اس میں پسینہ بدقت آیا کرتا ہے۔ اور حیات غلطی سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ یہ بخار کبھی تین دن اور کبھی اس سے زیادہ رہتا ہے۔ بشرطیکہ سہے بکثرت اور قوی ہوں۔ اور وہ بیرونی (جلدی) تکائف اور استحصال سے نہ پیدا ہوئے ہوں۔ لیکن جب سہے کم ہو گئے تو یہ بخار جلد جاتا رہے گا۔ بشرطیکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو جائے +

حائے یوم میں سے یہ بخار ایسا ہے جو جانیکے بعد گام پھر آجایا کرتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ وہی سہے جو اصلی سبب ہیں، قائم رہتے ہیں + اس بار بار کے لوٹنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اسکی باریاں قائم ہو گئی ہیں + یہ بخار اکثر سردی اور پھر پیروی میں منتقل ہو جایا کرتا ہے جو اس امر کی علامت ہے کہ وہ حائے غفی میں انتقال کر گیا +

مکتہ حائے سدیہ میں اگر قصد کے بعد بدن کے بائیں طرف درد پیدا ہو جائے تو مکرر قصد کرنا لازمی ہو گا۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ بخار کو سکون ہو جائے۔ اور درد کا سلسلہ باقی رہے (کیونکہ یہ اس امر کی علامت ہے کہ مادہ کثیر بحالت سکون تھا۔ جس میں قصد سے تحریک پہنچی۔ اور کثرت کی وجہ سے سارا مادہ قصد سے ایک مرتبہ خارج ہو سکا۔ اس لئے مکرر قصد کرنے کی ضرورت ہوگی) +

علامت جبکہ بخار پیدا ہو جائے اور کوئی خارجی سبب نہ پایا جائے اور اس کا زمانہ انحطاط طویل ہو۔ تو سمجھ لو کہ وہ حائے سدیہ ہے خصوصاً جبکہ

لے قیمت: سُرخ جوسیا ہی لے ہوئے ہو +

لے استقصاف کے معنی سات بند ہونے کے ہیں +

بخار کے اترتے وقت جسم میں پسینہ کی نمی نہ پائی جائے۔ تھارے اس خیال کی تائید اس سے بھی ہو سکتی ہے کہ امتلا کی علامتیں پائی جائیگی۔ مریض کے بدن میں خون کی کثرت اور اس کی پیدائش زیادہ ہوگی۔ یا اس کے اخلاط غلیظ اور بے سدا رہیں گے (جو دیگر علامات و قرائن سے معلوم ہو سکیں گے)۔ پھر امتلا روموی اور امتلا زفطی میں یہ فرق ہے کہ اگر سڈے کسی خلط کی غلظت اور لزوجت کے باعث ہونگے تو جو ران کی مخصوص علامتیں ہیں۔ وہ پائی جائیگی۔ بدن پھولا ہوا نہ ہوگا۔ تنہا اور سُرخ نہ ہوگی۔ ان فرض کثرت خون کی علامتیں موجود نہ ہونگی۔

• اور اگر سڈے کا سبب امتلا خون ہوگا۔ تو چہرہ کی سُرخی۔ رگوں کی پُری جسم کا پھولا سا ہونا۔ اعضاء کا تھکا ہوا اور اسی قسم کی دوسری علامتیں جسم میں نمودار ہونگی۔ سڈے اگر بافراط ہونگے تو نبض صغیر ہوگی۔ لیکن اگر وہ بہت نہیں ہیں تو نبض کا صغیر ہو جانا بھی ضروری نہیں ہے۔

علاج اس کا سبب اگر اخلاط کی کثرت اور امتلا کی زیادتی ہے۔ تو فصد اور مادہ کے جلد خارج کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر فصد کی جائے اور اس کے بعد بخار نہ آئے، تو یہ بہتر ہے۔ لیکن (فصد کے بعد) اگر بخار آجائے، تو رنج کے انتظار میں (توقف کرنا بہتر ہے)۔ ہاں اگر ضرورت مجبور کرے تو بلا انتظار فصد کرنے میں (مضائقہ نہیں۔ کیونکہ کالہ ہے فصد سے اخلاط میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ باہم (اپنے اور دوسرے) مل جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر چارہ بھی نہ

لے یعنی فصد کے بعد بخار آجائے۔ تو یہ اس امر کی علامت ہوگی کہ یہ بخار خون کی وجہ سے نہیں آیا ہے۔ بلکہ دوسرے اخلاط کے فساد سے پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ فصد سے تو خون خارج ہی ہو جاتا ہے۔ یہ بخار اگر عارض ہوا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہوئی کہ فصد نے خون کے اخلاط نمودار میں جوش و انتشار پیدا کر دیا ہے۔ اور پھر مواد کو بُرے ملوک کو سا تھلا دیا۔ چنانچہ اسے رنج کا انتظار کیا جائے

توفصدا واستفراغ میں تاخیر مناسب نہیں۔ پھر انصدا واستفراغ کے بعد ایسی تدبیروں کی طرف توجہ کی جائے جو سدوں کو کھول دیں اور مجاری و عروق کو پاک کر دیں۔ استفراغ مادہ سے پہلے سدوں کی تفتیح اور مجاری کا تنقیہ مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ طریقہ بعض مرتبہ مجاری کی طرف اخلاط کے دفعہ کھینچ لینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جو ان میں آکر چسپیدگی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جس سے بڑے خطرات پیش آ جاتے ہیں۔ اور کبھی اس سے رہ بجائے کی کے سدوں میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ مادہ میں غلظت ہو۔ خصوصاً جبکہ رگوں کی گزرگاہیں غلظتی طور پر تنگ ہوں +

علاوہ ازیں کا ہے فصد اور استفراغ ان دو خانی فضلات کو خارج کر دیتے ہیں جو بند ہونے کی وجہ سے اس قسم کے بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ اور اسکو حامی غشی کی طرف منتقل ہونے سے روک دیتے ہیں خصوصاً جبکہ خون لینے میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ غشی کی نوبت آجائے +

اگر تم کو اخلاط کی کثرت محسوس نہ ہو۔ بلکہ سدوں کا احساس ہو۔ اور یہ تہ پہلے کہ انکا حدوث اخلاط کی غلظت اور لزوجت کی وجہ سے ہو۔ تو عموماً زیادہ فصد اور استفراغ کی احتیاج نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ سدوں کی تفتیح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تفتیح کا طریقہ یہ ہے کہ جلابخشنے والی غذاؤں اور دوائوں کا استعمال کرایا جائے اور مرض چونکہ بخار ہے (یعنی مرض چونکہ گرم ہے)۔ اس لئے تفتیح کے لئے گرم قسم کی جلابخشنے والی چیزیں مناسب نہیں۔ بلکہ سادہ سکینجین بریکینجین بروری تک اور آب تریبوز سے عرق سولف تک استعمال کر سکتے ہیں + غذا بھی ایسی دی جائے جس میں (عروق کے) دھو ڈالنے کی قوت ہو۔ اور اس میں لیس نہ ہو۔ مثلاً آتش جو اور شکر + شکر غذا کے قریب بھی ہو۔ اور اس میں قوت تفتیح و جلابھی

پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو آرش جو کے ساتھ ملانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
 پھر تم کو یہ دیکھنا چاہئے کہ ضرورت پا کر جب متفرغ کر دیا گیا اور سڈنگ کو ملنے
 کی تدبیر بھی اُن چیزوں سے کر دی گئی، جو ہم نے بتایا۔ کہ کیا بخار کم ہو گیا۔ اور جا تا رہا اور
 کیا اگر اسکی باری آتی تھی تو پہلے سے دوسری باری لگی ہو گئی۔ اور قارورہ بھی دیکھوئے معلوم
 ہو کہ وہ حدیم النفع نہیں ہو۔ اور نبض سے بھی عفونت کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔ تو
 تم کو سمجھنا چاہئے کہ اسی تدبیر اور اسی طریقہ علاج پر کار بند رہنا مناسب ہے۔ اور
 تیسرے دن کی باری کے بعد بیمار کو حمام میں داخل کرنا چاہئے۔ مگر مقررہ نوبت کا
 پانچ گھنٹے تک انتظار کرنے کے بعد۔ بشرطیکہ یہ بخار باری کا ہو، (حمام میں) تیل لگایا
 جائے۔ اور بدن کی مائش اُن چیزوں کے ساتھ کی جائے، جس میں سمولی جلا رہو۔
 مثلاً آرو با قلعے آرو کر سنہ۔ آرو اصل السوس اور زراوند نمک۔ زراوند کو
 کسی قدر شہد اور پانی میں پیس لیا جائے۔ اور اگر اس سے تیز چیزی کی جرأت تم کو ہو
 تو وہ بورہ ارمنی ہے، اگر تمہیں یہ محسوس ہو کہ حمام نے طبیعت میں کچھ تغیر پیدا کر دیا
 اور اس سے تشعیر یہ عارض ہو جائے۔ تو ایک خطہ بھی مریض کو حمام میں
 نہ ٹھہرنے دیں، کیونکہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ سدہ اس قسم کا نہیں ہے، جسے حمام
 قبول سکے، اور جب بیمار حمام سے نکل آئے تو کھانے پینے سے اس وقت تک باز
 رکھنا چاہئے۔ جب تک کہ باری سے امن و اطمینان حاصل نہ ہو جائے۔ اور اگر کچھ کھانے کی
 ضرورت مجبور کرے اور صبر نہ ہو سکے تو ایسی چیزیں پلائی جائیں، جن میں تھنک کی تاثیر ہو
 مثلاً بہت سا پانی ملا یا ہوا پتلا سا مارا شیر جو دیر تک نہ پکایا گیا ہو۔ اور جس میں
 کر فس شامل کر دیا گیا ہو (ساتھ پکایا گیا ہو)۔ چنانچہ اگر باری نہ آئے تو بیمار کی
 خواہش کے مطابق دوبارہ حمام کرا دینا چاہئے۔ اور غذا بھی دینی چاہئے۔ اور اگر
 اس کی باری پہلی باری سے کمزور آئے اور قارورہ بھی قابل اطمینان ہو تو علاج کی

سوت اور سردی کی کمی پر دتوق کر لینا چاہئے۔ اور اس کا علاج باری کے بعد بھی
 مناسب سابق جاری رکھنا چاہئے۔ اور غذا بھی دینی چاہئے +
 اور اگر بخار کی باری پہلی باری کے مانند یا اس سے بھی قوی آئے۔ اور
 قارورہ بھی جیسا ہونا چاہئے نہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ بخار عفونت کی طرف مائل ہو
 اور اس وقت علاج بھی عفونت کا ہونا چاہئے +

حمائے یوم تخمیه امتلائیہ (تخمہ کا بخار)

کبھی تخمہ یعنی بد مضمی سے ردی بخارات پیدا ہو جاتے ہیں جو حرارت میں
 اشتعال اور روح میں التهاب پیدا کر کے بخار پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ حالت زیادہ تر
 صغریٰ مزاج کے لوگوں اور ان لوگوں میں ہوا کرتی ہے جن کے مسا، زیادہ تر
 کھلے ہوئے نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان کے فضلات عموماً دفانی بخار کی شکل میں تبدیل
 ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں کھنٹی دکا رہیں کہ یا کرتی ہیں کیونکہ کھنٹی
 دکا رہیں معدہ کی سردی سے آتی ہیں، درحالیٰ دکا رہیں معدہ کی گرمی سے +
 اس بخار کی استعداد انہیں لوگوں میں زیادہ پائی جاتی ہے، جو تخمہ یعنی
 بد مضمی کے بعد فوراً ہی کوئی محنت یا دورد و صرپ کا کام کرنے لگیں دھوپ میں
 چلیں اور حمام کر لیں۔ ان بے اعتدالیوں سے ان میں دفانی بخار زیادہ پیدا
 ہو جائیگا۔ خصوصاً جبکہ ان کے بدن میں کس درجہ در سوزش ہو۔ اور
 خصوصاً جبکہ یہ درجہ در سوزش شدید ہو۔ جس کی وجہ سے دھوپ
 اور حماموں میں نہایت کم تنفیذ ہوئے کہ یہ بخار یہ سرد درجہ پیدا
 بھی ہوگا تو وہ ضعیف ہوگا۔ کہ پیدا ہی نہیں ہوگا۔ درجہ در سوزش دکا رہوں کے
 ساتھ ہوتا ہے۔ دس دن تک چلیگا کہ داخلمہ کہ سردی سے سبب سے ہے +

ان لوگوں میں جب دست آجاتے ہیں تو انہیں بہت نفع حاصل ہوتا ہے اور ان کا بخار جاتا رہتا ہے۔ اسلئے کہ وہ خانی فضلات (دوستوں کی راہ) خارج ہو جاتے ہیں۔

ان میں بعض کو تبض رہا کرتا ہے اور بعض کو دست آیا کرتے ہیں۔ اس لئے علاج بھی اس لحاظ سے مختلف ہوگا۔ جس کسی کو تخمہ سے بخار پیدا ہوا اور اس کو دو تین دست آجائیں۔ پھر قصد کی جائے تو اسہال زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ اسہال کبھی ہو جائیگا۔ قصد سے اسہال کبھی عارض ہونے کی نشانی یہ ہوگی کہ خفقان عارض ہوگا۔ اور زبان سیاہ ہو جائیگی۔

حاصل یوم استلائی (حاصل یوم تخمیر) کے عوارض تپ و موی سے مشابہ ہو کر تے ہیں۔ چنانچہ آنکھوں اور چہرہ میں عموماً سُرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور حرارت کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ نبض عظیم اور سریلے ہوتی ہے۔ اور قارورہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ نیز اکثر یہ بخار تین دن تک باقی رہتا ہے۔

یہ بھی جاننا چاہئے کہ کبھی حاصل تخمیر چار یا پانچ بار یوں اور سات یا یوں ملتا ہے۔ پھر بھی وہ حاصل یوم ہی ہوتا ہے۔ لیکن نبض اس بخار میں بھی صحیح رہتی ہے (جو محی یوم ہونے کی علامت ہے)۔

علامت اس کی شناخت یہ ہے کہ ڈکاریں ترش یا علی ہوئی سی آنے لگیں۔ چنانچہ جب ڈکاریں صاف ہو جائے تو صاف کدو کہ مرض جاتا رہا۔ ان بیماروں کا پیشاب نفع سے خالی اور مائی ہوتا ہے۔ یہ بدبھی اگر بہت لگنے کا نتیجہ ہو تو ان بیماروں کے چہرہ پر بھر بھرا ہٹ اور پپڑوں میں گرانی پائی جاتی ہے۔

لے کہ چونکہ بے سواد جن کو طبیعت آنٹوں کی طرف دفع کر رہی تھی قصد کی وجہ سے جگر اور عروق کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ قریبی

علاج بدہضمی کے بخار میں دوا تیس ہوتی ہیں؛ یا تو اجابت بند ہوتی ہے۔
یعنی قبض ہوتا ہے۔ یا اجابت جاری ہوتی ہے +

(۱) چنانچہ اگر اجابت بند ہو تو مناسب ہے کہ تلمین سے کام لیا جائے۔ اور
اگر معدہ میں کچھ غذا اور نقل باقی ہو تو پہلے کرا دی جائے۔ پھر تلمین دیجائے۔
یہ بھی غور کر لینا چاہئے کہ نقل کہاں ہے (یعنی بوجہ معدہ میں ہے۔ یا آنتوں میں)
اور یہ کہ مواد کا نکالنا حقنوں اور شیاف کے ذریعہ مناسب ہے۔ یا یہ کہ کوئی
دوا اوپر سے پلائی جائے۔ تاکہ وہ دست لائے۔ اور آنتوں کی طرف اوتا رہے
یا وہ غذا کو ہضم کر دے۔ اور ان تمام باتوں کے متعلق ڈاکٹروں کی حالت سے
صحیح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اگر غذا اوپر ٹھہری ہوئی ہو یعنی اگر غذا
معدہ میں موجود ہو، اور تے دشوار ہو تو ایسی حالت میں لازمی ہوتا ہے کہ بخار کی
قطعی پرواہ نہ کی جائے۔ اور بھونڈا فلی رحیمی گرم چیز کا استعمال نہ کیا جائے تاکہ معدہ
سے غذا ہضم ہونے کے بعد نیچے اوتر جائے۔ اور گاسے ایسی قوی چیز کی بجائے اس سے
کوئی کمزور چیز استعمال کرائی جاتی ہے۔ گاسے آبرن اور ہضم کرنے والے ضما وجو
باب اسٹیم میں بیان کئے گئے ہیں، استعمال کر لئے جاتے ہیں۔ اور گاسے دست
لانے والے ضما و برتے جاتے ہیں۔ جو اسہال کے باب میں بتائے گئے ہیں + پھر
معدہ سے یہ فضلات اوتر جاتے ہیں۔ تو گاسے خود بخود خارج ہو جاتے ہیں۔ اور گاسے
عمل سے امداد کی ضرورت پڑتی ہے (تاکہ حمل کے ذریعہ آنتوں سے جلد فارغ
ہو جائیں) +

ایسے بیماروں کو یہاں تک بھوکا نہ کرنا چاہئے کہ بدہضمی کے دور ہو جانے
میں مطلق شبہ باقی نہ رہے۔ اور پھر نہایت لمبی، معتدل اور خفیف صابن میل
کرنے والی غذا کھیں دینی چاہئیں۔ جن لوگوں میں بدہضمی خفیف سی ہو

ایک محض سلطان اور مہجہ کار کٹنا ہی کافی ہو جاتا ہے +

(۲) اگر اجابت جاری ہو۔ تو غور کرنا چاہئے کہ جو چیز مکمل رہی ہے کیا وہ کام شدہ چیز ہے؟ اگر یہ صورت ہو تو دستوں کا نہ وکنا مناسب نہیں۔ یہاں تک کہ پورے طور پر خارج ہو جائے۔ اور اس کے بعد باری کے اترنے کا انتظار کیا جائے اور باری کے اترنے کے بعد بیمار کو حمام کرائیں۔ اور غذا دیں۔ ہاں اگر دست فراط سے آ رہے ہوں۔ جن سے قوت گھٹ گئی ہو۔ تو حمام نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ غذا دیجائے۔ اور اس کے معدہ کو اذن چیزوں سے تقویت دی جائے۔ جو آپ کو معلوم ہیں۔ اور جن میں سے بعض باب الاسہال میں لکھی گئی ہیں۔ انہی میں سے وہ صرف بھی ہے جسے۔ یون کے تیل میں ترکیب کیا گیا ہو۔ اور اس تیل میں فستین کی کسی قدر تاثیر بھی ہو۔ یا نار دین کے تیل میں بھگو یا گیا ہو اس کے بعد یہ اس قدر چوڑیا جائے کہ تیل کا بیشتر حصہ الگ ہو جائے (اور معدہ پر رکھا جائے) +

اور اگر دست جاری ہوں اور جو چیز خارج ہو رہی ہو وہ فساد یافتہ چیز ہو تو بھی کا عمدہ تازہ تیل اور مصطکی کا تیل اسی طور پر استعمال کیا جائے۔ نار دین کا تیل بھی ان بیماروں کے لئے نقصان رساں نہیں ہے۔ اور کبھی تم ان مذکورہ روغنوں کو قیروطیوں کی شکل میں استعمال کر گے۔ خصوصاً جبکہ کسی قدر مجبوری کی حالت میں پیٹ پرانکا باندھنا نا ممکن ہو۔ بعض مرتبہ ان مذکورہ ضدادوں سے بھی زیادہ قوی ضدادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہر دفعہ میں مذکور ہیں + بچوں کے پانی انہیں پلاؤ۔ بشرطیکہ اس سے وہ خوش ہوں + غذا میں نہایت لمبی چیز دیں، جن میں غذا نسبتاً خفیف ہو۔ اور ہضم جلد ہو جائیں، جیسے کہ سرخ گوشت۔ سبک رس رضی اور غذا سے پہلے کوئی قابض میوہ یا عصارہ یا رب ویجا جائے + اگر بدن می بند ہو گئی ہو تو ان چیزوں سے جو

تم کو بتائی گئی ہیں۔ تحریک پیدا کرو۔ خصوصاً سفرِ جل کی جراثیم مفید ہیں۔ جب تم ان تدبیروں سے فارغ ہو جاؤ۔ تو کسی قوی جوارش کے استعمال میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جو ہضم اور تقویتِ معدہ کے لئے ہو۔ اور سسوں کی تفتیح کر کے، مگر یہ کام بخار اور تمام عوارض کے زائل ہونے کے بعد مناسب ہے۔

فصد کے متعلق یہی طریقہ اچھا ہے کہ استلار (اور بدھنی) کے دو روہنے تک ہرگز نہ کی جائے۔ اس کے بعد کی جاسکتی ہے، پلانے کے لئے بہترین چیز باراشیرم۔ اور غذا میں حصریہ کدو اور تھوٹس سے بادام کے ساتھ دیجائے۔ اور ٹھنڈی جگہ آرام کرایا جائے (مریض کی رہائش کو مناسب تدبیروں سے ٹھنڈا کیا جائے) اور ٹھنڈی چیزیں سنگھائی جائیں۔ اگر قرص کافور کے دینے کی نوبت آئے تو ریوند چینی اس میں شریک نہ کریں کہ زبان کدسیا کر دیتی ہے، یہ ایک عجیب پیچیدہ قول ہے۔ جس کی کوئی تاویل مشکل سے ہو سکتی ہے۔ (قرشی)۔

حمائے یوم ورمیہ (ورم کا ایک وزہ بخار)

جو بخار اندرونی ورموں کی وجہ سے ہوتے ہیں وہ حمائے عفونت (رکی قسم سے) ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان ورموں کا نتیجہ وقوع بھی ہوا کرتا ہے۔ انکا شمار حمائے یوم میں نہیں ہے۔ رجم اور ام ظاہرہ مثلاً داما میل اور خراجات جو اعضاءِ ظاہری میں پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً وہ بڑے بڑے اور ام جو گلٹیوں والے اعضاء اور کومِ رخوہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ جگر کے فضلات سے کنج ران کا ورم۔ یا قلب کے فضلات سے بغل کا ورم۔ یا دماغ کے فضلات سے کان کے نیچے کا ورم (ورم اصل الاذن) ان تمام اورام کے ساتھ اکثر بخار لہ کومِ رخوہ: نرم گشت یعنی گلٹیاں۔

بھی آجایا کرتا ہے + ان اور ام سے قلب تک جو پہنچتا ہے۔ اور جو قلب کو گرم کر دیتا ہے (اور بخار جاتا ہے) یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا صرف سخونت ہوگی، یا اس کے ساتھ عفونت بھی ہوگی۔ اگر صرف سخونت ہے تو یہ حیات یوم کی قسم سے ہوگی، اور اگر عفونت کے ساتھ ہے، تو اس کو اور ام اندرونی کے بخاروں (حیات عفونت) کی قسم سے شمار کرنا چاہئے +

وہ اور ام جو بیرونی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً قروح، جرب، درد، ضربہ و سقطہ اور جن کی طرف مواد جانے لگتے ہیں، تو راستے میں ٹکلیوں کے پاس رہ جاتے ہیں۔ ان اور ام سے جو بخار لاحق ہوتے ہیں۔ وہ اکثر حیات یوم کی قسم سے ہوتے ہیں۔ رجبہ وہ اور ام جس کے اسباب متقادمہ (سابقہ) ہوتے ہیں، مثلاً امتلاء مادہ اور مستدے، جو سابق میں ہو چکے ہوں، ان درموں کے بخار اکثر عفونی ہوتے ہیں + ان درموں کے بخار علی العموم محی یومیہ اس وقت ہوتے ہیں، جبکہ بخار تابع ہو، اور ورم اصل ہو۔ اور عفونی اسوقت ہوتے ہیں، جبکہ بخار اصل ہوں، اور اور ام تابع ہوں۔ علاوہ ان میں کبھی اسکے خلاف بھی ہوتا ہے + بقراط ان حیات کو خبیثہ کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ خواہ وہ یومیہ ہوں یا غیر یومیہ + یہ حیات عموماً عفونی درموں کے بعد ہوا کرتے ہیں اور کبھی مفرہ (مضر خدادہ) وغیرہ کے تابع بھی ہوتے ہیں +

علامت ان بخاروں کی شناخت یہی ہے کہ ورم ان سے پہلے ہوں گے اور چہرہ صحت کی نسبت مفرغ اور بھر بھرایا ہو، ہوگا۔ بخار کی گرمی میں سوزش شدید نہ ہوگی۔ اگرچہ حرارت کثیر ضرور ہوگی۔ کیونکہ اس قسم کے اور ام عموماً دوسری ہوا کرتے ہیں (جن میں حرارت کا زیادہ ہونا لازمی ہے) ہاں وہ بخار جو مفرغ بادہ سے پیدا ہوتے ہیں (وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں) ان بخاروں میں خروقت ایک نئی سی

جسم میں نمایاں ہوتی ہے، نبض استلاء اور حرارت کے باعث عظیم، سرخ اور متواتر چلتی ہے۔ قارورہ پانی جیسا اور سفید ہوا کرتا ہے۔ اس لئے کہ مادہ درمیں اور قمر حوں کی طرف رُخ رکھتا ہے۔

علاج اول نصدا ورا سہال کرنا ضروری ہے۔ پھر درمیں کا علاج اُن تدبیروں سے کیا جائے جو انکے باب میں مذکور ہیں۔ تدابیر میں تلخیص اختیار کریں دہلکی خفایمیں دیں۔ شراب بالکل نہ دی جائے۔ اور بخار و تہ نے تک غذا ہی نہ کھلائی جائے۔ مطہیات یعنی مبردات کا استعمال ان کے لئے ضروری ہے، جو سرد اور تر ہوں۔ اور بیمار و مہجور عضو پر ایسے ضاد لگائے جائیں جو برقی ٹنڈے کئے گئے ہوں۔ یہ ضاد اس طور پر لگائیں کہ ان سے درم میں کوئی ضرر نہ پہنچے اور درم کچا نہ رہے (یعنی خاص درم پر ضاد نہ لگایا جائے) بلکہ وہ درمیانی راستہ ٹھنڈا کیا جائے جو اس عضو اور قلب کے درمیان ہے۔ اور ٹھنڈک بھی اتنی پہنچائی جائے کہ اسکی ٹنڈک گرائی تک پہنچے۔

حمائے یوم تشفیہ (خشکی جلد کا بخار)

یہ بخار بھی اُن کم گہرے سدوں (سطحی سدوں) کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو بخارات کو تحلیل ہونے سے روک دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنی عادت عام چھوڑ دیتے ہیں، ان میں سے اکثر بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً مادہ ہوسے ہیں، جن میں معروسی بخارات زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انکا مزاج ہی ایسا ہوتا ہے۔ انکی خراب غذاؤں اور پانیوں کی تاخیر بہتی ہے۔ یا انہیں اتفاقاً ایسے حالات ہی پیش آ جاتے ہیں، مثلاً بیداری اور مکان (جو بخارات صغریہ کی پیدائش میں تحریک پہنچاتے ہیں)۔

علاج [اگر بدن کو خوب پاک اور صاف کرنا چاہیے۔ حمام کرنا چاہیے۔ اور
 بننا اور تر کرنے کے بعد حمام میں لیٹنا چاہیے۔ بھوسے اور باقلا کے آٹے سے یا
 کرٹے سے بادام اور مغز چھتم تر بوز سے کسی قدر ہشنان اور بورہ اور مٹی ملا کر مالش
 کرنا مناسب ہے۔ غذا ایسی دینی چاہئے جو اطفار حرارت اور تر طیب کا
 ذریعہ بنے شراب ایسے بیمار کو بہت پانی ملا کر دینی چاہئے۔ اور حمام بار بار
 کرنا چاہئے۔]

حمائے یومِ حرّیہ (گرمی کا بخار)

بعض مرتبہ ہوا کی حرارت یا حمام کی گرمی یا اسی قسم کی کسی اور گرمی سے حملے
 یوم ہو جاتا ہے لیکن عموماً یہ بوجہ شدتِ حرارتِ آفتاب کے ہوتا ہے۔ ابتداءً
 اس گرمی کا تعلق روحِ نفسانی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ سب سے پہلی
 اذیت سر کو پہنچی ہو (مثلاً انسان دھوپ میں چلا ہو۔ اور دھوپ سر میں لگی ہو
 ہو) پھر یہ گرمی سر سے دماغ تک پہنچتی ہے جس سے بخار ہو جاتا ہے پھر تمام جسم میں
 حرارت پھیل جاتی ہے۔

کبھی اس حرارت کا ابتداءً فی تعلق نسیم کے گرم ہو جانے سے باعثِ قلب ہوتا
 ہے۔ جبکہ گرمی سے سر کی حفاظت کی گئی ہو۔ لیکن عموماً حمائے شمس (دھوپ کا بخار)
 کا اثر دماغ اور سر پہ ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح جب جسمِ خلاط سر پاک نہیں ہوتا
 تو سر مود سے پڑ ہو جاتا ہے (یعنی سر کی طرف موادِ متوجہ ہوجاتے ہیں) لیکن حمی
 شمس کے ماسواً مثلاً حمی قیظیہ (موسمِ گرمی کی شدت کا بخار) اور حماسیہ وغیرہ کا
 اثر زیادہ تر قلب پر ہوتا ہے۔

علامت [وہ سبب جو پیش آچکا ہے۔ وہ خود اسکی علامت ہوگا۔ گونجاؤ ہوگا]

کی وجہ سے ہے (نکسی ہے) اور دماغ میں اس کا اثر ہوا ہے تو سر میں سوزش شدید ہوگی۔ غلیظہا بعض مرتبہ اس کے ساتھ سر بہت بوجھل اور بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اخلاط سے پاک نہ ہو، اگر یہ بخار اس قسم سے ہو جس میں قلب پر زیادہ اثر ہوتا ہے (قسم قلبی) تو اس میں سانس بہت بڑا ہوتا ہے، اس بخار میں ظاہر بدن کی حرارت بہ نسبت باطن کے بہت زیادہ تیز ہوتی ہے، اس بخار کی شناخت یہ بھی ہے کہ اس بیمار کو بیرونی حرارت کے تیز ہونے کے باوجود پیاس کم معلوم ہوا کرتی ہے۔ حالانکہ دوسرے بخار میں اگر حرارت اتنی ہو تو پیاس اُن میں زیادہ ہوتی ہے، اس بخار کی فیصلت حائے استحصالہ کی بجلی ہے (مادی استحصالہ میں بیرونی حرارت کم معلوم ہونے کے باوجود پیاس کافی ہوتی ہے)۔

علاج ضروری ہے کہ ابتداء میں اس کا علاج اُن چیزوں سے کیا جائے۔ جو ٹھنڈک پہنچائیں (مثلاً سر اور سینہ پر ٹھنڈے روغنوں سے غلول کئے جائیں) خصوصاً روغن گل، جس کو بدن سے ٹھنڈا کیا گیا ہو، اسے سر اور سینہ پر بلند مقام سے ڈالا جائے، نیز ٹھنڈا پانی یا وہ چیزیں پلائی جائیں جو ٹھنڈا پانی کے قایم مقام ہو سکتی ہوں، اور یہی تدبیر اُس وقت تک جاری رکھی جائے، جب تک کہ بخار اور حرارت جائے۔ اور جب بخار جاتا رہے، تو خام کرا دیا جائے، اور نزل اگر ہو تو اس کی کچھ پروانہ کی جائے۔ خام نیگرم پانی سے کرا نا چاہئے۔ اور خام کی ہوا گرم میں مریض کو نہ چھڑو یا جائے کہ وہ گرم ہو اسے متاثر ہوتا رہے۔ سر پر گرم پانی ڈالنے سے خوف نہ کھایا جائے۔ کیونکہ اس سے تربیب حاصل ہوتی ہے اور بخار تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس بیمار کو خام کرنے کی ضرورت بہ نسبت تیل لگانے کے زیادہ ہے، جب وہ خام سے نکل آئے تو سر کو معد تیلوں میں غرق کیا جائے

(تقریبی راس) مثلاً روغن گل اور روغن نیلوفر +

حمائے یوم استحصال فیہ من البرد

(حمی یوم استحصال فیہ جو سردی لگ جانے سے پیدا ہو)

کبھی زیادہ برد و دت سے یا ٹھنڈے پانیوں میں حمام کرینے سے بیرونی مساات تنگ ہو جاتے اور وہ خانی بخارات جیسا کہ حمائے قشقیہ میں بیان کیا گیا ہے، بند ہو جاتے ہیں، جس سے بخار آ جاتا ہے + اس سے علی العموم عفونت پیدا ہو جاتی ہے (اور حمی عفونیہ ہو جاتا ہے) اور اس سے حمی درمیہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے، جبکہ یہ بخارات تیز ہوں۔ غِذِب (شیریں) نہ ہوں۔ کیونکہ شیریں بخارات اس بخار کا موجب نہیں ہو سکتے +

علامت سبب کا یا جاننا یعنی سردی کا لگنا اور یہ کہ بدن کو چھوئیے آول حرارت زیادہ تیز نہ پائی جائیگی۔ ہاں دیر تک ہاتھ لکھنے سے حرارت بڑھتی ہوئی محسوس ہوگی نہیمن حمائے غشیہ اور ہمیہ اور جوعیہ کی طرح منفر نہ ہوگی۔ اسلئے کہ یہاں ران بخاروں کی طرح تحمل نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جذب نسیم کی ضرورت کے باعث بعض سرخج ہوتی ہے۔ بشرطیکہ سخت سردی کا زمانہ نہ ہو۔ اور کبھی بعض صلابت کی طرف بھی مائل ہو جاتی ہے + مریض کی آنکھیں ڈوبی ہوئی نہیں ہوتیں۔ بلکہ گاہا حقائق بخارات کی وجہ سے پھولی ہوئی ہوا کرتی ہیں (احقان: بند ہونا) + قارورہ گاہا حقائق حرارت کی وجہ سے سفید ہوتا ہے۔ اور کبھی رنگین اسلئے ہوتا ہے۔ کہ جو حرارت مساات سے تحلیل ہو رہی تھی۔ وہ ہذریعہ قارورہ خارج ہو جاتی ہے +

علاج بخار کی حالت میں رضائی وغیرہ خوب اڑھا دیں کہ پسینہ آجائے

لہ غِذِب۔ میٹھا پانی، جو کھار ہی نہ ہو۔ اس سے اصلی مٹھاس مراد نہیں ہے +

جب بخار اور تہاجے تو حمام میں داخل کریں، اور گرم پانی کو نہ لائیں جس کی حرارت شدید نہ ہو اور انکی گرم ہوا میں بیٹھائیں۔ اور ان بیماروں کے بدن پر ایسے پانیوں سے تربیٹے کئے جائیں جن میں مرزنجوش، سویدہ اور تہام جوش دیے گئے ہوں۔ اور جلد کو صاف کرنے والی اور نرم کرنے والی چیزیں جسکو ہم بیان کر چکے ہیں یعنی بھوسا، اشنان، آرو با قلا وغیرہ ان سے خوب مالش کی جائے۔ اور تا وقتیکہ پسینہ نہ آجائے مالش نہ کر لی جائے۔ اور گرم پانی سے اچھی طرح حمام نہ کر لیا جائے۔ اسوقت تک تریخ کو ملتوی رکھا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ پانی سے نہانے کے بعد حمام کی گرم ہوا میں حمام کیا جائے (یعنی مقدم پانی استعمال کیا جائے) پھر وہ تیل جن سے مسامات کھل جائیں استعمال کئے جائیں۔ ان بیماروں کے سروں پر سویدہ، خیرہ، اور بابونہ کے تیل ڈالے جائیں۔ غذا میں ہلکی دی جائیں۔ عطر لگائے جائیں۔ اور خوشبودار چیزیں لگھائی جائیں۔ سفید رنگ کی شراب (جو نسبتاً ہلکی ہوتی ہے) پانی میں ہونی پلائی جائے۔ یہ ایک نئے مفید ہے۔ کہ پسینہ اور پیشاب لا قی ہے۔ لیکن تیل کی مالش اصحاب استخفاف کی نسبت مکان مالوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔

حمائے یوم استخفافیہ (جو قاضی پانیوں سے ہوتا ہے)

کبھی ان لوگوں میں جو قاضی پانیوں میں نہاتے ہیں۔ مثلاً ایسے پانی جن میں پتھر کی اور کس کی تاثیر ہوتی ہے، ان کے بیرونی مسامات کثیف ہو کر بند ہو جاتے ہیں۔ اور بخارات کے بند ہونے سے اس میں دہی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جنہیں ہم بار بار بیان کر چکے ہیں۔ اور عموماً اس سے عفونت پیدا ہو جاتی ہے (اور عفونی تپ لا حتی ہر جاتی ہے)۔

علامت سبب مذکور کا پایا جانا اسپر شاہ ہو گا۔ نیز ہلد میں خشکی ایسی ہوگی کہ اگر وہ سکھائی گئی ہے، یا اسکی دباغت کی گئی ہے۔ جیسا کہ کسیں کے پانی میں بیگی ہوئی کھال کی حالت چھونے سے معلوم ہوتی ہے + اور جسم کو چھونے کے تھوڑی دیر بعد ضرورت میں زیادتی اسی طرح معلوم ہوگی جیسا کہ دوسری قسم میں ہوا کرتا ہے جو مسامات کے سڈے سے پیدا ہوتی ہے (یعنی چھونے سے اول اول کم گرمی محسوس ہوگی۔ اور تھوڑی دیر تک ہاتھ کے رہنے سے زیادہ معلوم ہوگی) + نبض زیادہ ضعیف۔ زیادہ صغیر اور زیادہ سرخ ہوگی۔ اور فارورہ بھی بکری کے پیشاب کی طرح بہت سفید اور تین ہو گا۔ لیکن ان مریضوں کے بدن میں لاغری اور آنکھوں میں گہرائی نہ ہوگی +

علاج مناسب ہے کہ ان کو گونا گونا علاج بھی قرینا وہی کیا جائے جو اس سے پہلے بخار میں مذکور ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ شراب اس وقت تک نہ دی جائے، جب تک کہ مسامات کے پردے طور پر کھل جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ ہاں اگر استحصات کم ہو (یعنی مسامات شدت سے بند نہوں) تو بعض اوقات شراب تفتیح مسام کا سبب بن جاتی ہے۔ غذا میں ان بیماروں کو زیادہ ہلکی دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح حمام کی ہزاریں دینے تک رکھا جائے۔ اور گرم پانی میں بہت زیادہ نہلایا جائے، + اور یہ بھی ضروری ہے کہ تیل کی مالش میں تاخیر زیادہ کی جائے +

حمائے یوم شراب پیہ (شراب کا بخار)

بعض مرتبہ شراب سے یئی حمائے یوم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسکا علاج وہی ہے جو بخار کا علاج ہے + بعض مرتبہ بھلوں وغیرہ کے عرق سے تلبین کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ قصداً دے کر فی پڑتی ہے۔ فہم سوچنا جبکہ درد سر قائم ہو جائے۔ اور مناسب

یہ ہے کہ بخار اور ترنے کے بعد حمام کرایا جائے +

حمائے یوم غذائیہ (غذاء کا بخار)

گرم غذائیں کبھی حمائے یوم پیدا کر دیتی ہیں۔ اور جس طرح حمائے شمسیہ کا اثر دماغ اور روح نفسانی میں ہوتا ہے۔ اور حمائے حمامیہ کا قلب اور روح حیوانی میں۔ اسی طرح حمای غذائیہ کا اثر جگر اور روح طبعی میں ہوا کرتا ہے +

علاج مشہور دہیزقات سے پیشاب لانے کی تدبیر کریں۔ اور شیر خشک اور تھر ہندی سے تلین طبع کرائیں۔ اور جگر کی اصلاح سب سے مقدم شے ہے۔ اس لئے تہہ بوز کا پانی، ٹھنڈے بقول کا پانی، اور سکنجبین پلائیں، جگر پر ٹھنڈے ضاد لگائیں۔ مثلاً صندل۔ کانور۔ گلاب۔ عصا رۂ گلاب۔ عصا رۂ بقول بارہ۔ برف سے سرد کر کے۔ اور تسکین حرارت کے لئے سرد و تر غذائیں استعمال کی جائیں +

دوسرا مقالہ

حیات عفونت کا کلی بیان

عفونت اس فساد کا نام ہے جو کسی رطوبت میں حرارت غریبہ کے عمل سے اس طور پر پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس رطوبت کی ذاتی استعداد و قابلیت زائل ہو جاتی ہے۔ مگر اس کی نوعیت و اہمیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اگر نوعیت میں فرق آجائے تو اسے عفونت نہیں کہتے۔ بلکہ اسے فساد و استحالة کہا جاتا ہے +

عفونت پیدا ہونے کے چند اسباب ہیں :

(۱) یہ کہ غذا ردی ہو یعنی جو اخلاط اس سے پیدا ہوں وہ متعفن ہونے کے لئے تیار ہوں جس کی چند صورتیں ہیں :

اول یہ کہ اس کا جوہر فی نفسہ ردی ہو۔ دویم یہ کہ اس کا جوہر فی نفسہ اچھا ہو مگر وہ فساد کو جلد قبول کرنے کے لئے تیار ہو جیسے دودھ۔ سویم یہ کہ غذا اکثر المائیت ہو جس سے خون میں المائیت بڑھ جائے۔ جیسا کہ ترمیدہ جات سے ہو سکتا ہے۔ چہارم یہ کہ غذا اس قابل نہ ہو کہ اس سے اچھا خون بن سکے۔ بلکہ اس سے ردی اور بار دخلط بنے۔ جس میں تنفر کے باعث حرارت غریزہ کام نہ کر سکے گی۔ اور حرارت غریبہ اپنے عمل سے اسے متعفن کر دے گی۔ چنانچہ کھیر سے۔ گلڑی۔ گٹھڑی (امرو دیا ناسپاتی) وغیرہ سے اسی قسم کے اخلاط بنتے ہیں پنجم یہ کہ غذا کے تیار کرنے میں (بجائے میں) کوئی خرابی ہو جائے۔ ششم یہ کہ غذا بے وقت کھائی جائے۔ ہفتم یہ کہ غذا کی ترتیب میں کوئی غلطی کی جائے، جیسا کہ کتاب اول میں) بتا دیا گیا ہے ۔

(۲) گاسے عفونت سدہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ سدہ (عروق) کو بند کر کے (تنفس و ترویج کو روک دیتا ہے) (اور اجزاء نسیم کے پہنچنے میں رکاوٹ پڑ جاتی ہے) اور سدہ کے پیدا ہونے کی وجہ بدنی مزاج کی رداست ہوتی ہے۔ بشرطیکہ یہ رداست اس درجہ ہو کہ غذا اور خلط میں کچھ بھی کام نہ کر سکے۔ اور اسے بالکل خام چھوڑ دے (اسیے مزاج سے سدہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ بلکہ وہ رداست اس درجہ ہو کہ غذا اور خلط میں پورا اور اچھا ہضم ہو سکے، بلکہ وہ ادھور رہے)۔ اس قسم کے ردی مزاج سے یا ردی اخلاط پیدا ہوتے ہیں۔ یا یہ کہ جو اخلاط پیدا ہوتے ہیں، یہ اس ردی مزاج سے فاسد ہو جاتے ہیں۔

کیونکہ ہضم میں کمی رہ جاتی ہے۔ اور اس میں پوری تحرک نہیں پہنچتی (جیسی کہ ہضم کامل میں پہنچنی چاہئے)۔ یہ سب اسباب سدوں کے پیدا کرنے میں مددگار ہیں۔ اور سدے عفونت پیدا کر دیتے ہیں۔

(۳) گاسے عفونت بیرونی اسباب مثلاً جرمی ہواؤں (دوبائی ہوا، جھیل، جوڑا درگندہ تالابوں کی ہوا) سے پیدا ہوتی ہے۔ اور گاسے مذکورہ اسباب میں سے جذب جمع ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ تر عفونت سدہ ہی سے ہوتی ہے۔ اور سد کی وجہ یا غلطی کی کثرت، یا غلطی کی غلظت، یا غلطی کی لزوجت ہوتی ہے۔ اور غلطی کی کثرت غلظت اور لزوجت کے اسباب (کرنابل ول میں) معلوم ہو چکے ہیں، اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ کیونکر سدے پیدا کرتے ہیں۔ لیکن سدے سے عفونت پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سدہ سے ترویج بند ہو جاتی ہے۔ غلی اخصوص جبکہ سدہ پیدا ہونے کے بعد بے وقت ریاضت کی جائے (یعنی ریاضت امتلاء معدہ اور سورہ مضغی کی حالت میں کی جائے) یا حدیث سدہ کے بعد اسی طرح تخمہ اور امتلاء کی حالت میں حمام کر لیا جائے۔ یا ایسی حالت میں دھوپ میں چلنے کا اتفاق ہو جائے۔ یا امتلاء کی حالت میں گرم چیزوں کے کھانے کا اتفاق ہو جائے۔ اور اس کے بعد ہضم معدی و کبدی کی رعایت اور اس کا خیال نہ کیا گیا ہو۔ بلکہ اس قسم کی غلطی کی تلافی اگر کی بھی گئی ہو تو اس طرح کہ سدہ اور جگر میں طلاؤں اور تکمیدوں سے گرمی پونچائی گئی ہو۔ یا بیکات نور ایک غلطی ہے۔ عفونت کبھی تو تمام بدن میں عام ہوتی ہے۔ اور کبھی کسی خاص عضو میں ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ خاص عضو ضعیف ہے۔ یا اس لئے کہ اسکی حرارت غریبہ شدید اور تیز ہے۔ یا اس وجہ سے کہ اس عضو میں دروس ہے۔

عفونت پذیر غلط گاسے صفرار ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر صفرار متعفن ہو گا۔ تو اسکی تجزیہ سے جو بخارات پیدا ہوں گے، ان کی نشان سے یہی ہے کہ وہ دھانی، لطیف اور

تیز ہوں +

گاہے قابلِ عفونت خون ہوتا ہے۔ اسکی تجزیہ سے جو چیز پیدا ہوتی ہے، وہ بخاری اور لطیف ہوتی ہے +

گاہے عفونت پانے والی خلط بلغم ہوتی ہے۔ اسکی تجزیہ سے بخاری و کرثیف چیز پیدا ہوتی ہے +

گاہے نسلط قابلِ عفونت سودا رہتی ہے۔ سودا کی تجزیہ سے دخانی، کثیف، اور غباری شے پیدا ہوتی ہے +

ان تمام اقوال کا مدعا یہ ہے کہ خون اور بلغم میں چونکہ نائیت کافی ہوتی ہے اسلئے انکے بخارات میں پانی ضرور ہوگا (بخاری) اور صغرا چونکہ تیز اور گرم چیز ہے۔ اسلئے وہ جلد دخانی ہو جائیگا۔ اور سودا میں چونکہ خاکی اجزاء بکثرت ہوتے ہیں۔ اسلئے انکے بخارات میں غباریت کا ہونا قریب قیاس ہے مگر ہم +

صغرا کی عفونت حالتِ غیب اور اسی قسم کے بخاروں کا موجب ہوتی ہے (یعنی صغرا بخار کی باری تیسرے روز آتی ہے۔ یا اگر بخار لازم ہوتا ہے، تو تیسرے روز شدت ہو کر رہتی ہے) خون کی عفونت تپِ مطبّقہ کا باعث ہوتی ہے بلغم کی عفونت عموماً روزانہ باری آتی ہے بخار اور اسی جیسے بخاروں کا باعث ہوتی ہے (یعنی یا روزانہ باری آئیگی۔ یا روزانہ ایک وقت میں شدت ہو کر آئیگی) اور سودا کی عفونت تپِ ربع اور اسی قسم کے بخار پیدا کرتی ہے (یعنی یا چوتھے روز نئی باری آئے گی۔ یا چوتھے روز شدت ہو کر آئیگی) خون کی جگہ چونکہ رگوں کے اندر ہے۔ اسلئے اس کی عفونت بھی عروق کے اندر ہی ہوتی ہے۔ لیکن صغرا، بلغم، اور سودا کی حالت یہ ہو کہ وہ کبھی رگوں کے اندر متعفن ہوتے ہیں۔ اور کبھی خارج عروق عفونت پاتے ہیں +

عفونت خارج عروق ان تینہ میں سے اگر کوئی خلط عروق سے باہر متعفن ہو جائے

کوئی دوسرا سبب بھی نہ ہو، اور وہ عفونت کسی اندرونی درم میں بھی نہ ہو جس کو قبضہ
برابر قلب تک عفونت پہنچے۔ تو ایسی صورت میں بخار کی باریاں اسی طرح یا کڑنگی
جیسا کہ ہر ایک غلط کے لئے پہننے اور بیان کیلئے ہے۔ چنانچہ بخار چڑھتا۔ اور اترتا
رہیگا۔ اگرچہ یعنی بخار اس طرح اترتا ہے کہ کچھ اپنا پوشیدہ سا اثر چھوڑ ہی دیتا ہے
(یعنی صاف طور پر نہیں اترتا۔ بلکہ کچھ نہ کچھ حرارت قائم ہی رہتی ہے) +

عفونت داخل عروق اگر عفونت اخلاط داخل عروق (رگوں کے اندر) ہو تو بخار لازم رہیگا
وہ متعلق ہوگا، اور نہ وہ متعلق سے قریب ہوگا (یعنی وہ یعنی بخار کی طرح بھی ہوگا۔

جو صاف طور پر نہیں اترتا) بلکہ دائمی اور لازمی ہوگا۔ لیکن اس میں شدت زیادتی ہوا
کرے گی جس سے اسکی باریک جڑ چلا کر گی (مثلاً صفراوی بخار اگر لازم ہوگا۔ تو اس میں کسی سردی
شدت ہوا کرے گی۔ سوداوی میں چوتھے روز، اور یعنی میں روزانہ)۔ رگوں کے اندر کی عفونت
اگر تمام عروق میں پھیلی ہوئی ہو۔ یا قلب کی متصل رگوں میں سے بیشتر میں پھیلی ہوئی ہو
تو اس زیادتی اور کمی کا پتہ چلنا مشکل ہو (یعنی بخار میں کمی و بیشی تقریباً ظاہر نہ ہوگی۔ اور
ایک جیسا بخار قائم رہیگا) لیکن اسکے خلاف ہوگا تو یہ تغیرات کمی و بیشی نمایاں طور پر ظاہر ہو کر
باری باریکیوں آتی ہے جو عفونت رگوں کو باہر ہوتی ہے، اس کا بخار اتر کر باری

سے پھر چڑھتا ہے، اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ متعفن ہوتا ہے، اس میں نہ بہت
کے وقت جب عفونت آتی ہے، تو عفونت سے اس مادہ کی رطوبتیں، جن سے
حرارت وابستہ تھی، فنا ہو کر تحلیل ہو جاتی ہیں، اور (بشکل بخارات)
بدن سے نکل جاتی ہیں۔ اس لئے کہ وہ رگوں میں بننا اور مقید نہیں ہوتیں کہ پورے
طور پر تحلیل نہ ہو سکیں (جیسا کہ عفونت اندرون عروق میں ہوتا ہے) اور
انکی رما دیت اور ارضیت بچ رہتی ہے جو بخار اور حرارت کا مرکب
یعنی عمل اور سواری بن نہیں سکتی (اور حرارت کا قیام ان کے ساتھ

نہیں رہ سکتا)۔ جیسا کہ اگر اس اور مَرَّابِل کا حال دیکھا جاتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ پورے طور پر خاک بنجاتے ہیں۔ اور ان میں حرارت (و عفونت) نام کو باقی نہیں رہتی۔ اور جبکہ کسی ایسی غلط میں جو عفونت کی وجہ سے احتراق پذیر ہوئی ہو، حرارت باقی نہ ہو، تو بخار ابل جاتا رہیگا۔ یہاں تک کہ عفونت کے مقام میں پھر دوسری مرتبہ مادہ کا اجتماع ہو جائے۔ جہاں پہلی عفونت کی کچھ حرارت باقی رہ جاتی ہے۔ اگر یہ وہاں کوئی مادہ نہیں رہتا اس وجہ سے یہ دوسرا نوادہ مادہ بھی متعفن ہو جاتا ہے۔ اور بخار آ جاتا ہے (یا یہ کہ وہی اصلی سبب قائم ہوتا ہے، جس نے پہلے مادہ کو متعفن کیا تھا) چنانچہ یہ دوسرے مادہ کو بھی متعفن کر کے اس میں اشتعال پیدا کر دیتا ہے +

الحاصل یہ ہے کہ عفونت کے عمل کی گردش اُس حرارت قاصرہ کو جو دیکر ابستہ ہے جو عفونت پیدا کر کے (درطوبات کو) تحلیل کر دیتی ہے، جس سے وہ مادہ راکھ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ مواد متصلہ پر عمل کرتی اور بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے بڑھنے کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ اور مادہ فنا ہو جاتا ہے اور پھر حرارت کے لگو کوئی دوسرا مادہ متصلہ بھی نہیں رہتا۔ اسی لئے کچھ بخار بھی باقی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ دوسرے مادہ کا انتظار رہتا ہے، جو مقام عفونت کی طرف کھینچ آئے (اور دوبارہ متعفن ہو کر بخار پیدا کر کے باری کی صورت پیدا کرے) +

لہذا دم حمی کی وجہ لیکن جب عفونت داخل عروق (رگوں کے اندر) ہوتی ہے، تو مادہ کا پورے طور پر تحلیل ہو جانا محال ہوتا ہے۔ اور عفونت مسلسل (ایک مادہ کو دوسرے مادہ تک) بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے کہ رگوں میں جو مادہ ہوتا ہے وہ باہم اتصال رکھتا ہے۔ چنانچہ ہر مادہ اپنے متصل مادہ میں عفونت پیدا کرتا ہے پھر یہی سلسلہ تعفن لے کر اس؛ پیدا رگوں پر وغیرہ کے انبار + لے کر مَرَّابِل کو لڑی۔ پانخانہ وغیرہ ڈالنے کی جگہ + لے حرارت قاصرہ یا مقصرہ؛ حرارت غریبہ۔ وہ حرارت جو نفع دینے سے قاصر ہو

دوسرے ہمسایہ مادہ تک بڑھتا چلا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی بات ہو کہ عروق میں جو مادہ
مصور ہوتا ہے۔ اس کو قلب کے ساتھ شدید اتصال ہوتا ہے۔ اور بہت آسانی
سے قلب تک پہنچ سکتا ہے (اس لئے بخار لازم و قائم ہوتا ہے۔ اور باری کی
صورت پیش نہیں آتی)۔

باری کا مقررہ نظام یہ حیات جن کے اور تر جانے او کم ہو جانے کی باریاں مقرر ہیں،
گاہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان کے اس مقررہ نظام میں فرق
آ جاتا ہے۔ جسکی وجہ گاہ یہ ہوتی ہے کہ مادہ لمحاظ مقدار کے زیادہ یا کم ہوتا ہے۔
یا لمحاظ قوام کے رقیق یا غلیظ ہوتا ہے (چنانچہ مادہ کی کثرت کی وجہ سے مقررہ باری
وقت سے پہلے آ سکتی ہے۔ اور قلت کی وجہ سے وقت مقررہ کے بعد۔ و علی ہذا)۔
اور گاہ نظام میں فرق آنے کی وجہ یہ ہوتی ہو کہ مادہ کی جس مختلف ہو جاتی
ہے۔ اس طور پر کہ بعض مواد منتقل ہو کہ دوسرے مادہ کی جنسیت اختیار کر لیں۔ جسکی
ماہیت سابق مادہ سے جدا گانہ ہو۔ نقطہ کمی و بیشی اور غلظت و رقت ہی میں اختلاف نہ ہو۔
گاہ نظام میں فرق اس لئے آ جاتا ہے کہ مریض کوئی بد پرہیزی کرتا ہے۔
یا وہ زیادہ کھڑو رہتا ہے۔ یا یہ کہ اس کی جس تیز ہوتی ہے (بد پرہیزی
سے بخار کی باری قبل از وقت آ سکتی ہے۔ اسی طرح مریض کے زیادہ ضعف
پہ اور مریض کی ذکاوت جس سے بھی ایسا ہونا ممکن ہے)۔

حیات مقلعہ کی باریاں عموماً قشریہ یعنی پھریری سے، یا بدو یعنی
سردی سے، یا نافض یعنی لہز سے شروع ہوا کرتی ہیں۔ اور پسینے سے
اور تر جایا کرتی ہیں۔ سردی اور پھریری سے علی العموم شروع ہونے کی وجہ گاہ
یہ ہوتی ہے کہ مادہ سرد ہوتا ہے (جیسے بلغم و سودا) اور گاہ یہ ہوتی ہے
کہ مادہ کی تیزی عضلات میں لگتی ہے (لہذا پییدہ کرتی ہے) یا یہ کہ حرارت بدنی

اندرون بدن کی طرف، جہاں مادہ ہے، چلی جاتی ہے، یا یہ کہ سریریں کی قوت نفعیت ہوتی ہے۔ یا یہ کہ دبیر دنی، ہوا، سرد ہوتی ہے +

جو حالت حرارت کے لذت سے (حرارت کی تیزی کے گھٹنے سے) پیدا ہوتی ہے اسے سردی کی طرف منسوب کرنے سے بہتر ہے کہ اسے پھریری (شعیرہ) کی طرف منسوب کیا جائے (یعنی ایسے گرم بخارات سے پھریری پیدا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ نہ کہ سردی) + حرارت کی لذت سے عموماً ایسی حالت پیدا ہوتی ہے۔ گو یا ہر عضو میں سونیاں کسی چھبہ رہی ہیں +

رہا یہ امر کہ بخارا وترتے وقت پسینے سے مادہ تحلیل ہوتا ہے۔ اسکی صورت یہ ہے کہ عفونت پیدا کرنے والی حرارت رطوبات کو تحلیل کر دیتی اور بقایا راکھ چھوڑتی ہو یا دم چونکہ یہ رطوبت عروق میں بند نہیں ہوتی۔ اس لئے بذریعہ مسام پینہ کی صورت میں اس کا خارج ہونا آسان ہوتا ہے +

لیکن اُن لازمی بخاروں کی باریاں جن میں بخار کسی قدر کم تو ہو جایا کرتا ہے مگر اوترتا نہیں سردی سے شروع نہیں ہوتیں۔ ہاں اگر قوت بہت ضعیف ہو۔ یا حرارت غریزی اندر کی طرف چلی گئی ہو۔ تو اطراف ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں، جو ایک بُری علامت ہے +

بعض بخاروں میں ٹھنڈا اور پھریری دونوں ساتھ ساتھ پائی باقی ہیں یا اس لئے کہ عفونت پذیر مادہ سرد اور تیز دونوں قسم کے مواد سے مرکب ہوتا ہے + بعض حیات عفونت میں (باوجود ناہمہ ہونیکے) کبھی ایسی ترکیب پیدا ہو جاتی ہے (اور چند اس طرح مرکب ہو جاتے ہیں) کہ وہ تنپ لازم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں (اور نہ تنپ لازم کا شبہہ ہونے لگتا ہے) مثلاً جب کوئی خلط کسی مقام پر عفونت پانے لگے، تو جیسی ہی تعفن اُس میں آئے کہ کوئی دوسری خلط، اسی کی جنس کو

یا غیر جنس سے متعفن ہونے لگے۔ اس طور پر کہ جس وقت پہلی زہرت کے ختم ہونے کا وقت آئے۔ اس وقت دوسری عفونت کا زمانہ شروع ہوا اور پھر اسی طرح سلسلہ مل جائے (جس سے بخار لازم و قائم نظر آئے) *

حمیات عفونت میں بعض مرتبہ دوسرے گونا گوں طریقوں سے بھی ترکیب حاصل ہو جاتی ہے جن کو مفصلاً ہم ان کے باب میں بیان کریں گے (حمیات مرکبہ ایک مستقل باب آگے آنے والا ہے) *

بخاروں کے دورے کبھی طویل ہوتے ہیں، اور کبھی قصیدہ :
دوروں کے دراز ہونے کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ مادہ خلیطہ یا لیسارہ یا بحالت سکون ہوتا ہے۔ یا یہ کہ توت ضعیف ہوتی ہے۔ یا یہ کہ مریض کی حس ضعیف ہوتی ہے۔ یا یہ کہ مسامات کثیف ہوتے ہیں، جس سے مادہ تحلیل نہیں ہو سکتا ہے + اور باری کے چھوٹے ہونے کے اسباب مذکورہ اسباب کے برعکس ہوتے ہیں ۔

باری کا جلتہ : بخار کی باریاں جی گاہے جلد آ جاتی ہیں اور گاہے دیر میں ان کے تیرے دیر میں آنے کا سبب یا یہ ہوتا ہے کہ مادہ کی کمی ہوتی ہے۔ یا یہ کہ مرکز عفونت تک غلیظ ہونے کے باعث دیر میں پہنچتا ہے۔ جب کہ حمیہ رت کا وہ ہے یعنی سودا بدن میں کم بھی ہوتا ہے۔ اور بارہ دو خلیطہ ہونے کی وجہ سے اسکی رت بھی سُست ہوتی ہے۔ اسلئے سکی باری بہت دیر میں پہنچتی ہے۔
چوتھے روز آتی ہے +

دو بار یوں کے جلد آنے کو باعث گاہے یہ ہوتا ہے کہ دو کثرت ہوتی ہو
مثلاً بخارِ حسی متد رہن میں بہت زیادہ ہوتا ہے مگر بخارِ حسی س حکم سے
مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ اس کی باریاں گاہے دیر دیر میں آتی ہیں۔ درگاہت یہ وجہ

ہوتی ہے کہ مادہ لطیف ہوتا ہے۔ مثلاً صفراء +

درمی بخار۔ بخاروں میں سب سے بُری قسم اُس لازمی بخار کی ہے۔ جس کی
عنونت عروق کے اندر ہوتا ہے بعد وہ اتر جانے والا بخار ہے جس کی
عنونت تمام بدن میں عام ہو۔ یا قلب کے ماحول میں پھیلی ہوئی ہو +

یہ اتفاق کم ہوتا ہے کہ معتز لوگوں کو شدید بخار (حمی صالبا) سے سابقہ
پڑے۔ اسلئے کہ ان کے مزاج میں برودت ہوتی ہے۔ اور سب سے ہضم بھی
ان میں کم ہوا کرتی ہے +

نبض کے حالات مہیات عنونت میں انکی جنسوں کے اختلاف کے لحاظ
سے مختلف ہوتے ہیں۔ علاوہ انہیں اگر ایک ہی نوع کے بخار شدت وضع
میں منتقل ہوں۔ یا انکے اعراض قوی یا ضعیف ہوں، تو ان اختلافات
سے بھی نبض کی حالتیں مختلف ہوا کرتی ہیں۔ نبض میں کبھی صلابت پیدا
ہو جایا کرتی ہے۔ جس کا باعث یا تو وہ درم حار ہوتا ہے، جو بیحد خاؤ پیدا
کرتا ہے۔ یا یہ کہ وہ گرم ورم کسی عصبی عضو میں ہوتا ہے۔ یا یہ کہ درم صلب
ہوتا ہے، یا یہ کہ شدید پیوست ہوتی ہے۔ یا یہ کہ بخاروں کی ابتداء میں
برودت کا غلبہ ہوتا ہے +

اور کبھی نبض میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے کہ مادہ میں رطوبت،
نرمی، بلنیت یا دمویت ہے۔ اور یا اس لئے کہ ورم کسی نرم عضو میں پیدا
ہوا ہے۔ مثلاً ورم جگر، ورم شش، اور شیر خُش +

گا ہے نبض میں نرمی اوس نمی کی وجہ سے آتی ہے۔ جس کی ترقی
پسینہ کے ساتھ بخار اور تڑپنے کے وقت ہوتی ہے نبض باریون کے آغاز میں
ملہ اس کو مردودہ سو ہضم میں ملتی و کار میں آتی ہیں۔ اور غذا گرمی کو مل جاتی ہے و شش +

ضعیف اور دبی ہوئی ہوتی ہے۔ اسلئے کہ اس وقت قوت مادہ کی طرف رجوع ہو جاتی ہے۔ اور اس کا تنقیہ کرنے اور روح کو نسیم پہنچانے میں مصروف ہوتی ہے۔

حمیات عفونت کی علامتیں

قول کلی حمیات عفونت کی علامتوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ اسباب سابقہ پائے جائیں (جو پہلے سے حمائے عفونت کے لئے تیاری پیدا کر دیتے ہیں) خصوصاً جبکہ اس کا کوئی سبب باہری نہ ہو۔ اسی طرح دوسری علامت نبض سے حاصل ہوتی ہے۔ اور تیسری علامت تنفس سے جس کا انقباض حمائے عفونت میں تیز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان بخاروں میں تنقیہ کی ضرورت نہایت شدید ہوتی ہے۔ حمیات عفونت میں حرارت بہت تیز ہوتی ہے۔ حمائے یوم کی طرح حرارت ٹیٹھی ٹیٹھی نہیں ہوتی ہے۔

ملیلہ اکثر حمیات عفونت سے پہلے ملیلہ ہوا کرتا ہے۔ ملیلہ وہ مخصوص حالت ہے، جس میں بدن کے اندر ایسی (معمولی) حرارت ہوتی ہے، جو بخار کی حد تک نہیں پہنچتی۔ اور اس حرارت کے ساتھ ماندگی اور تھکان ہوتا ہے۔ تو صمیم ہوتی ہے (یعنی بدن ہاتھ لگتا ہوا معلوم ہوتا ہے) مریض کسند رہتا ہے۔ انگڑائیاں اور جھمایاں آتی ہیں۔ نیند و بیداری میں پریشانی و بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔ تنفس میں تنگی۔ رگوں اور شراعیف میں تناؤ ہوتا ہے۔ درد سر اور سر میں ٹیس ہونے کی شکایت ہوتی ہے (یہ سب علامتیں کم و بیش موجود ہوا کرتی ہیں)۔ جب یہ حالت (کچھ عرصہ تک) قائم رہتی ہے۔ تو عفونی بخاروں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

یعنی میلہ کے کچھ عرصہ بعد بخار شروع ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ میلہ ہی کی حالت میں کوئی ایسی تدبیر نہ کی جائے۔ کہ بخار آنے سے پہلے ہی اس کا تدارک ہو جائے۔

گاہے میلہ کے ساتھ، جو بخاروں سے پہلے ہو کر تاسہ، اخراج فضلات اور بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے۔ متلی سستانی ہے۔ پیشاب اور بدبودار پائخانہ زیادہ آتے ہیں۔ سر میں بوجھ ہوتا ہے۔ اور تہج نمایاں ہوتا ہے۔

نبض متواتر ہو جاتی ہے۔ جس کا کوئی بیرونی سبب مثلاً مکان یا غصہ وغیرہ نہیں ہوتا۔ اور جب نبض میں انقباض عارض ہو جائے (نبض دب جائے) تو سمجھنا چاہئے کہ بس نوبت آگئی۔ اور نبض کے انقباض کے یہ معنی ہیں کہ نبض گہری اور چھوٹی ہو جائے۔ جس میں چند بڑے اور قوی نبضات بھی ہو جائیں۔ اور نبض میں سرعت زیادہ نہ ہو۔ بخار کے ابتدائی زمانہ اور تیزید کے وقت میں نبض کے اندر اختلاف کا نمودار ہونا حملے عفونی کے خصوصی علامات میں سے ہے۔ اگرچہ یہ اختلاف غب میں زیادہ نمایاں نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے کہ غب کا مادہ ہلکا ہوتا ہے (غب کا مادہ صغیر ہے۔ جو بلغم کی طرح زیادہ ثقیل نہیں ہے)۔

حملے عفونی کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کا پہلا دورہ پسینہ اور تری سے خالی ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حملے یومیہ میں یہ بات نہیں ہوتی ہے (اس میں پسینہ اور تری کا ہونا ضروری ہے) اور دوسری علامت یہ ہے کہ حملے عفونی کا تیزید (بڑھنے کا زمانہ) بلحاظ عوارض و شدت کی مختلف ہوتا ہے۔ بالکل یکساں اور برابر نہیں ہوتا۔ یہ علامت دائمی نہیں ہے۔ بلکہ جب یہ صورت پائی جاتی ہے، تو علامت بنتی ہے)۔ تیزید کا ورنہ ہونا بھی بخار کو عفونی

ہونے کی دلیل ہے + نیز نبض کا برابر بڑھتا ہوا چلا جاتا تیزی کی ایک علامت ہے۔
 حمائے عفونت یا مقلعہ ہوتے ہیں۔ یا لازمہ۔ اگر مقلعہ بڑھتے ہیں، تو
 (علی العموم) لہزہ یا پھر سیری سے شروع ہوتے ہیں۔ اور اکثر اوقات پسینہ
 یا نداشت سے ختم ہوتے ہیں۔ اور باریوں سے دورہ کرتے ہیں + اور اگر لازمہ
 ہوتے ہیں۔ تو خواہ فقرہ کے ساتھ ہوں، یا بلا فقرہ کے، یہ حمائے یومیہ سے
 کسی امر میں مشابہ نہیں ہوتے ہیں۔ نہ نبض میں۔ نہ قارورہ میں۔ نہ پورے طور پر
 صاف ہو جانے میں، اور نہ عوارض کے سکون میں +

یعنی حمائے یوم میں جب باریاں وترتی ہے تو طبیعت بالکل صاف
 ہو جاتی ہے، اور اس کے عوارض میں بہت سکون ہوتا ہے۔
 برعکس اس کے حامی لازمہ میں یہ باتیں نہیں ہوتی ہیں +

حمائے عفنیہ کے ساتھ اکثر عوارض بہت کثرت سے ہوتے ہیں۔ مثلاً پیاس
 اور دوسرے زہان کا سیاہ ہو جانا۔ خصوصاً انتہاء کے وقت یہ صورت زیادہ ہوتی ہے۔
 کربہ اضطراب کی بیکرازی شدید ہوتی ہے۔ جو مادہ مرض اور قوت کے مقابلہ
 (اور انکی باہمی جنگ) سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ کبھی مادہ مرض کو غلبہ ہوتا ہے۔ اور
 کبھی قوت اس پر غالب آ جاتی ہے + اسی طرح نبض بھی گاہے عظم اور قوت کی طرف
 بڑھنے لگتی ہے۔ اور گاہے صغیر اور ضعف کی طرف مائل ہونے لگتی ہے + یہی
 صلابت، یہ نبض میں گاہ بگاہ ہوتی ہے۔ اس کا ہمیشہ ہونا ضروری نہیں ہے۔
 ہاں اگر بخار کے ساتھ کسی عضو میں درم صلب ہو۔ یا درم کسی سخت عضو میں ہو۔
 خواہ درم سخت نہ ہو۔ یا ٹھنڈے پانی پینے کا یا کسی دوسری چیز کا اتفاق ہوا ہو۔
 جو نبض میں صلابت پیدا کرنے والی ہو، جن کا ذکر کتاب نبض (باب نبض) میں
 ہو چکا ہے۔ تو نبض میں صلابت آ سکتی ہے + یہ زمانہ ابتداء اور تہذیب میں

نبض کے اندر اختلاف کا نمودار ہونا، یہ تو حامی عفوئت کی خصوصیات اور ان کے زبردست علامات میں سے ہے۔ اگرچہ حامی غلبہ میں بوجہ خفت مادہ کے یہ زیادہ نمایاں نہیں ہوا کرتا ہے۔ جب تک نبض قوی نہ رہے، اور جب تک اس میں وہ مذکورہ سرعت نہ آجائے، اس وقت تک یہی باور کرنا چاہئے کہ بخار اب تک یہ سیدہ ہے، اور ابھی تک حامی عفوئت کی طرف منتقل نہیں ہوا ہے۔

قارورہ ابتداء میں غیر بختہ (غیر نفیج) یا کم بختہ (قلیل نفیج) ہوا کرتا ہے اور گاہے قارورہ تیز ہوا کرتا ہے۔

نکتہ (۱) تیز و رملک بخاروں سے عام طور پر اسی طرح نجات ملتی ہے کہ ان سے کوئی نہ کوئی عضو ماکوف ہو جاتا ہے۔

(۲) ذات الجنبہ وغیرہ میں دم کے ساکن ہونے کے بعد اگر بخار قائم ہے تو سمجھنا چاہئے کہ مادہ کا بقیہ اب تک باقی ہے۔ اور یہ کہ مادہ اس طرف چلا گیا ہے جہاں در دظاہر ہو رہا ہے۔

یہ ایک قسم کا انتقال مادہ ہے۔ جو گاہے ہوا کرتا ہے، یعنی ایک مقام سے مادہ مرض دوسری جگہ جا کر دم دور وغیرہ پیدا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ گاہے دم اصل الاذن یعنی کن پھیڑے کے بعد ضیو

میں دم دور ہو جایا کرتا ہے۔ مترجم۔

حامی لازمی تپ لازمی میں اختلاف نبض، جو نفس بخار کی وجہ سے ہوا کرتا ہے، وہ بہت نمایاں ہو گا۔ اور اس اختلاف میں

علی العموم نہ نظم قائم رہتا ہے۔ اور وزن (جس کی وجہ شدت خفت ہے) بخار ہر وقت اور ہیشہ رہتا ہے۔ اور چوبیس گھنٹے کے بعد بھی نہیں اترتا۔ تپ لازمی کے ساتھ وہ باتیں بھی نہیں ہوتی ہیں، جو ہم نے تپ مقلعہ

میں بتائی ہیں، مثلاً لرزہ وغیرہ کا پہلے نمودار ہونا + انکی علامتوں میں سر یہ بھی ہے کہ یہ (ایک دن رات سے زیادہ دیر تک) لازم رہیں۔ اور تیزی کے وقت انکی حالات میں بہت کچھ اختلاف ظاہر ہو: کبھی کم ہو جائیں، اور کبھی شدید ہو جائیں +

حمیات عفونت کی فتراتی و شترکی باتیں

یعنی وہ امور جن میں سر بعض میں تو حمیات عفونت باہم شترکت رکھتے ہیں، اور بعض باتوں میں جدا ہیں +

تپ غب جو بخار صفراء کی عفونت سے پیدا ہوتا ہو، اس کی حرکت غباً یعنی تیسرے روز ہو ا کرتی ہے۔ خواہ یہ حرکت باری کی ابتداء ہو (جیسا کہ باری کی بخار میں ہوگا) یا یہ حرکت شدت کی ابتداء ہو (جیسا کہ لازمی بخار میں ہوگا) مگر وہ قسم جب کا نام محرقة ہے، اس کی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور یہ تپ لازمہ مطبوعہ کو مانند ہوتا ہے (جس میں کسی قسم کی کمی و بیشی رونما نہیں ہوتی ہے) +

غب خالص مادہ کی لطافت کی وجہ سے تیز ہوتا ہے، اور صفراء کی قوت و شدت کی وجہ سے اس کی حرارت عظیم اور لذاع (جلانے والی) ہوتی ہو۔ لیکن یہ پُر خطر نہیں ہے، اس لئے کہ صفراء طبیعت کے لئے ایک خفیف چیز ہے (اس کا مادہ زیادہ بوجھل اور غلیظ نہیں ہوتا ہے) اور اسلئے کہ وہ (درمیان میں نرصد تک) راحت دیتا ہے (کیونکہ اس کی باری تیسرے روز آتی ہو اور زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی) +

اور غب غیر خالصہ کی مدت غب خالصہ سے دوازہ ہوتی ہے + علیٰ ہذا غب

۱۰ غب خالصہ وہ کہلاتا ہے، جس کے صفراء ہی مادہ کے ساتھ بلم ملا ہوا ہو +

۱۱ غب غیر خالصہ، وہ صفراء ہی بخار جس کے صفراء ہی مادہ میں بلم ملا ہوا ہو +

خالصہ سات باریوں سے کم آگے بڑھتا ہے۔ ہاں اگر کوئی غلطی ہو جائے (تو یہ امر آخری ہے) + اور غیب لازمہ بسا اوقات ایک ہفتہ میں ختم ہو جاتا ہے +

تپ مطبقہ جو بخار خون کی غفونت سے پیدا ہوتا ہے، وہ دائمہ لازمہ ہوتا ہے۔ اس کی حرارت کثیرہ اور عامہ ہوتی ہے۔ لیکن اس میں صفراوی بخاروں کی طرح سوزش اور تیزی نہیں ہوتی۔ بلکہ حرارت میں نرمی ہوتی ہے + اس قسم کا بخار اکثر چار دن میں ختم ہو جاتا ہے +

تپ مواظبہ وغیرہ رہا بلغمی بخار، جو ہر روز آتا ہے، اس کی حرارت صفراوی بخاروں کے مقابلہ میں بہت اندم ہوتی ہے۔ لیکن مادہ کے بیس، سردی، اور کثرت کی وجہ سے یہ بخار لمبا ہوتا ہے، اور اس میں خطرات اسلئے زیادہ ہوتے ہیں کہ اتلائے یا تغیر کی مدت کم ہوتی ہے۔ اور اس لئے کہ اس کے ساتھ لازمی طور پر نفم معدہ میں ضعف و فساد ہوا کرتا ہے۔ جس سے بڑے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً غشی، نفقان، اور صوبک کا بند ہو جانا، بلغمی بخاروں میں سے تپ لازمہ دق سے بہت ہی مشابہ ہوتا ہے۔ ایک ذرا اسی بات یہ ہے کہ اس میں نبض لین ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گاہے نبض میں صلابت بھی آ جاتی ہے + تپ بلغمی میں مادہ بلغم جس قدر کم خالص ہوگا (یعنی جس قدر زیادہ صفراؤ ملا ہوا ہوگا) اسی قدر اس کی قربت کی مدت چھوٹی ہوگی (اور باری جلد ختم ہو جائے گی) ہاں اگر اس کے ساتھ سوداؤ مل جائے، اور سوداؤ کو گلنے سے یہ کم خالص رہے (تو یہ حکم صادر نہ ہوگا۔ بلکہ ایسی صورت میں باری دراز ہوگی) +

تپ رنج تپ رنج مادہ کی برودت کی وجہ سے حادث نہیں ہوتا۔ اور

لے اتلائے (بخار کا اتر جانا) تو تپ مواظبہ میں ہوا کرتا ہے۔ جبکی غفونت خارج عروق ہوتی ہے۔ اور تغیر (بخار کا کم ہو جانا) تپ لازمہ بلغمیہ میں۔ جبکی غفونت داخل عروق مانی جاتی ہے +

اسی وجہ سے یہ دراز بھی ہوتا ہے + گا ہے رنج خالص (جسکا مادہ خالص سودا ہو) ایک سال تک چلا جاتا ہے۔ اور غیر خالص (جس کے مادہ سٹوادیہ کے ساتھ کوئی دوسرا مادہ ملا ہوا ہو) کی مدت چھوٹی ہوتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسلئے کہ یہ ایک لمبی مدت تک راحت دیتا ہے (یعنی اسکی باری چوتھے روز آتی ہے) اور اسلئے کہ اس میں ایسی حدت نہیں ہوتی ہے کہ جسکی وجہ سے شدید عوارض رونما ہوں۔ تپ رنج، غب دائرہ، اور غب متغیرہ، یہ تینوں قسم کے بخار تھے، دست، پسینہ، یا اور اربول کے ساتھ ختم ہوا کرتے ہیں + رہا تپ محرقہ۔ وہ ان چیزوں کے ساتھ بھی ختم ہوا کرتا ہے۔ اور (گا ہے) رعان کے ساتھ بھی (یعنی آخر وقت میں نکسیر بھوٹا پڑتی ہے) +

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ابتدا تپ غب میں دراز ہوا کرتی ہے، انتہا تپ مطبقہ میں، انحطاط تپ محرقہ میں، اور انتہا انحطاط تپ مؤانہ میں + علاوہ ان میں ایسا رنج کم پایا جاتا ہے جو لازم دوام ہو اور ایسا مؤانہ، جو پورے طور پر اکھڑ جانے والا ہو (یعنی تپ رنج لازمی بہت کم ہو کر تاجی اور مؤانہ میں بن جا) کا اثر تقریباً ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ بالکل صاف ہو کر باری نہیں اترتی) +

بخاروں کا علاج جب مناسب طور پر نہیں کیا جاتا ہے، اور علی الخصوص حاسہ چرمیہ کا۔ تو انجام کا۔ ذبول (دردق) ہو جاتا ہے + علی الخصوص ان تیز بخاروں میں جن میں تضدائی یا پلانا ضروری ہو اور (ضیب نے) اس خیال سے تضدائی پانی ڈیا ہو کہ اس سے (مادہ) کچا رہ جائیگا + اور دوسرے طور پر بھی تضدک پرہیز کر کوئی تدبیر نہ کیا گیا ہو + چنانچہ جب وہ غرض، جسکو ہم بیان تغذیہ میں، اور برتر پانی پلانے کے بیان میں ذکر کریں گے، ان دونوں مذکورہ غرضوں (مادہ کو پکانا اور ارفا سے

لے ذبول (نفلی معنی گھٹنا۔ پگھلنا) دق کا ایک درجہ ہے +

بچانا) سے زیادہ قوی ہو، تو ان دونوں غرضوں پر اُسے مقدم رکھا جائے۔ اور ان دونوں غرضوں کی رعایت کی پروا نہ کی جائے (یعنی ایسے نازک موقع پر غذا اور دوا پانی کو نہ روکا جائے۔ خواہ مادہ کے خام رہنے کا اندیشہ ہو۔ مترجم) *

بخاروں کے عوارض کی علامتیں

بخاروں کے دلائل یعنی علامات کے ماخذ متعدد ہیں (یعنی متعدد چیزیں

بخاروں کی علامت بنتی ہیں) *

(۱) تدبیر جو پہلے گذر چکی ہو، اور یہ کہ وہ تدبیر کس قسم کی تھی (چنانچہ اگر مثلاً مریض نے پہلے صفراء پیدا کرنے والی چیزیں زیادہ کھائی ہوگی، تو یہ علامت ہوگی کہ یہ بخار صفراء ہی ہے)۔ (۲) موجودہ حالات و عوارض جن کو ہم آئندہ بیان کریں گے (مثلاً دروسر، بیداری، ہذیان وغیرہ) + (۳) بلدان اور فصول۔ (۴) رستن اور مزاج۔ (۵) نبض، قارورہ، تپ، پاخانہ اور نکسیر۔ (۶) لہزہ اور پسینہ کے لحاظ سے بخار کا جو حال ہو، اور حرارت کی کیفیت (۷) بخاروں کی باری۔ (۸) بھوک اور پیاس کی حالت۔ (۹) تنفس کی حالت۔ (۱۰) اور وہ عوارض جو بخاروں کے ساتھ ہوتے ہیں، مثلاً دروہ بیداری، ہذیان، اور تعلق وغیرہ۔ کیونکہ بخاروں کے عوارض سے مختلف حالتوں کا پتہ چلتا ہے *

چنانچہ بعض عوارض بخاروں کے عظم اور صغیر کو بتاتے ہیں (یعنی یہ کہ بخار بڑا ہے، یا چھوٹا)، مثلاً حرارت کی کیفیت اور کمیت اور یہ کہ بعض مرتبہ حرارت اس قسم کی ہوتی ہے کہ جب سے بخار شروع ہوتا ہے، اس وقت سے آخر وقت تک وہ لگاتار (سوزاں۔ جلانے والی) اور سخت ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ

ایسا ہوتا ہے۔ کہ شروع میں تو حرارت تیز ہوتی ہے، مگر بعد کو مادہ کے تحلیل ہوجانے کی وجہ سے گسست اور نرم ہو جاتی ہے۔ اور بعض مرتبہ حرارت لذاع ہوتی ہی نہیں۔ بلکہ نرم ہی رہتی ہے۔ اسی طرح بعض بخاروں کی حرارت رطب ہوتی ہے۔ اور بعض کی خشک +

بعض عوارض ایسے ہوتے ہیں، جو بخار کی جنس کو بتاتے ہیں۔ مثلاً وہ عوارض جو تپ غلب کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں۔ جیسے باری کا چھین اور پھیری سے شروع ہونا۔ اور حرارت کا تیز ہونا +

بعض عوارض بخار کی خباثت کو بتاتے ہیں۔ مثلاً بقراری، پڑیان اور بیداری +

بعض عوارض مادہ کے نفع پانے، یا نہ پانے کو بتاتے ہیں۔ مثلاً وہ باتیں جو ہم نے فارورہ کے احوال میں بیان کی ہیں +

بعض عوارض بھران کو بتاتے ہیں۔ انکو ہم عنقریب ذکر کریں گے +
بعض عوارض سلامتی کو اور سلامتی کی ضد کو بتاتے ہیں (یعنی یہ کہ بخار میں خطرات کم ہیں۔ یا زیادہ)۔ آئندہ ہم ان سب کو ذکر کریں گے +

سُخنہ۔ انگلیٹ بدن کے سُخنہ کے بھی بہت سے احکام ہیں (یعنی بہت سی باتیں سُخنہ سے معلوم ہوا کرتی ہیں) مثلاً یہ کہ سُخنہ کا رنگ بدل کر مصاصیت (قلعی کا سازنگ) اختیار کر لے۔ یعنی رنگت میں سفیدی اور زردی آجائے۔ تو یہ اخلاط کی سردی اور مارغری کی کمی کو بتائیں گے اور گاہے سُخنہ میں تہج اور استفاغ پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ اُن لوگوں میں ہو جایا کرتا ہے، جن کے بخار کا سبب خمر ہو + اور سُخنہ کے احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مثلاً چہرہ بہت جلد لالہ اور ڈبلا ہو جائے، اور ناک باریک ہو جائے، تو یہ اس امر کو بتائیں گے کہ حرارت

بہت شدید ہے (جنہ بہت جلد رطوبتوں کو تحلیل کر دیا ہے) اور یا اسل مرکب تائیگا کہ اخلاط بہت رقیق ہیں۔ اور مسامات کے کشادہ ہونے کی وجہ سے بہت جلد تحلیل ہو گئے ہیں ۔

حركات بدنی حرکتیں بھی (بخاروں کے حالات پر) علامت و دلیل بنتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ اپنے حال پر قائم ہیں۔ یا وہ حرکتیں عادت سے باہر ہیں۔ یا یہ کہ حرکتیں بالکل ساقط اور باطل ہو گئی ہیں ۔ اسی طرح چند دوسری چیزیں بھی ہیں (جو بطور علامت کے بیان کی جاتی ہیں) جن کو ہم آئندہ ذکر کریں گے (مثلاً بہت سے آدمیوں کا موسم کے کسی ایک وقت میں، کسی ایک شہر میں مبتلائے مرض ہونا) ۔

عوارض کے بخاروں کے اعراض میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں، جو اتہار کے وقت **اوقات** پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ہذیان، اختلاط ذہن، جس کی وجہ سر کی سوزش ہوتی ہے (یعنی دماغ میں بخار سے غیر معمولی طور پر گرمی لاحق ہو جاتی ہے) اور بعض اعراض وہ ہوتے ہیں، جو ابتداء میں پائے جاتے ہیں مثلاً پھر سردی سردی۔ اور مثلاً سبات جو اکثر بخاروں کے شروع میں اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کہ دماغ ضعیف ہوتا ہے۔ اور اندر کی طرف، جہاں مادہ ہوتا ہے، حرارت متوجہ ہو جاتی ہے۔ اور دابتدار میں (بخارات کی کثرت ہوتی ہے، جو بدن کے ابتدائی اضطراب سے چڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ حرارت کا اشتعال (اور اس کی تیزی، بخار کے تیز ہونے پر) ان بخارات کو تحلیل کر دیتی ہے ۔ اس سبات کی امداد خود دماغ کے مزاج کی ذاتی سردی سے، اور اس خلط کی سردی سے حاصل ہوتی ہے، جو متعفن اور گرم ہونے والی ہے ۔

کمن باتوں سے بخار کی حالت جن باتوں سے بخار کی حالت پر اطلاع ہوتی ہے۔ اور جین کا اندازہ ہو کر تاسے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بخار کس قسم کا ہے، وہ یہ ہیں کہ (۱)

بخار کی حدت اور نرمی کا کیا مثال ہے۔ (۲) یہ کہ بخار مذکورہ شرط کے ساتھ

اسباب بادیہ سے لاحق ہوتا ہے، یا اسباب سابقہ سے +

چنانچہ اسباب بادیہ سے علی العموم حائے یوم ہوا کرتے ہیں۔ اور

اسباب سابقہ سے حائے عفوشت + اور مذکورہ مشہط یہ

ہے کہ اگر حائے یوم اسباب سابقہ سے ہوتے ہیں، تو یہ اسباب

ہلکے ہوتے ہیں۔ اور جب یہی تری ہوتے ہیں۔ تو ان سے حائے یوم

کی بجائے حائے عفوشت لاحق ہوتے ہیں +

(۳) یہ بخار لرزہ، سردی، اور پھر سیری سے شروع ہوتا ہے، یا نہیں؟

اور ان میں سے جو چیز بھی پائی جاتی ہے، تو وہ کس وقتہ + لگ جاتی ہے +

(۴) یہ کہ بخار کا اس لحاظ سے کیا حال ہے کہ بخار کے ٹوٹنے وقتہ پسینہ بہت

آتا ہے، کم آتا ہے، یا بالکل نہیں آتا + (۵) سابقہ تدابیر کیسے ہو چکے ہیں۔ عمر

کیا ہے، صحتہ کیا ہے۔ وقتہ موسم کیا ہے۔ مرلیض کا پیشہ کیا ہے (۶)

نبض کا اور قارورہ کا کیا حال ہے +

نافض، برہ، و تشعیرہ (پھر سیری) تکسر (بدن ٹوٹنا)

تشعیرہ (پھر سیری) اس حالت کا نام ہے جس میں بدن کی ہڈیاں اور

گوشت کے اندر سردی اور چھین محسوس ہوتی ہے +

تکسر (بدن ٹوٹنا) کس حالت کا نام ہے؟ تکسر اس حالت کا نام ہے جو

تشعیرہ سے پہلے پیدا ہوتی ہے۔ گو یا تکسر بھی بلکا سا تشعیرہ ہی ہوتا ہے +

۱۔ چنانچہ حیات مادہ علی العموم گرم مواد سے ہوتے ہیں۔ اور نرم بخار سرد مواد سے +

۲۔ تکسر کے معنی جو بدن ٹوٹنے، ٹکے لکھے گئے ہیں۔ اس کا تعلق محض لغت سے ہے۔ طبی اصطلاح

میں اس لفظ سے جو معنی سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اصل کتاب میں درج ہیں۔ ترجمہ +

ہم (سری) اس حالت کا نام ہے جس میں تمام اعضاء کے اندر اور تمام عضلات میں خالص سرمدی محسوس ہوتی ہے۔ یعنی اسکے اندر پھر سری کے مانند جھن نہیں ہوتی۔

نافض (لرزہ) اسی حالت کا نام ہے جس میں تمام اعضاء بلا اختیار کانپتے اور بلا ارادہ حرکت کرتے ہیں۔ اور انسان ان کے روکنے پر قادر نہیں ہوتا جو گاہر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بخاروں میں سرمدی نہایت شدید ہوتی ہے۔ مگر لرزہ ویسا سخت نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا بلغمی اور سوداوی بخاروں میں واقع ہوتا ہے۔

لرزہ کے سخت ہونے کے چند اسباب ہیں۔ جن میں سے ایک سبب یہ بھی ہو کہ وہ قوت و دفعہ ہمارے بدن کے گوشت یا عضلات میں (مواد دفع کرنے اور ہر قسم کے مادی اور بدنی موزون کا مقابلہ کرنے کی غرض سے) پیدا کی گئی ہے، قوی اور سخت ہوتی ہے ریا با الفاظ دیگر۔ لرزہ پیدا کرنے والے مادہ کو سختی سے دفع کرتی ہو اور اسی عضلاتی مقابلہ اور دفعیہ سے حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نام "لرزہ" ہے۔ اسی وجہ سے لرزہ پیدا کرنے والا سبب یا مادہ جس قدر زیادہ تیز ہوتا ہے، اسی قدر لرزہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔ کیونکہ مادہ کی تیزی کی وجہ سے عضلات میں زیادہ تکلیف پہنچتی ہے۔ اسلئے وہ زیادہ تیزی سے حرکت کرتے ہیں (اور لرزہ کی حالتیں بدن کا خون بیرونی اعضاء سے منہ موڑ کر اندرونی اعضاء کی طرف چلا جاتا ہے) اسی وجہ سے خون کی گہری لرزہ کی سختی میں کوئی کمی پیدا نہیں کر سکتی ہے۔ خون کے اندر چلے جانے کی ظاہر علامت یہ ہے کہ انسان کا چہرہ بحالت لرزہ زرد پڑ جاتا ہے۔

ایک خاص وقت میں (لرزہ جس مادہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اس کے ظاہر ہونے لرزہ پیدا ہونے کی وجہ سے پہلے بھی بدن میں موجود ہوتا ہے۔ مگر اس سے پہلے اس کا نمودار نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ایک خاص وقت میں مثلاً باری کی آمد آمد ہی کے وقت پیدا ہوتا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ سر و خلطیں یا سرد مواد (جن سے

لرزہ آتا ہے) پہلے کسی ایک مقام میں ساکن اور پھر سے ہوسے ہوتے ہیں۔ اور جہاں ہوتے ہیں، وہاں کے اعضاء میں ان مواد کی سردی محسوس نہیں ہوتی ہے (اسلئے کہ کوئی لرزہ ہوتا ہے، اور نہ کوئی دوسری علامت ان مواد سے ظاہر ہوتی ہے)۔ مگر جب یہ مواد کسی سبب سے (مثلاً گرمی سے جس کا کام مواد کو پراگندہ کرنا ہے) حرکت میں آتے ہیں۔ اور تھوڑا یا زیادہ پھیلتے ہیں (اور ان اعضاء پر گزرتے ہیں جہاں یہ پہلے موجود نہ تھے، اور نہ ان سے ملاقات ہوئی تھی) تو وہ اعضاء ان مواد کا متاثر ہوتے۔ اور انکی سردی محسوس کرتے ہیں، جس سے لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان اعضاء میں مواد کی سردی محسوس ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں ان مواد سے سور مزاج مختلف پیدا ہو جاتا ہے، جس کی تعریف تمہیں علم طب کے نگلی اور عام اصول (یعنی کلیات طب) میں معلوم ہو چکی ہے +

اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بطن زجاجی سے جو جسم بدن میں پھیلا ہوا ہو، صرف لرزہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور بخار بالکل نمودار نہیں ہوتا ہے۔ اس قسم کے لرزے کا ہے باری سے ہوتے ہیں۔ اور گاہے باری کے بغیر مگر ان لرزوں کی سختی اُس لرزہ جیسی نہیں ہوتی ہے، جس کے بعد بخار آیا کرتا ہے +

وہ مواد جو کم ہونے کی حالت میں بدن کے اندر کسل و ماندگی پیدا کرتے ہیں، یہی جب زیادہ ہو جاتے ہیں، تو متعفن ہونے سے پہلے ہی لرزہ پیدا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ متعفن ہونے کی حالت میں بخار بھی نہیں ہوتا ہے +

گاہے سردی اور لرزہ صرف کھانے پینے اور غذا وغیرہ کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے،

لے سور مزاج مختلف اس تبدیلی مزاج کو کہتے ہیں جس میں گرمی یا سردی اعتدال کی طرح جاتی ہے اور انکی کیفیت بدن میں محسوس ہوتی ہے۔ اگر یہی گرمی اور سردی بدن میں ایک عرصہ تک قائم رہے، پھر چلیے۔ اور انکی کیفیت بدن میں محسوس ہونے لگی۔ تو اسے سور مزاج مستوی کہتے ہیں مترجم +

اسلئے بطن زجاجی، نہایت غلیظ بطن +

کیونکہ اس حالت میں بدن کی حرارت غریزی اندر کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے (اور بیرونی اعضاء مثلاً گوشت اور جلد میں سردی پیدا ہو جاتی ہے) لرزہ اور سردی بخاروں کے اوائل میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ خلط خام ابتدائے عضلات پر گرتی ہے، جو بقاء عضلات کے چونکہ سرد ہوتی ہے، اسلئے وہ عضلات میں اپنی سردی سے اذیت پہنچاتی ہے۔ پھر جب وہ متعفن ہونے لگتی ہے تو اس میں گرمی آتی بھی شروع ہو جاتی ہے اس لئے اب اسکی سردی محسوس نہیں ہوتی) +

گاہے بخاروں کی ابتداء میں لرزہ (راہ کی سردی کی وجہ سے نہیں آتا۔ بلکہ خلط کی لذع اور سوزش کی وجہ سے آتا ہے، اور اس وجہ سے کہ عضلات کی قوت دافعہ (قاہنہ) قوی ہوتی ہے جس طرح اس شخص کے بدن میں لرزہ آسکتا ہے جسکی جلد بدن پر بہت تیز گرم پانی ڈال دیا جائے۔ اور خصوصاً جبکہ وہ پانی ٹھیک نہ ہو گا۔ لذع اور سوزش پیدا کرنے والی ادنیٰ چیز بھی اندر کی طرف حرارت غریزی کے بھاگنے کا سبب بن جاتی ہے، جس سے سردی کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بدن کا بیرونی حصہ سرد بن جاتا ہے) ایسی صورت میں گرم چیز کی لذع کے ساتھ مٹری بھی جمع ہو جاتی ہے۔ گویا کہ سردی باہر سے گھیرے ہوئے ہے، اور گرم لذع اندر غشاء (یا اندرونی حشاء) کی پاس ہے +

گاہے لرزہ اس وجہ سے واقع ہوتا ہے کہ حرارت اندر کی طرف بھاگ جاتی ہے۔ جیسا کہ اندرونی ورموں (اور پھوڑوں) میں ہوتا ہے +

گاہے لرزہ اور پھریری لازمی بخاروں میں صحت و شفاء کو بتاتی ہیں کیونکہ لہ انتشار کے سنے جھلی۔ پردہ را در حشاء کے سنے اندرونی عضو کے ہیں۔ ہر حال یہاں مراد یہ ہے کہ سوزش اندرون بدن میں محسوس ہوگی، اور سردی باہر گھری ہوئی معلوم ہوگی +

اس امر کو بتاتے ہیں کہ مادہ رگوں سے دفع ہو چکا، اور خارج ہو چکا ہو (یعنی رگوں سے نکل کر) اب دوسرے اعضاء و عضلات پر گر کر لہر نہ وغیرہ پیدا کر رہا ہو، لیکن اگر مادہ میں نفع نہ ہو (اور کوئی قرینہ نہ بتائے) اور بحران کے وقت میں بھی نہ ہو، اور اسکے بعد مرض میں سختی بھی ظاہر نہ ہو، تو یہ اس امر کو نہ بتائے گا کہ جتنا کچھ مادہ خارج ہو چکا ہو (اور لہر نہ پیدا کیا ہے) یہ قوت کے غلبہ سے خارج ہوا ہے، بلکہ یہ مادہ بہت کثیر ہے اور اپنی کثرت کی وجہ سے (کچھ تھوڑا سا) خارج ہو گیا ہے (اور لہر نہ اس سے پیدا ہو گیا ہے)۔ ایک لہر نہ وہ بھی ہے، جو موت کا پیام سناتا ہے۔ ایسا لہر نہ وہ ہوتا ہے، جسکے بعد قوتیں ضعیف ہو جائیں (مریض بڑھال ہو جائے)، اور حرارت غریبی و نفس ساقط ہو جائیں +

تشعیر یہ ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو لہر نہ کے اسباب (اذیت پہنچانے میں) کم ہوتے ہیں +

مختلف مسائل دہش (حیرت) اور دوران سر کا ہیجان دو۔ خبر دہش ہے (یعنی یہ کہ اب بخار کی نوبت آنے والی ہے) +

(علی العموم) بوڑھوں کے بخار مد فونہ ہوتے ہیں (یعنی انکی گرمی باہر نہ زیادہ نمایاں نہیں ہوتی ہے) +

بعض اوقات بخار کی درازی (اور جلد نہ اچھے ہونے) کا سبب یہ ہوتا ہے کہ احتیاط میں کوئی غفلت (روم) ہوتی ہے۔ اس لئے مریض کو چپٹا، اور اوپکی ٹانگوں کو پھیلا نا چاہئے۔ اور احتیاط کو مٹا نا چاہئے (اگر کہیں روم ہو گا۔ تو اسکی غفلت نمودار ہوگی) + اگر مجموعہ کی زبان سیاہ ہو جائے، اور باوجود اسکے اسکا بخار ہلکا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اسکا بخار مد فونہ (اندروں کا ہوا) ہے +

بخار اور فاج کبھی بخار فاج کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بخار کا

علاج پہلے کرنا چاہئے۔ ان لوگوں کے لئے سکفین اچھی چیز ہے، جو کھند کے ساتھ ملائی گئی ہو۔ اسی طرح آب بخور دھراہ روغن زیتون، بشرطیکہ بخار اسکو برداشت کر سکے (یعنی بخار زیادہ تیز اور گرم نہ ہو۔ ورنہ اس سے بچنا چاہئے) +

سرمنڈانا سرمنڈانے سے سر کی جلد کثیف ہو جاتی ہے جس سے بخارات (اند رکی طرف) مڑ جاتے ہیں (یعنی باہر نہیں نکل سکتے) اسلئے بخار تیز ہو جاتا ہے +

حمی عفونیہ کا عام علاج

ان بخاروں کے علاج کرنے میں گلاسے غرض (نفس) بخار کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ چنانچہ بخار کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ تبرید اور ترطیب پہنچائی جائے (اور بخار کی گرمی کم کی جائے) +

اور گلاسے (بخار کی طرف توجہ نہیں کی باقی، بلکہ بخار کے) مادہ کی طرف غرض کی توجہ ہوتی ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جبکہ مادہ نضج کا محتاج ہو، یا مستغرق کا محتاج ہو + انضاج غلیظ مادہ کا یہ ہے کہ اسے رقیق کر کے معتدل بنایا جائے۔ اور رقیق مادہ کا انضاج یہ ہے کہ اسے غلیظ کر کے معتدل بنایا جائے + گلاسے یہ دونوں مذکورہ بالا غرضیں ایک دوسرے سے متنقض ہوتی ہیں۔ بخار تو چاہتا ہے کہ تبرید پہنچائی جائے۔ اور خلط چاہتی ہے کہ انضاج، مستغرق اور تحلیل کی جائے۔ چنانچہ بعض اوقات منفع اور مستغرق و دوائیں بہت گرم ہوتی ہیں۔ بلکہ اکثر اوقات گرم ہی ہوتی ہیں + ایسی پیچیدہ صورت میں دونوں میں سے زیادہ اہم امر کی رعایت کی جائے (اور اس سے مقدم رکھا جائے) +

گلاسے اس طرح بھی متناقض و اختلاف ہو جاتا ہے کہ بخار تو یہ چاہتا ہے کہ آب

تبریز اور دوسرے بقول سے ٹھنڈک پہنچائی جائے۔ اور مادہ چاہتا ہے کہ اُسے کم کیا جائے (اور نفع دیا جائے) اور مادہ کی تقلیل ان چیزوں کے پینے کو روکتا ہے (ورنہ مادہ کے کم ہونے کی بجائے اس کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہے) ہاں اگر ایسا بخار ہو کہ وہاں مادہ نہ ہو (یعنی وہ نہ مقدار میں زیادہ ہو اور نہ روایت و فساد میں۔ تو ایسی صورت میں اُن سبز رنگے پانی پلائے جاسکتے ہیں)۔ بہر حال ایسی حالت میں احتیاط یہی ہے کہ خواہ کے پانی ایک ہفتہ کے بعد پلائے جائیں۔ اور (اس عرصہ میں) صرف مارشیر پر قناعت کی جائے۔ تمام فواکھ (پھل۔ میوے) بخار والوں کے لئے مضر ہیں۔ اسلئے کہ معدہ میں ان کے اندر غلیان (رجوش و تخمیر) پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ فاسد ہو جاتے ہیں (یہاں بخار والوں سے مراد حملے عفونت والے ہیں)۔

بہت سی ایسی چیزیں بھی پائی جاتی ہیں، جو شہ مطفہ اور مستفرغ (مخرج مادہ) ہونیکے باوجود مہتر و بھی ہوتی ہیں۔ جیسے کنجیر۔ اسلئے کہ کنجیر عفونی بخاروں کے لئے نہایت اچھی چیز سمجھی جاتی ہے۔

تیز بخاروں میں گلاب بخار تناشدید اور تیز ہوتا ہے کہ وہ (اصلی) سبب کی تدبیر ٹھنڈک پہنچانا کی مہلت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ وہ سخت تبرید چاہتا ہے خصوصاً جبکہ قوت زیادہ قوی نہ ہو، اس میں مقابلہ اور برداشت کی طاقت نہ ہو، اگر قوت مقابلہ کرنے اور برداشت کرنے پر قادر ہو۔ تو (مقدم) سبب کو قطع کیا جائے، خلط کی تدبیر و اصلاح کی جائے، غذا بند کر دی جائے، اور ایسی تبرید نہ پہنچائی جائے کہ وہ (سرمدی کی وجہ سے) خلط مادہ کو روک دے۔

اور اگر قوت اس سے قاصر ہو، تو ایسی تعدیل کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، جو بخار کے مضاد ہو (بخار چونکہ گرم ہے۔ اسلئے اس کے مضاد وہی تعدیل ہو سکتی ہے

جو کہ سرد ہو) پیناچہ ایسی حالت میں تبرید پہونچانی چاہئے، اور غذا کے ذریعہ سے قوت کو بہرہ انگینہ کرنا چاہئے (یعنی ایسی صورت میں غذا بن کر فی چاہئے)۔ اور جب قوت بہرہ انگینہ ہو کہ قوی ہو جائے، اور اپنی ضد کو (حرارت کو) توڑ کر غالب ہو جائے، تو اب (اطینان سے) نفس سبب مرض کی طرف مترجم ہو جانا چاہئے (یعنی مادہ کو ٹھنچ دینا اور خارج کرنا چاہئے)۔

ان بخاروں میں اگر ٹھنڈک پہونچائی جائے تو ایسی چیزوں سے ٹھنڈک پیدا کی جائے، جن میں تبصن اور تکثیف ہو، مثلاً اقراص مبردہ (قرص کا فوسہ قرص طباشیر وغیرہ) ان ٹھنچ اور استفراغ کے بعد ایسی چیزیں استعمال کرائی جاسکتی ہیں۔

دماغ ہو کہ عفونت کے بخاروں کا علاج دق کے بخا کے علاج سے مخالف ہے۔ اسلئے کہ دق کے بخار کے علاق میں محض مرض کی مضاد چیزیں دی جاتی ہیں (یہ مرض چونکہ گرم و خشک ہوتا ہے، اسلئے محض تبرید و ترطیب پہونچائی جاتی ہے) اور عفونت کے بخاروں کے علاج میں صرف یہی مدنظر نہیں ہوتا ہے کہ نفس مرض کی متضاد چیزیں دی جائیں (یعنی صرف مثلاً گرمی اور تری پہونچائی جائے) بلکہ یہ بھی کہ ناظر تاسے، اور اس کے ساتھ ہی سبب کو بھی قطع کرنا پڑتا ہے، خواہ وہ سبب مرض کے مانند ہو (یعنی بخا گرم ہوتا ہے، اور مادہ گرم نہ ہو) بلکہ بلغم کی طرح سرد ہو۔ ایسی حالت میں وہی مذکورہ بالا دشواری پیش آتی ہے (یعنی بخا تو ٹھنڈک چاہتا ہے، اور مادہ کا انضاج وغیرہ گرم ادویہ کو)۔

تعمید یہ اس لحاظ سے تو وہ قوت کی دوست ہے کہ اس سے قوت بہرہ انگینہ ہوتی ہے، مگر اس لحاظ سے یہ قوت کی دشمن ہے کہ قوت کی دشمن (یعنی مادہ مرض) اس بھی غذا کو دوستی حاصل ہی نہیں غذا دونوں (قوت اور مرض) کی مددگار نہیں ہے۔

وہ جسے غذا کی تدبیر کے لئے ایک (زبردست) قانون اور ضابطہ کی ضرورت ہو۔
جس کے لئے ہنر ایک علیحدہ باب بنایا ہے +

تفصیل نہ ہونے کی صورت میں کیا کرنا چاہئے حاصل نہ ہو، اس وقت تک تیرے لئے اس کا

علاج کرنا غیر ممکن ہے۔ چنانچہ اگر تجھے (واقعی) اسکی پہچان نہ حاصل ہو، اور تو اس سے بے خبر رہے (اور تفصیل نہ حاصل ہو) تو اس حالت میں مناسب یہ ہے کہ تدبیر میں لطیف تبدیلی جائے (غذا وغیرہ ہلکی و سبک) جس کی غذائیت کم ہو +

باری غلام سعدہ میں آئی چاہئے اس وقت مرین کا پیٹ خالی ہو (وہ بھوکا ہو) اور باری کو دن

حتی الامکان تو کچھ تحریر نہ پہنچا، اور کوئی علاج نہ کر (اس سے مراد یہ ہے کہ باری کے دن مسلسل وقت وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے) +

نصف دس سال چنانچہ اگر قوت قوی ہو، اور خلط غالب نہ ہو، (ن کا غلبہ ہو) یا یکہ وغیرہ غلط غالب کے ساتھ خون ہو، تو ایسی صورت میں نصف نہایت ضروری

چیز ہے خصوصاً جبکہ قارورہ مسرخ اور غلیظ ہو، قارورہ زرد اور نارسی نمونہ کہ نصف سے صفر کے غالب ہو جانے یا اس کی حدت کے بڑھ جانے کا خوف ہو + پھر

نصف کے بعد ہلکا سا مسلسل دیا جائے خصوصاً جبکہ (پاکخانہ میں) خشکی بھی ہو، یعنی خصوصاً جبکہ قبض ہو (وہ مسلسل چیزیں مثلاً یہ ہیں: مارا شیر اور تھوڑی سی شیر خشک۔

یا مارا شیر اور سکینین + (پہلا نسخہ اس وقت دیا جائے، جبکہ طبیعت و دستوں کے لئے آمادہ نمونہ اور دوسرا نسخہ اس وقت، جبکہ طبیعت آمادہ ہو) + چنانچہ اگر اس

اربع قبض نمونہ اور اجابت نہ آئے، تو شیر خشک بھی چیز کے ساتھ شربت بنفشہ جیسی چیز شامل کر دیں + اس سے مقصود (محض) تسکین ہونا چاہئے۔ نہ کہ

سخت اسہال اور زیادہ دستوں کا جاری کرنا + اور میرے نزدیک بہترین چیز حقے ہیں، جن کی قوت حسب ضرورت و حاجت استعمال کی جائے (چاہیں قوی کر دیں اور چاہیں حقنہ خفیفہ [ضعیف رکھیں] اور ان حقنوں میں سے جو مشترک طور پر (عام طور پر) مفید ثابت ہوتا ہے، اور نکالنا بھی ہے، یہ ہے کہ روغن بنفشہ آب برگ چقندر۔
زردی بیضہ، شکر سرخ اور بوق سے بنایا جائے +

جب تدا بہتہ میں) اس طریقے سے تلین کر دیکھا۔ تو عام طور پر انتہا میں اس سے بھی لکھی تلین کی ضرورت ہر گز (یعنی انتہا) میں زیادہ اسہال کی ضرورت نہ رہے گی۔ کیونکہ تدا بہتہ ہی سے خارج ہوتا رہے گا) + اور یہ ضرورت بھی اُس وقت پیش آئے گی، جبکہ قبض موجود ہو +

اور اربول و عرق [اس کے بعد ادرار کی کوشش کی جائے، اور ادرار کے لئے ایسی چیز استعمال کی جائے جیسی سکجنین جو بیخ کرفس وغیرہ کے ساتھ جوش دیکھی ہو پھر پسینہ لایا جائے، اور ادراس کے سمات ایسی چیزوں سے کھولے جائیں، جن میں زیادہ گرمی نہ ہو۔ مثلاً روغن بابونہ لگانا۔ اور شراب سفید یا میٹھا نیگرم پانی کا نطول کرنا۔ لیکن اگر بخار چاد ہو، تو تمرخ اور تنطیل وغیرہ کچھ بھی جائز نہیں +

تے [اگر شروع میں یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ تو ایسی حالت میں ایسی چیزوں سے تے کرانی چاہئے، جو عادت کے مخالف نہ ہوں (ورنہ بھینپی کا موجب ہوگی) بلکہ ایسی چیزوں سے تے کرانی جیسے سکجنین اور گرم پانی + بشرطیکہ طبیعت اس خلط کو تے کے ذریعہ خارج کرنا چاہتی ہو (جس کی علامت یہ ہے کہ متلی اور آبکائیاں ہونگی) + اور اگر خلط کا رخ ۲۲ انتوں کی طرف ہو۔ قراقر کا احساس ہو، بوجھ اور تڑپا ہوا معلوم ہو۔ یا اسی قسم کی دوسری علامتیں نمودار ہوں (جس سے پتہ

چل جاتا ہے کہ طبیعت اس کو آنتوں کی طرف دفع کرنا چاہتی ہے) تو اس بارے میں طبیعت کی مخالفت نہ کرنی چاہئے (بلکہ دستوں ہی کی راہ مواد کو خارج کرنا چاہئے) *
 نیند [بخاروں کی ابتداء میں مریض کو نیند سے روکنا چاہئے۔ خصوصاً جب کہ پھریری، یا سردی، یا لرزہ ہو، ورنہ سونے سے سردی اور لرزہ دیر تک رہیگا۔ کیونکہ اگر موادِ احشاء میں سے کسی عضو کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو نیند اس کی بارگاہ میں اور ادا کر دیتی ہے (جس سے اگر احشاء میں ورم ہوتا ہے، تو وہ زیادہ ہو ہو جاتا ہے) * نیز نیند اخلاط کے نفع کو روک دیتی ہے * ہاں بخار و ترنہ کے وقت نیند بہت مفید ہے، اور گلاب انہما کے وقت بھی نیند مضر نہیں ہوتی ہے *

بخاروں میں مریض کو ٹھنڈے پانی سے روکنا نہ چاہئے۔ ہاں اگر مادہ کچا ہو۔
 ٹھنڈا پانی یا غلیظ ہو۔ تو ٹھنڈا پانی مادہ کو نفع سے روک دیکھا *

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جب فصد سے نفع ہو، پھر سب طریقے پر ٹھنڈا پانی استعمال کر لیا جائے (یعنی بہت تیز ٹھنڈا پانی بکثرت پلایا جائے) تو شفا نہ ہوگی، (کیونکہ اس سے موادِ خام رہ جائیگا) *

خلطِ صفراوی کا نفع یہی ہے کہ وہ رقیق ہو جاسے۔ اور ٹھنڈے پانی کا کام بھی یہی ہے (اس لئے اس میں ٹھنڈا پانی مفید پڑتا ہے) ہاں اگر سہہ اور جگر دونوں ضعیف، یا سرد ہوں۔ یا احشاء میں ورم ہو، یا مریض کے اعضا میں درد ہو، یا اس کے مزاج میں خون کم ہو، بدن میں خون کی کمی ہو، یا اس کی حرارت غریزی کم ہو، کہ سرد پانی پینے سے اور زیادہ کمزور ہو جائے، یا وہ ٹھنڈے پانی پینے کا عادی نہ ہو، مثلاً گرم ممالک کے باشندے، جن میں (ٹھنڈے پانی سے) بہت جلد تشنچ آ جاتا۔ اور فواق شروع ہو جاتا ہے (ان تمام صورتوں میں ٹھنڈا پانی نہ پلانا چاہئے) اور لاغر مریض بھی اسی قبیلے سے ہے *

(اس کے برعکس) جہاں مادہ گرم ہو۔ یا مادہ غلیظ ہو۔ مگر نفع پانچا ہو۔ بدن فروج ہو۔ حرارت غریزی وافر ہو، قوت قوی ہو، اشتہا و تندرست ہوں۔ انکا اصلی مزاج سرد ہو۔ مریض کے لئے ٹھنڈا پانی خلافِ عادت ہو، بلکہ وہ نہایت سرد پانی کا عادی ہو، تو ان صورتوں میں ٹھنڈا پانی بہترین شے ہی (بخار کے لئے بہت مفید چیز ہے) چنانچہ ٹھنڈا پانی بسا اوقات دستوں کے ذریعہ، یا تھے کے ذریعہ، یا پیشاب کے ذریعہ، یا پسینہ کے ذریعہ، یا ان سب ذریعوں سے مادہ کے خارج کرنے پر (طبیعت کی) اعانت و امداد کرتا ہے۔ اور اسی وقت عافیت و صحت حاصل ہو جاتی ہے *

طیب گاہے مریض کو اتنا زیادہ پانی پلا دیتا ہے کہ اس کا رنگ بنسبز ہو جاتا، اور وہ کانپنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ گاہے ڈیڑھ سیر تک پلا دیتا ہے۔ چنانچہ اس سے گاہے (صفراوی) بخار بدل کر بلغمی ہو جاتا ہے۔ اور گاہے اس کو طبیعت قوی ہو کر مادہ کو پسینہ، یا پیشاب، یا اسہال کی راہ خارج کر دیتی ہے۔ اور صحت حاصل ہو جاتی ہے *

اسی طرح اگر کسی مقام پر درم ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی گرمی اور پیاس کی مسرت کا بھی خوف ہو کہ اس سے بخار میں نقصان ہوگا (اور یہ گمان ہو کہ پانی کے نہ دینے سے انجام کار ذبول ہو جائیگا تو ایسی صورت میں ٹھنڈے پانی کو نہ دینا چاہئے۔ کیونکہ درم کا زیادہ ہو جانا، یا اس کا کچا رہ جانا، بعض اوقات ذبول سے بہتر ہوتا ہے (اسلئے ذبول سے بچکر اسے اختیار کر لینے میں کچھ زیادہ مضائقہ نہیں ہے) *

سکجنین گاہے پیاس میں بھی تسکین بخشی ہے، (اعلاط کو بھی) قطع کرتی ہے، دست بھی لاتی ہے، اور ٹھنڈے پانی کی مسرت کی طرح اس میں درم کے ٹکر

زیادہ مضرت بھی نہیں ہے، اور نہ اس میں مادہ کو اکٹھا کرنے اور کثیف کرنے کی تاثیر ہے۔ یہی حال جلاب کے ساتھ ہے، جس میں بہت زیادہ پانی ملا یا گیا ہو۔

سرد پانی کی مضرتیں اگر ٹھنڈا پانی پلانا جائز نہ ہو۔ مگر غلطی سے پلا یا جائے، تو اس سے مسامات کے تنگ ہو جانے کا خوف ہوتا ہے، جو دوسرے (سے) بخار کا سبب اس لئے بن جاتا ہے کہ دوسرا (نیا) سدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور گاہے یہ دوسرا بخار پہلے بخار سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اور جب سرد پانی کسی عضو کو ضعیف پاتا ہے، تو اس کے فعل کو خراب کر دیتا ہے۔ اور اکثر اوقات از دراد اور تنفس میں دشواری واقع ہو جاتی ہے۔ اور ریشہ، تشنج، ضعف، شلہ، یا ضعف گردہ، یا ضعف قولون پیدا کر دیتا ہے۔

ٹھنڈے پانی سے جن لوگوں کو بہت زیادہ روکنی کی ضرورت ہو، یہ لوگ ہیں جو اپنی صحت کی حالت میں بھی سرد پانی سے ضرر پاتے ہوں۔ لیکن اگر سحر قوی ہو، عضلات موٹے ہوں، مزاج گرم خشک ہو، اور مادہ کا استفراغ بھی کیا جا چکا ہو، تو کبھی کبھی ایسے مریضوں کو ٹھنڈا پانی بہت زیادہ پلا دینا چاہئے۔

حام، شراب، بخار کی کمی (انحطاط) کے وقت میں، اور جبکہ نفج کی علامتیں نمودار ہوں اور غریغ وغیرہ اور مادہ کا استفراغ بھی (اسہال وغیرہ سے) کیا جا چکا ہو، تو اس وقت حام کرانے میں، رقیق شراب کے پلانے میں جس میں پانی ملا یا گیا ہو، اور محلول وغیرہ کے رگانے میں کوئی مضائقہ اور خوف نہیں ہے۔

استفراغ تام مذکورہ قوانین و اصول اگر تم نے بخار کے شروع میں برتے، تو اس کے بعد اب ضروری ہے کہ تم مادہ کے پکانے اور اس کے خارج کرنے کے لئے جلاب وہ شربت جو قند و شہاد و گلاب سے بنایا جاتا ہے، گا، گلاب کی بگ پانی یا جاما کر

کی طرف توجہ کر دو جو مادہ کی تقلیل و تخفیف کے طور پر نہ ہو، جسکو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ بلکہ (وہ استفراغ) ازالہ اسبب کی غرض سے ہو۔

یعنی وہ استفراغ محض معمولی اور ہلکا سامنو۔ جو ابتداء میں محض

ادہ کو کم کرنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ اب بالکل عین کی بجائے

کامل استفراغ کیا جائے۔ کہ بدن کا مواد سے قطعی تنقیہ ہو جائے۔

نفع کی ضرورت | ادہ خواہ گرم ہو یا سرد، بغیر نفع دے اسے خارج نہ کرنا

چاہئے۔ ہاں اگر کوئی (شدید) ضرورت لاحق ہو جائے (تو وہ استثنائی صورت

ہے)۔ چنانچہ بلا نفع کے اگر استفراغ کیا جائے، تو گاہے اس سے وہ خلط

زیادہ ہو جاتی ہے جو عدم نفع کی وجہ سے خارج ہونے کے لئے تیار نہیں۔

یعنی نفع کے قبل خلط کا خارج کرنا گاہے اس میں زیادتی پیدا کر دیتا ہے

اس لئے کہ دوسری خلطیں بدل کر اس ادہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں کیونکہ

جو مادہ نفع پایا ہوا نہیں ہوتا ہے، وہ آسانی سے مکمل نہیں سکتا۔ اور وہ

مہمل وغیرہ سے اس میں غیر معمولی تحریک پیدا کر دیتی ہے تو اس تحریک

وجہ سے دوسری خلطیں اسی ادہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مگر

اور گاہے ایسے استفراغ کی وجہ سے اچھی اور بُری چیزیں مل جاتی ہیں

کیونکہ خلط غلیظ، نفع پانے سے قبل (اچھی خلط کو) حرکت میں لاتی ہے (جس کو

بُری خلط کے ساتھ اچھی خلط بھی خارج ہونے لگتی ہے) اس شخص کی بات کی طرف توجہ دینا

محمد بن ذکر یا | مگر نا چاہئے، جس کا گمان ہے کہ نفع کی غرض ترقیق ہو کر رہا

رازئی سے اختلاف | کے پکانے سے مقصود محض اس کا رقیق کرنا ہوتا ہے

اور خلط حاوہ چونکہ فرد رقیق ہوتی ہے۔ اس لئے اسے رقیق کرنے کی ضرورت

نہیں۔ اس شخص کا جیسا کہ قول ہے، واقعہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ بلکہ انعاج

کی نرض (درمائل) یہ ہوتی ہے کہ مادہ کے قوام کو معتدل بنا دیا جائے۔ تاکہ وہ یہ آسانی خارج ہونے کے لئے تیار ہو جائے۔ جو مادہ رقیق و متشرب یعنی نسبت میں پیوستہ ہوتا ہے، اور جو مادہ غلیظ اور ناشپا (پچھنے والا) ہوتا ہے۔ اسی طرح جو مادہ لیسدار اور چکنے والا ہوتا ہے، یہ آسانی سے خارج ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ بلکہ اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ رقیق مادہ کو کس قدر گاڑھا کیا جائے۔ غلیظ مادہ کو کس قدر رقیق کیا جائے۔ اور لیسدار مادہ سے لیس دور کر دیا جائے۔

اگر اس شخص نے (بلائی نے) متقدمین کے کلام میں سے نفع کے بارے میں ان باتوں کو کچھ بھی نہ سنا ہوتا جو ہم نے ابھی بیان کیا ہے۔ اور اپنے طور پر اپنی مواد کو نفع پانے کے حال کو یاد کر لیتا۔ جو ذوات البجبب و ذوات المریہ وغیرہ میں منہ سے خارج ہوتے ہیں، کہ ان میں رقیق اخلاط غلیظ ہونے کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور غلیظ اخلاط رقیق ہونے کے، تو یہ شخص اسی بات سے رہ راست پالیتا (اور غلطی نہ کھتا)۔

چنانچہ ذوات البجبب و ذوات المریہ وغیرہ میں مادہ ابتداء میں اگرچہ رقیق ہوتا ہے۔ مگر وہ خارج نہیں ہوتا۔ اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ مادہ غلیظ ہو کر بلغم کی صورت میں خارج ہونے لگتا ہے۔ مترجم۔

علاوہ ازیں یہ شخص خود کیوں نہیں اس امر پر غور کرتا کہ جمادات حادہ کی ابتداء میں قارورہ رسوب سے خالی ہوتا ہے۔ پھر اس میں رسوب آئے لگتا ہے، کیا یہ رسوب عمودا و س خلط باعث مرض کے سو کوئی دوسری چیز ہے جس میں اب نفع آگیا ہو؟ اگر یہ رسوب حقیقت میں وہی خلط ہے، جو سبب مرض بنی ہے، (اور یقیناً وہی ہے) تو کیوں نہ یہ خلط ادانل مرض میں خارج ہوئی (حالانکہ سمیات حادہ میں یہ اول میں زیادہ رقیق ہوتی ہے)۔ پس اگر نفع سے غایت مقصود محض رقت ہی ہے

تو خون اور صفرا کی بجائے بخاروں کی ابتدا، میں رسوب محمود ضرور پایا جانا چاہئے
 (کیونکہ یہ مواد ابتدا میں رقیق ہی ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا) جب طبیعت اور
 فطرت کے لئے ان فضیلت کا خارج کرنا اسی مدت کے بعد ممکن ہوتا ہے، جبکہ وہ اس
 مدت میں قارورہ کے اندر دفع ہو نیکی قابل ہو جاتے ہیں۔ تو ہماری تدبیروں
 میں بھی لازمی طور پر یہ سمجھنا چاہئے کہ مادہ کا استفراغ اس وقت اور اس مدت سے پہلے
 کہ اس میں قارورہ کے اندر دفع کے آثار نمودار ہو جائیں، محال یا دشوار و مشکل ہو۔
 گا کہ دبا نفع کے مادہ کو نکالنے سے (محض تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پورے
 طور عمل نہیں ہوتا) (مادہ خارج نہیں ہوتا) اور گا کہ جسے مواد اچھے مواد کے
 ساتھ مل جاتے ہیں +

اس جیسے انسان کے لئے بہتر تو یہ تھا کہ بقراط و جالینوس جیسے قدما نے
 جو کچھ نفع و استفراغ کے بارے میں لکھا ہے، اس میں حسنِ ظن سے کام لیتا، اور
 بہت غور و تامل کرتا، اس کے بعد مخالفت کے لئے آمادہ ہوتا +

چنانچہ جو لوگ متقدمین سے جھگڑا کرتے ہیں، اگر وہ سچائی پر ہوں، تو معذرت
 ہیں (اور انہیں جھگڑا کرنے کا حق حاصل ہے) + لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے گہری نگاہ
 ڈال لے (اور خوب غور کر لے) +

میرا گمان ہے کہ اس شخص کو کچھ ایسے تجربے اس بائیں میں اتفاقاً پیش آ گئے
 ہیں۔ جن میں (باوجود نفع نہ دینے کے) اسکی غرض پوری ہو گئی ہے۔ اس لئے
 یہ تجربے اس کے دل میں گر گئے ہیں، حالانکہ اس قسم کے خلاف قانون تجارب
 گا کہ بالکل کاربہ آری نہیں کر سکتے (اورادوں سے کوئی مقصد حاصل نہیں
 ہو سکتا) اور گا کہ ایسے تجارب بالکل سچے ثابت نہیں ہوتے + (جو کچھ ہم نے
 بیان کیا ہے) اسی کا یقین کرنا واجب ہے +

استغراق بلا نفع لیکن اگر مادہ مقدار میں زیادہ ہو، حرکت میں ہو، ایک عضو سے بھی جائز ہے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہو رہا ہو، اور تبھی یہ گمان ہو کہ اسکو نفع دینے کی مہلت نہیں ہے، اور یہ گمان ہو کہ اس سے سرسامی اور ام (ورم دماغ) وغیرہ پیدا ہو جائیگے، اور (یہ گمان ہو کہ) اگر تو اسے چھوڑ دیکھا، تو کسی خطرے میں اس مدت سے پہلے مبتلا کر دیکھا۔ جس مدت میں اس کے نفع پانے کی توقع کی جاسکے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ مدت اس مدت سے یقیناً لمبی ہوگی، جس میں معمولی نفع کی توقع ہو سکتی ہے۔ تو ان صورتوں میں مادہ کا خارج کرنا ضروری ہے (اور نفع کے انتظار کی ضرورت نہیں) کیونکہ بلا نفع مادہ کے خارج کرنے میں جتنا خطرہ ہے، وہ ان خطرات سے کم ہے (جو اسکے چھوڑ دینے میں ہو سکتے ہیں)۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ بھی ہو کہ مادہ کی اذیت کی زیادتی سے طبیعت بھی اسے دفع کرنے کے لئے کمر بستہ اور متحرک ہوتی ہے۔ پس جس وقت (اس باسے میں) طبیعت کی امداد کی جائیگی، تو یہ امداد دراصل طبیعت (کے فعل) کی موافقت کرے گی، اس لئے یہ استغراق نہایت ضروری ہے (اور اس میں نفع کے انتظار کی حاجت نہیں)۔

قصد (جس سے خون نکالنا مقصود ہو) ایسی چیزوں میں سے نہیں ہے جن میں مہسل کی طرح نفع مادہ کا انتظار کیا جاتا ہو، بلکہ نفع کا انتظار دوسری خلطوں میں کیا جاتا ہے۔

اگر قصد ابتدا مرض میں نہ کی گئی۔ تو انتہاء مرض میں بھی نکرنا چاہئے کیونکہ اس وقت قصد کرنے کے کوئی سنے نہیں۔ گا کہ انتہاء مرض کے وقت کی یہ قصد (تو توں کو ضعیف پا کر اور خود زیادہ ضعیف کر کے) ہلاک کر دیتی ہے۔ اسی طرح اگر تجھے خلط کے غلبہ کا خوف ہو، اور احتیاط اس امر کی مقتضی ہو کہ

نفع نہ ہونے کی پرواہ نہ کی جائے، اور مادہ خارج کر دیا جائے، تو ایسی ضرورت میں اگر تحریک کی جائے (استفراغ کیا جائے) تو محض ابتداء میں۔ رہا انتہاء کا وقت اس میں جب تک طبیعت غالب نہ آجائے، اور مادہ پکا نہ جائے۔ کوئی چیز متحرک نہیں ہوتی ہے (کوئی مادہ خارج نہیں ہوتا ہے)۔ پس اگر وہ مادہ (خود بخود) حرکت میں نہ آئے (نہ خارج ہو)، تو تجھے چاہئے کہ طبیعت کی تحریک کے موافق اسے حرکت میں لائے (خارج کرنے کی کوشش کر)۔ چنانچہ جب مادہ خود بخود حرکت میں آجائے، یا تیری تحریک سے وہ حرکت میں آئے۔ تو تجھے چاہئے کہ طبیعت کے فعل کو اود کے حال پر چھوڑ دے (طبیعت کو مادہ خارج کرنے سے اور اوس کی مخالفت نہ کر)۔ اسی مرض کا نام بقلط نے ہاکیٹھ (ہیجان و جوش والا مرض) رکھا ہے۔ جہاں اسے کہا ہی کہ ”دوار مسلسل مرض ہائے“ [مرض کے (مادہ کے) پکنے کے بعد دینا چاہئے۔ ابتداء مرض میں اس کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔ ہاں اگر مرض مہیا جہ ہو (تو ایسا کر سکتے ہیں) اور عام طور پر مرض میاج نہیں ہوا کرتا ہے۔

اس بے وقت مگر ضروری استفراغ کی مثال اس ضروری تغذیہ کے مانند ہے، جو بے وقت کرایا جاتا ہے (جبکہ قوت بہت کمزور ہو جاتی ہے اور اس کے اندھال ہونے کا خوف ہوتا ہے)۔ اس استفراغ کو جو نسبت مادہ کی اذیت و مضرت روکنے کے ساتھ ہے، وہی نسبت اس تغذیہ کو سقوط قوت روکنے کے ساتھ ہے۔ یعنی جس طرح یہ بے وقت تغذیہ قوت کے ساقط ہونے کو روکتا ہے۔ اسی طرح یہ استفراغ مادہ کی مضرت کو روکتا ہے، کیونکہ اس سے مادہ میں کمی جاتی ہے اور ترجمہ

وقت استفراغ جب کسی استفراغ کا استعمال کیا جائے تو ایسے وقت کیا جائے۔ جبکہ بخار کے اطلاق کا وقت ہو، یا فترہ کا وقت ہو، یا سب سے ٹھنڈا ہو، وقت ہو۔ دورہ کے دن نہ اسہال سے استفراغ کرایا جائے اور نہ

نقص کی جائے + طبیعتی استفراغ کی توجہ کا جو رخ ہو، اس سے مصنوعی استفراغ مخالف نہ ہونا چاہیے (یعنی جس طرف طبیعت کی توجہ ہو، ایسی طرف طبیعت کے استفراغ کی بھی توجہ ہونی چاہیئے۔ اور اسی راستے سے کانا چاہئے) +

باری کا وقت : باری کی حرکت کی حالت میں کسی فعل اور تدبیر سے اختلاط میں ہوش اور غماز ہرگز نہ پیدا کرنا چاہئے، خلاصہ یہ ہے کہ دورے کے وقت

غلیظ تدبیر (بجاری غذا وغیرہ دینے) سے بچنا ضروری ہے۔ حتیٰ کہ ماہِ اشیر میں شکلہ ورجلاب تک نہیں ملائے جاتے ہیں (بلکہ انکی جگہ سکنجبین ملا دی جاتی ہے) تاکہ (مغش کے) رستوں میں تنگی پیدا کر کے باری میں زیادتی نہ پیدا کرے (کیونکہ غلیظ تدبیر یعنی غذا، غلیظ سے نفخ معدہ ہو جاتا ہے، جس سے سانس میں تنگی آ جاتی ہے) نیز ہضم غذا کی حرارت سے بخار کی گرمی تیز ہو جاتی ہے) + ایک خطرے کی بات ہے بلکہ اس وقت (لطیف غذا اور کمی غذا سے) طبیعت کی امداد کرنی چاہئے (تاکہ وہ بچی رہی اور غذا کی توجہ، اور اس کا ہضم اسے پریشان نہ کرے) + ہاں اگر ضعف زیادہ ہو جائے (تو غذا کی کمی کا خیال نہ کرنا چاہئے)، کیونکہ طبیعت (درمل) طبیعت کا مددگار ہے۔ اسکا مخالف (منازع) نہیں ہے +

بسا اوقات ایسی دوا کی ضرورت ہو کر آتی ہے جو قوی بھی ہو، اور ضعیف بھی + قوی اس لحاظ سے ہو کہ وہ غلیظ اور لیسار خلط کو دستوں کی راہ خارج کر سکے اور ضعیف اس لحاظ سے ہو کہ ایک دوسرے سے زیادہ نہ لائے، اور بہت زیادہ مواد ایک دم خارج نہ کرے، ورنہ قوت ساقط ہو جائیگی +

بہ نسخہ دیگر: تجھے چاہئے کہ بہت سے مواد کو ایک دم خارج نہ کرے۔ روزانہ

نسخہ: جس نسخوں میں یہ عبارت ہے "فیکسل الدور" پس نوبت (دورانہ ہو کر) کابل ہو جائیگی یعنی دیر تک رہے گی + اور جلدی ختم نہ ہوئی۔ قرشی +

(دہنی) ساقط ہو جائیگی + مترجم

قصد قصہ کے واسطے میں رسلے یہ ہے کہ حتی الامکان (یعنی جب تک امتداد ضعیف ہو) اس کو روکا جائے (کیونکہ قصہ سے بہترین اخلاط یعنی خون غارت ہو جاتا ہے) لیکن اگر یہ غیر ممکن ہو (اور قصہ کمزور ہو) تو نہ زیادہ مقدار میں (بیک وقت) خون لینے سے بہتر یہ ہے کہ چند بار قصہ کی جائے، اور مناسب ہے کہ بہت زیادہ خون نہ نکالا جائے۔ ورنہ (۱) وہ چیزیں بھی بڑی مقدار میں غارت ہو جائیں گی جن کے بچنے کی ضرورت نہیں ہے (یعنی قصہ کے ساتھ اچھے اخلاط بھی خارج ہو جائیں گے) اور (۲) خون میں ان استقرائوں کے لئے سامان باقی نہ رہے گا، جن کی ضرورت گاہے پڑا کرتی ہے، (۳) نیز قوت ضعیف ہو کر آئندہ آنے والے بحرانوں سے مقابلہ نہ کر سکے گی + (غرض زیادہ خون نکالنے سے یہ تین خرابیاں لازم آتی ہیں جو ترتیب وار اوپر ذکر کی گئی ہیں) +

دوسرا در بخار **جب در دوسرا در بخار اکتھے ہو جائیں، تو بخار کا علاج کرنا بہتر**

(زادہ مقدم) ہے +

گاہے در دوسرا در سے ہوئے بخار کو زیادتی کی طرف (تیز کی طرف) لوتا، یہاں سے اس لئے در دوسر کو ساکن کرنا ضروری ہے +

یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ در دوسرا در بخار کے کسی قدر باقی رہنے سے عارض ہوتا ہے، جو در دوسر، بیداری اور غذا وغیرہ سے پھر از سر نو زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے پھر بخار لوٹ آتا ہے۔ مترجم +

دودھ پینے والا بچہ **دودھ پینے والا بچہ جب بخار میں مبتلا ہو تو اسکی ماں کے دودھ کی اصلاح کہہ لی چاہئے +**

اور مناسب دوائیں ماں کو دینی چاہئیں۔ تاکہ انکا اثر پہلے تک پہنچے بچہ کا

علاج ہی یہی ہے۔ کہ ان کی اڑوں اور دائیوں کا علاج کیا جائے۔ دوا ڈھکا
اثر دوسرے کے ذریعہ بچوں تک اس قدر پہنچ سکتا ہے، جو انکے لئے کافی ہو۔

درم اور بخار جب یرقانی قارورہ بخار میں کسی درم کا پتہ دے (مثلاً درم جگر۔
جس سے یرقان ہو جاتا ہے) تو ایسی صورت میں علاج یہ ہونا چاہئے کہ مارشعیر اور
سکنجبین پلائی جائے (اور تحلیل درم کے لئے زیادہ گرم دوائیں نہ دی جائیں) اور
جب بخار ہلکا پڑ جائے، تو درم کی طرف توجہ کی جائے (گرم محلل دوائیں تحلیل کیلئے
دی جائیں)۔

بخار اور قوی اگر بخار کے ساتھ قوی ہو، تو جب تک رستہ نہ کھل جائے
(آنتیں صاف نہ ہو جائیں) مارشعیر نہ پلایا جائے، بلکہ اگر ضرورت ہو تو مارالدریک
(مرش کا شوربہ) پلایا جائے، اور نرم حقہ کیا جائے (یعنی قوی اور تیز حقہ
نہ کیا جائے) اور حقہ میں روغن زیادہ شامل کیا جائے (کیونکہ بخار رستہ
خشکی زیادہ ہو جاتی ہے) پھر مارشعیر اور خیار رشنبہر پلایا جائے، جس
میں گاسے مقوی ملا دیا جاتا ہے، اور گاسے صرف مقوی نیا جلاب میں (حل کر کے)
پلایا جاتا ہے۔ اور گاسے (بعض بخاروں میں) ایلوہ صبی جنیروں کے
استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جبکہ مادہ غلیظ ہو، (ایلوہ غلیظ مود کا استعمال)

سہل دوائیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایلوہ کو آب کاسنی اور آب یضیر
بخاروں میں میں دھو کر اس کی اصلاح کر لی جائے (مدبر کر لیا جائے) اور پھر اسکی

لے حکیم شریف خاں لکھتے ہیں "اس ملک کے حاذق حکیموں نے مقوی نیا کو ہتال کو اسلئے ترک کر دیا
ہے کہ اول تو یہ بہت گرم اور قوی چیز ہے، دوسرے اس ملک کے باشندوں کے ثویلی کمزور ہوتے ہیں، انکو
مفروضہ میں حرارت شدید ہوتی ہے، اور ان کے بخار بھی بہت گرم ہوا کرتے ہیں۔ نیز مقوی نیا
اچھا ملتا بھی نہیں ہے"۔ انتہی۔ مترجم +

گو لیاں بنالی جائیں +

ایلوے کو اس طرح مدبر کرنے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً آب کا سخی میں
کھرا کر کے سکھایا جائے۔ اور اسی طرح کئی بار کیا جائے +
بعضید کا سخی یا جنگلی کا سخی کے مانند کوئی سبزی سب جو غالباً ہندوستانی
چیز نہیں ہے +

ربا ہیلہ زرد، اسے (دخاروں میں) ایک گروہ استعمال کرتا ہے لیکن جہانک
مکن ہو، اس سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اس سال کے بعد مسامات میں قبض پیدا کرتا
ہے، اور اس سے اشاء میں خشونت لاحق ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کی ضرورت
ہی پڑ جائے، تو کامل نفع کے بعد اس کا استعمال کرنا چاہئے +

چند اوقات ایسے ہیں، جن میں دونوں اناروں (ترش اور میٹھا) کا پانی
بہت مفید پڑتا ہے۔ علیٰ انحصار جس جگہ انار کو اسے کے ساتھ بچوٹے گئے ہوں +
• گودہ سے مراد وہ اندرونی زرد رنگ کا گودہ ہے، جو اناروں کے
اندرونیوں کے درمیان ہوتا ہے، اور جو بہت کسیلا ہوتا ہے +
ان چند اوقات سے مراد وہ اوقات ہیں، جن میں خشکی کا غلبہ ہو بدن
میں صفرا زیادہ ہو، اور رطوبت پہنچانے کی ضرورت نہ۔ یہ سب مترجم +

(دخار کے) سٹکوں میں سے ایک مسلسل یہ بھی ہے جو بنفشہ اور سقمونیا سے
تیار کیا جاتا ہے۔ بنفشہ بقدر ایک مثقال (م. ماشہ) ۱۰ سقمونیا بقدر ایک قیراط
لے، ایک صاحب لکھتے ہیں، ہیلہ چونکہ صفرا کا تاج محل ہے، اس کو روکنے کی بجائے
صفرا کے نکلنے کے لئے اس کا استعمال بہت انسب ہوگا۔ مترجم +

لے بقدر ترشیاں جن مہملات کا ذکر کیا گیا ہے، یہ ان بخاروں میں مفید ہیں جو گرم ہوں
چوتھے اور سوا ظہ میں مفید نہیں ہیں +

(۲ رتی) اور گاہے اس میں کسی قدر نشاء بھی شامل کر دیا جاتا ہے +
 سہل سرد گاہے ٹھنڈی اور حرارت بچھانے والی چیزوں سے ایسی دوا تیار
 مقویا کیاتہ کی جاتی ہے، جس میں مقویا ڈالا جاتا ہے۔ مثلاً وہ گولی جس کا
 یہ نسخہ ہے: کشنیز، طباشیر، گل سرخ، ہر ایک نصف درہم (۱۰ ماشہ) کا فوراً ایک
 طسوج (۲ جو) مقویا نصف دانگ (۲ رتی) سے ایک دانگ (۲ رتی) تک
 یہ دوا تیار کر کے کھلائی جائے +

نسخہ دیگر شیر خشت پانچ درہم (۱۰ ماشہ) ترنجبین پانچ درہم شامی سیب کا عصا
 عصارہ ہی، ہر ایک برابری، آب کشنیز سبز چٹا حصہ (تقریباً ۳ ماشہ) تمام
 پانیوں کو اکٹھا کر کے شیر خشت اور ترنجبین کو ان میں ڈال دیا جائے۔ اور پھر
 ان دونوں کا ایسا قوام تیار کیا جائے کہ تقریباً جم جائے۔ پھر کا فوراً ڈیڑھ دانگ
 (۲ رتی) اور مقویا ساڑھے تین ماشہ لیکر اور قوام کو آگ سے اوتار کر یہ دونوں
 چیزیں اوپر چھڑک دی جائیں۔ اور (مذکر) بحفاظت رکھ لی جائے، تاکہ بخارات
 کے ذریعہ کا فوراً اُڑ نہ جائے۔ پھر چھوڑ دیا جائے کہ خود بخود جودرتج جم جائے۔ اسکی
 خوراک دو درہم (۱۰ ماشہ) سے دُعا لی درہم (۱۰ ماشہ) تک ہے +

دوست آور یہ بھی ممکن ہے کہ شیر خشت، ترنجبین، اور شکر طبرزد سے ماطف
 مٹھائی (ریوڑیاں - یا برنی) بنالیں اور اس میں مقویا اور کا فوراً مقدار
 شامل کر دیں کہ ایک خوراک میں کا فوراً ایک طسوج (دو جو) اور مقویا ایک
 دانگ (۲ رتی) پڑے، یہ مٹھائی مرغوب طبع ہوگی، اور اس سے طبیعت کو
 کراہت نہ آئے گی +

غیشخاند اگر موسم گرما میں کوئی شخص سرد بخار میں مبتلا ہو، تو اسے خیش (غیشخاند)

لے خاکیہ اور کا مطلب یہ ہو کہ یہ دونوں پانی میں پانچ یا ۱۰ درہم سے ہوں ۲ خیش، فرشی پکھا
 چھڑوں سے نکالیا جائے۔ غیشخاند ایسے مٹھکے کا مکان +

میں داخل نہ کریں۔ خصوصاً جس وقت میں پسینہ آیا ہوا ہو۔ تاکہ مادہ تحلیل ہونے سے ترک کر لوٹ نہ جائے +

اقراص عفونی بخار کے اوائل میں اقرص (معمولاً) موافق نہیں آتے ہیں۔ ہاں نفع مادہ کرنے اور استفراغ مادہ سے فارغ ہونیکے بعد یہ مفید پڑتے ہیں + اقرص زیادہ تر ان لوگوں کے لئے مفید ہوتے ہیں، جن کا بخار معدہ سر چسپاں ہو، اور گرمیہ ہو (یعنی وہ دائم و لازم ہوتا) + اقرص کا اثر معدہ اور جگر تک بہت جلد پہنچتا ہے، اور قلب تک میں اسلئے جو بخار معدہ وغیرہ سے وابستہ ہو اس کے لئے اقرص بہت مؤثر چیز ہے۔ قرشی +

ترک عادت جب کوئی شخص اپنی تدبیروں میں سے کسی عادت کو ترک کر دیتا ہے تو گلہ اُسے بخار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایسا زیادہ مضرب نہیں ثابت ہوتا۔ کیونکہ اس کا سبب محض یہ ہے کہ اُس نے اپنی کسی تدبیر کی عادت کو چھوڑ دیا ہے (جب وہ اپنی عادت شروع کر دیکھا، تو اس کا یہ بخار بھی جاتا رہے گا) +

حمی عفونت والونکا تغذیہ

جاننا چاہئے کہ بخار والوں کے لئے موافق تدریس غذائیں وہ ہوتی ہیں، جو رطوبت ہوں، خاصکراں لوگوں کے لئے جتنکے مزاج مرطوب ہوں، مثلاً پیچھے، آبلہم ہائش سے رہنے والے (اور عورتیں وغیرہ)۔ ایسی غذائیں ان لوگوں کے لئے دوطور پر موافق آتی ہیں، ایک تو اس وجہ سے کہ غذا انکے مزاج (اصلی) کی مشابہت ہوتی ہیں (یہ بھی ملہ مثلاً قرص طباشیر، قرص کافور وغیرہ + ملہ مگر علامہ قرشی کو اس میں کلام ہے۔ وہ اسلئے بنیادی اصول سے اختلاف رکھتا ہے کہ سرد کو غذا سرد دینی چاہئے۔ اور گرم کو گرم۔ مترجم +

ترہیں، تو غذا بھی تر ہے) اور دویم اس وجہ سے کہ تر غذائیں مرض کی منہ
ہیں (بخار اگر خشک ہوتا ہے، تو یہ غذائیں تر ہوتی ہیں) +

جب بخار شروع ہوا اور اس کے ساتھ قبض ہو، تو غذا اس وقت تک ہرگز
نہ دینی چاہئے۔ جب تک کہ پورا نقل (آنتوں سے) خارج نہ ہو جائے +

دوسے کی نو تئیں (باری کے بخاروں میں) اور اشتداد کی نو بستیں
(لازمہ مفترہ میں) ایسے وقت میں آتی چاہئیں جبکہ مریضوں کے شکم خالی ہوں
ان میں غذا ہرگز نہ ہو کیونکہ یہ اگر اس وقت غذا کھائیں گے، تو طبیعت ہضم
کی طرف متوجہ ہو کر مادہ کے نفع دینے اور دفع کرنے سے منہ موڑے گی اور مرض
مستحکم ہو جائیگا۔ اسی وجہ سے ضروری ہے کہ بخار کے کم ہونے تک یا اس کے
بعد تک غذا ملتوی رکھی جائے۔ اگر اتفاقاً ایسا ہو جائے کہ بخار کے گھٹنے کا
وقت وہی ہو جس وقت غذا کھانے کی عادت ہے، تو یہ رحسن اتفاق
بہت ہی بہتر ہے +

تغذیہ و تدبیر کے تغذیہ و تدبیر میں سے بعض تو نہایت ہی لطیف ہوتی ہیں۔
درجات اور بعض نہایت ہی غلیظ، اور بعض انکے درمیان + پھر
ان (درمیانی) میں سے بعض کا میلان لطافت کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور بعض
کا کثافت کی طرف زیادہ + نہایت لطیف تدبیر تو یہ ہے کہ غذا قطعی روک دی جائے
(تدبیر لطیف۔ نہایت ہلکی تدبیر) + اور نہایت غلیظ تدبیر یہ ہے کہ تندرست
۱۲ مریض کی غذائیں (مریضوں کو) دیجائیں + درمیانی وجہ کی تدبیروں میں سے
جو لطافت سے قریب ہوں، یہ ہیں کہ غذاؤں میں عصارہ (نار اور نہایت

خشک تدبیر سے مراد غذا میں تغیر و تبدل کرنا ہے +

۱۳ لطیف سے مراد یہ ہے کہ اس سے رقیق خون پیدا ہو، اور غذائیت اس میں کم ہو +

رتیق جلاب پر تناسخت کی جائے۔ اسکے بعد رتیق مار الشیر کا درجہ ہے۔ اسکے بعد غلیظ مار الشیر اور سرد تر بنریوں کا درجہ ہے۔ مثلاً بھجوا، پاک، چولائی، وغیرہ۔ اس کے بعد آتش جڑ معمولی دکشک الشیر جو کو پانی میں بہا تک پکایا جائے کہ پانی گاڑھا ہو جائے۔ اور جو کہ چھانکر الگ نہ کیا جائے، آتش جو معمولی اوسط درجہ کی غذا ہے (نہ بہت زیادہ لطیف ہے، اور نہ غلیظ)۔

اور جو غذا انہیں غلظت سے قریب ہیں، وہ مرغیاں اور پائے ہیں (بیڑ بکری کے بچوں کے پائے) ان سے لطیف کبک اور مرغ کے چوزے ہیں۔ ان سے زیادہ لطیف تہو اور مچھلیاں ہیں، ان سے زیادہ لطیف مرغ کے چوزوں اور تہوؤں کے بازو، نیمبرشت، انڈے، جو رتیق القوام ہوں (یعنی پک کر زیادہ جم نہ گئے ہوں) اور بہت چھوٹی مچھلیاں ہیں، ان سے زیادہ لطیف معمولی آتش جو ہے، اس سے زیادہ لطیف خیر سمینہ (سیڈکی روٹی)، کا رتیق محلول، یعنی ٹھنڈے پانی میں روٹی کو حل کر کے محلول بہت رتیق کر لیا گیا ہوتا رہا اس روٹی کا غلیظ محلول، وہ (لطیف ہونے کی بجائے) قوی غذا ہے۔

دکشک الشیر دکشک الشیر بخار والوں کے لئے اچھی غذا ہے۔ کیونکہ اس میں باوجود گاڑھے پن اور لیس کے ملامت (چکنا پن) زرق (پھسلن) جلا، طریب اور نرمی بھی پائی جاتی ہے۔ بخار کے بھی مفید ہے۔ پیاس میں بھی تسکین بخشتا ہے، جلد نفوذ بھی کرتا ہے، اور دھل بھی جاتا ہے۔ اس میں قبض بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے یہ منافذ میں نہ جتا ہے اور نہ چپکتا ہے خواہ وہ منافذ تنگ ہوں، علیٰ ہذا یہ اپنی گذر گاہ میں اور مری میں چپکتا نہیں ہے گا۔ یہ بلغم جیسے (غلیظ اور لیس دار مواد) کو صاف کر دیتا ہے (جلا بخشتا ہے) اگر اسے اچھی طرح پکایا جاتا ہے، تو یہ نفخ (دور یا ح) ہرگز نہیں پیدا کرتا ہے۔

اور اصل اور سنجین تدارک کا دستور تھا کہ جہاں کشک لشیر اور مارا شیر سرد زیادہ لطافت تدبیر کی ضرورت ہوتی، وہاں وہ شہد کا پانی (مارا اصل) استعمال کرتے تھے جس میں پانی زیادہ ہو، کیونکہ اس میں غذا نیت کم ہے۔ مگر اس میں پانی کو نفوذ کرنے، ترطیب و جلا بخشنے، رگیں کھولنے اور پیشاب لانے کی قوت زیادہ ہے، اس کی گرمی (پانی کی وجہ سے) ٹوٹی ہوئی ہے، اور قوت میں کچھ نہ کچھ یقیناً اضافہ کرتا ہے۔ اگرچہ کم ہی سہی، اسکے بعد سنجین عملی کا درجہ ہے، مگر یہ بقا بلہ مارا اصل کے زیادہ غلیظ، غذا بخشنے والی، اور زیادہ تقطیع و جلا کرنے والی ہے، شہد میں جو گرمی ہوتی ہے، اور گرم احتیاء کے لئے وہ ضرر رساں ہوتا ہے، اس میں یہ باتیں بھی نہیں ہیں۔ رہا اب جبکہ شکر ملتی ہے، تو لکھیوں کے شدت، گنے کا شہد یعنی شکر بہتر ہے۔ خصوصاً جبکہ شکر صاف ہو، اگرچہ شکر میں بقا بلہ شہد کے جلا کم ہے، اسی طرح سنجین مکرری کا حال ہے، لیکن صرف سنجین پلانے سے گاہے آنتوں میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سبب امراض حادہ میں ایک خوفناک چیز ہے۔ مارا شیر اور سنجین کے پلانے کے لئے ایک مستقل کلام بنائیں گے (ایک علیحدہ باب میں ان قوانین کا ذکر کریں گے)۔

ہلکی غذاؤں کی ضرورت تدبیر کی تلطیف کی متقاضی مادہ مرض کی طبیعت ہوتی ہے نیز تلطیف کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ طبیعت مادہ کے نفع دینے، تحلیل کرنے اور خارج کرنے پر قادر ہو جائے۔ تلطیف لہٰذا یہ اس زمانہ کے تدارک کا ذکر ہے، جبکہ شکر نہیں پانی جاتی تھی۔ اور شکر کی جگہ شہد کا استعمال تھا۔ کہہ کر مادہ مرض غذا کی وجہ سے زیادہ ہو جاتا ہے، اور جب روکی جاتی، یا کم کی جاتی ہے تو مادہ مرض بڑھتا نہیں ہے۔

کے لئے بہترین وقت مرض کا زمانہ انتہا رہے + اسی وقت میں طبیعت مادہ سے جنگ کرنے میں سخت مصروف ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ طبیعت کو کسی دوسری چیز میں مشغول کر کے اس کی توجہ وہاں سے ہٹائی جائے + خصوصاً بحران کے وقت (ہرگز ایسا کمزور نا چاہئے) + لیکن اس سے پیشتر جنگ ایسی مستحکم اور قوی نہیں ہوتی ہے (اس لئے اس وقت اگر غذا دی جائے تو زیادہ ضرر نہوگا) +

تعلیف کی چاہنے والی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ قصد کرنے، دست لانے، حقہ کرنے، یا درد کو ساکن کرنے کی ضرورت ہو۔ ان صورتوں میں ضروری ہے کہ پہلے اس ضرورت سے فارغ ہو لیں، اس کے بعد اگر غذا کی ضرورت ہو۔ اور کوئی دوسرا امر مانع نہ ہو، تو (اچھی طرح) غذا دیں +

بھاری غذاؤں [بھاری غذاؤں کی ضرورت] غلیظ تدبیر کا تقاضا قوت کرتی ہے (زیادہ ہلکی غذاؤں سے قوت قائم نہیں رہ سکتی) تغلیظ تدبیر کا بہترین وقت وہ ہے جبکہ طبیعت مادہ کے ساتھ (جنگ کرنے میں) بہت زیادہ مشغول نہ ہو۔ یہ وقت ادا اکل کا ہوتا ہے + ضروری ہے کہ تغلیظ کے ضرر کا تدارک تفریق سے کر دیا جائے (یعنی غذا، غلیظ کی ضرورت ہو۔ اور اس سے ضرر کا بھی اندیشہ ہو۔ تو غذا اور ایک مرتبہ دینے کی بجائے تھوڑی تھوڑی چند بار دی جائے) کیونکہ یہ بھی قوت کے لئے (تعلیف تدبیر کی طرح) ہلکا ہی ہوتا ہے +

اتقنائے موسم [موسم گرمی میں] چونکہ گرمی کی وجہ سے تحلیل زیادہ ہوتی ہے اس لئے موسم اس میں زیادہ تغذیہ کی، اور تفریق تغذیہ کی (غذا کو چند دفعہ میں دینے کی) ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ قوت بہت سی غذا کے ایک دفعہ ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہے۔ اور چونکہ (موسم گرمی میں) تحلیل بھی دیکھتے ہیں

ہوتی، بلکہ) تھوڑی تھوڑی ہوتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ بدل و عوض بھی تھوڑا ہی تھوڑا (کئی دفعہ میں) حاصل ہو۔ اور موسم سرما میں معاملہ برعکس ہے ہمیں چونکہ تحلیل کم ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ بدل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھر اگر بدل (غذا) دفعہ دیدی جائے، تو چونکہ قوت (مضم کے لئے) کافی ہوتی ہے، اس لئے غذا سے دفعہ فراغت بھی مل جاتی ہے (اور بار بار روینے کی ضرورت نہیں رہتی) موسم خریف ہر زمانہ ہے۔ اس لئے اس میں ایسی لطافت برتی جائے، کہ قوت بھی قائم رہے اور مادہ بھی مغلوب ہو جائے (کیونکہ اگر غذا میں بہت زیادہ لطافت پیدا کی جائے تو قوت ضعیف ہو جائے، اور اگر غذا میں زیادتی کی جائے تو مادہ میں اضافہ ہو)۔ اس موسم میں تھوڑا تھوڑا چند بار میں غذا دینا بہتر ہے۔ بلکہ خلاصہ یہ ہے کہ جب قوت ضعیف ہو تو تغذیہ کرنا ہی بہتر ہے۔

تلطیف غذا یا در ہے کہ اگر قوت کا تقاضا غذا کے لئے نہ ہوتا، تو یہی ضروری بلحاظ امرض تھا کہ پوری تلطیف کی جاتی (اور غذا قطعاً نہ دیکھتی)۔ لیکن قوت است برداشت نہیں کر سکتی، اور وہ ضعیف ہوتی ہے، اور جب قوت نہ حال ہو جاتی ہے، تو پھر کوئی علاج سود مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ تمہیں علم ہو چکا ہے، معالج اصل میں قوت ہی ہے، طبیعت اصل میں معالج نہیں ہے۔ طبیعت تو ایک خادم ہے، جو قوت تک آلات و سامان پونچھتا ہے۔ جب یہ تنہی سمجھ لیا، تو تمہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ مرض کیسا ہے۔ اگر مرض بہت سخت تیز (حاد جہذا) ہے، جس کے تنے یہ ہیں کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے (مثلاً چوتھے روز یا ساتویں روز ہے) اور تجھے یہ بھی اندازہ ہو جائے کہ اس عرصہ میں ابتداً مرض سے انتہا تک قوت ضعیف نہ ہو سکیگی، تو قوت کے مشاغل کو ہلکا کر دینا چاہئے، اسے مادہ پر مسلط اور سوار کر دینا چاہئے۔ اور اسے زیادہ غذا دیکر دوسری

طرف متوجہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ (حتی الامکان) تدابیر میں لطافت پیدا کی جائے جتنی کہ غذا بالکل تبرک کرادی جائے، علی الخصوص بحران کے دن (تو غذا دینا قطعاً مصلحت کے خلاف ہے) +

اور اگر مرض حادث ہو۔ مگر بہت زیادہ تیز نہ ہو، بلکہ حادث مطلق ہو۔ تو ضروری ہے کہ سوائے قرب انتہاء کے، اور خصوصاً سوائے بحران کے دن کے، بہت زیادہ لطیف نہ کی جائے۔ ہاں اگر کوئی بہت بڑا سبب آجائے (تو غذا منہتی اور بحران کے دن بھی دیدی جاتی ہے) +

اور اگر مرض مزمن ہو، یا فرمن کے قریب ہو، تو تدبیر میں لطیف کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ لطیف تدبیر کے ساتھ قوت منہتائے مرض تک قائم نہیں رہ سکتی (بلکہ ہلکی غذاؤں سے قوت انتہاء مرض تک مدد حال ہو جائیگی) لیکن اس کے ساتھ ہی تمام قسموں میں یہ ضروری ہے کہ اول میں تدبیریں آخر سے غلیظ ہوں۔ اور آخر میں منہتی کے قریب لطیف، اور ان دونوں کے درمیان تدریج سے کام لیا جائے (یعنی آبستگی غذا کم کی جائے۔ نہ کہ یکبارگی) تاکہ قوت منہتی کے قریب تک محفوظ رہے، اور اس وقت اسے مادہ پھر (خنک کے لئے) چھوڑ دیا جائے، اور اسے دوسرے امور کی طرف متوجہ نہ کیا جائے +

جب تم یہ جانو کہ قوت قوی ہے۔ تو گاہے مریض کی حالت اس امر پر مجبور کرتی ہے کہ صرف جلاب وغیرہ (جیسی ہلکی چیزوں) پر اقتصار کیا جائے، خواہ ایک ہفتہ تک ایسا کرنا پڑے۔ خصوصاً درم کے بخاروں میں ایسا زیادہ کرنا پڑتا ہو، اور جب (لطیف غذا سے) انھیں ضعف کا خطرہ ہو، تو چاہئے کہ تم مارشعیر پر بحث کرو (صرف مارشعیر پلاؤ۔ مارشعیر میں بمقابلہ جلاب کے تغذیہ زیادہ ہے) +

لے مرض حادث مطلق وغیرہ کی تعریف پہلے آچکی ہے +

اگر مرض کی تشخیص نہ ہو تو اگر مرض کی حالت کا پہچاننا تیرے لئے دشوار ہو (یہ نہ معلوم کیا کرنا چاہئے) ہو سکے کہ مرض عارضہ، یا فرسن، یا متوسط (تو غذا دینا یا دتی کرنے سے بہتر یہ ہے کہ لطیف کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی مرین کی قوت اور اس کی برداشت کا بھی خیال رکھا جائے۔

محمد ابن ذکریا کا خیال جس نے یہ خیال کیا ہے کہ ”مرض عارضہ میں غذا یا در تقویت تغذیہ کے بارے میں پہنچانا بہتر ہے (غذا دیکر قوت پہنچانا بہتر ہے، مرض عارضہ میں غذا کے اندر کمی نہ کرنی چاہئے) اسلئے کہ نفع کے تو کوئی منفعہ ہی نہیں ہیں۔ اور استفراغ تیرے ہاتھ میں ہے، جب چاہے تو استفراغ کر سکتا ہے خواہ طبیعت مادہ کا استفراغ کرے، یا نہ کرے۔“ اس خیال کی غلطی ہم تجھے (حاصل عفونت کے اصول علاج میں) بتا چکے ہیں۔ ہاں جب قوت کے ساقط ہونے کا اندیشہ ہو تو غذا دینا بہتر ہے۔

سفرادی بعض ابدان مراری ہوتے ہیں (یعنی بعض اشخاص صغیرا وی مزاج مزاج کے ہوتے ہیں) جن میں مذکورہ تدبیر (لطیف و ترک غذا) نہیں چلتی، بلکہ اس سے مختلف تدابیر کے وہ خواہاں ہوتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ وہ زیادہ کھانگو

لئے اس دلیل کا معایہ ہے کہ مرض کی حالت میں اگر غذا کے اندر کمی کی جاتی ہے، تو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ طبیعت مادہ مرض کی طرف متوجہ ہو کر اسے نفع لے، اور بچا کر خارج ہونے کے قابل بنائے، اور اس خیال کی بنا پر چونکہ مرض عارضہ کا مادہ رقیق ہوتا ہے جس میں نفع کی ضرورت ہی نہیں ہے، بلکہ رفت خود نفع ہے۔ اس لئے اس میں غذا کے اندر کمی کرنا کی ضرورت ہی نہیں بلکہ اسکی ضرورت ہے کہ غذا بحال رکھی جائے۔ اور قوت کی حفاظت کی جائے۔ اور چونکہ اس کا مادہ پہلے ہی سے نفع یافتہ ہے۔ اسلئے استفراغ اپنے ہاتھوں میں ہے جب چاہیں، کریں۔ قرشی۔

عادی مہوں (یعنی وہ بیٹہ ہوں) ایسے لوگوں کو اگر غذائہ دی جائے، خواہ بخار کا ابتدائی زمانہ ہو، یا اس سے بھی سخت وقت ہو، یعنی منتہائے مرض کا وقت ہو، تو ان کی حالت دوبالتوں سے خالی نہیں ہوتی، اگر یہ ضعیف القویٰ ہونگے، تو انہیں غشی آجائیں گی اور جلد ہی موت واقع ہوگی، اور اگر قوی ہونگے، تو ذبول میں مبتلا ہو جائیں گی اور انہیں ذبول کی علامتیں نمودار ہو جائیں گی۔ مثلاً ناک کا باریک ہونا، آنکھوں کا گہرائی میں چلا جانا، کپٹیوں کا بیٹھ جانا، اور گاہے ان میں ذبول سے پہلے غشی آجاتی ہے۔ کیونکہ تیز صفر ان کے معدہ پر گرتا ہے +

فریہ لوگ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے بدن میں گوشت کی کثرت ہوتی ہے (وہ موٹے نازے ہوتے ہیں) لیکن جب غذا سے روکے جاتے ہیں، تو وہ (جلد ہی) کمزور و لاغر ہو جاتے ہیں، اس لئے یہ ترک غذا کو برداشت نہیں کر سکتے +

نہایت قوی اور نہایت ضعیف لوگ ہر وہ شخص جس کی حرارت غریزہ نہایت قوی، اور کثیر ہو، یا جس کی حرارت غریزہ نہایت ضعیف اور تھوڑی ہو، ترک غذا کو برداشت نہیں کر سکتا +

در وسعہ و در مروت بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے معدہ میں پانچ در در و در مروت لے لائق ہوتا ہے، اور مشارکت کی وجہ سے (معدہ کی شرکت سے) در و در مروت پایا جاتا ہے، ایسے لوگ بھی اسی قبیلے سے ہیں جو ترک غذا پر صبر نہیں کر سکتے + یہ لوگ گاہے مارا شیر پر قناعت کرتے ہیں (اور اسی سے انہیں فائدہ حاصل ہو جاتا ہے) اور گاہے انہیں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اسکے ساتھ آب انار وغیرہ ملا دیا جائے۔ تاکہ اس سے ہم معدہ کو قوت پہنچے (اور صفر ان کی حدت ٹوٹ جائے)، اور گاہے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ کھاتے سے پہلے انہیں نرمی کے ساتھ تھکرا دی جائے (ورنہ تیز نقیشت سے گاہے صفر

میں جوش پیدا ہو جاتا ہے) +

ان میں سے بہتر سے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ (غذا نہ ملنے سے) ضعیف ہو کر
بیہوش سے ہو جاتے ہیں۔ تو اسکی وجہ ضعف کی شدت نہیں ہوتی، بلکہ اسکی
وجہ یہ ہوتی ہے کہ صفراءِ فم معده پر گرتا ہے + چنانچہ جب یہ لوگ سکنجین بہت
سا پانی ملا کر، یا شراب بہت سا پانی ملا کر پی لیتے ہیں، تو اُسی دم صفراءِ وی
اخلاطے میں نخل پڑتے ہیں، اور ان کی قوتیں بحال ہو جاتی ہیں۔ اور جب
کوئی قابض رُت (مثلاً رُب انار، رُب سیب، رُب جامن کھا لیتے ہیں، تو
(دردِ معدہ و دردِ سر وغیرہ سے) سکون ہو جاتا ہے +

بوڑھے، ضعیف، بچے، بوڑھے، ضعیف لوگ، اور بچے، یہ (تینوں) اُسی گروہ
اور حیر، اور جوان میں شامل ہیں، جو بھوک برداشت نہیں کر سکتے + رُسے
اور حیر عمر کے لوگ، یہ خوب برداشت کرنے والوں میں ہیں۔ اور رانی کے
لگ بھگ جوان بھی ہیں۔ خصوصاً وہ جن کے اعضاء ٹھوس ہوں۔ اور رگیں
پھولی ہوئی ہوں، اور ہوا پھنڈی ہو +

اطباء کی غلطی اس قسم کے مریضوں میں بسا اوقات اطباء رو و سرے طور پر
تغذیہ کے بارے میں غلطی کر جاتے ہیں۔ وہ غلطی یہ ہے کہ ادائل مرض میں تو وہ انکو
غذا سے روک دیتے ہیں۔ لیکن جب وہ منتہائے مرض کے قریب پہنچتے ہیں۔
اور انہیں (اس وقت) علم ہوتا ہے کہ قوت ساقط ہو رہی ہے، تو اس وقت
مجبوراً انہیں غذا دینی پڑتی ہے (حالانکہ دراصل یہی وقت غذا کی کمی کا تھا، اس
غفلت سے ایک کی بجائے دو غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں) ایک تو شروع میں
غذا کو کم دینا، اور دوسرے آخر میں غذا کو زیادہ دینا + برعکس اسکے اگر شروع
میں غذا رو دی جاتی، اور یہ (کسی وجہ سے) غلطی ہو تی (یعنی شروع میں زیادہ غذا کا

دینا غلط ہوتا، تو یہ غلطی (دہر حال) اس دوسری غلطی سے کم درجہ کی ہوتی کہینکہ اس میں بعض ایک غلطی ہے، اور دوسری میں دو غلطیاں ہیں، جن لوگوں میں ایسی غلطیاں کی جاتی ہیں، انہیں خام اور صغریٰ نثرات عارض ہو جاتے ہیں بیداری لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ عدم گھنچ کی وجہ سے اضطراب پیدا ہو جاتا ہے، یہ بے قراری سے کمزوریں ملتے رہتے ہیں، ہڈیاں کینے لگتے ہیں۔ ان کی قوتوں کو مواد و مواد فاسدہ دبا لیتے ہیں، بخارات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جس سے (کانوں میں) ایسی آوازیں سننے لگتے ہیں، جو دراصل خارج میں موجود نہیں۔ بستر پر دھڑکنا اور پلٹا کھاتے رہتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ایسی تصویریں آتی ہیں جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ ان کے زیریں لب فم معدہ کی کسی تکلیف کی وجہ سے کانپنے اور پھڑکنے لگتے ہیں اور معدہ کے بوجھ سے ان کا جی اوداس اور ننگین ہوتا ہے۔

ماء الشعیر اور نجبین پلانے کا قانون

(۱) ایک مار الشعیر تو وہ ہوتا ہے۔ جس میں بوجہ کاجرم محض قوت اور

صورت کے طور پر ہوتا ہے۔

یعنی جو کہ زیادہ پانی میں جوش دیتے ہیں جس سے پانی میں گویا

جو کی قوت اور اس کی تاثیر آ جاتی ہے۔ بوجہ کاجرم اور جسم اس میں نہیں آتا،

بلکہ اس کے اجزاء لطیفہ آ جاتے ہیں۔ مترجم +

لے خام نزلہ کی وجہ قشری نے یہ بتائی ہے کہ جب غذا و منہائے مرض کے قریب، صفت کے

احساس پر دیا جاتی ہے۔ تو چونکہ قوت کمزور و قاصر ہوتی ہے۔ اس لئے یہ غذا پر پک نہیں

سکتی، اور یہ خام مادہ نزلہ کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ نزلہ بھی خام کہلاتا ہے۔

اس کو علاج میں اسی وقت داخل ہے، اور اس میں نفث کی اُمید اُسی وقت ہے جبکہ اسے پوسے طور پر پکایا جائے (کم پکانے سے یرفخ و ریاح پیدا کرتا ہے۔ اور مارا شیر کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا) + اس کے بنانے کی بہترین صورت یہ ہے کہ پانی میں اسکرچ ہو، اور جو ایک اسکرچ (یعنی پانی میں حصے اور جو ایک حصہ) پھر اسے اس قدر پکایا جائے کہ آخر میں پانی دو ٹکس (پل) رہ جائے، اور اس میں سے صخرخ اور رقیق پانی لے لیا جائے۔ چنانچہ اسی رقیق پانی میں غذائیت کم ہوتی ہے، اور ترطیب زیادہ۔ نیز اس میں غسل کرنے (رادیہ کے دھونے)، فضلات کو خارج کرنے، اور نفث دینے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ اور تہرید معمولی پائی جاتی ہے +

(۲) ووصرا مارا شیر وہ ہے، جس میں کسی قدر جو کاجرم اور اسکا آٹا بھی ہوتا ہے اس قسم کے مارا شیر میں میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ بہت زیادہ نہ پکایا جائے۔ بلکہ صرف اس قدر پکایا جائے کہ جو کاجرم ختم ہو جائے۔ نہ کہ وہ بہت زیادہ لیسڈ رہن جائے + اس قسم کے مارا شیر میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے، اور غسل و انقطاع (کی قوتیں) کم، جن لوگوں کے معدے جوہر اور عمل کے لحاظ سے سرد ہوتے ہیں، خواہ اون میں سوء مزاج کی قسم سے عارضی گدھی زیادہ ہو، انہیں اس قسم کا مارا شیر اکثر اوقات تشرش ہو جایا کرتا ہے (اور صحیح طور پر مفہم نہیں ہوتا ہے) +

مارا شیر گاسے چھلے ہوئے جو کاجنایا جاتا ہے۔ اور گاسے بلا چھلے جو

پکایا جاتا ہے +

سکنجین بہترین سکنجین میرے نزدیک وہ ہے، جو اس طرح بنائی جائے کہ شکر لیکر ہانڈی میں برابر کر دی جائے (شکر کی اوپر کی سطح پھیلا کر ہموار کر دی جائے) پھر اس میں شراب کا نیز سرکہ اس قدر ڈال دیا جائے کہ شکر کی پشت یعنی بالائی پہلو سطح

لے ایک اسکرچ تقریباً سوا آٹھ تولہ ہوتا ہے +

سے اوپر نہ آجائے، بلکہ یہ (کسی قدر) کھلی رہے۔ پھر ہانڈی کے نیچے ہلکے انگڑائے رکھے جائیں، یا گرم راکھ رکھی جائے، تاکہ مشکہ سرکہ میں جوش آئے بغیر کھل جائے۔ پھر جھاگ اوتا رلیا جائے۔ اور اسی معمولی گرمی پر اس ایک گھنٹہ تک چھوڑ دیا جائے۔ یہاں تک کہ سرکہ اور مشکہ باہم مل جائیں۔ پھر اس میں تقریباً دو انگشت گرم پانی ڈالکر جوش دیا جائے اور تمام بنا لیا جائے۔

سکنجبین اور مارا شعیر کا ساتھ پینا عام طور پر کرب و ہتھکڑی پیدا کرتا، اور مارا شعیر کو خراب کر دیتا ہے۔

قبض کی حالت میں مارا شعیر کا پلانا مناسب نہیں۔ بلکہ پہلے حقہ کر لیا جائے۔ اگر مارا شعیر معدہ میں (ضعف ہضم کی وجہ سے) ترش ہو جائے تو اس سے زیادہ رقیق مارا شعیر پلایا جائے۔ اگر یہ بھی ترش ہو جائے۔ تو اس کے ساتھ میخ کرفس وغیرہ جوش دیا جائے۔ اگر اس پر بھی ترش ہو جائے، تو اب کسی قدر برقع سیاہ کے شامل کئے بغیر چارہ نہیں۔ خصوصاً جبکہ مادہ مرض زیادہ رقیق اور گرم نہ ہو۔ اور جب مارا شعیر سے نفخ (وریاخ) زیادہ پیدا ہوتا ہے، تو گاہے اس کے ساتھ گرم مزا جوں میں شراب کا سرکہ ملا دیا جاتا ہے۔

لیکن جبکہ صبح کے وقت سکنجبین پلائی جائے، جو اخلاط کی تفتیح کرنے اور فضلات کو خارج ہونے کے لائق بنائے، تو اس کے دو گھنٹہ بعد رقیق مارا شعیر پلایا جائے، جسکا ذکر پہلے آچکا ہے (جس میں جو کماہرم نہیں ہوتا)۔ تاکہ سکنجبین سے جو مواد چھنٹ چکے ہیں، وہ دھل جائیں۔ اور انہیں صاف کر کے پسینہ یا پیشاب کی راہ خارج کر دے۔

غشی کے وقت میں سکنجبین کے پلانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ لے اگرچہ بعض لوگوں نے اس کو سہ مارا شعیر کو سمجھا ہے، جس میں میخ کرفس وغیرہ جوش دیا جاتا ہے۔

غذا، معدہ سے علیحدہ ہو چکی ہو۔

گاہے مارا شعیر سے پہلے جلاب پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تربیٹ زیادہ حاصل ہو، اور ایسا اُس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ بدن اور زبان پر خشکی زیادہ نمودار ہو رہی ہے۔ اور گاہے اس امر کی حاجت ہوتی ہے کہ ان سے پہلے، تلین طبع کی غرض سے، کسی قدر تمر ہندی دی جائے۔ یہ سب چیزیں دو گھنٹہ پہلے دی جائیں۔

حمیات حادہ کے معالجات

تیز بخاروں کے اصول علاج جراثیم اور تدبیریں تلین، اور ار، تعریق، ادہ کو نفع دینے، اور نفع کے بعد خارج کرنے کے متعلق اور جراثیم تغذیہ کے متعلق پہلے بتائی جا چکی ہیں۔ ان سب باتوں کو اس مقام پر یاد کر لی ضرورت ہے (وہی سابقہ اصول یہاں بھی کاآدہ ہونگے)۔ رہا یہ کہ ان تیز بخاروں کی تیز حرارت کو بجھانے کے طریقے کیا کیا ہونگے؟ وہ یہاں بیان کر لی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس کی صورت یہ ہے کہ (مریض کے لئے) ہوا سرد کی جائے، ٹھنڈی غذائیں دی جائیں، ٹھنڈے طلاء اور صناد لگائے جائیں، ٹھنڈی دوائیں دی جائیں، لعاب اسپنول، لعاب ہمدانہ، آب خرفہ، اور رب السوس (چیریس منہ میں رکھی جائیں تاکہ پیاس میں تسکین ہو، ایسے تیز مرض والوں کے حلق کا سہارا بنے، کہ وہ تر رہے، اور خشک نہ ہونے پائے، بہت مفید مہمت میں سے ہے۔

حققہ گاہے یہ لوگ ان حقوق سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جو آب بطخ ہندی، آب خیار زہ، آب کدو، آب خرفہ، روغن گل۔ اور قدرے کانور سے بنائے جاتے ہیں۔

ہوا مسکن [یہ بھی ضروری ہے کہ (تیز بخاروں میں) ہوا کو حتی الامکان ٹھنڈا رکھا جائے اور ہوا کو ٹھنڈا رکھنے کی صورت یہ ہے کہ زحمت یعنی انہوہ کو روکا جائے (مریض کو مسکن میں لوگ بست زیادہ جمع نہوں)، بہت سے پنکھے لٹکائے جائیں اور ہلائے جائیں، بہت سی برف تہ بہ تہ (مریض کے مسکن میں) رکھی جائے۔ اگر وہ مسکن خالص مٹی سے تازہ لیپا ہوا ہو (یا کنگل کیا ہو) تو بہت ہی بہتر ہے۔ علی الخصوص اگر کنگل میں بھوسے کی جگہ برہی (پیرا) کی روئی ڈالی گئی ہو تو اونہ زیادہ اچھا ہے۔ اور اگر اس میں قوارے چل رہے ہوں، جھڑکاؤ ہو رہے ہوں، شیریں پانی بہ رہا ہو، ہوا کا مناسب انتظام ہو، مریض کی خواجگاہ حوض پر ہو، چہرہ جالی پڑی ہوئی ہو، اور وہ فرش چہرہ مریض سوسے۔ وہ طبری بوریہ (طرشان کا بڑیا) جیسا ہو، اور تمام بستر پر بید ہی۔ اور ریحان کی شاخیں رکھی ہوئی ہوں۔ جن پر کتاب، عرق سیب، عرق نیلوفر، اور عرق بنفشہ چھڑکا گیا ہو، بستر کے گرد کئی باقی رکھے گئے ہوں، جن میں خوشبو دار، اور ٹھنڈے پھل کی کو نیلیں ہوں۔ مثلاً سیب، ہی، اور خوشبو دار ناشپاتی کی قیس، جنہر عرق کتاب، عرق نیلوفر اور عرق بید چھڑکا گیا ہو، اور صندل کا نور (میکر) ڈال دیا گیا ہو۔ اور کسی قدر خوشبو دار شراب بھی ٹپکا دی گئی ہو۔ تو یہ سب تدبیر غایت درجہ کی (مفسدہ) بات ہے۔ یہ تو ہوا کی تدبیر تھی +

غذا [رہی غذا کی تدبیر اسے تم چلے جان چکے ہو، اور اگر تیرہ کے ساتھ

لہ قلعین، کنگل کرا۔ یا لیپا + لہ برہی پیرا وہ مشہور گھاس ہے جس کے لمبے لمبے پتوں سے پوریا بنایا جاتا ہے، یہ علی العموم پانی کے کناے ہوتا ہے +

لہ وہ پوریا جو طبرستان سے آتا ہے۔ اس کے تاخم مقام ہم بنگال اور سلٹ کی میتل چوٹی کو کہہ سکتے ہیں، اسے لوگ گرمیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اور ٹھنڈا سمجھتے ہیں +

تلمین بھی مقصود ہو تو آب کدو، آب تربوز اور آب خیار خاص چیز میں ہیں (یہ چیزیں تبرید اور تلمین دونوں تاثیر میں رکھتی ہیں)، ہاگکڑی اور کاہوکا پانی، سرکہ کے ساتھ۔ یہ تو نہایت درجہ کی چیزیں ہیں +

پیاس ٹھکانا ان کی پیاس کو ٹھکانے کے لئے وہ فقاہ اچھی چیز ہے، جو خیر سمینڈ (میدے کی روٹی) اور ماراجھن سے بنایا گیا ہو۔ اور وہ ماراجھن نوب چھانکر چھاپہ سے بنایا گیا ہو + اور اگر تبرید کے ساتھ قبض مقصود ہو تو آب انار، میخوش، آب انار، ترش، آب غورہ، آب توت شامی، لیمو کے چر کے کا پانی، جس میں نمک نہ ملایا گیا ہو (آب حاض لیمو غیر مملوح) آب حاض اترنج (ترنج کے چر کے کا پانی) اور اس کے مانند دوسری چیزیں اور آب زرشک پلائیں +

ظلا و ضداد وغیرہ رہے ظلا اور ضادات، تو وہ معلومہ عسارات سے بنائے اور لگائے جائیں (مثلاً آب کاہوکا، آب خرنہ اور لال ساگ کا پانی)، علی الخصوص عرق گلاب یا تازہ گلاب کا عصارہ، صندل اور کافور کے ساتھ، آب کشنیر اور آب کاسنی اگر صندل و کافور کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو بہت زیادہ تبرید حاصل ہوگی + اسی قبیلے سے لعاب اسپنول بھی ہے جو سرکہ اور عرق گلاب کے ساتھ استعمال کیا جائے +

جگہ پر ٹھنڈی چیزوں سے نفع دل کرنا بہت بڑی چیز ہے اور بہت مفید چیز ہے + کیونکہ جب جگہ (کا فرج) معتدل ہو جاتا ہو، تو بہت کچھ بھلائی اسی سے حاصل ہو جاتی ہے، جگہ کا

لہ فقاہ ایک قسم کی شراب ہوتی ہے +

۲۱۲۸ جامع الہاء ایک نسخہ تو یہی ہے جیسا کہ قرشی نے نقل کیا ہے، اور یہی کے مطابق کتاب میں ترجمہ کیا گیا ہے، اور دوسرے نسخہ پر یہ تھا نیسا، الہاء اسکا ترجمہ یہ ہوا گا ہوگا، قارورہ کے ساتھ بہتر ہو جاتا ہے، یعنی جگہ اصلاح سے قارورہ کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے +

(جگر کے معتدل ہونے سے) قارورہ بھی درست ہو جاتا ہے +
 اگر شدت بخار کی حالت میں نزلہ اور کھانسی بھی ساتھ ہو، یا سر میں بوجھ
 یا تمد ہو، جو اس امر پر دال ہو کہ بخارات کی کثرت ہے، تو ایسی صورت میں
 سر پر پانی یا سرکہ ڈالنا مناسب نہیں ہے، بلکہ مناسب حال جوشانہوں کی
 بھاپ پر بھپارہ دیا جائے + لیکن اگر نزلہ اور دوسری مذکورہ باتیں (دوسرا بوجھ
 اور تمد) بالکل نہوں، تو تم حسب منشاء نطول اور ظلالہ استعمال کر سکتے ہو + مثلاً
 جیسی حالتوں میں سسٹیکہ برانطول سر پر دودھ کا دوہنا ہے۔ گاسے اس سے
 سر میں ملک ورم پیدا ہو جاتا ہے + اگر سرمہ ملی ہو تو سر پر نطول کرنے کے
 لئے بہترین وقت وہ ہے، جبکہ بخارات رطب نہوں، بلکہ صفراوی ہوں۔
 ایسی حالت میں یہ نطول گاسے غیر مضر، بلکہ مفید ہوتا ہے + بخارات کے
 صفراوی ہونے کا حال اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مریض کی نیند اور بیداری
 کا کیا حال ہے، اور خیشوم (یعنی ناک کا اندرونی حصہ) تر ہے، یا خشک + جب
 نیند یا غنودگی (سببات) ناک میں رطوبت نظر آئے، تو تمپیل اور ترترخ سے
 اجتناب کرنا چاہئے۔ اور کوشش کرنی چاہئے کہ مادہ نیچے کی طرف جذب
 ہو جائے +

جب چہرہ اور ناک میں شدید سرخی نظر آئے، تو نعتنوں سے خون کے
 بہانے (یعنی نکسیر بھوڑنے) اور ضادوں سے جگر کے ٹھنڈا کرنے میں کوئی مضائقہ
 نہیں ہے، لیکن تبرید پہنچاتے وقت تجھے اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ پسینہ
 آنے کے وقت اور مادہ کے تحلیل کے وقت شدید تبرید نہ پہنچائی جائے، بلکہ شدت
 کے ساتھ اس کا لحاظ رکھا جائے، ورنہ گاسے اس سے مرض کی مدت دراز ہو جاتی
 اگرچہ بعض اوقات شدت مرض کی درازی بقابلہ حدت و شدت مرض کے بہتر ہوتی ہے

(اور اسے پسند کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہلاکت کا خوف جاتا رہتا ہے) +

تیز بخاروں میں حیاتِ حادہ میں کچ (خرائش امعاء) سے بچنا ضروریاتِ خرائشِ امعاء میں سے ہے۔ اس سے قوت زیادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اس حالت میں آنتوں کی طرف فضلات کے ڈالنے اور اونچی راہ خارج کرنے سے طبیعت بھتی ہے (یعنی طبیعت نفرتِ عراض من کرتی ہے) ہاں اگر فضلات کا غلبہ ہو (تو طبیعت کو جبراً) ایسا کرنا پڑتا ہے + اور (ایسی حالت میں) گاہے فضلات اوپر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جو شراعیف میں (پسلیوں کے نیچے) درد اور نفخ پیدا کرنے، اور سر کو اذیت پہنچاتے (اور درد سر پیدا کرتے) ہیں +

شریتِ خشخاش گاہے رقیق مادہ کو غلیظ کرنے کے لئے کہ اس میں نفیج حاصل ہو جائے اور نیند لانے کے لئے شریتِ خشخاش کا عجب بہا موعود ہوتا ہے (کیونکہ رقیق مادہ کا نفیج ہی ہے کہ وہ غلیظ ہو جائے) +

حیاتِ حادہ کے شدید عوارض کا ذکر

پہلے ہیں اُن اعراض کا ذکر کرنا چاہئے جو بخاروں میں شدت پکڑا کرتے ہیں اور انکے علاج بتانے چاہئیں۔ اس کے بعد ہم حیاتِ حادہ کی تفصیل شروع کریں گے +

وہ عوارض یہ ہیں: لرزہ، سردی، قشعریرہ (پھرسیرہ)، پلسنہ کی کثرت، نکسیر کی زیادتی، تپ کی شدت، اسہالِ مُضَعِف، بُنہ کی خشکی، ناقابلِ برداشت پیاس، نیند کی انحراط۔ پاکدارِ بیداری، زبان کی خشکی، چھینک کی شدت، دردِ سر کی سختی، کھانسی کا توڑ، بھوک کا بند ہو جانا اور بولیموس، شہوتِ کلبیہ (بھوک کی زیادتی)، شہوتِ ردیہ (غذا کی بری خواہشیں) اور ہچکچی +

لہرزہ پچھریہ پی۔ اور سردی کی تدبیر انہیں سبکے بعد پینہ آجاتا ہے، وہ جلد ہی نزل ہو جاتا ہے۔ اور کسی تدبیر کی ضرورت ہی نہیں پڑتی، اور انہیں سوجھ بھان کی وجہ سے عارض ہو تا ہے (جو بھرائی ہو تا ہے) اُسکو روکنا نہ چاہئے، اور اس ضعف بھی نہیں پیدا ہوتا ہے، غیرہ بھرائی میں اگر ضرورت ہو تو گاسے یہ مفید پڑتا ہے۔ کہ ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں۔ ہلکی مالش کی جائے رضائی وغیرہ سے گرمی پہنچائی جائے، اور روغن شبت اور روغن بابونہ کی تریخ کی جائے رگرم پانی اور سکینجین سے تے کرائی جائے، اگر عوارض مذکورہ قوی ہوں، اور قائم رہیں، بخار خواہ ہو یا نہ ہو، تو ضروری ہے کہ اطراف کئی مقام سے باندھے جائیں، روغن بابونہ و بنج سوسن لگایا جائے، بعض لوگ اس روغن میں مندرجہ ذیل ادویہ اضافہ کر کے اسکی قوت کو بڑھادیتے ہیں: - الالچی - جندبیدستر - سداب - شح - پودینہ - بورق فلفل - عاقرقرا - اور گاسے اس سے بھی آگے بڑھ کر رائی اور ہینگ کے لطو غالت استعمال کئے جاتے ہیں، گاسے یہ دوائیں پانی میں جوش دی جاتی ہیں، پھر اس میں روغن جوش دیا جاتا ہے۔ اور البحر جیر یعنی آب تراتینک رجو اسکے پتوں سے چھوڑا جاتا ہے (اس بارے میں ایک قوی دوا ہے خواہ یہ بذات خاص تنہا استعمال کیا جائے، یا تیل میں جوش دیکر لگایا جائے۔ یہی حال حق (جنگلی پودینہ) کے جوشاندہ اور اس کے پانی کا ہے۔

ایک ایسے مشبت یا بس۔ مر (مرکی) پودینہ۔ سداب۔ فلفل۔ عاقرقرا۔ روغن ہانٹو۔ یہ دوائیں بیکر شراب میں نرمی کے ساتھ پکائی جائیں، پھر اسے چھانکر اس سے نصف روغن کنجد ملا کر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی بل جائے۔

لے لطو غ: تھیرٹنے کی دوا۔

لے بعض نسخوں میں ہے: "اس سے نصف روغن شمش زوہ پانی یا روغن کنجد"

اور روغن باقی رہے۔ پھر اسے مرونخ کے طور پر استعمال کیا جائے +
 تپ رنج جیسے لرزہ کے لئے قوی روغنوں میں سے روغن قسط،
 روغن قیسوم، روغن سکون اور روغن بادام تلخ ہیں، ایک اوقیہ (۲ تولہ ۸ ماشہ) روغن
 میں تین درہم (۱۰ ماشہ) فلفل اور ایک دانگ (۴ رتی) عاقرقرحہ پیکر ڈالیں +
 افسنتین کو روغن میں پکا کر فوس کو روغن زیتون میں پکا کر بھی (اسی
 مقصد کے لئے) استعمال کیا جاتا ہے +

گرم روغن زیتون میں مریض کو داخل کرنا بھی بہت مفید ہے +
مشروبات گاہے مشروبات کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ گرم پانی
 کا پینا، جس کی گرمی نمایاں ہو، بسا اوقات تسکین بخش دیتا ہے۔ یہی حال
 گرم پانی سے بھپارہ لینے کا بھی ہے +

اگر اس سے سکون نہ حاصل ہو، اور مادہ زیادہ غلیظ ہو تو (سادہ پانی استعمال
 کر نیکی بجائے) پانی میں انیسون، پودینہ، تخم کرفس، مصطکی، جرجیر (تراتیزک) شہت
 جیسی دوائیں جو ش و بجائیں (اور حسب دستور سابق استعمال کیا جائے) +
 اسی طرح اُن جو شاندروں سے بخیر کی جائے جن میں شیخ - قیسوم - پودینہ -
 سویا - اذخر - سداب - مرزنجوش - قسط جیسی دوائیں اور گرم تخم کرفس کے گوبوں +
 جو دوائیں قوی مدد بول ہوتی ہیں، وہ لرزہ میں سکون بخشتی ہیں +
 تپ رنج جیسے بڑے لرزہ کو جن دواؤں سے سکون ہو سکتا ہے، وہ یہ ہیں
 کہ ایک شقال (۴۰ ماشہ) قسط لیکر گرم پانی کے ساتھ پلایا جائے - یا اسی
 طرح (اسی کے برابر) غاریقون گرم پانی کے ساتھ کھلایا جائے + غاریقون سے

لغہ مرونخ - روغن جو نگایا جائے +

لغہ قیسوم یا قیسوم - بقول بعض برنجاسف کا نام ہے +

(اس فائدہ کے علاوہ) اور بھی چند فائدے حاصل ہیں، گاہچہ اس میں کسی قدر انہیوں شامل کر دی جاتی ہے۔ جس سے نیند آتی ہے۔ پسینہ ہوتا ہو، اور لرزہ کی تیزی وغیرہ بھی رک جاتی ہے۔ یہی حال ابیر سا کھسے۔ یہ ساڑھے چار ماشہ بیکر گرم پانی کے ساتھ کھلایا جائے۔ ویکٹر۔ اہل سائے سے چار ماشہ ہمراہ آب گرم۔ ویکٹر۔ فطر سالیون ساڑھے چار ماشہ ہمراہ آب گرم۔

مرکبات میں سے یہ مفید ہیں: تریاق فاروق، تریاق غرزہ، جوارش کونی، جوارش نوبختی، جوارش فلافلی۔ شربت شہد، جس میں سداب، ہینگ، عاقرقرہ اور فلفل جیسی دوائیں پکائی گئی ہوں۔

مغرب گولی جو لرزہ کی ایک گھنٹہ قبل کھلائی جاتی ہو، درآخیا یکہ مرین اپنی خواجگاہ پر چپٹا لیٹا ہوا ہو، اور اسکی ہوا آگ اور رضائی وغیرہ سے گرم کر دی گئی ہو، چنانچہ اس گولی کے کھلانے سے یا تو لرزہ ہلکا پڑ جاتا ہے، یا بالکل رک جاتا ہے۔
نسخہ۔ یو۔ (مرکی) افیون۔ جاؤ شیر، فلفل ہر ایک ایک حصہ (سب کو پیکر) گھی میں ملا لیا جائے (اور با قلا کے برابر گولیاں بنائی جائیں) خود لاک بقدر با قلا۔

ویکٹر۔ جاؤ شیر۔ جند بیدستر۔ دو قو۔ ہینگ۔ عاقرقرہ۔ افیون۔ سب اجزاء برابر۔ اس کے ساتھ وہی عمل کیا جائے جو پہلے نسخہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

دوسرا اچھا نسخہ:۔ جاؤ شیر۔ بکینج۔ انجودان۔ زہیرہ سیاہ۔ تخم کرفس۔ فلفل۔ ہر ایک ڈیڑھ مثقال (یہ ماشہ)۔ اجوائن خراسانی۔ زعفران۔ زراوند۔ جند بیدستر۔ فرنیون۔ (مرکی) اجوائن۔ زنجبیل۔ ہر ایک دو دانگ (۸ رتی) تخم حرمل (اسپند) عاقرقرہ ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔
سب انہیں (کوٹ پیکر) شہ میں ملائی جائیں۔ خود لاک ایک بندہ (تقریباً ماشہ) تھا کر پانی کیسا

گنا ہے لہٰذا کی شدت میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ گرم کی ہوئی شراب پلائی جائے۔ گرم کی ہوئی دوائیں اور تھوڑی کھلائی جائیں۔ یا رزق جو ارش سفر جلی، اور جو ارش قمری جیسی چیزوں سے، سہالی لائے جائیں۔ بلکہ جب لہٰذا متعجب (تھکا دینے والا اور سخت) ہو، اور خصوصاً یہ بلا بخار کے ہو، تو حسبِ مسکن کھلائی جائے یہی اس کے لئے دار وئے شفا ہے۔

بخاروں میں پسینہ کی کثرت کی تدبیر اگر پسینہ کی کثرت بھران کیوجہ سے ہو (عرف بخاری ہو) تو تھوڑی

اسے بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر بند کرنے کی ضرورت واقع ہو، اور وہ حد تک تھکاؤ رکھ جائے، تو کچھ جھلنا، اور مریض کی قیاس نگاہ میں ٹھنڈک پیدا کرنا چاہئے۔ اگر اس سے کاربہ آری ہو سکے۔ تو ٹھنڈے مقام میں جھولہ دار جوہر جھلانا چاہئے۔ اور یہ مناسب نہیں ہے کہ جو رطوبت بدن سے رہے، اسے بار بار خشک کیا جائے (پوچھا جائے) کہ چونکہ یہ پسینہ کے بہانے، اور اسے زیادہ کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ اور گاہے اس سے غشی تک نہایت پہنچتی ہے۔ غرض پسینہ کا پوچھنا اسے زیادہ کر دیتا ہے۔ اور اسکا چھوڑ دینا پسینہ کو بند کر دیتا ہے۔

یہ بھی مناسب ہے کہ بدن میں روغن گل قوی (پوری قوت کا روغن گل)، یا روغن مورد، یا روغن خلاص (روغن بید) یا روغن کلن ردا جائے۔ یا آن جو شانہ روغن سے روغن تیار کیا جائے۔ جس میں کیلا بھی۔ کیلا سیب۔ گل سرخ۔ گلنار وغیرہ پکائے گئے ہوں۔ پھر اسے چھان لیا گیا ہو، اور اس میں روغن پکا یا گیا ہو، جیسا کہ تجھے علم ہے (یعنی روغن ڈال کر اس قدر پکا یا جائے کہ پانی جل جائے۔ اور صرف روغن رہ جائے)۔

گاہے سرکہ پانی میں ملا ہوا بھی پسینہ کر بند کرویتا ہی۔ اسی طرح عصارہ حصرم (آب غورہ) جو شانہ کلنار۔ جوشانہ مازو، اور جوشانہ مورد کا حال بھی ہے +

عصارہ خلاف دبید سادہ کا چھوٹا ہوا پانی عجیب چیز ہے۔ اسی طرح آب حی العالم (جولائی سرخ) بھی ہے +

جبکہ معاملہ شدت پکڑ لے (اور مذکورہ بالا تدبیروں سے پسینہ بند نہ ہو تو ٹھنڈے لعابات اور گوند ظاہر کے طور پر لگائے جائیں۔ علی الخصوص جبکہ ایسی دواؤں میں مندل اور کانور بھی (مناسب مقدار میں) شامل کر دیئے جائیں۔ اور خصوصاً جبکہ مندل کا تو (لعابوں میں) زیادہ ڈالے جائیں، اور پٹکھے سے ہوا کی جائے + اور جب معاملہ (اس سے بھی زیادہ) شدت پکڑ لے، تو ہاتھ پاؤں پر ہر ہر رکھی جائے، یا ہر ہر (کے پانی) میں ہاتھ پاؤں ڈالے جائیں، یا اگر برداشت ہو تو ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جائے (استحمام بارد) +

رعاف مفرط کی تدبیر (کمیر کی زیادتی کی تدبیر اگر رعاف بحرانی ہو تو حتی الامکان جلد بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہئے۔ اور جبکہ تیز بخاروں میں کمیر کا بند کرنا واجب ہو جائے۔ تو ہاتھ پاؤں بانہ سے جائیں، اور مجھڑ اس جانب لگایا جائے جس جانب کے نختے سے کمیر جاری ہو +

مثلاً اگر دائیں نختے سے خون جاری ہو۔ تو جگر کے مقام پر دائرہ گرائیں

جاری ہو تو محل کے مقام پر حجر یعنی سنگی پھینچنے کے ساتھ لگائیں (غایہ غفر) +

پھر اس مقام کو ٹھنڈا کیا جائے (یعنی جس طرف سے خون نکل رہا ہو۔ سر کے

اسی مقام کو ٹھنڈے پانی وغیرہ سے ٹھنڈا کیا جائے) + جہاں تک ٹھنڈک پہنچنے سے کمیر کا بند ہونا ممکن ہو۔ وہاں تک محاجم (سنگھیاں) نہ لگائے جائیں +

اور ناک میں وہ قطرات ٹپکائے جائیں، جو نکسیر کے باب میں مذکور ہیں، اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو سر کو ان مبروات سے ٹھنڈا کرہ جو اسی باب میں مذکور ہیں۔

گلابے رنج والوں کو نکسیر پھوٹی ہے۔ تو ہمیں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ نکسیر پھوڑنے والی مشہور دواؤں سے اس کی اور بھی امداد کر دیں۔ کیونکہ اسی میں رنج کی شفا ہے۔ لیکن اگر ہمیں نکسیر کی افراط و خف ہوا، تو ہمیں وہی کرنا چاہئے، جو ہم ایسی حالت میں کیا کرتے ہیں (یعنی اس کے بند کرنے کی وہی مذکورہ بالائے سیرس کہہ فی چاہئیں)۔

افراط تے کی تدبیر | بحرانی تے بھی بلا ضرورت شدیدہ بند نہیں کیجاتی ہوتی اکثر اوقات اون لوگوں کی تے اور متلی تے ہی سے بند ہوتی ہے۔ جبکہ سکنجبین سادہ اور گرم پانی جیسی چیزیں پلا کر موزی خلط کو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہو، اور گاہے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کو زیادہ قوی کر دیا جائے چنانچہ سکنجبین سادہ کی بجائے سکنجبین بند وری پلائی جاتی ہے۔ لیکن اگر خلط رکچہ تو رقیق ہو نیکی وجہ سے) متشرب یعنی ساخت میں پیوست ہوا اور رکچہ غلیظ ہو تو ایسی صورت میں اچھا یہ ہے کہ میسر اور اراج کا سہل ویا جائے۔ اور جب خلط متشرب رقیق اور پیوست (نہ تو اراج اور میسر کا ہے مفید ہوگا) اور اگر خلط متشرب ہوا اور غلیظ ہو، (محض رقیق ہو) تو اس کو سکنجبین گرم پانی کے ساتھ صاف کر دیگی، پھر اسکے بعد خلط کو اعتدال پر لانے کے لئے دونوں اناردوں کا پانی پلایا جائے۔ اگر وہ پانی تے سے خارج ہو جائے (خواہ ارادہ اُسے خارج کیا گیا ہو، یا بلا ارادہ) تو مکرر پھر پیا جائے تاکہ خلط کی تعدیل ہو جائے، اور اس میں سکون آجائے، یہی حال شربت نعنار کا ہے۔ اناردوں کے ساتھ اس کو مراد شربت انار نعنار والا ہے، جس میں اناردانہ بھی ڈالا گیا ہو)*

گاہے معدہ کو ٹھنڈا کرنے سے تھے میں سکون آ جاتا ہے ۔
 اگر خلط رقیق پرست ہو، تو ایسی حالت میں ایسی کیلی چیزوں کے
 پاس بھی نہ بٹکیں، جو اپنے کھیلے پن سے، اور سکیڑنے والی ترشی سے
 تھے میں سکون بخشی ہوں، یہ خراب چیز ہے ۔ اس سے تشرب یعنی خلط کی پیوستگی
 اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ ہاں اگر خلط غیر متشرب ہو پرست اور رقیق
 ہو تو ایسی کیلی چیزیں گاہے اسے نیچے کی طرف پھینک دیتی ہیں۔ خواہ یہ خلط
 غلیظ ہی کیوں نہ ہو ۔ اور گاہے ان قابض اور کیلی چیزوں کی وجہ سے اسے
 اوپر کی طرف زبردیہ تھے خارج کرنے پر قادر ہو جاتا ہے ۔

لیکن اگر صفراوی تھے مسلسل رہے، اور صفرا متشرب نہ ہو۔
 تو قابض چیزوں کا استعمال، علی الخصوص ضادات کے طور پر مفید ہوتا ہے
 مثلاً وہ ضاد جو پوست بنیخ انار اور راز و غیرہ سے شراب ممزوج ساتھ
 یا مرکب ممزوج کے ساتھ بنائے گئے ہوں ۔

سوداوی تھے کی زیادتی میں اسفنج کو سرکہ میں بھگو کر معدہ پر رکھا جاتا ہے
 اگر زیادہ توی دواؤں کی ضرورت پڑے، تو وہ دوائیں استعمال
 کی جائیں۔ جو جس تھے کے باب میں مذکور ہیں ۔

اسہال کی تدبیر (دستوں کی تدبیر جو بخار والوں کو عارض ہوتے ہیں) باب
 اسہال میں اس غرض کے لئے ہم ایک علیحدہ (اور مستقل) کلام لکھ چکے ہیں۔ مگر کی طرف
 رجوع نہ کرنا چاہئے ۔ غذاؤں کے طور پر جو چیز (اس باب میں) مفید ہو، وہ بھی ہوئی
 مونگ لکی دال، اور حبشی ہوئی مسور (کی دال) اور دھنیاں (یعنی دھنئے کو ساتھ
 یہ دالیں استعمال کی جائیں) ان میں سے کوئی دال ابھی ہو، ابال کر اس کا پانی
 پھینک دیا جائے، اور نارودانہ سے اسے ترش کر لیا جائے (اور غذاؤں کو طور پر کھلائی

نہ ضروری تھی

جائے) شدت تشنگی کی تدبیر | ایسی صورت میں مناسب ہے کہ سر پہ کوئی ٹھنڈا

تیل لگا یا جائے، جو ریف سے بہت زیادہ سرد کر لیا گیا ہو۔ یہ تیل سر پہ ڈال کر یا فون پر قائم رکھا جائے جس کی صورت یہ ہے کہ تالو کو آٹے سے گھیر دیا جائے۔ تاکہ تیل قائم رہ سکے بشرطیکہ کوئی امرانہ نہ ہو۔ اور سر پہ ٹھنڈے پانی ڈالے جائیں (جنکی ٹھنڈک بالفعل اور بالقوہ دونوں طور پر ہو۔ مثلاً آب ترانہ کدو۔ آب خرنہ۔ آب کاہو آب عصی المرأی یعنی لال ساگ کا پانی وغیرہ)۔ معاب بھونہ بہترین روغن گل کے ساتھ ملا کر منہ میں رکھا جائے۔ یا آلو بھجائے کا پانی۔ اور مغز تخم نیارزہ، مغز تخم نیار، مغز تخم کدو تخم خشخاش سیاہ۔ اور اصل السوس منہ میں رکھا جائے۔ یا وہ گولی منہ میں رکھی جائے جو پیاس کے لئے قرابا دین میں لکھی گئی ہے + اور مضبوطیات (جیہانے کی چیزوں) اور مصومات (چوسنے کی چیزوں) میں سے الٹی ہے +

پیاس کا ہے خشکی سے ہوتی ہے۔ جو نیند سے جاتی رہتی ہے۔ اور کا ہے گرمی سے ہوتی ہے جو بیداری سے دور ہو جاتی ہے +

بقراط کے پیچیدہ اقوال کی طرح یہ بھی ایک جیسا ہے جس میں لوگوں کو اقوال مختلف ہیں۔ مگر کوئی تشفی بخش نہیں۔ مترجم +

سببات یعنی جو بخار دواؤں کو عارض ہو۔ مریض کی نیند کو دور کرنے کے گہری نیند لئے اسے باتوں میں پھنسا دیں۔ اسی طرح (بلند) آوازوں سے اس کی نیند کھو دیں۔ اس کے زیرین اعضا کو استقر کس کر باندھیں کہ بقدر برداشت درد پیدا ہو جائے۔ بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو، اگر قبض ہو تو ہلکا سا شیاف (شیاف لطیف) استعمال کریں۔ اور راحت کے اوقات میں (بشرطیکہ

بخار باری کا ہو) یا کچی کی مدت میں (جبکہ بخار لازمی ہو) دونوں شانوں کے درمیان اور (گردن کے) مہروں پر سنگھیاں کھجوائیں (تا کہ سوا کا امالہ اور جذبہ ^{مہر} سر کا بوجھ اس حالت میں عمر سپرد و دوسرے، یا روغن ڈالنے، یا نطول کرنے، یا سوط کرنے سے پرہیز کیا جائے اور صرف باہونہ والے نطولوں سے بخارات پھرتا جائیں، جن میں بنفشہ اور سبوس گندم وغیرہ ہو۔

بیداری کی تدبیر خواہ بخار والوں کو ہوا یا دوسروں کو نیند لانے کے لئے روغن خشخاش کا لگانا اور روغن تخم کا ہو، روغن نیلوفر و کدو کے ہلہرہ کا اشتقاق کرنا (ناک میں ٹپکنا) مشہور مخدرات میں سے کسی کا کپٹی پر چپکانا، رطوبت پیدا کرنے والے باپ سے بھپارہ لینا، نیلوفر، لغاح اور شامہ فرم رانا زبرد۔ تلمی) کا سونگھنا، جس پر پانی چھڑک لیا گیا ہو، اور چھینٹے دور سے مائے گئے ہوں، اور رطوبت پیدا کرنے والے نطولات کا استعمال کرنا، یہ سب ایسی باتیں ہیں، جن کو تم جانتے ہو (کیونکہ سر کے امراض گند چکے ہیں)۔

نیند لانے کی تدبیر اسی طرح اگر کوئی امرانہ نہ ہو، تو شربت خشخاش اور عرق خشخاش پلایا جائے پھر مریض کے سامنے کچی چراغ روشن کئے جائیں، باتیں خوب زور سے کہی جائیں، اس کے ہاتھ پاؤں اس زور سے بازوئے جائیں کہ ہلکا سا دروہی ہو جائے اور ایسی کھٹنے والی گرہیں لگائی جائیں جو جلدی سے کھٹل سکیں یہ سب تدبیر اسلئے کی جاتی ہے کہ جلدی مکان پیدا ہو۔ اور سونے کی طرف طبیعت کا میلان ہو، پھر پچھلے سونے اور آنکھ بند کرنے کی کوشش کی جائے، چنانچہ جب کسی قدر غنودگی طاری ہو، تو اسے چراغ نکل کر دیے جائیں، گفتگو بند کر دی جائے۔ اور گرہیں زرمی سے کھول دی جائیں، اس تدبیر سے مریض سوجاتا ہے۔

جب (بخار کی) قوت کے بعد، یا شدت کے بعد کسی قدر نفعت اور سکون

محسوس ہو، تو خشکاش سیاہ، قد سے بیرون (نفاخ) اور پنج بیرون کے ساتھ بانی میں پکا کر اس سے دوا آئمنہ دھویا جائے۔ اگر بیداری کی حالت میں کوئی بورتی یعنی شور غلط ہو، تو وہ جو شانہ مفید ہوتا ہے، جس میں تمام اکلیل ملکات اتحوان (بابونہ گاؤ) اور خشکاش پکائے گئے ہوں، خواہ اس سے منہ دھویا جائے۔ یا اس کا بھپارہ لیا جائے۔

درود شکم (درود معدہ) جو بخار و اموں کو عارض ہو۔ یہ درود ہی وجہ پیدا ہوتا ہے کہ صغیر معدہ پر گرے۔ اگر یہ درود دوسرے کے شروع میں لاحق ہو تو معدہ اسرا شربت سیب کنجبین کے ساتھ پلایا جائے۔

بخار میں زبان کی خشونت اور لزوجت اگر زبان میں لزوجت (لیس) ہو، تو روغن گل اور مصری (زبان پر رکھ کر) بینت کی لکڑی یا بید سادہ کی شاخ سے زبان کو رگڑ دیں۔ یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے۔ یا سفنج، قدرے نمک اور روغن گل سے رگڑا کر صاف کر دیں۔ اس سے مریض کو بہت تخفیف حاصل ہوتی ہے۔

اس کے بعد اگر اس کی زبان میں خشونت ہو۔ جو لیس کی وجہ سے ہو۔ بلکہ خشکی کے باعث ہو۔ تو مریض اپنے منہ میں سپستان یا آلو بخارے کا دانہ دیکھ رہے یا وہ نمک منہ میں رکھے جو ہندوستان سے آتا ہے جس کی رنگت نمک کی سی، مگر شہد کا سا شیریں ہوتا ہے (اس سے مراد غلابا مصری یا قند مکہ ربڑیہ ریجینس کے خیال کے مطابق) باقلا کے برابر لیا جائے (اور منہ میں رکھا جائے) بعد ازاں بھی ان چیزوں میں سے ہے جن سے زبان تڑپ جاتی، اور اسکی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ زبان کی خشکی کی حالت میں بہت زیادہ کھلا کر جائے اور چٹ لیتا جائے۔ یہ دونوں باتیں زبان کو خشک کر دیتی ہیں۔

چھینک کی کثرت

جو بخار والوں میں عارض ہو، کبھی چھینک کی کثرت کا سبب
 ان لوگوں میں بہت بڑھ جاتا ہے۔ انیس اسکی کثرت سیاذیت پہنچتی ہے۔ ان کے
 سر میں امتلاء ہو جاتا ہے۔ انکی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور گاہے انہیں (چھینک کی
 کثرت سے) نکسیر پھوٹ پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں ضروری ہو کہ (چھینک کے روکنے کی
 تدبیر کی جائے) مرین کی پیشانی، آنکھ اور ناک کی ماش کی جائے، ان کے
 منہ کو کھول کر تا کو زور سے ملا جائے، ان کے سر کھینچے جائیں (اور ان کی
 گردنیں بھی کھینچی جائیں) انکی وضع بدلی جائے (یعنی ایک کر دٹ سے دوسری کر دٹ بدلی
 جائے) ہاتھ پاؤں دبائے جائیں۔ ان کے کانوں میں گنگننے تیل ڈالے جائیں،
 جو کسی قدر گرمی کی طرف میلان رکھتے ہوں (یعنی گنگننے سے ذرا زیادہ گرم ہوں)
 انکے عضلات اور جڑوں میں (ترروغنیوں سے) تری پہنچائی جائے، انکی گدیوں
 کے نیچے گرم کتے رکھے جائیں، نیند سے یک سخت بیدار نہ کئے جائیں۔ اگر دو غمبات
 جو ہوئیں اور ان تمام چیزوں سے بچائے جائیں، جن کی بویں حدت ہو۔
 اور سٹوٹین بخار اور دریائی اسفنج ان مریضوں کو سونگھائے جائیں +

دور و سمر بخار کی حالت میں | اس کی تدبیر یہ ہو کہ مریض کو ہاتھ پاؤں، اور
 خصوصاً اسکی رانیں باندھی جائیں۔ انکے قدموں پر پٹی کسی جائے، اور انکی ماش کی
 جائے۔ شافہ چڑھائیں، جو مادہ کو نیچے کی طرف جذب کرے۔ اور سر کو ممبرد است
 معلومہ سے (مثلاً گلاب وغیرہ سونگھا کر) قوت پہنچائیں + اگر نزلہ اور کھانسی کی
 سی کوئی رکاوٹ نہ تو گل سرخ۔ بغشتہ۔ جواور برگ بیدارہ وغیرہ کے مطبوخ
 سے مریض کے سر پر نطول کریں۔ اسی طرح روغن گل اور روغن بیدارہ کا
 لہ اس کے چند نام ہیں۔ عین ماکول۔ گل خردہ۔ دنی دکھانے کی مٹی، گل نیشاپور کی گل خردہ کی
 گل، اصفہانی۔ ایک بہت سفید مٹی ہے +

استعمال بھی (اُسی وقت کیا جاسکتا ہے، جبکہ نزلہ اور کھانسی نہ ہو) *
 اور جب اس سے کام نہ چلے اور دوسری سسکون نہ آئے تو ان ٹھنڈے
 نطو لوں کے ساتھ بالونہ جیسی کچھ ملین دوائیں، اور خشکاش جیسی کچھ مخدر دوائیں
 بھی شامل کر دیں * مگر دودھ (سر پہ) بخار زائل ہونے سے پہلے نہ دیا جائے
 (اور نہ ڈالا جائے) چنانچہ اگر قوت قوی ہو تو بکری کا دودھ، اور اگر قوت ضعیف
 ہو تو عورت کا دودھ (سر پہ) دیا جائے *۔

دودھ سے اُس وقت پرہیز کرنا ضروری ہے، جبکہ بدن میں نیند لانیوالی
 رطوبت کی کثرت ہو، اسی طرح اس وقت تمام مرطبات (نطول اور روغن وغیرہ)
 سے بچنا چاہئے * مرطبات تو اُسی وقت استعمال کئے جاتے ہیں، جبکہ بخار رات
 از قہم دغانی ہوتے ہیں سر میں خشکی ہوتی ہے۔ اور نیند کم آتی ہے۔ چنانچہ
 جب سر بخار رات رطبہ سے بہت زیادہ بھرا ہوا ہو تو انہیں نیچے کی طرف،
 شافوں اور حقنوں کے ذریعہ جذب کرنا چاہئے۔ اور اسی مقصد کے لئے
 زیرین اعضا کو خسیوں تک باندھنا چاہئے *۔

کھانسی بخار | بخار والوں کو علی العموم گرمی یا خشکی تو کھانسی عارض ہو جاتی
 کی حالت میں ہے۔ ایسی صورت میں مناسب ہو کہ مریض اپنے مُنہ میں حبّ
 سال اور خشکاش کے لٹوق رکھے، جو ٹھنڈے مغزوں، اور نشاستہ وغیرہ سے
 بنائے گئے ہوں۔ اور مبرد مرطب قیروطیاں استعمال کرے، جو خالص روغن گل
 سے اور لعاب اسپنغل اور آب خرفہ وغیرہ سے بنائی گئی ہوں *۔

بھوک کا بند ہو جانا | (بطلان شہوت) گاہے اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فمعد میں
 کوئی خلط ہوتی ہے جس کی پہچان بطلان شہوت کے باب میں بتائی جا چکی ہو یہ
 خلط تھیں یا دستوں سے خارج کی جاسکتی ہے۔ اور بسا اوقات مریض کو اس تدبیر سے

فائدہ پہنچتا ہے کہ انگلی حلق میں داخل کیجاتی ہے۔ اور معدہ میں ہیجان پیدا کیا جاتا ہے جو خصوصاً جبکہ تھکے کی شکل میں کوئی چیز کڑھوی (صفراوی) یا ترش خارج ہو جائے گا ہے جو کہ بند ہونے کی وجہ کوئی کمزوری ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں معلوم تھویر سے اس مزاج (سور مزاج) کا علاج کیا جائے، جو صفت کا موجب اور سبب ہو۔ ایسے مریضوں کو ایسی خوشبوئیں سنگھائیں جو بھوک بھر کا نیوالی ہوں مثلاً ستون کی بوجو پانی میں بھگو یا گیا ہو، یا پانی اور سرکہ میں بھگو یا گیا ہو۔ اور وہ جو ارش دیں جو بخار والوں کی طرف منسوب ہے۔ اور تھوڑی سی شراب (خالص پانی یا گلاب میں ملا کر) دیں۔ اور کیلے خوشبو دار پھلوں کے جو شانہ سے پلائیں، کسی قدر قرصیں کا سرکہ، مچھلی کا قرص یا جلدی (بنہ غلام) کا قرص وغیرہ چٹائیں +

قرصیں وہ سالن ہے جو مچھلی، بھیر کے گوشت، ادرک لپے سے بنایا جاتا ہو۔

یہ چیزیں سرکہ میں سبز دیوں اور سالوں کے ساتھ جوش دیجاتی ہیں بھیر کو چھوڑ

دیا جاتا ہے، جس سے یہ ہم جاتا ہے متروم +

چند ابتدائی ایام کے بعد معدہ پہنچا کر اسے بنائے ہوئے ضا و است

لگائیں، جن میں فستین اور صبر بھی ہو + اسی طرح معدہ پہنچو خوشبو دار

روغنوں کا لگانا بھی بہت نافع ہوتا ہے +

بولیموس (اس کو جوع البقر کہتے ہیں۔ اس میں سائے اعضاء کی ضرورت کے

باوجود معدہ میں غذا کی طلب نہیں ہوتی ہے) + ایسی حالت میں مشروبات

سے علاج کریں۔ طین نجاحی (گل خراسانی) اور گل ارمنی سرکہ میں تر کر کے

لے شدا جوارش طباشیر اور جوارش آملہ وغیرہ +

لے شدا ہی۔ سیب وغیرہ +

سنگھائیں۔ اسی طرح مصنوعات، صاف گیہوں کی گرم روٹی اور ٹہنے ہوئے گوشت سنگھائیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں بازو سے جائیں، اور کان اور بال کھینچے جائیں۔ ان کے دماغوں کو مبرد اور مرطوب نطو لوں سے تقویت پہنچائیں۔ کیونکہ ان لوگوں میں بولیموس زیادہ تر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ فم معدہ کی حس اُن عصبی شاخوں کی مشارکت سے باطل ہو جاتی ہے، جو فم معدہ کی طرف حس لاتی ہیں (عصب ریزی معدی یا عصب اربع کی شاخیں جو دماغ سے ٹکڑے آتے ہیں) بدن تو غذا کا تقاضا اور اس کی طلب کرتا ہے مگر فم معدہ کی حس اس کا تقاضا نہیں کرتی ہے) +

زبان کا سیاہ ہو جانا | انکی زبان پر سیاہی (اگر آجائے تو) چھوڑ دی نہ جائے بلکہ اُن چیزوں سے رگڑ دی جائے (اور جالی چیزوں سے صاف کر دی جائے) جو تجھے معلوم ہیں۔ ورنہ سر کی طرف خبیث بخارات صعود کر کے سر سام پیدا کر دیں گے +

شہوتِ کلیبیہ | (بھوک کا ہونا) اس حالت کا علاج ٹھنڈی اور روغنی چیزوں اور حلوں (اور مٹھائیوں) سے کریں (یعنی اس قسم کی چیزیں کھلائیں۔ ان سے بھوک کم ہو جائے گی) +

ضعفِ قلبِ غشی | جو بخار والوں کو عارض ہو + گا جو بخاروں میں فم معدہ پر صفراء کے گرنے سے غشی لاحق ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مناسب بھوک باری سے پیشتر یا باری کے وقت آبِ انار اور آبِ انگور خام کے ساتھ خنجر سمیز لایمیا کی روٹی) کا ٹکڑا دیں +

لہٰذا موصوفیٰ قریب سے مشابہ ہوتا ہے۔ مگر یہ کیونکہ بچے سے بنایا جاتا ہے۔ اور اس میں لسن اور دبا زیادہ بھرا جاتا ہے۔ بقول بعض موصوفیٰ وہ سالن ہر جو پوزوں، تیترا کبک سے دوسری گرم یا ٹھنڈی ترکیبوں کے ساتھ سرکہ میں پکا کر تیار کیا جاتا ہے +

یہ جاننا چاہئے کہ جب غشی اور بخار دونوں ساتھ جمع ہو جائیں تو غشی کا علاج مقدم ہونا چاہئے۔ اور اگر مقدار دینے کی ضرورت ہو تو تین درہم زرا، ماشہ پُرانی شراب میں تھوڑی سی روٹی کر کے دیں۔ ورنہ سبب کا پُرانا شربت ہیں جسے فضلات (پہلے ہونے کی وجہ سے) تحلیل ہو چکے ہوں۔ پسند زیادہ تر غشی میں امٹا کر دیتی ہے (اس لئے اس سے گریز کرنا چاہئے) اور نرم حنفہ بہت موافق تدبیر ہے۔ اور تھے انکے لئے مفید امر ہے۔ اسی طرح پتہ ٹیوں کا باندھنا، اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر گرم پانی میں رکھنا (اچھی تدبیر ہے)۔ جب غشی سے مرہق اتفاقاً پاسے، تو ہوشیار رہو دانائی کی بات یہ ہے کہ اسے جو کاسٹور (برف سے) ٹھنڈا کیا ہو اکھلاؤ۔ پس میں انار دانا بھی ڈالا

کیا ہو؟
ضیق نفس | بخار والوں کو ضیق نفس کا ہے اس وجہ سے عارض ہوتا ہے
(تشنگی نفس) کہ تنفس کے عضلات میں تشنج اور خشکی لاحق ہو جاتی ہو اور اس کا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حلق کی طرف مادہ خالصہ (کھانکھوٹا مادہ) گرتا ہو اور گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس عصب میں ضعف آ جاتا ہے۔ جو تنفس کے اعضاء کی طرف آتا ہے۔

پہلی قسم کا علاج رطوبت پیدا کرنے والے مرہموں سے کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کا علاج اُن چیزوں سے کیا جاتا ہے جو خواہش (خناق) کو روکتے ہیں (یعنی خناق کی طرح علاج کریں)۔ اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ دماغ کے مزاج میں اعتدال پیدا کریں، گردن پر ایسے روغن لگائیں جو سرد تر ہوں اور گاہے سحرہ پر بھی ترانہ کر دیا (چراغہ قرعہ، خرف، سفندل، روشن گل وغیرہ جیسی چیزیں رکھی جاتی ہیں)۔

شدت کرب جب فم معدہ کی وجہ سے، اور فم معدہ میں کسی تیز خلط کے آنے کی وجہ سے کرب میں شدت ہو جائے، تو معدہ کو ان غذاؤں سے ٹھنڈا کیا جائے جنہیں تو جانتا ہے۔ چٹکے جھلے جائیں برلیں کو ایسے مقام پر رکھا جائے جو پانی کی حرکتوں سے قریب ہو (مثلاً فواروں کے پاس) بستر پر ٹھنڈی شاخیں، ٹہنیاں اور ریاحین بارود مثلاً نیلوفر اور گلاب کے پھول بچائے گئے ہوں ٹھنڈے خوشبودار پھلوں سے نصوحتات بارود بنا کر لان ٹہنیوں پر چھڑکے جائیں یا طباقوں میں رکھے جائیں اور صندل (فرش پر بچھایا جائے) +

ٹھنڈے حنّے، جو آب کدو، آب خیار، عصاۃ خزوف، حنّی العالم (سداہار) اور روغن گل سے بنائے گئے ہوں، کرب و جھپٹی میں اکثر مفید ہوتے ہیں +

عسراۃ وراو (نگھنے میں دشواری) جو بخار کی حالت میں عارض ہو :

اگر یہ صورت واقع ہو۔ اور بخار از قسم حائے مطبقہ ہو، تو فصد کریں۔ اور تھوڑا سا خون نکالیں۔ اور غذا کے ساتھ سرکہ اور کاہودینا بشرطیکہ بھوک کسی قدر اچھی ہو، ورنہ صرف مارا شیر پلایا جائے + قبض شکم سے بچنا چاہئے (یا قبض پیدا کرنے والی غذاؤں سے بچنا چاہئے) اور اگر قبض ہو تو اوپر سے مہل دینے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ شافہ اور حقنہ استعمال کیا جائے +

برد اطراف (ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہو جانا) بسا اوقات حرارت بدنی اندر گرائی میں چلی جاتی ہے۔ اور اطراف یعنی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور

لہ نصوحتات وہ پانی کھاتے ہیں۔ جو ٹہنیوں پر چھڑکے جاتے ہیں +

یہ ان کا منتہی الشیوخۃ فیہا بعض الیفق (حیات) بعض الیفق اے

بعض البجودۃ +

اندرونی حرارت سر کی طرف بخارات روانہ کرتی ہے ایسی صورت میں چاہئے کہ ہاتھ پاؤں گرم پانی میں ڈالے جائیں، اور ٹھنڈا پانی ہرگز نہ پلایا جائے۔

حمیات صفراویہ کلام کلی

اقسام۔ صفراوی بخاروں کی تین قسمیں ہیں: غیب دائرہ (باری کا تجاری بخار) غیب لازمہ (جس میں شدت تیسرے روز ہوا کرتی ہے) اور مرقوق (جس میں نہ باری ہوتی ہے۔ اور نہ فترہ یعنی کمی)۔

غیب دائرہ دو طور پر ہوتا ہے غیب خالصہ جو خالص صفرا سے پیدا ہوتا ہے، اور غیر خالصہ۔ جو ایسے صفرا سے پیدا ہوتا ہے جو بلغم سے ملکر گاڑا ہو گیا ہو اور یہ دونوں (صفرا و بلغم) اس طور پر مل گئے ہوں کہ دونوں ملکر ایک ہو گئے ہوں۔ اسی اعتبار سے غیب خالصہ شطر الغیب سے علاحدہ اور ممتاز ہے کیونکہ شطر الغیب میں دو مادے (گرم اور سرد یعنی صفرا اور بلغم) الگ الگ متعفن ہوتے ہیں (چنانچہ ایک روز صفراوی بخار کی باری آتی ہے، اور دوسرے روز بلغمی کی صفراوی بخار کی باری سخت ہوتی ہے۔ اور بلغمی کی نرم)۔ لیکن غیب غیر خالصہ ایک مادہ سے پیدا ہوتا ہے جو (بلغم و صفرا سے) معزوج ہوتا ہے (یعنی اس میں دونوں مادے الگ الگ متعفن نہیں ہوتے، بلکہ دونوں ملکر ایک مادہ بن جاتے ہیں)۔ یعنی جس میں گرم مادہ کے ساتھ کسی قدر سرد مادہ مل جاتا ہے، جو غلیظ ہونے کے باعث دیر میں متعفن ہوتا ہے، مشکل نفع پاتا، اور مشکل تحلیل ہوتا ہے۔ چنانچہ شطر الغیب کی نو بتیں دو ہوا کرتی ہیں۔ ۱۔ اور غیب غیر خالصہ کی ایک رچہ کہ بلغمی اور صفراوی دونوں بخاروں کی علامات و عوارض لئے برعے آتی ہیں۔

غلبہ غیر خالصہ بسا اوقات بہت طویل پکڑتا ہے۔ چنانچہ یہ بخار کبھی کبھی چھ ماہ تک چلا جاتا ہے۔ اور گات، انجم کار جسم و عضلات پر جاتا مارتا رہتا ہے اور تلی بڑھاتی ہے۔
تپ مخیرقہ: یہ ایک قسم کا لازمی بخار ہے جس کا اتار پڑاؤ (فتور و اشتداد) بالکل محسوس نہیں ہوتا اور اس کے اعراض نہایت سخت ہوتے ہیں، بسکی وجہ یہ ہے کہ مادہ نہایت تیز اور زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ یا یہ مادہ خصوصیت سے دل کے قریب وجود میں متعین ہوتا ہے، یا فم مدہ کی رگوں میں، یا بگکے اور گردہ، الغرض دل کے قریب وجود کے اعصار شریفہ میں یہ مادہ متعین ہوتا ہے۔ بخلاف اسکے غلبہ دائرہ میں صفرا گوشت (لحم) اور جلد ہی میں متعین ہوتا ہے۔ اور غلبہ لازمہ میں صفراؤ ان عروق میں پھیلا ہوا ہوتا ہے جو دل سے دور واقع ہیں +

صفراوی بخاروں میں	صفراوی بخاروں میں تشنگی، بقراری۔ اور پینے زیادہ
عوارض و علامات	ہوتی ہے پائینہ نہیں آتی، مریض کو نہ یان ہوتا ہے بستی ہوتی ہے، منہ کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ ہونٹ خشک ہو جاتے اور کبھی پھٹ جاتے ہیں اور درد سر ہوتا ہے + چونکہ ان بخاروں میں صفرا کا میلان بدن کے بالائی اور بیرونی حصہ اور جلد کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے۔

غلبہ مطلق۔ تجاری بخار

اس کو یونانی میں طریطاًوس کہتے ہیں (غلبہ مطلق سورہ و غلبہ سورہ پکڑتی ہے)
علامت: اس بخار کی باریوں میں پہلے پہلے قشعر یہ ۱ اور

طریطاًوس کے معنی خشک کے ہیں۔ کیونکہ اسکی باری تیسرے روز آیا کرتی ہے (طریطی یعنی تین) اکثر زبانوں میں مثلاً ہندی، پنجابی، یونانی اور انگریزی میں باوجود تھجہ مسافت کو طریطاًوس کا لفظ تین کے معنی میں آتا ہے +

سوئی کی سی چھین معلوم ہوتی ہے، اس کے بعد سردی لگتی ہے اور بدن میں نہایت سخت لرزہ شروع ہو جاتا ہے، جو تمام لرزوں سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور سردی سے خالی ہوتا ہے۔ یا کسی قدر سردی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اس میں سردی (جو قدر بھی ہوتی ہے اس) کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حرارت غریبی اندرون حصہ بدن کی طرف مادہ کے پاس چلی جاتی ہے (لہذا یہ کہ اس کا مادہ سرد ہوتا ہے) اور سوئی کی سی چھین محسوس ہوتی ہے۔ پھر یہ لرزہ باوجود شدت کے بہت جلد رفع ہو کر بدن گرم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے لرزے کا سبب (لرزے کی بحث میں) بتایا جا چکا ہے۔ اس بخار میں لرزہ بہ نسبت آخری نوبتوں کے پہلی نوبتوں میں زیادہ قوی اور سخت ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حمی رنج میں بہ نسبت اگلی نوبتوں کے (پہلی) نوبتوں میں زیادہ قوی اور تیز ہوتا ہے۔ اسی طرح لرزہ اس بخار میں شدت سے شروع ہوتا ہے، اور پھر آہستہ آہستہ نرم ہو جاتا۔ اور بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن رنج میں اس کے برعکس (لرزہ نرمی شروع ہو کر سختی اختیار کرتا ہے۔ اور دیر میں ختم ہوتا ہے) جب یہ بخار لاترہا ہو تو خوب پسینہ آتا ہے، اس بخار میں قارورہ سرخ اور نارہی ہوتا ہے۔ اگر یہ بخار غیر خالص ہو تو ایسی صورت میں قارورہ کاڑھا اور خام ہوتا ہے۔

غلب کی حرارت بہ نسبت محرقہ کے بے خطر ہوتی ہے۔ نیز اس بخار میں اگر کچھ دیر تک بدن پر ہاتھ رکھا جائے تو جتنی زیادہ دیر ہوتی جائیگی اُسی قدر (ہاتھ میں) سوزش بڑھتی ہوئی محسوس ہونگی۔ بلکہ کچھ سوزش (ہاتھ میں) اور گت باقی ہے۔ برعکس اس کے محرقہ میں سوزش زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے۔

غلب میں جو عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ اُن میں سے یہ ہے کہ قیند اوچاٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن سر میں گرانی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر بخار غیر خالص ہو تو

کبھی کبھی گرانی بھی ہوتی ہے۔ تشنگی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ مرین کو غصہ بڑھ جاتا اور اس کا مزاج چڑچڑا ہوا جاتا ہے۔ گفتگو وبال جان معلوم ہوتی ہے (مرین دینا پسند نہیں کرتا) نبض دیگر حیات کی نسبت زیادہ تیز اور سریع ہوتی ہے نبض کا انبساط و انقباض یکساں نہیں ہوتا۔ بلکہ مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ انتہا کے وقت مادہ نبض کو بے تکلف تیز کرتا۔ اور اس کے اختلاف کو بڑھا دیتا ہے۔ لیکن اس میں نبض کا جو کچھ اختلاف ہوتا ہے وہ تمام دوسرے غلطی بخار و نکلے کا لحاظ سے بہت ہی کم ہوتا ہے۔ لیکن نبض میں کچھ صلابت ساتھ ہوتی ہے نیز اس میں نبض بہت قوی ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر اوقات نبض میں اختلاف ہوتا ہی نہیں۔ سوائے اس اختلاف کے جو نفس جمی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور سبب (مثلاً ثقل مادہ) نہیں ہوتا +

زمانہ ابتداء میں جب تک کہ بخار اچھی طرح نہ پھیل جائے (چڑھ جائے) یقیناً نبض میں تضابط ہوتا ہے۔ پھر جب بخار چڑھ جاتا ہے، تو نبض قوی، سریع، متواتر ہو جاتی ہے۔ جس کا اختلاف ایسا زیادہ نہیں ہوتا ہے +
 مذکورہ بالا علامات کے علاوہ مرین کی عمر، عادت، ملک، پیشہ، سمند، اور موسم سے بھی اس بخار کی تشخیص میں مدد ملتی ہے۔ اور اس امر سے بھی مدد ملتی ہے کہ آیا اس وقت میں غیب زیادہ پیدا ہوا ہے (اور بیت سے لوگ ایک خاص موسم میں مبتلا ہیں) +

فائدہ۔ کبھی دو غب جمع ہو جاتے ہیں۔ اور بار بار روزانہ آنے لگتی ہیں۔ یعنی دو صفر اوئی مادے علیحدہ علیحدہ متعفن ہوتے ہیں۔ جس سے ایک روز ایک مادے کا حمل ہوتا ہے، اور دوسرے روز دوسرے

لہ تضابط نبض، نبض میں پستی، تغیر، اور اختلاف کا ہونا +

ماٹے کا جس سے بظاہر دوزانہ بخاریا یعنی بخار کا شبہ ہوتا ہے، اس لئے جو شخص
نوبتوں سے غلب کو دیکھے گا۔ وہ اس میں غلطی کھا جائیگا اس لئے طبیب کو چاہئے کہ
محصن نوبتوں پر حیات کی تشخیص کا دار و مدار نہ رکھے۔ ورنہ مذکورہ بالا صورت
میں نہایت دھوکا ہوگا) بلکہ دیگر علامات اور عوارض کو دیکھنا چاہئے۔ اور باریوں
سے اس خیال کی تائید و تاکید حاصل کرنی چاہئے (یعنی عوارض و علامات کے ساتھ
اگر باریاں بھی مقررہ اصول پر آرہی ہیں۔ تو اس خیال کی تائید حاصل ہو جائیگی۔
صرف باریوں سے تشخیص کرنا درست نہیں) +

بخاری بخار والوں میں گاہے یہ ہوتا ہے کہ بیداری لاحق ہو جاتی ہے۔
اور تنہائی پسند کرنے لگتے ہیں۔ گا ہواں لوگوں کے جگر کے قریب جوش غلیان سامعہ ہو جاتا

غلب خالصہ اور غیر خالصہ کی تشخیص

غلب خالصہ ایک لطیف اور ضعیف بخار ہے۔ جس کی باری چار سے بارہ گھنٹہ
تک رہتی ہے۔ اور عموماً اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ لیکن عموماً سات گھنٹہ
تک رہا کرتی ہے۔ اگر بارہ گھنٹہ سے بہت زیادہ ہو جائے (یعنی باری بہت دیر
تک قائم رہے) تو سمجھنا چاہئے کہ وہ بخار غیر خالصہ کی قسم سے ہے +

نوبت اُس زمانہ کو کہتے ہیں جس میں بخار کا حمل شروع ہو کر ختم ہو جاتا ہے +
قرہ یا وقفہ اس زمانہ کو کہتے ہیں۔ جو ایک نوبت کے ختم ہونیکے بعد دوسری
نوبت کے شروع ہونے تک ہوتا ہے۔ و و و و و۔ اس زمانہ کو کہتے ہیں جو ایک
نوبت کے شروع ہونے سے دوسری نوبت کے شروع ہونے تک ہوتا ہے +

علیٰ ہذا غلب خالصہ میں بدن بہت جلد گرم ہو جاتا ہے چنانچہ (اسرار کی سردی
کی وجہ سے) ہاتھ پاؤں سرد ہی ہوتے ہیں کہ حرارت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔

غلبہ خالصہ کے دورے سات سے زائد نہیں ہوتے، بشرطیکہ کوئی غلطی نہ ہو جائے، اور کبھی کبھی تو مادہ کی لطافت کی وجہ سے ایک ہی باری میں تینہ کر دینے والے دست یا قے کے ہونے سے بخار ختم ہو جاتا ہے +

قارورہ میں نفع کے آثار پہلے ہی روز یا تیسرے چوتھے روز، یا ساتویں روز ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگر دورے سات سے بہت زیادہ ہو جائیں تو اسے غیر خالصہ کی قسم سے شمار کرنا چاہئے۔ اسی طرح اگر لرزہ کی مدت لمبی ہو جائے (تو اسکو بھی غیر خالصہ سمجھنا چاہئے) غلبہ خالصہ میں فوجوں کا بڑھنا اور یکساں رہنا (اور لرزہ کا وقت سے پہلے آنا ایک خاص نظام سے ہوگا۔ جن میں باہمی تناسب یکساں رہے گا۔ اور سب باریاں اس بارے میں ایک دوسرے کی مانند رہیں گی۔ اس کے برعکس غیر خالصہ میں یہ مختلف اور بے ضابطہ ہوگا +

چنانچہ کسی روز مادہ کی غلطی اور غلبہ کا دورہ ہوگا۔ تو باری لمبی ہو جائیگی اور کسی روز اس کے برعکس باری چھوٹی رہے گی۔ اسی طرح لرزہ کسی روز ایک گھنٹہ پہلے آجائیگا۔ اور کسی روز ایک گھنٹہ سے زیادہ یا کم شیعہ آئیگا +

اسی طرح غلبہ خالصہ میں تمام فوجیں ہر ایک میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اور غلبہ غیر خالصہ میں بخار کی درازی کی تمام علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جو بتائی جا چکی ہیں +

جب بخار کی ابتداء ایسے لرزے سے ہو، جس کی حالت ہم بیان کر چکے ہیں (یعنی سوئی کی سی جھین اور شدید لذت ہو) اور انتہا میں بہت زیادہ پسینہ آئے، تو غلبہ خالصہ ہونے میں کوئی شک نہ کرنا چاہئے +

غلبہ خالصہ میں مریض جب پانی پیتا ہے، تو اس کے بدن میں بخارات رطبہ پھیل جاتے ہیں۔ گو یہ کہ پسینہ آنے والا ہے۔ اور گاہے پسینہ بھی آ جاتا ہے +

غلبہ غیر خالصہ کے ساتھ سر میں نہایت گہرائی اور تپتاؤ محسوس ہوتا ہے۔ ہلکی زوہتیں دراز ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ جو بیس گھنٹے اور تیس گھنٹے تک دراز ہو جاتی ہیں۔ اور اگر تالیس گھنٹے کے باقی حصے میں فقرہ ہوتا ہے (محی غلبہ کا دورہ اگر تالیس گھنٹے کا ہوا کر تا ہے) نہایت بارہ گھنٹے سوجھتا ہے۔ قدر زیادہ لمبی ہوگی، اسی قدر وہ زیادہ غیر خالص ہوگا (اور اُس میں بلغم زیادہ ملا ہوا ہوگا)۔

غلبہ غیر خالصہ میں نفع کے آثار دیر میں نمایاں ہوتے ہیں۔ بدن میں دُبلاپن اور لاغری (جلد) ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ اور گاہے یہ بخار زیادہ پسینہ کے بغیر ورت جاتا ہے۔ اور گاہے سخت لرز کے بغیر یہ شروع ہو جاتا ہے۔ حرارت اس میں اسی زیادہ قوی نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ یکساں طور پر بڑھتی ہے۔ بلکہ طبیعتی ہو پھر آگے چل کر گھٹ جاتی ہے۔ اسی طرح شدید عوارض اس میں کم ہوتے ہیں۔

غلبہ لازمہ اسی بخار میں تیسرے روز سخت باری آتی ہے (یعنی تیسرے روز بخار میں شدت ہو جاتی ہے) اور مندرجہ بالا غلبہ دائرہ کے عوارض و علامات نہایت شدید طور پر پائے جاتے ہیں۔

فائدہ جالینوس کا خیال ہے کہ اگر خون کے متعفن ہونے سے بخار آجائے تو اسکا شمار بھی اسی بخارِ غلبہ لازمہ میں کیا جائیگا۔ کیونکہ جالینوس کا عقیدہ ہے کہ خون متعفن ہونے سے صفراء بن جاتا ہے۔ جالینوس کے اس خیال میں کلام کی گنجائش ہو جو عنقریب آنے والا ہے۔

غلبہ خالص کا علاج اس سے پہلے پہنچے اسہال (اور تنقیہ) و تغذیہ اور دیگر امور کے متعلق جو قواعد حمیات کے مام اصول علاج کے باب میں بتائے ہیں، انکو یہاں بھی مدنظر رکھیں۔ اور اگر سختی سے قائم رہیں۔ اُن کو گھٹنے

سے غلبہ لازمہ لازمی بخار میں تیسرے روز شدت ہو کر آتی ہے۔

قول کی طرف قطعی التفات نہ کریں جو شروع میں مسہلات قویہ اور ہلکہ وغیرہ کی اجازت دیتے ہیں۔ ہاں اگر وہ صورت پیش آجائے، جو ہم بتا چکے ہیں، تو ضرورت شدید کے وقت (۱) ایسا کرنا جائز ہے۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ شروع شروع میں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے، ہلکی سی تلہیں دیدیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل نسخوں میں کوئی نسخہ پلائیں (۱) اعلیٰ تقریباً چالیس درہم یعنی تقریباً ۱۲ تولیہ کو گرم پانی میں بھگو کر رکھ دیں اور صبح کو اس کا زلال لیکر ترنجبین اور شیر خشت ملا کر دیں۔

یا (۲) آب انارین پلائیں۔ (۳) یا (۴) عشق پیچہ یعنی لباب کو ترنجبین اور مویہ منقہ کے ساتھ جوش دیکر پلائیں۔ (۵) یا (۶) آلو بخارا کا زلال (نقشہ اجاص) لیکر ترنجبین یا شیر خشت ملا کر دیں۔ (۷) یا (۸) اس زلال کو شربت بنفشہ یا خمیر بنفشہ (بنفشہ مرتقی) کے ساتھ ملا کر دیں۔ (۹) اگر لعاب اسپنول کو شربت آلو بخارا وغیرہ کے ساتھ دیں تو اکثر اس سے بھی ازلاق اور تلہیں کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ (۱۰) کبھی (۱۱) عدس مسلم اور عشق پیچہ کو جوش دیکر بھی پلاتے ہیں۔ گاہے نرم اور ہلکے قند کرتے ہیں۔ مثلاً یہ حقہ:- خطمی، عناب، سپستان، اصل السوس کے جوشاندہ میں روغن بنفشہ ملا کر یا عصارہ چندر، بورہ ارمنی اور روغن بنفشہ ملا کر (مقررہ اور معلوم طریقے کے مطابق وزن وغیرہ قائم کر کے) حقہ کریں۔ اور یہ تلہیں بھی (جو حقہ وغیرہ سے بتائی گئی ہیں) اس وقت دینی چاہئے جبکہ اس کی ضرورت داعی ہو۔ چنانچہ جب تک تلہیں نہ ہو جائے، مار الشیر جیسی غذاؤں کا دینا مناسب نہیں ہے۔

علاوہ ازیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ غب خالص کے شروع میں اگر کوئی مسلسل دیا جائے تو اگرچہ اس میں کافی نقصان بھی ہے۔ مگر پھر بھی اتنا نقصان نہیں ہے، جتنا کہ اور بخاروں میں ہوتا ہے۔

اگر ممکن ہو تو اس بخار کے تین دوروں تک فصد نہ کی جائے۔ لیکن اگر تین دوروں سے پہلے جوش مرض کی وجہ سے فصد کر لی جائے تو اس میں اس غلطی کا اتنا نقصان نہیں ہوتا۔ جس قدر کہ اور بخاروں میں اس قسم کی غلطی سے بہتر ہوتا ہے۔
 بغیر سخت ضرورت کے نوبت کے دن کسی قسم کی تحریک پیدا نہ کی جائے (یعنی باری کے دن اسہال وغیرہ ویسے جائیں) اور بجز شرائط مذکورہ کے کسی طرح کی غذا نہ دی جائے (یعنی ضرورت شدید کے بغیر کوئی غذا نہ دی جائے)۔
 اس بخار میں تدریجاً شہرہ جات (مثلاً شیرہ تخم خربزہ وغیرہ تخم خیارین) سے ادرا کر لیا جائے۔

باری کے وقت مریض کا بھوکا اور اس کے معدہ کا خالی ہونا نہایت ضروری ہے۔ مناسب ہے کہ جس دن باری نہ ہو، علی الصبح ہر روز سکنجبین پلا کر دیں۔ اور دو گھنٹہ کے بعد ماء الشعیرہ پلا کر دیں۔ نوبت کے بعد بھی سکنجبین کا دینا بہتر ہے۔ اسی طرح (نوبت کے بعد) گرم پانی سے پاشویہ کر لیں (یعنی گرم پانی کے اندر مریض کے پاؤں رکھیں) تو مناسب ہے۔ کیونکہ اس تدبیر سے بقیہ حرارت منجذب ہو جائیگی۔
 میں اسے اچھا سمجھتا ہوں کہ سکنجبین میں مدرات بارودہ (مثلاً تخم خربزہ۔ تخم خیارین۔ خارخسک وغیرہ) کے شیرہ جات ملا کر دیں۔ علی الخصوص اواخر میں (آخری باریوں میں) ایسا کر دیں۔ یا یہ کہ نوبت سے تین چار گھنٹے پہلے سکنجبین دیں۔ اور نوبت کے بعد ماء الشعیرہ پلائیں۔ اگر اس سے بھی زیادہ لطیف کی ضرورت ہو (یعنی ماء الشعیرہ سے بھی لگی غذا دینی چاہیں) تو آب انار۔ یا آب تربوز وغیرہ بھی چیزیں دیں۔

غذا کی لطیف اور تغلیظ کے متعلق جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے تدبیر کاغذ کاغذ خیال رکھیں یعنی جس قدر زمانہ انتہا قریب ہوتا جائے اس قدر غذاء لطیف، نازک و مفہم

کرتے جائیں، شروع شروع میں آتش جو دیں (یعنی کشکاش شیر دیں جو مار شیر کو غلیظ ہوتا ہے) یا روٹی کو سرد پانی میں ملکر دیں (تبرید بنا کر دیں) خواہ اسی طرح (ملکر) دیدیں یا اس ٹی ہوئی روٹی کو چھانکر بصورت شیر دیں۔ کبھی مسورا و رسونگ کی دال بھی دیتے ہیں (مگر دال خوب گلی ہوئی اور پتلی ہوئی چاہئے) اگر معدہ میں غذا ترش ہو جائے اگر قیہ (یعنی معدہ میں ضعف ہے) تو گاڑا مار شیر ہرگز نہ پلائیں۔ بلکہ ضروری ہو کہ وہ نہایت رقیق ہو، اور اگر مار شیر کا پلا نا ضروری ہو تو اس میں تھوڑا سا سبج کرفس جو شیر پلا کر اور اگر معدہ کا مزاج اس سے بھی زیادہ سرد ہو گیا ہو اور بخار بھی زیادہ تیز نہ ہو، اور غلبہ خالص کے قسم سے نہ (خالص صفراوی بخار نہ ہو۔ بلکہ کسی قدر ملغم ملا ہو) تو قیراط کے خیال کے مطابق مار شیر میں تھوڑی سی سیاہ مرتج ڈال سکتے ہیں، پھر اگر علامات پتہ چل جائے کہ بحران عنقریب واقع ہوگا، تو بخار مار شیر، آب انار اور سکنجبین کے کچھ دیں (یعنی غلیظ غذا اُس جھوڑا دیں۔ اور بحران کے وقت جسم کو ہلکا رہنے دیں)۔

پہلے اس بخار میں از قہم میوہ جات انار شیریں۔ انار منجوش۔ اور آلو بخارا پختہ یا خام دے سکتے ہیں۔ تبریز تو اس بخار میں باد جو دلذیذ دینے کے نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ تبریز مسلسل، مدر، معرق اور حرارت کی مدت کو کم کرنے والی چیز ہے۔ چھوٹی چھوٹی کچھریاں (دستنبویات) بھی اگر دی جائیں تو اکثر اس میں نقصان نہیں دیتی۔

سبزیاں از قہم بقولات کہ وہ لگڑی۔ کھیرا۔ کاہلک ساگ، وغیرہ دے سکتے ہیں۔ ان مرض بخاری بخار دالوں کی غذا میں کبھی تو محض ترطیب مقصود ہوتی ہے اور کبھی تبرید و ترطیب (دونوں)۔ چنانچہ محض ترطیب کے خیال سے اس بخار کے آخر میں میوہ کے باز و مرغ کے خینے۔ زردی بیضہ مرث اور حلوان کے بیجے دیتے ہیں۔ آخر ان ذکر کو متلی کی نمورت میں نہ دیں۔ اور تبرید و

ترطیب کے خیال سے آتش جو وغیرہ دیتے ہیں۔ تبرید اگر مد نظر ہو تو اس میں
افراط ہرگز نہ کریں (اور بہت زیادہ ٹھنڈک ہرگز نہ پہنچائیں) خصوصاً
نمائہ ابتداء میں تو زیادہ تبرید نہایت ہی مضر ہے۔ ہاں اگر حرارت تیز تر ہو،
یا خوف ہو کہ وہ بخار تبہ محرقہ یا لازمہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ تو اس صورت
میں تبرید کافی طور پر دیجا سکتی ہے +

جبکہ بحران آجائے اور قاعدہ میں علامت نفع یعنی رسوب محدود پایا جائے
جس کی تعریف ہم بتا چکے ہیں۔ اور (مذکورہ بالا تدبیروں کی وجہ سے) طبیعت مواضع کے
خارج کرنے پر قادر ہو، تو طبیعت کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ ورنہ طبیعت کی میلان
مطابق ادوار، اسہال، قے یا پسینہ لانے کی تدبیر کی جائے۔ طبیعت کی مخالفت
بالکل نہ کریں۔ اور اگر طبیعت کا میلان کسی خاص طرف ظاہر نہ ہو تو دست آور دوا
دیں + چنانچہ سقمونیا ایک دانگ جلاب یعنی شربت شہد کے ہمراہ دیں + یا
ہلیلہ نمونہ منقہ اور بنیوں (مثلاً بیج کاسنی - بیج بادیان وغیرہ) کا جوشاندہ ہمراہ
قرہ ہندی - ترخبین اور امتاس، جس کے اوزان قرابادینوں سے معلوم کر سکتے ہیں
پلائیں + اور اگر زیادہ قوی کر نیکی ضرورت ہو تو شاہترہ - اور شلا دیں + یا سقمونیا نامہ
کریں + ان بخاروں میں قرص طباشیر مہل بھی دینا مناسب ہے، اسی طرح یہ نسخہ بھی مفید ہے
نسخہ - پوست ہلیلہ زرد ۴ ماشہ، شکر طبرزد (مصری) ۵ تولہ ۱۰ ماشہ،
سقمونیا نصف ماشہ، اسے سرد پانی کے ساتھ دیں +

اسکے بعد (اسہال کے بعد) ادوار کی طرف توجہ کریں۔ اور پیشاب لانیوالی
دوائیں دیں، اگر استفراغ سے فراغت حاصل کر نیکی بعد بھی شدید حرارت اور بخار
کافی سوزش اور التهاب باقی رہ جائے تو اسی صورت میں سخت مطلقاً حرارت ادویہ
لے ایک دانگ تقریباً ہر ۲۴ گھنٹہ بھجانیوالی۔ حرارت کو کم کر نیوالی دوا۔ ٹھنڈی دوا،

دیں۔ جن کا ذکر تدبیر امراض حارہ میں ہو چکا ہے۔ اور کسی (سینہ پہ) سرولیب لگانا بھی کافی ہوتا ہے (اسی طرح معالجات کلی اور بخاروں کے عام اصول علاج میں بھی ایسی مطلقیات کا ذکر آچکا ہے) +

حمام کے متعلق ان باتوں کا جاننا ضروری ہو کہ نفع سے پہلے حمام کے نزدیک بھی نہ جائیں (یعنی اس کی بالکل اجازت نہ دینی چاہئے) لیکن نفع کے بعد یا زمانہ انخطاط میں انکے لئے بہترین علاج ہے (اور اس سے بہتر کوئی چیز نہیں)۔ اور خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو حمام کے مادی ہوں +

علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رہے کہ اگرچہ نفع سے پہلے حمام کرنا نقصان دہ ہو لیکن صفرادی بخاروں میں نقصان اس قدر نہیں جتنا دیگر حیات میں ہوتا ہے۔ مناسب ہے کہ اس بخار میں حمام معتدل ہو اور اسکی ہوا خوشگوار (یعنی زیادہ گرم نہ ہو) اور تر ہو۔ جس سے پسینہ رفتہ رفتہ آئے اور انکے دل میں سوزش نہ پیدا ہو جائے (یعنی گرمی کی شدت سے دل نہ گھبرا جائے) اور حمام کے اندر دروغن بنفشہ اور دروغن گل کو پانی میں ملا کر مالش کریں۔ زیادہ دیر تک حمام میں نہ رہیں دیں۔ البتہ اگر ضرورت ہو تو بار بار (مکرر سہ کر) حمام کریں۔ اور جب حمام سے فارغ ہوں تو یک لخت باہر نہ آجائیں۔ بلکہ پہلے ٹیگرم پانی میں جب تک دل چاہے (اور خوشگوار معلوم ہو) ٹھہر جائیں۔ اور پھر جب حمام سے باہر آئیں۔ تو تیلی اور سفید شراب جس میں پانی اچھی طرح ملایا گیا ہو پلائیں۔ اور فوراً کوئی چیز اوڑھ لیں (اور سرد ہو اسے بچیں)، اس سے سخت پسینہ آئے گا اور اگر کوئی حصہ مادہ کا باقی رہ گیا ہو، تو نفع پالیکا۔ بعدہ سرد و تر غذا میں، یا اسی قسم کی سنہریاں دیجائیں +

بخار کے انخطاط کے بعد زیادہ پانی ملی ہوئی شراب دی جاسکتی ہے،

کیونکہ مذکورہ بالا شراب (جس کی حدت پانی سے ٹوٹ چکی ہو) مرض کے
بقیہ کو رفع کر دیگی، اور جس مادہ کا تحلیل ہو نا ضروری ہے، اس سے تحلیل
کر دیگی۔ اور چونکہ اس میں پانی کافی ملا ہوا ہو گا۔ اس لئے یہ پانی تمام اعضاء
میں نفوذ کر کے اس شراب کی جو کچھ گرمی ہوگی، اس کی اصلاح کر دیگا۔ جس سے
یہ شراب کافی برودت و رطوبت پہنچائیگی *
اگر اس بخار میں سخت عوارض، مثلاً دروسر تشنگی، اور بیداری وغیرہ
لاحق ہو جائے، تو جیسا کہ سابق میں ہم انکی تدبیریں بیان کر چکے ہیں، اس کی
تدبیر کی جائے +

اگر بجران کے بعد معمولی سی حرارت لازمہ باقی ہو (یعنی ہر وقت رہنے
والی حرارت باقی ہو چونکہ بخار کی نقاہت کے ساتھ گھاس پانی جاتی ہے) تو مدر
عصارات کے ساتھ سکنجبین ملا کر یا سکنجبین میں مدر بندر (تخم مثلاً تخم خیاریں)
اور مدر بڑیں (مثلاً بیج کاسنی) جوش دیکر پلائیں +

غیب لازمہ | کے علاج میں بھی غیب دائرہ ہی کے اصول کو مدنظر رکھنا چاہئے
(یعنی دونوں کا علاج ایک ہی ہے) ہاں اس میں ایک توفیع کی حالتوں کا
سنا تناسب زیادہ رکھیں (کیونکہ مادہ عروق کے اندر ہوتا ہے، اور شکل نفع پا کر
خارج ہو سکتا ہے) +

وہیم اسپیں تبرید کا خیال زیادہ کریں اور اس مقصد کیلئے سکنجبین پلائیں،
جو تخم خیاریں، اور تخم کاسنی سوتیار کی جاتی ہے۔ اور اسکے دو گنہ بعد مار اشعیر پلائیں *
سوہیم یکہ غذا دائرہ کی بہ نسبت زیادہ زود ہضم اور کم دیں (غذا میں تللیف
کا خیال زیادہ رکھیں) +

چهارم یکہ رسکے زمانہ ابتداء میں ہلکے حقن دیں، اور دوا دہ کر لیں، ہاں نہ می

لہ شلاً آب برگ کاسنی، آب برگ اویان، آب برگ کوسے، ہنر وغیرہ +

اور آہستگی کا ضرور خیال رکھیں زاور حقنوں کے استعمال میں زیادہ احتیاط کر
کام لیں) چنانچہ ابتداء میں کسی قسم کے مہل فیض کی اجازت نہیں ہو زیادہ کوزیادہ
شربت بنفشہ یا مار الفوا کہ جیسی دوائیں دے سکتے ہیں۔ اور حقنہ محض نرم
اور ہلکے استعمال کر سکتے ہیں +

غلب غیر خالصہ کا علاج [غلب غیر خالصہ کا علاج غلب خالصہ میں جن باتوں میں مختلف ہو
وہ باتیں وہی ہیں، جو سرد بخاروں (بلغمی بخاروں) کو علاج میں پائی جاتی ہیں
(کیونکہ اس بخار میں بلغمی مادہ بھی صفرار کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں بلغمی
بخار کے اصول علاج کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں) :

(۱) غلب خالصہ میں (استفراغ کے لئے) گا ہرنیج کا انتظار نہیں بھی کیا
جاتا ہے (اور بلا انتظار نیج کے استفراغ کرا دیا جاتا ہے) اور اگر نیج کا انتظار کیا بھی جاتا
ہے، تو کاسے بخار کے اترنے کا زیادہ انتظار نہیں کیا جاتا ہے۔ ان دونوں
باتوں کی اجازت غلب غیر خالصہ میں نہیں دی جاتی ہے +

(۲) غلب غیر خالصہ میں حمام حرام ہے (یعنی کسی صورت میں حمام نہیں کر سکتے)
کیونکہ حمام سے بلغم خام ان مواد کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جو مقام عفونت میں
(حمام کی وجہ سے) آتے ہیں۔ اور ناکارہ اور متعفن خلط کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا
ہے۔ پھر اس بلغم کا لطیف حصہ تحلیل ہو جاتا اور کثیف حصہ باقی رہ جاتا ہے +
(۳) تغذیہ کے متعلق مندرجہ امور کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے :

(الف) ہمیں (غذا کا طبع) نہ ہر روز غذا دیں، اور نہ ایسی چیزیں جو غذا کو قریب ہو
(مثلاً مائے شیر وغیرہ) بلکہ مناسب ہی ہو کہ ایک دن (لطیف) غذا دیں، اور ایک دن فائدہ کو کھائیں
(ب) ان لوگوں کی غذا میں کوئی جالی اور کوئی ایسی چیز شامل کریں،
جو کسی قدر گرمی پر پونچانے والی ہو۔ مثلاً شہد اور فلفل سیاہ +

(ج) شروع شروع میں غلبہ خالص کی بہ نسبت غذاؤں اور غلیظ دوائیوں اور پھر غلبہ خالص کی بہ نسبت جلد رتج زیادہ لطیف کر دیں۔

(د) اگر اس بنا پر شروع شروع میں تلطیف غذا کی ضرورت ہو تو بجائے نہایت لطیف غذا دینے کے زیادہ تر فاقہ کھانا چاہئے لفاقہ کھانا انتہائی تلطیف ہے، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔

(ہم) اس میں مبروات کا استعمال کم کیا جائے (یعنی تبریک کم ہو چرائی جائے) کیونکہ اس مرض میں صفراء کے ساتھ بلغم ملا ہوا ہوتا ہے۔

(۵) (اگر مادہ کامیلان مقعر کبد اور معار کی طرف معلوم ہوتا ہو، اور بلغم کا غلبہ ہو، تو) بہ نسبت غلبہ خالص کے حقے زیادہ تیز دیے جائیں۔

(۶) قوی سہل دینے کی صورت میں بہ نسبت غلبہ خالص کے نفع کا انتظار زیادہ چاہئے۔

(۷) ان کو اگر مارا شعیر ملا ہو، تو جیسا کہ غلبہ خالص میں ہایت کی گئی ہو، اگر مارا شعیر ترش ہو جاتا ہو تو منضج اور محلل تو ہیں (یعنی ہاضم دوائیں) شامل کر دی جائیں، اسی طرح یہاں بھی ایسی چیزیں شامل کریں۔ بلکہ اس سے زیادہ قوی منضج اور محلل چیزیں ملا کر دیں۔ چنانچہ مارا شعیر میں گاہے حسب مزاج مرین زوفا، سعفر، پردینہ، باکھر، جوش دیکر دیتے ہیں۔ اگر چقدر دیں۔ تو یہ بھی انکے لئے بہتر ہے (اس کو مارا شعیر کے ساتھ پکائیں)۔ اسی طرح آبِ بخود مارا شعیر کے ساتھ ملا کر دینا۔ اور آخر میں صرف آبِ بخود دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔

غلبہ غیر خالص کے علاج میں اولاً یہ معلوم کر لیں کہ یہ غلبہ کس قدر نزدیک یا دور ہے (یعنی اس میں بلغمی مادہ کس قدر ہے) پس اسی تناسب سے علاج میں بلغمی

لہ بعض نسخوں میں یہ عبارت ہے ”پھر جلد رتج غلبہ خالص کی طرح غذاؤں لطیف کریں۔“ اسی نسخہ کو قرشی نے بہتر کہا ہے۔

ماوہ کی رعایت کریں اور غلبہ خالصہ کے علاج سے اسی قدر اس کے علاج کو مختلف کر دیں۔ چنانچہ اگر یہ غلبہ خالصہ کے علاج سے بہت زیادہ قریب ہو تو غلبہ خالصہ کے علاج کو بہت کم مخالفت کریں (بلکہ یہ جس قدر قریب ہے، ہنہدہ علاج بھی اسی کو قریب ہی لایا جائے)۔
فصد اگر قارورہ غلبہ ہو تو فوراً فصد کر لیں اور اس کے بعد فصد کر لینے کے بعد (حقنہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہے گی)۔

تھے اس بخاریں بعد از غذاء تھے کہ انانہایت ہی کامیاب علاج سمجھنا چاہیے۔ اس بخار کے شروع شروع میں اگر کچھ مہل دینے کی ضرورت ہو تو گلقدہ کو پانی میں جو شدیکہ اور سکنجبین ملا کر پلائیں۔ یہ مہل معتدل سے قریب ہے۔ لگاتار ہم ان چیزوں کے ساتھ خیار شنبہ ملا دیا کرتے ہیں۔ اور اگر اس سے قوی مہل دینا ہو تو اس میں تہہ کی تھوڑی سی حریت شامل کر دیں (یعنی تھوڑی سی تہہ اس میں ملائیں)۔

حقنہ کی فضیلت میری رائے میں تو بجائے مسہلات پلانے کے ابتداء میں اگر حقنہ ہی استعمال کر اے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

اگر میری رائے کے مطابق حقنہ دینے کا ارادہ ہو تو ایسے حقنہ کو لیں جن میں خارخک، بابونہ، چقدہ، قرطم، بنفشہ، سپستان، اور انجیر سے تیار کئے گئے ہوں۔ اور ان میں تھوڑی سی تہہ ملائی گئی ہو، نیز املتاس، روغن کنجد اور بورق پڑا ہوا ہو۔ اگر بطنی مادہ زیادہ غالب ہو، تو ایسی صورت میں مندرجہ بالا حقنوں سے بھی زیادہ تیز حقنہ دے سکتے ہیں۔

جو چیزیں انصاف ماوہ کے لئے مددگار ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک تو سکنجبین ہے جسکو کسی قدر گلقدہ کے ساتھ ملا کر دیں۔ اور دوسری چیز سکنجبین اصل ہے (جس میں بہت سی بڑیں ہوتی ہیں) ساتویں روز کے بعد

جو شاذہ فستین جیسی چیز دیں۔ چنانچہ اس میں دونوں قسمیں یعنی تلطیف مادہ اور تقویت مندہ موجود ہے (یعنی یہ تلطیف مادہ بھی ہے۔ اور مقوی معدہ بھی)۔ اسی طرح عرق بادیان یا عرق کرفس میں سکجین حل کر کے دے سکتے ہیں۔

چودہ روز گزرنے کے بعد قرص درد منیر کے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر مرض طول پکڑتا ہوا معلوم ہوتا ہو تو قرص غافٹ یا بطنج غافٹ کے بغیر چارہ نہوگا۔ نیز ضروری ہے کہ شرا سیف کے آس پاس (گرم ٹکڑے سے) گرمی پہنچائیں۔ اور اسی قسم کا ضاد بھی لگائیں۔ اور مراقبہ پر دہ شکم میں کھچاوت اور تناؤ محسوس ہو تو وہاں ایسی دواؤں کا لپیٹ لگائیں جو منہج بھی ہوں اور مرغی بھی۔

جب یقین ہو جائے کہ مادہ میں (نفخ کافی ہو چکا ہے تو پھر سہل یا درود یہ استعمال کریں۔ اور اگر دائیں طرف پسلیوں کے نیچے بوجھ اور درد محسوس ہوتا ہو تو) کوئی پے واہ نہ کریں۔

سہل کے چند اچھے نسخہ جات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں: (۱) یا راج ۵ درم (۱۰ ماشہ) تربہ ۵ درم (۲۴ ماشہ) آب برگسا کا ہوٹے سبز اور غافٹ ہر ایک ۳ درم (۱۰ ماشہ) تخم کرفس۔ ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلی ہر ایک ۵ درہم (۱۰ ماشہ) سب کو باریک پسکر آب کرفس میں گولیاں بنالیں۔ خوراک، ماشہ ۴۔

(۲) غافٹ۔ فستین۔ ہلیلہ کابلی۔ ہر ایک ۵ درہم (۱۰ ماشہ) تخم تربہ ۵ درہم (۱۰ ماشہ) تخم خیار ۵ درہم (۱۰ ماشہ) تخم کرفس۔ شکامی۔ باد آرد۔ ہر ایک ۱۰ درم (۳ تولہ ۱۱ ماشہ) تربہ ایک ۵ درم (۳ ماشہ) خیار شنبہ ۵ درم (۲۱ ماشہ) سوز منقی ۲۰ عدد و سپستان ۲۰ عدد و خیزرہ ۱۰ عدد و گلفندہ جو گل فارسی سے بنایا گیا ہو ۱۵ درم (۴ تولہ ۴ ماشہ) طریق معروف کے

لے تو اس درد منیر کا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے۔

مطابق (یعنی بجز خیار شنبہ اور گلقد سب کو) ہموٹن پانی میں جو شدیکر بعد ایک بڑا پیالہ بھر لیں اور تھوڑا سا سقمونیا اصفادہ کریں (اور پلا دیں) +

کبھی سہل کے لئے ایسی دوا کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہر ایک لحاظ سے قوی و ریک لحاظ سے ضعیف ہو۔ یعنی قوی اس لحاظ سے ہو کہ کڑوح سے کڑوح خلط کا تنقیہ کر کے (اور لیسار و غلیظ مادوں کے خارج کرنے پر قادر ہو)۔ اور ضعیف اس لحاظ سے ہو کہ کیا رگی زیادہ استفراغ بھی نہ کر سکے۔ بلکہ ہم رفتہ رفتہ ایسی دوا سے تمام خلط کا تنقیہ کئی بار میں کر سکیں جس سے مرین یک تخت کمزور نہ ہو جائے۔ ایسی دوائیں وہ ہوتی ہیں، جو تھوڑی تھوڑی ہی دیا جاسکتی ہیں۔ اور کٹھی بہت سی بھی (اگر کم دست لانا چاہیں تو تھوڑی مقدار میں دے سکیں۔ اور زیادہ دست لانا منظور ہو تو زیادہ مقدار میں پلائیں)۔ اسکی تھوڑی مقدار ہی دست آسکین، اور بڑی مقدار ہی اسکی تھوڑی مقدار تھوٹے سر دی مادہ کو خارج کرے۔ اور اسکی بڑی مقدار بہت سے ر دی مادہ کو نکال سکے + کیونکہ چونکہ اسکی تھوڑی مقدار سے عموماً کوئی فعل حاصل نہیں ہوتا (یعنی جب تک کافی مقدار میں نہ پلائیں۔ ایک بھی دست نہیں آتا) اس لئے ہم نے ایک عمدہ نسخہ تجویز کیا ہے (جو مذکورہ بالا اوصاف سے متصف ہے)۔ نسخہ: تتر بد نیم درم (۱۰ ماشہ) یا اس کو کم و بیش حسب ضرورت سقمونیا تقریباً ایک طسوج (دو جر) یا کچھ زیادہ لیکران دونوں چیزوں کو گلقد مذکور (گلقد گل فارسی) میں ملا کر اور معجون بنا کر کھلائیں +

(۲) اسی طرح غاریقون اور سقمونیا اسی طور پر لیکر (یعنی غاریقون ۱۰ ماشہ اور سقمونیا دو جر لیکر) اور گلقد میں معجون بنا کر دیں +

(۳) یا سقمونیا دو جر لیکر ایک اوقیہ (۳۲ ماشہ) تازہ گلاب کے عصارہ میں یا شربت در دیں حل کر کے دیں +

لے پانی کا وزن کم ہے، اس لئے اس میں زیادہ کر سکتے ہیں + غایۃ الفہوم -

حمیٰ محرقہ تب محرقہ

اسکروانی میں فائوسوس کہتے ہیں +

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں (۱) محرقہ صفراوی (۲) محرقہ بلغمی +

محرقة صفراوی ایسے صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ جو اندرون جسم کی کُل رگوں میں، یا خاصکروں کے قرب وجوار کی رگوں میں، یا فم معدہ کی، یا کبد کی رگوں میں بہت زیادہ متغفن ہو جاتا ہے +

محرقة بلغمی۔ بقراط نے "ابینڈیسا" میں لکھا ہے کہ اسکا سبب بلغم شور ہوتا ہے۔ جو دل کے ارد گرد کی رگوں میں متغفن ہوتا ہے۔ بلغم کے شور ہونے کی وجہ تم کو معلوم ہی ہے۔ کہ تیز صفراء کے ساتھ جب مائیت بلغم (رقیق بلغم) ملتی ہو تو بلغم شور پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو صفراء متغفن ہوتا ہے، وہ (احترق کی وجہ سے) رماؤ کی ہوتا ہے، جو بہت سی مائیت سے ملا ہوا ہوتا ہے +

چونکہ محرقہ کے اعراض غیب کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوتے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ اسکی مدت غیب کی بہ نسبت بہت کم ہو +

استعداد بوڑھوں کو یہ بخار بہت کم آتا ہے۔ اور اگر انکو یہ بخار آ جائے تو بچنے کی امید نہیں۔ کیونکہ اول تو یہ بخار بوڑھے اشخاص کو جب تک کہ سبب قوی نہ ہو عارض ہی نہیں ہو سکتا، اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ انکے قوی کمزور ہوتے ہیں۔ ہاں یہ بخار بچوں اور جوانوں کو بہت زیادہ عارض ہوا کرتا ہے۔ مگر چونکہ بچوں میں رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں یہ بخار نسبتاً خفیف ہوتا ہے، اور جب یہ بخار بچہ کو آتا ہے۔ تو سر کی طرف بخارات چڑھنے کی وجہ سے اکثر غنودگی اور نیند زیادہ آنے لگتی ہے +

بقراط کا چیتاں) احمی محرقہ کے بیان میں بقراط نے (ایک لیساکول اور پیچیدہ قول) لکھا ہے جسکے دو معنی ہو سکتے ہیں (بقراط کی عادت چیتاں کھنے کی مشہور ہے) جیسے تپ محرقہ میں رعشہ عارض ہو جائے۔ اس کا رعشہ اختلاط ذہن کی وجہ سے دور ہو جاتا ہے۔ (یہ پہلا مفہوم ہے) یا یہ کہ رعشہ کی وجہ سے اس کا اختلاط ذہن دور ہو جائیگا (یہ دوسرا مفہوم ہے) اگر پہلا مفہوم لیا جائے یعنی تپ محرقہ میں اگر کسی کو رعشہ ہو اور بدبو آئے (اختلاط ذہن) شروع ہو جائے تو اس کے رعشہ کو آرام ہو جائیگا۔ کیونکہ بدبو اسی کی صورت میں دماغ اور اعصاب گرم ہو جاتے ہیں (اور رعشہ کا سبب بدبو ہوا کرتا ہے) اسلئے گرمی دماغ و اعصاب کی وجہ سے رعشہ دور ہو جائیگا)۔

اور اگر دوسرا مفہوم لیا جائے۔ تو یہ مطلب ہو گا کہ اگر کسی تپ محرقہ والے کو اختلاط ذہن ہو اور اسکے بعد رعشہ شروع ہو جائے۔ تو چونکہ مواء دماغ سے اعصاب کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ اس لئے اس کے اختلاط ذہن کو آرام ہو جائیگا۔ عموماً تپ محرقہ تپ ہو کر یا دست ہو کر یا نکسیر پھوٹ کر ختم ہوا کرتا ہے)۔

علامات) یہ بخار مسلسل چڑھا رہتا ہے۔ اسکے فترتے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اعراض نہایت سخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ زبان کھردری شروع شروع میں زرد اور پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ اور بجز بھڑان کہ کبھی دھندلے پینے نہیں، تشنگی بستا یا وہ ہوتی ہے بقراط نے لکھا ہے کہ "اگر تشنگی" اور ہلکی سی کھانسی شروع ہو جائے۔ تو تشنگی بڑھ ہو جائیگی۔ غائبانہ لکھی وجہ یہ ہوگی کہ یہ کھانسی ششوں کی تشنگی کی وجہ سے ہوتی ہے کھانسی کی صورت میں دونوں شش متحرک ہونگے۔ تو کم زور یعنی گلیوں (غذائے) سے ربطت بیگی جس سے یہ تر ہو جائیگا۔ اور کھانسی رنج ہو جائیگی)۔

اس بخار میں حرارت جقدر اندرونی حصہ بدن میں ہوتی ہے۔ ہلکی نسبت

لے فترہ۔ بخار کے کم ہونے کا وقت)۔

بیرونی حصہ بدن میں کم ہوتی ہے۔ اس میں اعضا شکنجی بھی دیکھ۔ بخاروں کی بہ نسبت کم ہوتی ہے +

تپ محرقہ کا سبب اگر عفا ہو تو مندرجہ ذیل تیسہ اعراض زیادہ سخت ہوتے ہیں: بیداری، بیکراری، سوزش، بدحواسی، نکسیر۔ ورنہ سر-کنپٹی کی میسن آنکھوں کا اندر ٹھس جانا۔ خاص صفا کے اندر دیا ستر (دست آنا۔ بھوک کا مرجانا + اگر محرقہ شیر خوار بچوں کو ہو جائے تو دودھ نہیں پیتے۔ اور اگر دودھ پی لیں تو ان کے معدہ میں دودھ خراب اور ترش ہو جاتا ہے +

علاج غلبہ نالص کے علاج کے متعلق جو باتیں تحریر ہو چکی ہیں، انکو یہاں بھی ملحوظ رکھیں۔ اگر کثرت مادہ کی وجہ سے بکے استفراغ کی ضرورت ہو تو بلدی کوئی مٹین دیں۔ لیکن استفراغ کامل تو بغیر نفع کے برگز نہ کریں۔ قصد لینے سے گاسے سوزش تیز ہوتی ہے، ہاں اگر غلبہ خون کی علامات ظاہر ہوں۔ قادمہ سرخ اور مکدر ہو، تو ایسی صورت میں قصد سے ناگزیر ہوتا ہے +

جہاں تک ممکن ہو، غذا نہ دیں۔ یا نہایت لطیف اور کم دیں (یعنی تپ محرقہ میں لطیف غذا کی ضرورت شدید ہے) اور اگر دیں تو وہ جس طرح بالقوہ سرد ہو، اسی طرح اسے بالفعل بھی سرد ہونا چاہئے + لیکن اگر مریض کے مدد حال ہو، غلبہ کا خوف ہو، تو خواہ انکو بھوک نہ بھی ہو، غذا دینی چاہئے، خصوصاً ان لوگوں میں جن میں (مخلخل بدن اور کشادگی مسام کے باعث) زیادہ تحلیل کا خوف ہو۔ کیونکہ عموماً ایسے لوگوں کو بلیموس ہو جاتا ہے۔ یعنی انکو بھوک کا احساس نہیں رہتا +

تلمین بھی غلبہ نالص کی بہ نسبت اس کے اوائل میں زیادہ قوی ہونی چاہئے، الغرض تیز بخاروں کے متعلق جو کچھ تدبیریں اور ہدایتیں لکھی گئی ہیں۔ ان کی طرف

پوری توجہ کرنی چاہئے۔ جبکہ بخا کسی قدر ہلکا ہو کسی قدر کمی کا وقت ہو تو آپ زلال قمر ہندی جس میں مقوڑا سا کافور بھی پڑا ہوا ہو، پلا کر سلا دیں۔ اور میں انکے لئے یہ بھی بہتر سمجھتا ہوں کہ انکو سکنجبین، یا شیر و تخم خرفہ، یا شیر و تخم کاسنی دیں۔ تریبوز انکے لئے نہایت ہی بہتر ہے۔ جو شرائط ہم نے بخار و نکلے علاج کے تذکرہ عمومی میں بیان کئے ہیں، موجود ہوں تو سرد پانی پلایا جائے، اور جبکہ کوئی مانع نہ ہو تو سرد پانی استدر پلا سکتے ہیں کہ جسم کا رنگ سبز ہو جائے۔ چونکہ حواس کے خراب ہو جانے کو آگاہی انکو پیاس کا احساس نہیں رہتا۔ اسلئے بغیر طلب کو بھی سرد پانی گھونٹ گھونٹ ہر وقت پلاتے رہیں۔ خصوصاً جنگی زبان خشک نظر آ رہی ہو۔

اس بخار کے سخت عوارض کی طرف پوری توجہ کریں، اور جو تدبیریں ہم نے لکھی ہیں، ان سے انکا علاج کریں۔ مناسب ہو کہ ہاٹک ممکن ہو کمسیر کی افراط نہ دیں۔ کیونکہ اس میں بہت ہی خطرہ ہے۔ اسی طرح ان کے تنفس کا بہت ہی خیال رکھیں۔ اور انکے سینہ کی خوب حفاظت کریں۔ اور اسکو تشنج سے بچائیں۔ علی ہذا دماغ کی حفاظت کیلئے سر پہ سرکہ۔ روغن گل۔ صندل۔ نگلاب۔ و کاؤر وغیرہ کا استعمال کرتے رہیں۔ یا ان جو خاندوں کو (سر پہ) لٹول کریں جتنا ذکر حیات حادہ کے عام معالج میں آچکا ہے۔ اگر بخاری کی شکایت زیادہ ہو جائے تو اسکی تدبیر کریں۔ چنانچہ اگر ضرورت ہو تو بلا خوف و خطر شربت خشخاش سفید اور اگر زیادہ ضرورت ہو تو شربت خشخاش سیاہ پلائیں۔ اور انتہا کے زمانہ میں جو اقراص انکے لئے مفید ہیں وہ دیں۔ مثلاً اقراص کافور۔ اسوقت میں انکے لئے یہ بھی مفید ہو سکتجبین ۲۵ درہم، تولد ۰۳ ماشہ) سے ۳۵ درہم (۱۰ تولد ۰۲ ماشہ) تک ہمراہ شیرہ تخم خیار، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خرفہ، برائیک، ماشہ سے لے سکتے ہیں۔ سکنجبین کی مقدار طبیب کی رائے کو مطابق ہونی چاہئے۔ مکمل اسکی مقدار

اس سے کم استعمال کی جاتی ہے + مترجم
اور اگر دست آرہے ہوں تو اقرا ص طباشیر قابض دیں۔ ایک چمچ قرص کا یہ
فسخہ بھی مفید ہے: طباشیر، ماشہ، بگل، سُرخ، ماشہ، زعفران، رقی، تخم خرفہ ۱۰، ماشہ -
تخم کاسنی ۱۰، ماشہ، مغز تخم کدو کے شیریں، ماشہ، تخم خیاردہ، ماشہ، مندل ۲، ماشہ
رب السوس ۳، ماشہ، نشاستہ ۳، ماشہ، کافور ۶، رقی۔ سب اشیاء کو کوٹ چھانکر
بطریق معروف قرص بنالیں۔ خود اک، ماشہ +

فسخہ دیگر: بگل، سُرخ ۱۲، ماشہ، تخم خیاردہ، ماشہ، تخم خرفہ، ماشہ، تخم خیاردہ
۷، ماشہ، تخم خرفہ، ماشہ، زعفران، رقی، کافور ۶، رقی، گوند بول ۳، ماشہ، نشاستہ
۳، ماشہ، کتیرا ۳، ماشہ، رب السوس ۳، ماشہ، مذکورہ بالا اشیاء کو کوٹ چھانکر
قرص بنالیں۔ خود اک، ماشہ +

جب یہ بخار اچھی طرح اور نمایاں طور پر اتر جائے۔ تو حام کرائیں۔ جس کا
پانی نسبتاً سرد ہو۔ لیکن جن کو تپ محرقہ نمکین بلغم سے ہو، میرے خیال میں انکے
لئے حام زیادہ سودمند ہوگا +

حمی دموی۔ دموی بخار

جالیئوس کا قول جالیئوس حمی دموی کا منکر ہے۔ اس کا خیال ہے کہ عفونت خون
حمی دموی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کا گمان یہ ہے کہ خون جب متعفن ہوگا تو وہ
صفرا بن جائیگا۔ اور وہ خون نہ رہے گا۔ اسلئے جو بخار خون کے متعفن ہونے سے
آئیگا وہ دراصل دموی نہ ہوگا، بلکہ صفراوی ہوگا، یعنی وہ یا غلب ہوگا، یا محرقہ ہوگا
اس کا علاج جی صفراوی بخار کے اصول علاج کے مطابق کرنا چاہئے +

یہ قول جس طرح بقراط کے قول کے خلاف ہے، اسی طرح واقعہ کو بھی خلاف ہے +

اس مسئلہ میں جو جالینوس (جیسے فاضل طبیب) نے غلطی کی ہے، اس کا بڑا سبب اہلکار کا یہ قول ہے (جو عام و خاص میں مشہور ہو گیا ہے) کہ خون جب کبھی متعفن ہوگا۔ تو صفراء بن جائیگا۔ اس مقولہ کے دو معنی ہو سکتے ہیں :

(۱) یہ کہ خون متعفن ہو کر بالآخر صفراء بن جائیگا۔ یعنی خون عفونت کے بعد صفراء بن جائیگا۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ جب لکڑی جلے گی تو راکھ بن جائیگی۔ یعنی جلنے کے بعد راکھ بن جائیگی +

(۲) خون حالت عفونت میں صفراء بن جائیگا۔ جیسا کہ اگر کوئی یہ کہہ کر لکڑی گرم ہونے کی حالت ہی میں (جلنے کی حالت ہی میں) راکھ بن جائیگی۔ اب ہمیں ان دونوں مفہوموں میں غور کرنا چاہئے۔ چنانچہ اول الذکر معنی تین وجوہ سر غلط معلوم ہوتے ہیں :

(۱) خون جب متعفن ہوتا ہے تو بعد العفونت اس کا رقیق حصہ صفراء اور کثیف حصہ سودا بن جاتا ہے۔ سائے کا سارا صفراء ہو کر گز نہیں بنتا (تو پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ خون جب متعفن ہوگا تو صفراء بن جائیگا۔ کیونکہ یہاں تو صفراء حصہ صفراء اور صفراء حصہ سودا بنے گا) +

(۲) خون متعفن ہونے کے بعد صفراء بنو یا کچھ اور ہم کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے نظر تو خون کی حالت عفونت میں ہی نہ کہ عفونت کے بعد کی حالت میں (کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ متعفن خون سے بھی دمویہ پیدا ہوتا ہے) +

(۳) اگر ہم مان لیں کہ خون عفونت کے بعد صفراء بن جاتا ہے تو اس سے یہ کیسی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ صفراء بھی متعفن ہو اور اس سے بخار بھی آئے (جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے کہ خون کی عفونت کو صفراء ہی بخار پیدا ہو جاتا ہے) کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو چیز عفونت سے پیدا ہو، وہ خود بھی متعفن ہو، کیا تم کو معلوم نہیں ہے

کہ بہت سی چیزیں متعفن ہوا کرتی ہیں، جس کو رقیق و کثیف حصوں الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر نہ یہ رقیق حصہ متعفن ہوتا ہی اور نہ کثیف حصہ یعنی متعفن چیز کی پیدا ہونے کو باعث نہیں عفونت کا ہونا ضروری نہیں ہی اپنا بچہ گندگی کی کیڑے پیدا ہوتے ہیں جو خود متعفن نہیں ہوتے) اور اگر یہ مان لیا جائے کہ متعفن مادہ کی جو چیز پیدا ہوتی ہے اس کا بھی متعفن ہونا ضروری ہی، تو خون کا کثیف اور مادہ صلب بھی متعفن ہوگا۔ اور اس کو (مفراوی بخار کے علاوہ) نمی سواویہ بھی پیدا ہونا چاہئے۔ (پھر کیسے صحیح ہو سکتا کہ خون کے متعفن ہونے سے جو بخار پیدا ہوگا۔ وہ غیب یا محرقہ ہی ہوگا) +

دوسرے معنی بھی باطل اور صحیح غلط ہیں (یعنی یہ بھی غلط ہے کہ خون بحالت عفونت صفراء بن جائے) کیونکہ عفونت در اصل کون و فساد کا ایک ستہ ہے۔ یہ راستہ (کم و بیش) ایک زمانہ میں طے ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی فوری اور آنی چیز نہیں کہ خون متعفن ہوتے ہی صفراء بن جائے، ہاں اس راستہ کو طے کرنے کے بعد خون کا صفراء کی شکل میں مل جانا ایک فوری اور آنی امر ہے۔ زمانی نہیں ہے۔ مگر عفونت ایک ایسا فساد ہے، جو خون میں عارض ہوتا ہے۔ درآخالیکہ وہ خون خون ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بلغم میں بحالت بلغم ہونے کے عارض ہوتا ہے۔ یعنی حالت عفونت میں یہ بلغم نہ سودا بنا ہوتا ہے۔ اور نہ صفراء؛ ہاں یہ ممکن ہے کہ تکمیل عفونت کے بعد انجام کار یہ بلغم سودا یا صفراء بن جائے (الغرض حالت عفونت میں خون کا صفراء ہونا کسی طرح سے ثابت نہیں ہو سکتا اور خون متعفن ہو کر خون رہتا ہے، اور اس سے دوسری بخار ہو سکتا ہے) لہذا بقراط کی یہ رائے کہ خون کی عفونت سے گاؤ بخار پیدا ہوتا ہے، بالکل صحیح ہے (اور جالینوس کا خیال بالکل غلط ہے) +

اقسام دوسری بخار کی دو قسمیں ہیں (۱) حمی عفونت (۲) حرارت اور غلیان کا بخار (جس میں عفونت نہیں ہوتی ہے) جس کا نام بقراط نے سو فوس

بھی رکھا ہے جس کا ترجمہ عربی میں مطبقہ (بخار لازم) ہے بعض لوگوں نے اس بخار کا نام شاپہ قویہ (طاقتور بخار) بھی رکھا ہے +

سونخس کے اس باب [عمر] اس بخار کے مادہ میں غلیان و جوش عروق کے سبب ہنکی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو رگوں میں حرارت کہ گھونٹ دیتے (اور نفس سے روک دیتے) ہیں۔ لیکن گھنٹی اور اسباب سے بھی ہو جاتا ہے، جو کہ حیات یوم کے اسباب سے کچھ زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ یہ بخار جمی یوم اور جمی عفونت کے درمیان حد مشترک ہے (یعنی اسکی حدت و شدت ان دونوں بخاروں کے درمیان ہوتی ہے) چنانچہ جمی یوم میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ اس میں حرارت کا ابتدائی تعلق خلط کے ساتھ ہوتا ہے اور جمی یوم میں ارواح کے ساتھ۔ اور جمی عفونت میں اور اس بخار میں یہ فرق ہے کہ اس میں عفونت نہیں ہوتی + یہ ایک تیز بخار ہے جسکو ہم نہ جمی یوم کہہ سکتے ہیں نہ جمی عفونت، نہ جمی دق + اکثر یہ بخار تپ عفونت یا تپ دق میں بدل جاتا ہے۔ جالینوس نے اس بخار کو اکثر حیات یوم کے قبیلے سے شمار کیا ہے + اس کا یہ بھی خیال ہے کہ دوسری بخار اور کسی بخار کے ساتھ مرکب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب خون متعفن ہوگا تو سب خلطوں کا متعفن ہونا ضروری ہے (پھر ترکیب کیا منہی جالینوس کا یہ خیال اسکے بعض مذاہب سے مختلف اور متناقض ہے مثلاً پہلے تو جالینوس جمی دم کا سرے سے منکر تھا۔ اور یہاں اس نے دم کے متعلق ترکیب و درعم ترکیب کی بحث چھیڑ دی) لیکن ہمیں اس قصے کو زیادہ ملول دینے کی ضرورت نہیں۔ اس سے طبیب کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا +

اسباب جمی دوسری عفونی [اس بخار کا سبب املا و دوسری یعنی خون کی کثرت اور رسدہ ہونا]

لہ جالینوس کی اصطلاح ہے کہ رگوں میں جو کچھ موجود ہے، وہ سب خون ہے اور اگل بھی تقریباً یہی خیال جاری ہے +

جو عموماً دبیقاہدہ) ورزش سے پیدا ہوتا ہے۔ نفع و صوابیکہ ورزش کرنا لازماً کا عادی نہ ہو۔ اسی طرح تنقید کو ترک کرنا اور بہتر نفع و ورزش کرنا اس بخار کا سبب بن جاتا ہے۔ کبھی ترمیمہ جات کے کھانے سے خون میں مائیت زیادہ ہو جاتی ہے جس کو خون متعفن ہو جاتا ہے (اور اس سے یہ بخار پیدا ہو جاتا ہے) یا اس سے خلط خام پیدا ہوتی ہے جو خون کو عفونت کے لئے آمادہ کر دیتی ہے جیسا کہ کلکڑی، کھیرا، کشرنی (نا شپاتی) وغیرہ کے زیادہ کھانے سے ہوتا ہے +

یہ بخار مسلسل چڑھتا رہتا ہے (لازم کی صورت میں ہوتا ہے) اور اس میں فروغ نہیں ہوتا کیونکہ مادہ اس میں عام اور ہر جگہ پیدا ہوتا ہے (یعنی خون کی مقدار بدن میں کثیر ہے) یہ بخار بحران تک یا موت تک مسلسل قائم رہتا ہے +

اصناف (اسکی تین قسمیں ہیں: متناقضہ (گھٹنے والا) متزائدہ (بڑھنے والا) واقعہ (گھٹتا ہوا) +

متناقضہ سب قسموں سے یہ کم خطرناک ہے۔ اس میں دن بدن بخار کم ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بہ نسبت تعفن کے تحلیل زیادہ ہوتا رہتا ہے (یعنی نیا مادہ بقنا متعفن ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ پہلا متعفن شدہ مادہ تحلیل ہوتا رہتا ہے) +

واقعہ یہ ایک سی حالت پر قائم رہتا ہے۔ پناچ کبھی مسلسل ایک ہفتہ تک یکساں چڑھتا رہتا ہے +

متزائدہ یہ سب قسموں میں نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس میں تحلیل و تعفن زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ بخار دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے عموماً ساتویں روز بحران ہو کر یہ بخار تار جاتا ہے۔ اقسام میں کبھی مادہ کے اخراج کا پتہ چلتا ہے اور کبھی نہیں (یعنی اس کا خاتمہ محسوس استفرغ سے ہوتا ہے، اور کبھی غیر محسوس سے) +

کبھی یہ بخار محرقہ اور سرسام کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور کبھی تہہ زیر تہہ

غیر غس پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی خسرہ یا چیچک کی طرف اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ اگر اس بخار میں غنودگی اور نیند زیادہ ہو پیٹ پھول جائے، اور اس کے ٹھونکنے سے دھول کے مانند آواز سنائی دے، اور باوجود دست جاری کر نیکی نفع نہ جائے، مریض نہایت بے قرار ہو، اور دستوں سے کسی طرح کا فائدہ نہ ہو، پھر سبز رنگ کے چوڑے چوڑے دانے (حُصَّہ) نکل آئیں، تو یقین کر لینا چاہئے کہ مریض کی موت قریب ہے۔

علامات خون کے بخار کی علامت یہ ہے کہ بخار لازمی ہوتا ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ درمیں پھول آتی ہیں کپٹیاں اُبھر آتی ہیں۔ اور خون کا پورا پورا انتشار معلوم ہوتا ہے بخار کے ساتھ نہ لرزہ ہوتا ہے اور نہ پسینہ آتا ہے ہاں بچرن کو وقت پسینہ آتا ہے اکثر ناک میں اور آنکھوں میں غارش معلوم ہوتی ہے جو سانس میں تنگی ہوتی ہے کبھی مریض غنودگی (سبات) غالب ہو جاتی ہے۔ اور مریض آسانی سے گفتگو نہیں کر سکتا ربات کرنے میں دشواری لاحق ہوتی ہے۔ اور یہ علامت اچھی نہیں ہے۔ کبھی ان لوگوں کو درم حلق۔ درم لوزتین اور درم لہاۃ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور آنکھوں سے اشک بہتے ہیں۔ اس بخار کی حرارت مقدار میں زیادہ لیکن پانی کے گرم بخارات کی، یا حمام کی حرارت کے مانند نرم و تر ہوتی ہے۔ محرکہ کی حرارت کی طرح خشک (خشنی) نہیں ہوتی نہیں غلیظ لہن، قوی، ممتلی، سریع، اور نہایت متواتر ہوتی ہے۔ قدرے اس میں اختلاط بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کی سرعت اس کا اختلاط محرکہ اور غلب کی بہ نسبت بہت کم ہوتا ہے۔ اس کی حرارت محرکہ جیسی تیز نہیں ہوتی۔ اگر یہ بخار عفونتِ دم سے ہو تو اس کی حرارت اور اس کے اعراض (مقابلہ سوخس کی زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ اور اس کا علاج بھی نسبتاً مشکل ہے۔ اور یہ محرکہ سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ خون کے رقیق یا غلیظ ہونے کا پتہ نو اس خون سے چل سکتا ہے۔ جو ربول،

براز وغیرہ کے ساتھ) خارج ہو کر تاسہ +

سو نو خس یعنی حمی و موسیٰ غلیانی شروع شروع میں تو حمی یوم کر مشابہ ہوتا ہے
ہاں اسکی حرارت بہ نسبت حمی یوم کے تکلیف اور لذت میں کم ہوتی ہے۔ اس بخار میں
(دل میں) جلن محسوس ہوتی ہے۔ سانس پھولنے لگتا ہے (ربو ہو جاتا ہے)۔ قلب
کے ارد گرد اس کے مادہ کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے + لیکن حمی و موسیٰ غلیانی اکثر اوقات
(تمام بدن میں) بالکل یکساں رہتا ہے۔ یا یکساں کے قریب ہوتا ہے +

اگر یہ بخار کسی اور مرض مثلاً خناق، اور ام حلق، ورم لوزتین وغیرہ کی علامت متقل
ہو جائے تو ان امراض کی علامات جو کہ ہر مرض کے باب میں بیان ہو چکی ہیں موجود ہونگی
اگرچہ جب تک بھگنے والی ہوگی تو اسکی علامات نمایاں ہونگی جنکا ذکر آئندہ والا ہے۔ اسی طرح
اگر سر سام، دورہ سر اور ہڈیاں شروع ہوگا تو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اسکی علامات
پیدا ہونگی + اگر یہ بخار طول پکڑے تو نفع کے آثار دیر میں نمودار ہونگے۔ چہرہ پر
لاغری کے آثار ظاہر ہونگے۔ اور اس کی حالت زائد تیز و توف اور غلط طبع کے اندر
استدراخت ہونگی کہ یہ بخار مفرہ جیسا معلوم ہوگا (جس میں کمی بیشی ہوا کرتی ہے) یہ
اختلاف اس امر کی دلیل ہے کہ بدن خام خلط سے بھرا ہوا ہے +

بحران کی مدت کا پتہ نفع کی علامتوں کے ظاہر ہونے سے چلا کر تاسہ + اگر تیسرے
یا چوتھے روز تک نفع کے آثار نمودار نہ ہوں۔ تو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا بحران ساتویں
روز نہ ہوگا۔ عموماً اس بخار کے بحران چوتھے ہی روز ہوا کرتے ہیں +

علاج [اس بخار کے علاج میں تین باتیں مدنظر ہونی چاہئیں (۱) خون استدراک کا
جائے کہ مریض پر غشی کے آثار نمودار ہو جائیں +

(۲) اگر خون نہایت رقیق ہو، اس میں پانی یا صفر ا ملا ہوا ہو، تو سرد

چیزیں کھلا کر خون کو گاڑا کیا جائے۔ اور اگر خون غلیظ ہو، مریض مغلطام

کا استعمال کرتا رہا ہو۔ اور خام خلط کی پیدا کرنے والی اشیاء کھاتا رہا ہو تو خون کے رقیق کرنے کی تدبیر کریں۔

(۳) بخار پیدا کرنے والا جو مادہ ہے، اس کو نفع دیکر تحلیل کرنیکی تدبیر کریں۔ استفراغ اور تھقیہ کرنا چاہیں تو ہاتھ کی نصدی بہتر کوئی چیز نہیں ہو سکتی ہے پس جسوت چاہیں (خواہ خزاں ہو، یا بہار، یا موسم گرما) فصد لے لیں۔ نہ تو نفع کے انتظار کی ضرورت ہو۔ اور نہ بھجان کے وقوع کی حاجت۔ ہاں اگر مریض کو تھمہ ہو تو اس وقت پہلے اسکو منہ دھو جانے دیا جائے، اور تھمہ (کے مادہ) کو نکال دیا جائے۔ اگر بخار برابر قائم ہے تو فصد کرتے رہو یہاں تک کہ مریض غشی کے قریب ہو جائے۔ یا یہ کہ واقعی غشی طاری ہو جائے۔ دوسری صورت اُس وقت مناسب ہو جبکہ بدن قوی ہو کیونکہ دیگر مہذات کی طرح غشی سے بھی قوی مزاج میں سرودت پیدا ہو جاتی ہے (جو اس بخار کے لئے نہایت مناسب ہے۔ مگر کمزور لوگوں میں غشی سے موت کا خطرہ ہے)۔ کبھی محض فصد اور سرد پانی پلانا ہی اس بخار میں کافی ہو جاتا ہے۔ اور کسی تدبیر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ فصد میں یک نخت زیادہ خون نہ نکال لیں۔ بلکہ رفتہ رفتہ فصد لیتے رہیں بشیر تک عجلت کی کوئی وجہ نہ ہو، کیونکہ گاہے غشی کے قریب تک پہنچانے کی ضرورت نہیں پڑتی اور اس سر کم ہی میں کام چل جاتا ہے۔ کبھی فصد بالغ کے بعد (جس میں خون کافی نکالا گیا ہو) فوراً صفراوی دست یا پسینہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پسینہ کو بونچھتے رہیں۔ تاکہ پسینہ مسلسل بہتا رہے۔ بسا اوقات ایسی تدبیر سے شفا رکھنی حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسی فصدی جو کچھ ضعیف یا غشی باقی رہ جائے۔ لطیف غذا کھلا کر و آرام پہنچا کر اسکا تدارک کریں۔ مناسب ہو کر قبض ہمیشہ کھولتے ہیں (زمین دیتے ہیں) اس مقصد کے لئے آب انارین۔ آب انار شیریں۔ یا آب نار میخوش یا زیادہ شیر خشت دار ملی وغیرہ دیں۔ اور وہ بلکہ شایاںات استعمال کرنا پس چہنہ پہلے بتائے ہیں۔ جب نفع کو آثار ظاہر ہونے

لگیں۔ تو اس وقت کا ہے بلیدہ شاہترہ۔ امتناس وغیرہ کے سہل کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے جنہیں تم جانتے ہو۔ اگر کسی وجہ سے ہاتھ کی نصہ لے سکیں۔ تو پیشانی کی دریدہ کی نصہ لے لیں۔ یا ریشانوں کے درمیان چھینو کو ساتھ سنگھیاں لگوئیں۔ اور اگر کسی سبب مانع سے یہ بھی نہ ہو سکے (مثلاً تو میں شہ حال ہوں۔ یا شدید غشی ہے) تو جن دواؤں کا تپ محرقہ کے علاج میں ذکر ہو چکا ہے، انکا سہل دیں۔ تبرید ہو چکی لے ایسی دوائیں استعمال کر لیں۔ جو از قلم مفتحات و مقطعات اور متلی میں سکون بخشنے والی ہوں (مثلاً کبجین بزوری شربت عذاب، شربت اناہ وغیرہ) اگر نصہ لینے سے غشی ہو جائے تو ترشش انگوڑ کے پانی میں روٹی بھگو کر کھلائیں۔ اور اگر خود بخود نکسیر بھوٹ جائے تو جب تک غشی کی نوبت نہ ہو پونچے۔ اسے بند نہ کریں۔

خون کو اگر گاڑا کر نا منظور ہو تو رُب عذاب غیر دیں رُب عذاب بنانے کی ترکیب یہ ہو کہ عذاب ۱۰۰ اورو۔ اڑھائی سیر پانی میں جو شہ میں یا نٹک کی تیل حصہ باقی رہ جائے۔ اور پھر شکر کے ساتھ اسکا قوام کر لیں۔ جب قدر شکر کم ہوگی اور کما قدر بہتر ہے۔ کبھی اسی فائدہ کے لئے مسور کو تیز اور ترش سرکہ میں چکا کر کھلاتے ہیں۔ رُب عذاب یا جرم مسور کے استعمال میں نہایت احتیاط ہونی چاہئے۔ ایسا نہ کہ خون گاڑا گیا ہو۔ اور رُب عذاب و مسور کھلا دیں۔ جس سے خون اور بھجنا زیادہ غلیظ ہو جائے گا۔ تبرید کے لئے آب مسور۔ آب کامو دیں، جس کو برف سے سرد کر لیا گیا ہو۔ ٹھنڈا پانی پلائیں۔ بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو، بسا اوقات اتنا سرد پانی پلانا پڑتا ہے کہ بدن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بدن کا رنگ سبز ہو جاتا ہے جس سے گاہے شفا رکلی حاصل ہو جاتی ہے، اور گاہے اس تدریجی بخار مغنی بخاریں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور پھر قرص گل (قرص ورد) وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہے۔ اس علاج کے موجد دراصل بعض متقدمین ہیں۔ لیکن بعض متاخرین نے اس کو اپنی طرف منسوب

کر لیا ہے +

مارشعیر کا بلانا ایک مفید علاج ہے لیکن اسکا استعمال قبض کے نفع کرنے کے بعد کیا جائے۔ اس کے استعمال کا وقت بہترین یہ ہے کہ (خون میں) جوش ہو۔ بیچینی اور اشتعال شدید ہو۔ بار بار زحقان ہو جاتا ہو +

اگر محض تہریہ پر اکتفا کیا جائے اور فصد اور سہال کی طرف بالکل توجہ نہ کی جائے۔ تو اس سے سسے زائد ہو جائیگی۔ مادہ جمع ہوتا رہیگا۔ اور بالآخر اس میں عفونت و حرارت (بجائے کم ہونیکے) بڑھتی چلی جائے گی +

تنقیہ کے لئے قوت و ضعف کا لحاظ کرتے ہوئے مسہلات صفراء استعمال کریں۔ اور غلط خام کے لئے منفعی پلائیں۔ کیونکہ بسا اوقات غلط خام ہی عفونت کا سبب ہوتی ہے۔ جب تنقیہ وغیرہ ہو چکے تو قرص کا فوراً اور قرص طباشیر دینا شروع کریں اور یہ اقراص بھی اچھے ہیں :

اقراص کے جدیدہ	(۱) طباشیر ۱۰ ماشہ۔ تخم خرفہ ۱۰ ماشہ۔ تخم خیاریں ۱۳ ماشہ۔ تخم کدو ۱۰ ماشہ۔
نسخہ جات	شیریں ۲۱ ماشہ۔ گوند بول ۱۰ ماشہ۔ کیتیرا ۱۰ ماشہ۔ نشاستہ ۱۰ ماشہ۔

ماشہ ۱۲۴ سوس ۲۴ ماشہ۔ سبب شیار کوٹ چھان کر بطریق معروف اقراص بنائیں +

(۲) یہ نسخہ بھی نہایت عمدہ ہے۔ خصوصاً جبکہ جگر ضعیف ہو گیا ہو۔ گل سرخ ۱۰ ماشہ۔

عصارہ زرشک ۱۰ ماشہ۔ تخم خیاریں ۱۰ ماشہ۔ تخم خیاریں ۱۰ ماشہ۔ تخم تربوز ۱۰ ماشہ۔

تخم خرفہ ۱۰ ماشہ۔ طباشیر ۱۰ ماشہ۔ گوند بول ۱۰ ماشہ۔ کیتیرا ۱۰ ماشہ۔ نشاستہ ۱۰ ماشہ۔

ریوند بیچی، رقی، زعفران، رقی، کافور، رقی۔ مذکورہ شیار کے قرص بنائیں +

غذا، غناب یا تمش سرکہ میں مسور چکا کر بطور غذا کو کھلائیں (غذا، غناب یا تمش

عدسیہ دیں) یا غذا میں انار دانہ اور ساق ڈال دیں (یعنی غذا رمانیہ یا سماقیہ دیں) -

اگر ان چیزوں سے قبض ہو جانے کا خوف ہو۔ تو شیر خشک اور آلو بخارا پھانڈہ کو منع قبض کریں

کہ دیا حاض وغیرہ کی نذر بھی دیکھتے ہیں (غذا قرعہ حاضیہ) میرے باتیں کرنا شایاں
 پہنچتی (مشرقی جینی) (۱) سب شامی اور بنیوں میں ہو کر درگاہی کھیلا۔ کاشی غرق
 حاض۔ دھنیا وغیرہ دے سکتے ہیں +

اگر دوسرے خفقان۔ بخوابی اور غنودگی لاحق ہو۔ یا کسی کی کثرت ہو جس سے
 قوت کے کمزور ہو جانے کا خوف ہو یا دوسرے شدید اعراض پیدا ہو جائیں۔ تو جیسا کہ
 ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں، ہر ایک چیز کا علاج کریں +

حمی بلغمیہ تب لمغی

تمہیں یہ معلوم ہے کہ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) نامہ (۲) لازمہ۔ اسی
 طرح اس بخار کا سبب بھی تم کو معلوم ہے + تمام حیات کے مانند اس کے بھی
 چار اوقات ہوتے ہیں۔ کم سے کم انکے ابتداء کا زمانہ علی العموم اٹھارہ روز ہوتا ہے
 اور علی العموم یہ چالیس اور ساٹھ دنوں کے درمیان اکھڑتا ہے جس بخار کے
 فترے صاف ہوں (یعنی بخار کے اترنے کے بعد بدن میں گرمی باقی نہ رہے)
 خصوصاً جبکہ بخار کے اترتے وقت خوب پسینہ آئے۔ تو یہ سب قسموں میں کم خطرناک
 ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ رقیق اور کم ہے۔ اور بدن متخلخل ہے +
 چار زمانوں میں سب سے زیادہ طویل زمانہ نزدیک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی
 یاد رہے کہ اس کا زمانہ انحطاط بھی غیب کی بنسبت بہت زیادہ طویل ہوتا ہے +
 اقسام کبھی متعفن ہونے والا بلغم غلیظ زجاجی ہوتا ہے اور کبھی بلغم ترش اور
 کبھی شیریں۔ اور کبھی نکمیں۔ اور یہ تو تم کو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ نکمیں بلغم سے
 محض کس طرح پیدا ہوتا ہے +

استعداد عموماً یہ بخار ان لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے جن کے مزاج مرطوب ہوتے ہیں

یا جو ورزش نہیں کرتے اور نہایت آرام پسند ہوتے ہیں۔ بلور صول اور بچو کو بھی یہ بخار زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ خوراک کو بھی زیادہ ہوتا ہے۔ جن کو بدضمی کی شکایت نہ ہوتی ہے۔ یا جو نوک کھانا کھا کر بحالت استقامت ورزش یا حمام کر لیتے ہیں۔ یا جن کو ہمیشہ ترش دکاریں آتی رہتی ہیں۔ یا جن کے معدہ پر نہ لگتا رہتا ہے۔ جو معدہ میں تعفن ہو جاتا ہے۔ اور جنہیں ہمیشہ درو معدہ کی شکایت رہا کرتی ہے۔ مکتہ یہ کلیہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس بخار کے ساتھ سردی ہوتی ہے اس میں بعض فتنے اور صغیر ہوتی ہے +

علامات مؤظہ حمی بلغمیہ دائرہ کو یہ! فی میں امقرئیں سکتے ہیں اگر اس بخار کا مادہ بلغم زجاجی یا حامض ہو تو وہی بہت زیادہ لگتی ہے۔ اور زجاجی بلغم ہونکی صورت میں لرزہ نہایت ہی شدید ہوتا ہے۔ لیکن ستری اس میں ایک سخت شروع نہیں ہوتی۔ بلکہ ہاتھ پاؤں سے رفتہ رفتہ شروع ہوتی ہے۔ اور آخر میں بدن بالکل برف کے مانند ہو جاتا ہے۔ جو کہ آسانی اور یک سخت گرم نہیں ہوتا۔ بلکہ تدریجاً گرم ہوتا ہے۔ وہ بھی غیر منتظم طور پر یعنی سلسل اور کسان نہیں۔ بلکہ گرم ہوتے ہوتے سرد ہو جاتا ہے۔ پھر گرم ہونا شروع ہوتا ہے۔ گلا ہے زمانہ ابتداء میں سردی کے ساتھ پھر یہی بھی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جو مادہ تعفن ہو چکا (اور تعفن سے گرم اور تیز ہو چکا) ہے۔ اس کی پھر سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور جو مادہ بھی تعفن نہیں ہوا۔ اس سے سردی معلوم ہوتی ہے + جملہ اوقات کی نسبت زمانہ انتہا کے دوروں میں سردی اور لرزہ شدید ہوتے ہیں + اس بخار کا مادہ ایسا نہیں ہے جس کی چھین ہو۔ اور طبیعت کو اسکے خارج کرنے پر مجبور کر دے۔ جس کو تعفن پیدا ہو (اس بخار میں اگر لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس کا مادہ تیز ہے، بلکہ اس کی وجہ مادہ کی سردی ہے کہ اس بخار کی لہ بعض نسخوں میں اصطلاحاً بوس ہے۔ اسے عربی میں مؤظہ کہتے ہیں +

عفونت ایک نرم شے کی عفونت ہوتا ہے۔ اس بخار کے شروع شروع میں کچھ گرمی اور غنودگی محسوس ہوتی ہے۔ اکثر یہ بخار شروع کی نوبتوں میں سردی اور لرزہ کے بغیر بھی چڑھ جاتا ہے۔ اور ایک مدت تک اسی طرح یعنی لرزہ اور سردی کے بغیر اسکی نوبتیں آتی رہتی ہیں۔ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ سردی معلوم ہوتی ہے لیکن لرزہ نہیں ہوتا کبھی اس بخار کے شروع میں مریض کو غشی ہو جاتی ہے، اور گاہے بغیر غشی کے بھی بخار شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس بخار میں فم معدہ ضعیف ہوتا ہے۔ بھوک مرجاتی ہے، اور استمرار نہیں ہوتا یعنی کھانا ہضم نہیں ہوتا، جس سے بدن میں پوری غذا نہیں پہنچتی اور قوت کمزور ہوتی چلی جاتی ہے (یعنی ہضم نہ کی وجہ سے غذا اور قوت کی مدد بند ہو جاتی ہے) اسلئے عموماً اس بخار میں مریض کو غشی کی کثرت ہوا کرتی ہے۔ اگر بخار کا مادہ ممکن بلغم ہے۔ تو پھر یہی سے بخار شروع ہوگا۔ اور سردی کی زیادتی نہ ہوگی۔ اگر بخار کا مادہ بلغم شیریں ہے۔ تو علی العموم پہلی نوبتوں میں بہت دنوں تک نہ پھر یہی ہوتی ہے۔ اور نہ سردی اور لرزہ ہوتا ہے۔

عموماً بلغمی بخار کے دوئے غشی سے شروع ہوتے ہیں۔ گاہے ایسا ہوتا ہے کہ شروع کی نوبتوں میں حرارت زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ اور آخری نوبتوں میں کم ہو جاتی ہے جس کا شائبہ یہ ہو کہ عفونت سب سے پہلے بلغم شیریں کو لاحق ہوتی ہے۔ بعدہ ممکن اور رقیق کی طرف بڑھتی ہے۔ اور اسکے بعد غلیظ اور سرد بلغم کی طرف متوجہ ہوتی ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ شیریں، اور ممکن بلغم بمقابلہ غلیظ اور بارک کے جلد متعل ہوگا۔ اور اس سے حرارت بھی زیادہ پیدا ہوگی)۔

اس بخار میں جب مریض کے جسم کو ہم چھوتے ہیں تو پہلے تھوڑی حرارت معلوم ہوتی ہے۔ پھر جب دیر تک ہاتھ جسم پر رہتا ہے تو حرارت کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ اگر اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ حرارت تمام باتوں میں یکساں محسوس نہیں ہوتی،

بلکہ کہیں تیراؤ کہیں نرم معلوم ہوتی ہے۔ جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا حرارت کسی چھلنی جیسی چیز کے پیچھے سے جھن جھن کر نکل رہی ہے۔ کیونکہ بغم ایک لیسدار شے ہے جو حرارت سے مختلف طور پر متاثر ہو کر مختلف طور پر رقیق ہوتا ہے۔ جیسا کہ تم نے عموماً لیسدار چیزوں کو (مثلاً نشاستہ کو) جوش دیتے وقت دیکھا ہو گا کہ بعض جگہ سے بلبے اٹھ کر پھٹ جاتے ہیں۔ اور بعض جگہ سے نہیں پھٹتے، ان فرض کیجئے پھر اس بخار کی حرارت میں ایسی شدت نہیں ہوتی ہے کہ سوزش، کربا اور پھینپی پیدا کر دے۔ سرد ہوا اور سرد پانی کی ہستما بڑھ جائے۔ نہ اس میں مرلین کی پڑے آثار کھینکنے پر مجبور ہوتا ہے، نہ اضطراب میں کر دیتیں بدلتا ہے، نہ بڑے اور بلبے سانس لیتا ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حرارت بڑھتے بڑھتے ایک یا دو گھنٹہ تک کک جاتی ہے۔ جس سے گمان ہوتا ہے کہ شاید زمانہ انتہا شروع ہو گیا، اس کے بعد پھر حرارت بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تو زمانہ تزام ہی موجود ہے۔ اسی طرح سے یہ بخار کا ہے زمانہ انخطاط میں بھی اترتے اترتے ٹک جاتا کرتا ہے، یعنی بخاروں میں چرکہ رطوبت زیادہ ہوتی ہے، اسلئے اس بخار میں بدن پر نمی تو زیادہ ہوا کرتی ہے۔ لیکن چونکہ اسکی خلط لیسدار ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے بخارات سے پسینہ میں بہت زیادتی نہیں ہوتی۔ اور اگر پسینہ آنا شروع ہوتا ہے تو وہ زیادہ چسپتا نہیں رہتا۔ اس کے متغیراوی بناروں میں پسینہ بہت (فراطے آیا کرتا ہے)۔

اس بخار کی مخصوص علامات میں سے یہ ہے کہ پسینہ کم آتا ہے۔ یا بالکل آتا ہی نہیں، یعنی بخاروں میں پیاس زیادہ معلوم نہیں ہوتی۔ ہاں اگر بغم مارج ہو یا عفونت بہت زیادہ ہو تو اس صورت میں تشنگی معلوم ہوتی ہو مگر پھر بھی دوسرے بخاروں کم ہوتی ہے، ان بخاروں میں عموماً دونوں پہلو پھول جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی پہلو کی

جلد رقیق ہوتی اور تن جاتی ہے (تندو ہوتا ہے) مرین کا رنگ ایسا سفید ہوتا ہے جس میں سبز ہی اور زردی مخلوط ہو یعنی مرین کا رنگ قلعی کے رنگ کی مانند (نوں رصاصی) ہو جاتا ہے حتیٰ کہ (رگاسے) زمانہ انتہا تک یہی رنگ باقی رہتا ہے۔ اور عیساکہ دیگر مہیات کے اخیر میں رنگ سرخ ہو جا یا کرتا ہو اس بخار میں بہت کم ایسا ہوتا ہے۔

نبض اس بخار میں مرین کی نبض ضعیف، پست، اور صغیر ہوتی ہے، و شروع میں متفاوت ہوتی اور اخیر میں متواتر ہو جاتی ہے۔ رنج اور غلب کی بہ نسبت اس نبض کا تواتر اور صغر زیادہ ہوتا ہے۔ اس میں تو اتسار کی شدت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں صغر کی شدت ہوتی ہے لیکن رنج کی نبض کی بہ نسبت یہ زیادہ سرخ نہیں ہوتی۔ بلکہ بسا اوقات اس سے زیادہ بلی ہوتی ہے۔ یا شروع میں رنج کی نبض کو برابر ہی سرخ ہوتی ہے نیز اس بخار میں نبض نہایت ہی مختلف اور غیر متسلم ہوتی ہے۔ بچوں اور کمر و مرصیوں میں نبض کا اختلاف اور بھی زیادہ ہوتا ہے نبض اس بخار کی تشخیص بقابلہ دوسری علامتوں کے نہایت صحت کے ساتھ ہوتی ہے۔

قارورہ چونکہ اس بخار میں سترے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور مادہ سرد ہوتا ہے۔ اسلئے قارورہ شروع شروع میں سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ بعدہ جلد غفونٹ برصی چلی جاتی ہے۔ اسی قدر قارورہ سرخ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور چونکہ اس بخار میں نفع کے اندر خرابی ہوتی ہے۔ اس لئے قارورہ مکرر ہوتا ہے۔ اور گاسے ایسا بھی ہوتا ہے کہ قارورہ کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ چنانچہ جب مادہ غلیظ بدن سے نکلتا ہے (اور بدن ان مواد سے پاک ہو جاتا ہے) اور مادہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ یا سترے دماغ میں مائل ہو جاتے ہیں (اور مادہ کو نکلنے سے روک دیتے ہیں) تو قارورہ سفید چلتا ہے پھر اس کے بعد جب بہت سادہ متعفن ہو کر نکلتا شروع ہوتا ہے اور سترے کھل جاتے ہیں۔ تو قارورہ سرخ ہو جاتا ہے پھر جب یہی غلط دوبارہ گہرتی ہے۔ اور پہلے

سدہ کی جگہ پر دوسرے سدے بننے شروع ہوتے ہیں۔ تو پھر قادمہ رہ سفید ہو جاتا ہے (دو علیٰ ہذا التیاس) *

براز [اس بخار میں پانچ خانہ نرم، در قیق، اور بلغمی و بلغم ملا ہوا] آتا ہے: یہی خاص علامت کہ بلغمی بخار کی نوبت کا زمانہ اختیارہ گھنٹے اور وقفہ کا زمانہ کچھ گھنٹہ ہوتا ہے۔ اور وقفہ کی حالت میں جب بخار راتر جاتا ہے۔ تو پوری طرح سے نہیں اترتا۔ کیونکہ مادہ غلیظہ اور لزج ہونے کے باوجود مقدار میں زیادہ ہوتا ہے (جس سے وقفہ کے زمانہ میں بھی کچھ نہ کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور پوری طرح سے تحلیل نہیں ہوتا۔ جس سے نرم بخار قائم رہتا ہے) *

عمر، عادت، موسم، ملک، اور غذا سے بھی اس بخار کی تشخیص میں مدد مل سکتی ہے۔ اسی طرح اس بخار کے اسباب سابقہ مثلاً تخمہ اور سور، مضعی کا پایا جانا بھی اس بخار کی ایک علامت ہے (کیونکہ تخمہ سے بلغم فاسد کے پیدا ہونے کا بہت قرینہ غالب ہے) *

سمتہ میں، مثلاً چہرہ میں مذکورہ رنگ (کون رصاصی) کا پایا جانا اور اس میں تہیج کا ہونا۔ پس کا نرم ہونا۔ قم معدہ کا کمزور ہونا۔ اور بھوک کا مرجانا بھی اس بخار کی علامتوں میں سے ہے۔ گاہے اس بخار میں تلی بڑھ جاتی ہے اور عموماً اس بخار سے پہلے ترش ڈکاریں آتی ہیں۔

تیب بلغمی لازمی تیب بلغمی کی جو علامات پہلے ذکر ہو چکی ہیں، وہ سب علامات اس یا التھقہ کی علامات میں بھی موجود ہوتی ہیں۔ صرف یہ فرق ہو کہ تیب بلغمی نوبتی پورے طور پر یا قریب قریب ادکھڑ جایا کرے (پورا قلاع ہوتا ہے۔ یا قلاع کے مشابہ) لیکن یہ بخار نہ پورا ادکھڑا ہے۔ اور نہ ادکھڑنے کے قریب ہوتا ہے۔ نیز لرزہ۔ یا سردی اور پھر سری سے بخار شروع نہیں ہوتا۔ بخار تیب وق سے نہایت ہی مشابہ

ہوتا ہے۔ اور چھ گھنٹہ تک یہ بخار فترہ چھوڑتا ہے (فترۃ: خفت کا زمانہ) +
لیکن یہ فترہ بہ نسبت تب لمبی نو بتی کے نہایت ہی کم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ ہم
پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ تب نو بتی میں بھی بخار کچھ نہ کچھ ضرور باقی رہتا ہے اور پورے
طور پر عموماً انہیں اُترا کرتا ہے (لیکن تب نو بتی میں بقیہ حرارت خفیف ہوتی ہے۔
جز یہ یاد نمایاں نہیں ہوتی +

افیلوس و لیفوریا غشیہ لیلیہ نہاریہ

چند ایسے بخار بھی ہیں جو عموماً لمبی ہوا کرتے ہیں۔ اور گاہے صفرا سے بھی
پیدا ہو جاتے ہیں لیکن سودا سے کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ اطباء انکو چند خاص
ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اور انکے متعلق چند خصوصی احکام بیان کرتے ہیں۔
چنانچہ ان بخاروں کی فرست ذیل میں قلمبند کی جاتی ہے :

۱) انفیالوس (۲) لیفوریا۔ یہ دونوں قسمیں اُن بخاروں میں سے ہیں جنہیں
حرارت و بیرووت اندرون بدن اور بیرون بدن میں مختلف طور پر پائی جاتی ہے
یعنی کہیں گرمی ہوتی ہے۔ اور کہیں سردی (۱) اسلئے کہ کہیں عفونت ہوتی ہے۔
اور کہیں نہیں +

(۳) غشیہ خلطیہ (۴) حمی لیلیہ ررات کا بخار (۵) حمی نہاریہ رونا کا بخار +
حمی انفیالوس | یہ ایک ایسا بخار ہے کہ جس میں بدن کے اندرونی حصہ میں سردی
ہوتی ہے۔ اور بیرونی حصہ میں گرمی۔ یہ بخار بغم نہ جاجی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ
بدن کے اندرونی حصہ میں جمع ہوتا ہے۔ چنانچہ جہاں وہ بغم موجود ہوتا
ہے۔ وہاں سردی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ متعفن ہوتا ہے۔ تو
اس کے متعفن حصہ سے بخارات نکل کر اور بدن کے بیرونی حصہ میں پھیل کر حرارت

پیدا کرتے ہیں۔ اور غیر تعفن حصہ سے اندرونی حصہ بدن میں سردی پیدا ہوتی ہے +
یعنی بلغم کا اعلیٰ مزاج چونکہ سرد ہے۔ اور تعفن سے اس میں گرمی آ جاتی ہے۔
اسلئے جو حصہ تعفن ہوتا ہے۔ اس کو گرم بخارات اُٹھتے۔ اور گرمی پیدا کرتے ہیں
اور جہاں بلغم اپنے اصلی اور ٹھنڈے مزاج پر قائم رہتا ہے وہاں شری رہتی ہے +

اعتراض اور جواب جب یہ بلغم پہلے سے اندرون حصہ بدن میں موجود تھا۔ تو پھر اس وقت
اس کا جواب سے پہلے سردی کیوں محسوس ہوتی تھی اور اب کیوں محسوس ہونے
لگی؟ اس کا جواب یہ کہ چونکہ پہلے بلغم ایک جگہ ساکن تھا اور بدن کا اندرونی حصہ
(جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا) اس سے متاثر ہو کر مالوت ہو گیا تھا۔ اس لئے سردی
محسوس نہیں ہوتی تھی۔ لیکن جب یہ مادہ کسی قدر متحرک ہوتا ہے۔ اور تھوڑا بہت
منتشر ہو جاتا ہے۔ تو وہ ایسی جگہ گذرتا ہے۔ جو اس سے پہلے مالوت نہ تھا۔ اسلئے
ان مقامات میں اس کی سردی محسوس ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہ مادہ (نلیط اور لیسدار
ہونے کی وجہ سے) تمام بدن میں پھیل نہیں سکتا۔ اس لئے بیرونی حصہ بدن میں
سردی محسوس نہیں ہوتی +

علامات بلغمی بخار کی اس قسم کی علامت یہ ہے کہ بلغمی بخار کی جملہ علامات پائی
جاتی ہیں۔ تارورہ سرد اور خام ہوتا ہے۔ اور دیگر حیات بلغمیہ کے تارورہ کی نسبت
اس میں حرارت کچھ کم ہوتی ہے۔ نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے + اس کی باری
عموماً روزانہ آیا کرتی ہے۔ لیکن کالج باری چوتھے یا تیسرے دن ہونے
لگتی ہے + کیونکہ اس بخار کا مادہ مقدار میں کم ہوتا ہے اور دیر میں متفن ہو جاتا
اس لئے اس کی باری بجائے روزانہ آنے کے تیسرے یا چوتھے روز آنے لگتی ہے +
لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لو کہ یہ بلغمی بخار نہیں رہتا۔ یہ میہ باری کے نہ آنے کے باوجود
بھی یہ بلغمی ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا مادہ مستفہ بلغم ہی تو ہے۔ اور ہمیشہ بخار کی

نوعیت میں مادہ کا لحاظ کیا جاتا ہے نہ کہ نوبتوں کا + اس بخار کو بلغمی ہم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بلغم کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے۔ نہ اس وجہ سے کہ اس کی باری روزم آتا کرتی ہے + اس بخار کی نوبت چار سے چوبیس گھنٹہ تک رہتی ہے۔ لیکن عموماً یہ مذکورہ وقت سے پہلے ہی اتر جایا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا مادہ مقدار میں بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے جلد تحلیل ہو جاتا ہے +

لیفوریا | یعنی وہ بخار جس میں اندرونی حصہ بدن میں حرارت اور بیرونی حصہ بدن میں برودت محسوس ہوتی ہے۔ یہ بخار بھی عموماً بلغمی ہی ہوا کرتا ہے لیکن کبھی غلیظہ منظر سے بھی پیدا ہو جاتا ہے + اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر مادہ بلغم ہے تو یہ بلغم جو کہ اندرون حصہ بدن میں ہوتا ہے متعفن ہو کر اس جگہ کو گرم کر دیتا ہے + اب ہائیر کہ پھر اندرون حصہ بدن میں گرمی اور بیرون حصہ بدن میں سردی کیوں معلوم ہوتی ہے؟ اسکی تین وجہیں ہیں: (۱) جب اس بلغم میں جو اندرون حصہ بدن میں ہوتا ہے عفونت شروع ہوتی ہے۔ تو وہ مقام گرم ہو جاتا ہے، اور چونکہ یہ بلغم جلد تحلیل نہیں ہوتا (یعنی غلظت کی وجہ سے جلد اس سے بخارات نہیں بنتے) اس لئے اسکے بخارات پھیل کر بیرون حصہ بدن کو زیادہ گرم نہیں کر سکتے +

(۲) ہمیشہ قوت اُس طرف متوجہ ہوا کرتی ہے جہاں تکلیف ہو (اذیت کو مقام کی طرف قوت دوڑ جایا کرتی ہے) اور یہاں مادہ جو کہ اندرون بدن میں متعفن ہوتا ہے اس لئے قوت اور حرارت غریبی اندر کی طرف چلی جاتی ہے اور بیرون حصہ بدن حرارت خالی رہ جاتا ہے۔ اور یہاں سردی معلوم ہوتی ہے خصوصاً جبکہ بیرون حصہ بدن بھی خام، غلیظہ، اور سرد و جامی بلغم سے بھرا ہوا ہو +

(۳) اکثر اس بلغم سے ایسے بخارات بھی اُٹھتے ہیں جو کہ متعفن نہیں ہوتے لیکن اس عفونت کی حرارت کی وجہ سے بیرون بدن کی طرف پڑھتے ہیں اور کچھ دیر تک اُنکے

ساتھ یہ حرارت قائم رہتی ہے۔ جس طرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت کے علوہ ہونے پر بخارات سرد ہو جایا کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بلغمی بخارات بھی بیرون حصہ بدن میں اس حرارت کو چھوڑ کر اپنی اصلی برودت کی کیفیت سے منکشف ہو جاتے ہیں اور خود سرد ہو کر بدن کے سرد کر دیتے ہیں +

اگر صفراء کی وجہ سے لیفور یا پیدا ہوتا ہے تو اس کی کیفیت بھی تقریباً یہی ہوتی ہے۔ جو بلغم میں پائی جاتی ہے۔ یعنی جب صفراء کم مقدار میں ہوتا ہو اور اندرون بدن میں متعفن ہوتا ہے۔ تو جہاں یہ متعفن ہوتا ہے۔ اس جگہ کو گرم کر دیتا ہوا اور چونکہ یہ صفراء غلیظ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے اجزاء زیادہ مقدار میں تحلیل نہیں ہوتے (اور زیادہ بخارات نہیں پیدا ہوتے۔ جو بیرون بدن میں پسیل کر گرمی پیدا کر سکیں) اسلئے یہاں بھی وہی مذکورہ بالا کیفیت نمایاں ہوتی ہے۔ یعنی اندرون حصہ بدن میں گرمی اور بیرون حصہ بدن میں سردی محسوس ہوتی ہے +

صفراوی لیفور یا کو خاص طور پر بعض اوقات طیفقوس کہتے ہیں۔ یہ لیفور یا ایک اسم جنس ہے (جو دونوں قسموں کے لئے عام ہوا) یعنی لیفور یا اور طیفقوس یعنی صفراوی لیفور یا اس کے دو فرو یا دو قسمیں ہیں (لیفور یا سے صفراویہ شطر اغلب سے زیادہ زمانہ تک رہتا ہے +

اعتراض جبکہ بخار کی تعریف میں قلب سے حرارت کا تمام بدن میں پھیلنا ضروری بتلایا گیا ہے۔ تو پھر اس بخار کو ہم کس طرح بخار کے نام سے نامزد اور بخار کی نسبت میں شامل کر سکتے ہیں؟ (کیونکہ اس بخار میں تمام بدن گرم نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ حرارت صرف اندرونی حصہ میں ہوتی ہے) +

جواب ان تمام چیزوں کی حدود یعنی تعریفات میں جو امور لکھے جاتے ہیں، ہمیشہ یہ شرط ضروری سمجھنی چاہئے کہ کوئی مانع نہ ہو (خواہ اس کا

نوکر کیا جائے یا نہ کیا جائے) مثلاً آپ اگر پانی کی تعریف اس طرح کریں کہ پانی شہر و سرزمین ہے تو اس کا یہ قصود ہوتا ہے کہ اگر پانی تمام عوارض سے خالی ہو اور اپنی اصلی طبیعت پر موجود ہو اور کوئی مانع نہ ہو تو پانی سرزد ہوتا ہے۔ اسی طرح تفصیل کی تعریف میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ ایک سانچے کی طرف آنے والی تخیل کہتے ہیں۔ تو اس سے یہی سمجھنا چاہیے کہ جب وہ اپنی اصلی طبیعت پر ہو۔ اور کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ پس اسی طرح یقیناً ان تمام بخاروں میں حرارت قلب سے بذریعہ شرائین تمام بدن میں روانہ ہوتی اور پھیلتی ہے لیکن اتفاقی بات ہے کہ بعض مقامات میں کوئی رکاوٹ آ جاتی ہے، جو اسکو پھیلنے نہیں دیتی۔ اس رکاوٹ کی دوسری مثال یہ ہے کہ مثلاً (بخار کے مرین کا) کوئی حصہ بدن برف کے اندر دال دیا جائے تو باوجود بخار ہونیکے بدن کا یہ حصہ ٹھنڈا ہو جائیگا۔ (بہر حال حرارت کا تمام بدن میں پھیلنا اُنکی وقت ضروری ہے جبکہ کوئی مانع نہ ہو) اگر کوئی کسی صورت میں کسی رکاوٹ کی وجہ سے تمام بدن میں حرارت نہ پھیل سکی مثلاً فرض کرو کہ مرین بدن پر برف ہی رکھی جائے تو اس کو بخار کی تعریف میں کوئی خرابی نہیں آسکتی) البتہ افعال کا مؤثر ہونا ہر صورت میں ضروری ہے (اگر افعال مؤثر نہ ہوں۔ تو اسے بخار نہ کہیں گے) *

دونوں مقامات میں حرارت و برووت کا ہونا

وہ بخار جس میں اندرون بدن میں بھی گرمی و گرمی اور مرین بدن میں بھی گرمی اور سردی محسوس ہوتی ہے

اگر اس قسم کا بخار پایا جائے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اندر اور باہر دونوں جگہ دو دوسرا دے متعین ہو کر حرکت میں آتے ہیں نیز یہ دونوں مقامات کو ملے مقدار میں زیادہ نہیں ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب دونوں ملے متعین ہونے

اگتے ہیں تو ہر ایک، داپنے، رگر، سینٹ و گیم، بخت، روئے، کرتا، بوجہاں وہ
 لئے خود ہوتے ہیں، اور سر، معلوم ہوتی ہے۔ دیتہ کو معلوم ہی ہوجے، بڑے سر
 خد متحرک ہو کر اس طرح سر دی پیدا کرتا ہے، روئے حرکت میں آتا ہے، اسے کسی قسم کا
 اس میں نہیں ہوتا ہے،

حمی غشیہ خلطیہ

عمر اس بخار کا سبب عام ہنرمند ہوا کرتا ہے۔ جو تھمت پیدا ہوتا ہے۔ اور
 بدن میں پھیلا ہوا اور مقدار میں کثیر ہوتا ہے۔ اور بوجہ شے کے قوت برنیہ
 پر غالب آ جاتا ہے جس سے برنی قوتیں دب جاتی ہیں، اور علی معلوم یہ ہوتا ہے
 کہ اس قوت کی مضرتوں کو معدہ کا ضعف رجوعی معلوم ہوتا ہے کہ اگر رجوعی قوت کم ہو
 ہے۔ جب یہ سہ متعلق ہوتا ہے تو قوت کو دہن نہ، اقلیہ ہنرمند
 کر دیتا ہے، و قوت عجیب حیرت دہشت نہ میں گرفت ہو نہ ہے۔ گرفت کو داد
 کے ساتھ چھوڑ دیا ہے کہ قوت کو دہشت یگی، نو اس وقت کہ اس وقت کہ اس
 برنیہ اور اس وقت کہ صحت و تدبیر برنیہ درستی در گرفت، اور کو
 ترمی کے ساتھ ہنرمند کو شش نہ نہ ہے، و خفیف تھریک رہ نہ ہے، تو
 مادیہ تھریک میں ہے۔ یا وہ سر تھریک سے یہ حرکت میں آتا ہے کہ قوت کو
 دیاتا ہے۔ اور اگر اس کا سترخ غلظت کیہ ہوتا ہے، درنہ منقص کیے قوت
 سہل دیا جاتا ہے۔ یا ہنرمند قوت کا ہوتا ہے تو قوت نہ درنہ، مثالیہ
 سختی کو، برداشت میں کر سکتی۔ کے سکون نہ ہوتا ہے تو یہاں
 غشیہ ہوتی ہے۔ تو وہاں کے متحرک ہونے نہ ہوتا ہے، اس کا سبب
 حالی ہو گا، راستہ کس طرح مرشد کرے گے، مگر وہ نام ان کے

اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بہر حال استفراغ مادہ کی ضرورت یہاں شدید ہوتی ہے (خواہ مجبور یہ کی وجہ سے نہ کیا جاسکے) اسی طرح یہاں غذا کی بھی ضرورت شدید ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے اخلاط کچے ہوتے ہیں جو تغذیہ بدن میں صرف ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اور بدنی قوت کو ابھار نہیں سکتے۔ پھر اگر یہ کھلتے تغذیہ کرایا جاتا ہے۔ تو مادہ فاسد اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر غذا نہ دیں۔ تو قوت کے مددِ حال ہونے کا خطرہ ہے۔ (ان فرض اس میں عجیب کشمکش ہوتی ہے) +

اس بخار کے شروع میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ قلب کی طرف کچھ مڑا دے تو جہرِ کرم غشی پیدا کر دیتا ہے جس سے بعض صغیر، بطنی، اور متغادات ہو جاتی ہیں پھر طبیعت اس مادہ کو گرم اور لطیف بنانے کی کوشش کرتی ہے، چنانچہ جس عفونت نے کہ اس مادہ کے بعض حصہ کو تحریک دی تھی، وہی عفونت اس مقصد میں گرم اور لطیف بنانے میں قوت کی اعانت کرتی ہے جس سے قلب اس بروقت کو عذابِ نجات پا جاتا ہے۔ لیکن اب ایک حرارت کے دوسرے عذاب میں گرفتار و مبتلا ہو جاتا ہے جس سے بعض سرلیج ہو جاتی ہیں خاص کر اس کی نقباضی حرکت میں بمقابلہ انبساطی حرکت کے تیزی زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باوجود اس سرعت کے صغیر بطور اور تغادات ہی غالب رہتے ہیں + اس بخار کا دورہ بلغمی بخار کے دوروں کے مانند ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا + اس بخار میں چہرہ پر نہایت تہج اور بدن میں بہت زیادہ ترہل پیدا ہو جاتا ہے + ان بخار والوں کے رنگ یکساں حالت پر نہیں رہتے۔ بلکہ کبھی آبی (کون مائی) اور رصاصی ہوتا ہے۔ کبھی زرد ہو جاتا ہے۔ اور کبھی سیاہ پڑ جاتا ہے + گاہے ان کے ہونٹ ایسے سیاہ ہو جاتے ہیں، جیسے قوت کھانے والوں کے ہونٹ کالے ہو جاتے ہیں + ان کی آنکھیں نیلی سبز ہو جاتی ہیں۔ اور مرض کے ہیجان کے وقت بہت زیادہ باہر نکل آتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ کا گزرتا

دیا ہے + شریعت کے نیچے نہایت نفع معلوم ہوتا ہے (یہ مقام پھولا ہوا ہوتا ہے) + اسی طرح اشائے شکم سب پھول جاتے ہیں + کبھی ترشے آتی شروع ہوتی ہے + اگر اس بخار کے ساتھ اشائے شکم میں ورم بھی ہو تو شفا رک کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے +

صفراوی قسم کبھی کبھی اس قسم کا بخار غلیظ صفرا سے بھی ہوتا ہے۔ جو مقدار میں زیادہ ہو۔ ایسی صورت میں اشائے شکم میں سوزش معلوم ہوتی ہے۔ اور صفراوی قیئیں آتی ہیں۔ اور اس کے دورے بھی بلغمی بخار کے دوروں کے مانند روزانہ ہی آتے ہیں +

حمی غشیہ دقیہ رقیہ

(دقیہ: باریک، رقیہ: باریک) یہ بخار نہایت تیز ہوتا ہے۔ ایک ہی نوبت میں یا دو نوبتوں میں نبض اور قوت ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بدن میں بہت جلد ذوبانی ترہل پیدا ہو جاتا ہے۔ عموماً قوت بدنی اس بخار کی حدت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور چوتھے روز تک مریض عدم آباد کی راہ لیتا ہے + اس کا سبب وہ رقیق اور ردی اخلاط ہوتے ہیں جو زیادہ تر صفراوی ہوتے ہیں۔ اور اپنی رقت کی وجہ سے اعضا کی ساخت میں گھس جاتے ہیں، اور انکا جوہر دھما اور سخی ہوتا ہے۔ مذکورہ اخلاط جب کسی گرم خشک بدن میں متعفن ہوتے ہیں۔ تو اس سے یہ بخار پیدا ہوتا ہے۔ عموماً اس کی باری صفراوی بخاروں کے مانند تیسرے روز آ کر مرنی ہے +

لے ذوبانی ترہل۔ ذوبان یعنی گھسنے کی وجہ سے بدنی ساخت کا ڈھیلا ہونا جب بدن کی اصلی رطوبتیں گھلنی شروع ہوتی ہیں۔ اور اعضا میں یہ بخارات کی شکل میں جمع ہو جاتی ہیں۔ تو اس قسم کا نتیجہ یا ترہل پیدا ہوتا ہے (قرشی) +

حمّی بلغمیہ نسا ریہ ورکیلیہ

حمّی نہا ریہ: اسکی نوہیں دن میں آیا کرتی ہیں (اور بخار سے دن بڑھتا رہتا ہے) اور بوقت شب اس کے خفرات ہو ا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس حمّی لیلیہ (رات کے بخار) میں نوہیں شب کو اور وقفے دن کو ہوتے ہیں۔ یہ دونوں بخار نہایت خراب سمجھے جاتے ہیں خصوصاً حمّی نہا ریہ دونوں میں زیادہ دیہ پا اور زیادہ ہوتا ہے۔ جو تک یہ بخار ایک طویل عرصہ تک رہتا ہے۔ اور دن کی گرمی کے وقت آتا ہے۔ اسلئے اس عموماً تبّ و ق لاحق ہو جاتی ہے۔ اس بخار کو اس قدر خراب و درد کیوں سمجھا جاتا ہے؛ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ بخار اگر اس قدر وی اور ضعیف نہ ہوتا۔ تو بخار پابندی کیجھا) دن کے وقت کیوں آتا۔ جبکہ مسامات کھلے ہو ا کرتے ہیں۔ اور جبکہ بخارات خاصے تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ چونکہ سکامادہ نہایت قوی اور مقدار میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بخار ایسے وقت میں عارض ہوتا ہے۔ اس بخار میں ایک دوسری خرابی یہ بھی ہے کہ ایسے بخاروں کے کو غذا بوقت شب (جبکہ بخار رتجا آجی) دینی پڑتی ہے۔ اور امتلا ر معدہ کی حالت میں اسے (کھانا کھاتے ہی) سونے نہیں دیا جاتا ہے۔ بلکہ اسے بکھٹ بیدار رکھا جاتا ہے۔ اور یہ بیداری قوت کمر ساقط کر دیتی ہے، الغرض جبکہ مرین دن کے وقت بخار کی زحمت اٹھائیگا۔ اور شب کو اسے سونے بھی نہ دیا جائیگا۔ تو یقینی اس کو تبّ و ق میں مبتلا ہو جانا چاہیے۔ الغرض یہ بخاروں بخاروں میں سے ہے جن کا علاج مشکل سمجھا جاتا ہے۔

بلغمی بخار کا علاج

اس بخار کا علاج بحاظ ادقات کے مختلف ہوا کرتا ہے (دیکھنا پڑے)

ابتداء میں اور باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے، اور انتہاء و اغصاط میں اور امور کا
سمانظر رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح نفع کے آثار نمایاں ہونے کے بعد اور نفع کے آثار پیدا
ہونے سے قبل بھی اس بخار کا اصول علاج مختلف ہے۔ اسی طرح اس کے مادہ کی
نوعیت کے اعتبار سے بھی اصول علاج میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یعنی اگر بلغم ترش ہو
یا غلیظ زجاجی ہو۔ یا نمکین ہو۔ یا شیریں ہو۔ تو ان تمام صورتوں میں ایک ہی اصول
علاج ہوگا۔ لیکن یہ سب اقسام ابتداء کے زمانہ میں تین باتوں میں مشترک ہیں
(اور سب میں یہ تین باتیں کی جاتی ہیں):

(۱) معتدل طریقہ سے (پہلے) تلمین دینا اور (اسکے بعد) تھے کرنا ضروری ہوگا۔
(۲) (اسکے بعد) مطلقاً (اس کے بعد) مقطعات (اور اس کے بعد) مدرات
کا حسب ضرورت استعمال کرنا ضروری ہے۔ مدرات اس وقت دیئے جاتے ہیں
جبکہ بخار کے تین دن گزر جاتے ہیں۔ ان تین دنوں میں بخار کی وجہ سے مادہ رقیق
ہو جاتا ہے۔ اور اس سے قبل مدرات کا دینا مادہ کی تحریک کا سبب بن جائیگا۔ جو
افزیت رساں ثابت ہوگا۔ اور کوئی کام نہ کر سکیگا۔

(۳) قوت کو قائم رکھنے کے لئے معتدل طور پر غذا کی تدبیر میں لطیف و کام
لیا جائے۔ چنانچہ کبھی ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ شروع کے تین روز تک محض مارشورہ ہی
پلا یا جاتا ہے۔ اس امید پر کہ شاید زمانہ انتہا قریب ہی ہو منتہی کے قریب ہو نہ کی وجہ
مادہ کی رقت ہوتی ہے، یا مادہ کی کمی۔ ہاں اگر یہ یقیناً معلوم ہو جائے کہ اس بخار کے زمانہ
انتہا کو ابھی دیر ہے۔ تو اس صورت میں ہرگز ہرگز نہ لطیف تدبیر نہ کریں۔ علاوہ ازیں
اس بخار میں فاقہ کرنا اور فاقہ کی حالت میں سو جانا۔ یا ورزش کرنا۔ بشرطیکہ اس سے
ضعف نہ پیدا ہو۔ نہایت ہی مفید سمجھا گیا ہے۔ ورنہ ابتداء میں ساتویں روز تک
تقلید کریں (بھاری غذائیں دیں) اس کے بعد دن بدن غذا کو لطیف کرتے جائیں۔

لیکن پیش بینی کا تقاضا تو یہ ہے کہ ابتداءً غذا میں تلطیف کریں۔ پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ مادہ انتہا کو ابھی بہت دیر ہے۔ تو پھر غذا میں تغلیظ کر کے اسکا تدارک کر سکتے ہیں۔ پھر بتدریج زمانہ انتہا تک تلطیف کر دیں (یعنی آہستہ آہستہ غذا کو کم کرتے جائیں)۔ کیونکہ ایسے لمبے مرضوں میں اس کے لئے کافی وقت ملتا ہے۔ برعکس اس کے حاد و تیز مرضوں میں اس کا موقع نہیں ملتا ہے + ہاں جب سات روز ہو جائیں (اور ابھی تک انتہا کا پتہ نہ ملے)۔ تو پھر تلطیف تدبیر یہ ہرگز قائم نہیں کیونکہ تلطیف سہ قوت ضعیف ہو جاتی ہے۔ اور رقم موعده کا نصف بڑھ جاتا ہے + (اسکو ایک قاعدہ کلیہ سمجھنا چاہئے کہ جس قدر اس بخار کے طول کپڑ نیکی امید ہو۔ اسی قدر تدبیر میں تغلیظ کو بڑھ کر نظر رکھنا چاہئے) (اور تلطیف کتر کر نی چاہئے) لیکن اس بخار میں نسبت چوتھے بخار کے تلطیف زیادہ ضروری ہے + اسی لئے اس بخار میں چوزے وغیرہ کھلاؤ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ مزیجات میں روٹی کھلائیں۔ لیکن اگر ضعف کا خوف ہو۔ یا اسطراط کے آثار نمایاں ہونے لگیں۔ تو اس وقت غذا میں چوزے وغیرہ دے سکتے ہیں +

(مذکورہ بالا امور میں تمام بلغمی حمیات باہم شریک تھے۔ اسکے بعد ان اختلافات کا ذکر کیا جاتا ہے جو مختلف بخاروں میں کرنے پڑتے ہیں + جس بخار کا سبب بلغم نمکین اور میٹھا ہوتا ہے۔ اور جس کا سبب بلغم زجاجی اور بلغم ترش ہوتا ہے جس سے حمی زہر سرکہ (سر د بخار) پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو یونانی میں **حمی موریوس** کہتے ہیں اور جس میں تمام بدن بہت دیر تک گرم نہیں ہوتا (بلکہ ٹھنڈا ہی رہتا ہے) ان سب کے اصول علاج باہم مختلف ہیں + علاوہ ازیں پہلے دو بخاروں میں (جس کا سبب بلغم ملح یا شیریں ہوتا ہے) ہلکی ٹیپیں اور خفیت سی تبرید کافی ہوتی ہیں لیکن جس بخار کا سبب **لحم مزدرات** : مصنوعی شور ہے۔ **لحم زہرہ** کے لغوی معنی : سختی سر یا یاسوم سرا کی سختی کے ہیں (سراج) +

زجاجی اور ترش بلغم ہوتا ہے اس میں قوی اور سخت دوار کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح مقدم الذکر بخاروں میں تقطیع کے لئے ایسے لطافات اور قطعات دینے کی ضرورت ہے جنہیں زیادہ گرمی پیدا کرنے کا اندیشہ نہ ہو۔ خواہ اس میں تجفیف زیادہ ہو (کیونکہ بلغم راج اور شیریں میں کسی قدر گرمی ہوتی ہے)۔ لیکن موخر الذکر بخاروں میں تلطیف کے لئے مسخن دوائیں اور تقطیع کے لئے جریف (چربی اور تیر) دوائیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ بلغم سودار سے ملا ہوا ہو۔ چنانچہ ایسی صورت میں کمونی (جوارش کوئی) اور سجون کبریت جیسی تیز دوائیں دینے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اور مصلحات (مثلاً کاجی) کا استعمال کرنا پڑتا ہے +

جودوائیں ابوائی دنوں میں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ انہیں سے طنجبین نہایت مناسب چیز ہے۔ جو پہلے دن سے ساتویں روز تک استعمال کیا جائے + اگر عرق بادیان عرق کاسنی عرق کرفس کو حسب ضرورت گلقد کے ساتھ دیں تو بھی کئی منافع نہیں + بلغمی بخاروں میں طنجبین تو نہایت ہی مفید دوا ہے۔ اسی طرح زونا کو مارا ہل کے ساتھ دیں۔ تو بھی نہایت بہتر ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا دواؤں سے گاہے تلین کا مقصد ایک حد تک حل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً وہ گل مرخ جس کو گل فارسی بھی کہتے ہیں۔ اگر کوشنگر کے ساتھ ملا کر گلقد تیار کیا گیا ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ ایک مہل ملین ہو (کیونکہ اس قسم کے گل مرخ میں دوسری قسموں کی نسبت قوت سہل زیادہ ہوتی ہے) + لیکن اگر زیادہ تلین کی ضرورت ہو تو عرق خشق پیچ (لبلاب کا پانی) ملا دیں۔ یا اگر مناسب ہو تو ملتا س اور قندر فیض شامل کر دیں۔ اسی طرح اگر ترینجبین کے شہد کی گلقد بنا کر اور عشق پیچ کے پانی میں ملا کر دی جائے تو اس سے بھی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے +

اس بخار کے شمرع میں۔ یا کچھ عرصہ بعد اور غاصک جبکہ مادہ کے ساتھ کچھ صفرا ملا ہوا

لے تلخ۔ نمک لگائی ہوئی چیزیں نیکین چیز + ۲۵ طنجبین۔ گلقد +

ہو تو زیادہ مسہلات کا دینا مناسب نہیں ہے۔ ورنہ اس کا انجام یہ ہوگا کہ مزاجِ فاسد ہو جائیگا اور کچھ کم صفا چیز کو رقیق ہے۔ اس لئے وہ کھل جائیگا۔ اور بطنِ غلیظ باقی رہ جائیگا جس سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی)۔ اکثر اطباء اس بخار کے شروع میں بوقتِ شب روزانہ دو امٹریڈ جیسی چیز دیا کرتے ہیں۔ اور ہفتہ میں دو بار حبِ مصطکی یا بڑے زردہ جیسی گولیاں استعمال کرتے رہتے ہیں۔

دواؤں میں کانسہ یہ ہے: زنجبیل ۵۳ ماشہ مصطکی ۳۵ ماشہ تربد، ماشہ، شکر طبرزدیہ کے برابر مصطکی اور تربد کو ٹپھان کر شکر کا قوام کر کے مجون تیار کر لیں۔ مقدارِ خوراک بوقتِ شب روزانہ ایک مثقال (۴۲ ماشہ) ہے دوا سوقت دیا جائے جب پاخانہ کھل کر نہ ہوتا ہو۔ ورنہ اگر پاخانہ روزانہ دو بار ہوتا ہو تو اس کے دیکھنی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن میری رائے میں تو بہتر یہ ہے کہ نفع کا انتظار کیا جائے۔ اول ابتداءً اون اوویہ سے تلمین کی جائے جنہیں ہم ابتداء میں بتا چکے ہیں (ابتداء میں دوا تربد وغیرہ استعمال نہ کی جائے)۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ (پیلے) مادہ کا کچھ حصہ بذریعہ تلمین خارج کر دیا جائے۔ اور باقی ماندہ مادہ کے لئے نفع کا انتظار کیا جائے۔ چنانچہ نفع کے بعد رفتہ رفتہ نہایت ہی نرمی اور احتیاط سے اجماع کے بغیر تھوڑا تھوڑا مادہ نکالا جائے اس کے بعد مدرات کا استعمال کیا جائے۔ اسی طرح میں آبِ ابیخرا اور آبِ ملی جیسی چیز کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ جن سے معدہ ضعیف ہو جائے۔ اور رقیق مادہ ہلکا غلیظ باقی رہ جائے۔ اگر مادہ زیادہ بار ہو تو اس کے ساتھ رگقتہ وغیرہ کے ساتھ مغزِ قرطم ملا دیں۔ اور اگر مادہ میں صفراویت کچھ غالب ہو تو شربتِ بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ (بنفشہ مزلی) یا بنفشہ خشک سائیدہ ملا دیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو نرم حقون کا استعمال کر کے مد حاصل کی جائے جو کہ شہدِ نمک۔ آبِ چندر۔ اور روغنِ کنجد سے تیار کئے گئے ہوں۔ اسی طرح تے، سر، لہ بزدلہ، پیشاب لانے والے تخم۔ اچھا نہ ہینہ کی طرح زیادہ دستوں کا آنا۔

بھی ادا دیں۔ اور اس مقصد کے لئے مولیٰ کا پانی استعمال کریں۔ یا مولیٰ کو سکنجبین بڑی میں بھگو کر۔ یا اور کوئی دوا رقی کھلائیں۔ اگر متلی بہت زیادہ ہوتی رہتی ہو اور نہ کا مزہ نہایت خراب ہو گیا ہو جس سے تے کرانے کی زیادہ ضرورت محسوس ہو۔ ہی ہو تو تخم مولیٰ کھلائیں۔ اور ۴۰ ماشہ تک لیکر ٹھنڈے پانی کے ساتھ دیں۔ اگر چہ تے سمودہ کے ضعیف ہو جانے کا اندیشہ ہے، لیکن اس بنجاریں تے کرانا نہایت ہی مفید اور مرضن کے لئے بیخ کن ثابت ہوتا ہے۔

لیکن تے کرانیکے لئے بھی ساتویں روز تک انتظار کیا جائے کیونکہ اگر اس سے پہلے تے کرانی جائے تو تے کی شدت سے ورم معدہ کا اندیشہ ہو جاتا ہے (کیونکہ ابتداء میں مادہ خارج ہونیکے قابل نہیں ہوتا۔ اس لئے بہ دشواری مادہ نکل سکتا ہے) اگر لفرنگ تے نہ آئے تو اس کو زیادہ سخت دوائیں دیکر تے کرانیکسی ضرورت نہیں۔ اگر خود بخود تے ہو جائے خواہ بخار کے شروع ہی میں کیوں نہ ہو۔ تو اسکو۔ دکنے کی کوشش بھی نہ کریں ہاں اگر اس (کی کثرت) سے مریض کے ضعیف اور زہل حال ہو جائے یا خوف ہو تو پھر اس صورت میں شراب بھی یا شربت نعناع یا وہ چیزیں کھلا کر بند کر سکتے ہیں جن کو میں اس کے بعد بتانے والا ہوں۔

دوسرے اگر اس بنجاریں دوسرے پیدا ہو جائے تو نطولات باونجیہ (جس میں بابونہ وغیرہ پڑا ہوا ہو) استعمال کریں۔ اطراف (ہاتھ پاؤں) کو گرم پانی میں کھا جائے۔ اور پنڈلیوں کو کس کر باندھ دیا جائے۔ اگر مامہ اشعر بلانے کی ضرورت ہو۔ اور وہ معدہ میں جا کر ترش نہ ہو جاتا ہو۔ تو انکو وہ مامہ اشعر معتدل مقدار میں دیں جس میں اصول اربعہ (چاروں چیزیں) جوش دیئے گئے ہوں۔ یا اسکے ساتھ سکنجبین علی شامل کی گئی ہو۔ اور اگر مامہ اشعر بھنم نہ ہو سکے۔ اور معدے میں جا کر ترش ہو جاتا ہو تو اصل

لہ اصول اربعہ۔ چار چیزیں۔ یعنی بنجاریان۔ بنجکا سنی۔ بیخ کنفس اور بیخ کبر۔

دیں + ماء اشعیر پلانے کے لئے مناسب وقت یہ ہے کہ مریض کا قارورہ اوائل میں زنجین آ پامو۔ پس ایسی صورت میں اول گلفند دیں۔ پھر دو گلفند کے بعد ماء اشعیر پلائیں +

اگر بخار کی ابتداء کا زمانہ ہو۔ یا بدن میں کوئی متحرک خلط (خلط جوال) موجود ہو تو ایسی صورت میں محلل مروغات کا۔ یا ملطف نظولات کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ ایسی مالش کی ترتیب و تسخیم سے احشاسترخی ہو جاتے ہیں +

اس بخار میں سرد پانی سے پرہیز کرنا چاہئے + جب قارورہ کاڑھا اور سرخ آ رہا ہو (جو غلبہ خون کو بتلاتا ہے) تو فصد لے سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ کنجبین کی مختلف قسمیں استعمال کریں +

یہ بھی جاننا چاہئے کہ مالش بھی اس بخار میں مفید علاجوں میں سے ہے۔ چنانچہ بلغم جسد زیادہ غلیظ اور لزج ہو، اسی قدر مالش سے فائدہ زیادہ حاصل ہوتا ہے + بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ مکڑی کے جالے کو روغن زیتون میں حل کر کے اسے مالش کی جائے۔ تو نہایت ہی مفید ہے +

اس کے بعد جبکہ زمانہ تیز یا زمانہ اتمام شروع ہو جائے۔ تو فم معدہ کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ چنانچہ معدہ کی تقویت کے لئے ایسے چینی (مضوقات) جو کہ پودینہ، مصطکی، انیسون وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں۔ استعمال کریں۔ مولی سے تفرق کریں۔ جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں اور ساتھ ہی غذا کم کر دیں + جو گلفند اس وقت اور ساتویں روز کے بعد کھلائی جاتی ہے۔ اس میں ایسے مقویات فم معدہ ملائیں جو مدہی ہوں۔ مثلاً انیسون۔ اور مصطکی اور اس کو گرم پانی کے ساتھ کھلائیں + خصوصاً جبکہ دور سے کا ابتدائی وقت ہو (تو نہ صرف گرم پانی کے ساتھ دیں) کیونکہ گرم پانی سردی اور لرزہ کا خوب مقابلہ کرتا

ہے (اور اسے کم کر دیتا ہے) اور اگر پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ تو اس کو رخ کر دیتا ہے + اکثر لوگ اس وقت میں (زمانہ تیزید میں) بلغم خام کے استفراغ کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ مادہ کے پورے نفع کا انتظار کیا جائے + ہاں اگر مرض مدت پکڑنے لگے۔ اور استفراغ کے لئے مجبور کر دے تو اس وقت اس قرص سے فائدہ اٹھایا جائے جو ایک مفید چیز ہے:

قرص: پیلہ زرد۔ ایلوہ۔ عصارہ غافث۔ عصارہ آفستین ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ زعفران۔ مصلیٰ ہر ایک ۲۱ ماشہ۔ سب کو کوٹ چکان کر بطریق معروف اقرص بنا لیں بوقت صبح روزانہ ۳ ماشہ اور بوقت شب ۱۰ ماشہ دیں +

جب بلغمی بخاروں میں آئینہ نفع نمایاں ہوں تو طبیعت کی اعانت و امداد کے لئے (اور مادہ کو نفع دینے کے لئے) برگ کرفس۔ بادیان۔ پنخ اذخر پریا و شان وغیرہ بلائیں +

اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مادہ نہایت ہی بار دہ ہے۔ تو ایسی صورت میں تھوڑی سی فضل سیاہ اور بہت ہی تھوڑی سی چلی شراب کے پلانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔ افضل مادہ اور تحلیل مادہ کے لئے محلل مروحات سے بہت بڑی مدد حاصل کی جاتی ہے۔ جو دیگر حیات کی نسبت اس بخار میں نہایت ہی مناسب ہے۔ مروحات کے استعمال کے وقت بدنی قوت۔ بخار اور لرزے کا بخا کر ماضوری ہے۔ چنانچہ اگر قوت قوی ہو۔ اور بخار بہت زیادہ سخت نہ ہو۔ تو مروحات کی قوت کو زیادہ کیا جائے (مروحات کو زیادہ قوی کیا جائے) ورنہ لطیف روغنیوں کا استعمال کیا جائے جو اہل اعتدال ہیں بلغمی بخاروں میں جب چودھواں روز گزر جائے۔ تو اس وقت ایسی چیزوں کا استعمال کرنا ضروری ہے جو زیادہ ملطف ہوں۔ مثلاً بادیان، کرفس (وغیرہ) +

۱۰ برگ کرفس +

۱۰ برگ بادیان +

گاہے ان کے تخمیں (تخم بادیان - تخم کرنس) کی ضرورت پڑتی ہے (جو زیادہ قوی ہیں) اور گاہے انیسون کی۔ اور گاہے کچھ جبین بزروری جیسی دوا کی۔ جس میں زہ فہا۔ حاشا وغیرہ پڑا ہوا ہو، اور گاہے اقراص اور دکی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح گاہے اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ مودہ کے لئے حسب مشاہدہ حالات کندہ مصطلکی۔ سعد کو فی (ناگر موٹھ) فستین وغیرہ کا اضافہ کیا جائے۔ اسی صورت میں (یعنی جبکہ چودہ روز گذر چکے ہوں) بلغمی بخار والوں کے لئے شراب رقیق بھی مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ مادہ کو لطیف کرتی۔ اور چاک غریزی کو تقویت بخشتی ہے۔ نیز یہ مدد اور معرق بھی ہے، جب یہ معلوم ہو کہ مادہ بفتح پاچکا اور قوی بھی قوی ہو۔ تو اقراص فستین کھلائیں۔ اور اس کے بعد اقراص فستین کھلائیں (بعد) اگر یہ محسوس ہو کہ فہوتوں کے شروع میں سردی کی تکلیف زیادہ معلوم ہوتی ہو اور بخار کا زائد ابتدا بھی نکل چکا ہے۔ تو اسی صورت میں گرم گرم پانی پلائیں۔ جس میں تخم کرنس۔ انیسون۔ جین (پودینہ) وغیرہ جوش دیے گئے ہوں۔ اسی طرح مذکورہ بالا ادویہ جیسی۔ یا ان سے زیادہ قوی دوائیں بصورت نطولات اور بخارات وغیرہ بھی استعمال کریں۔

اگر لرزہ زیادہ شدید ہو تو گاہے مندرجہ ذیل نسخہ دیا کرتے ہیں۔ جو بخیل صومر فانیخا ہر ایک ۱۰۔ ماشہ کشینہ ۱۰ ماشہ۔ گل سرخ۔ پودینہ ہر ایک ۱۰۔ ماشہ۔ موزہ (نصف) ۲۴۔ ماشہ۔ سب اشیاء کو بطریق معروف جوش دیکر پلائیں بقدر انوراک تین اوقیہ (دہ تولہ) جب کامل طور پر بفتح ہو جائے تو قوی سمات و مدرات کا استعمال شروع کیا جائے تاکہ مادہ دستوں یا پیشاب کی راہ خارج ہو اور وہید کبریتا (دوا الکبریت) جیسی (قوی معجون) کھلائی جائے۔ اگر مادہ نہایت ہی سرد بلغم ہو تو تریاق (تریاق کبیر) دیں، اسی طرح اقراص و دیکبر و مرہ عرق بادیان (آب بادیان) دیں تو نہایت مسکن ہے نیز بوقت شب روزانہ دوا کرتے کھلائیں۔ یا حب صبر جو غافٹ کیساتھ بنائی گئی ہوتی

یا حب صبر جو افادہ کے ساتھ بنائی گئی ہو دیں (ناکہ غلیظ اور سرد مواد خارج ہوتے رہیں) *
 یہ جو شانہ بھی مذکورہ مقصد (استفراغ) کے لئے کاؤ آدھے: ایار ۲۴، ماشہ ۳۵
 ماشہ - ہلید سیاہ ۱۰، ماشہ - غافث ۱۰، ماشہ - نمک ہندی ۱۰، ماشہ - باد آور و شکامی ہر ایک
 ۱۴، ماشہ - انیسون ۱۰، ماشہ - سب چیزوں کو آب کرفس میں جوئیں، اور بقدر ضرورت پلائیں *
 دیگر نسخہ قرص: جو زیادہ قوی ہے۔ دونوں چڑیں (یعنی پنجبا دیان - پنجکاسنی) اصل (سب)
 ہر ایک ۳۵ ماشہ - ایار ۲۸ ماشہ - عصارہ غافث ۱۰، ماشہ - تخم کرفس ۱۴، ماشہ - بادیان
 ۱۴، ماشہ - گل شمش - سنبل الطیب - نعناع ہر ایک ۲۴، ماشہ - مذکورہ بالا اشیاء کی حسب دستور
 اقراص بنالیں اور استعمال میں لائیں *۔

مطبوعہ جید: دونوں چڑیں (یعنی پنجبا دیان - پنجکاسنی) ہر ایک
 ۳۵ ماشہ، مونیٹے ۲۴، ماشہ - انیسون - مصطکی ہر ایک ۱۰، ماشہ - شکامی - باد آور و
 غافث ہر ایک ۱۴، ماشہ - ڈیڑھ سیر بانی میں جوئیں - یہاں تک کہ آدھ سیر باقی
 رہ جائے - ہمارے اس کو چند روز تک استعمال کر لیں *۔

عمرہ اقراص جو بخار کے فزمن ہونے کی صورت میں اور شدت لرزہ کے
 لئے مفید ہیں: ایار ۲۸ ماشہ - عصارہ غافث - فستین، شکامی - باد آور و ہر ایک ۱۰، ماشہ
 تخم کرفس - بادیان - انیسون - ہر ایک ۱۰، ماشہ - نمک نفطی ۱۴، ماشہ - تخم کثوث - ہلید کالی
 ہر ایک ۳۵ ماشہ - غاریقون ۵۲ - ماشہ (م تولد ۴، ماشہ) اقراص درود ۱۰، ماشہ (۵)
 تولد) تربہ تولد ۹ ماشہ - مذکورہ اشیاء کی حسب دستور اقراص بنا کر دیں یہ قرص ست

۴ * دیگر ایلوہ - ہلید درود - ریوند - مصطکی - عصارہ غافث - فستین ہر ایک ایک حصہ
 لے افادہ بخیر شوہار و دوائیں شکر و گند و دار چینی - زیرہ وغیرہ *۔ ۱۰ ماشہ نمک نفطی ایک قسم کا
 سیاہ معدنی نمک ہے، جس کے ساتھ کچھ نفع ظاہر ہوتا ہے، اور جس سے نفع کی بات آتی ہے *۔

زعفران نصف حصہ سب کو کوٹ چکانکر باریک سفوف بنا کر استعمال کریں۔
 ویکر: یارج۔ ہیلہ کابی۔ نمک ہر ایک ۳ ماشہ۔ تخم کرفس۔ بادیان ہر ایک ۳ ماشہ
 انیسون ۵ ماشہ۔ فہستین ۱۰ ماشہ، اقراص درود ۱۰ ماشہ۔ شکاعی ۱ ماشہ، باد آورده ۱ ماشہ،
 باریک پیسکہ خوب تیار کریں۔

مطبوع جعید (ایک اچھا خوشنادر) غانت ۱۰ ماشہ، اصل مسور۔ ناخراہ ہر
 ایک ۱۰ ماشہ۔ تخم کرفس۔ بادیان ہر ایک ۱۲ ماشہ۔ گل سرخ ۱۰ ماشہ سب اشیاء کو پانی میں جوش
 دیں۔ مقدار خوراک روزانہ تین اوقیہ (۸ تولہ)۔

ویکر: تینوں بڑیں یعنی پنج کرفس۔ بینا دیان۔ بنجکاشی ہر ایک ۳۵ ماشہ۔ انیسون
 تخم کرفس ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ شکاعی۔ باد آورده۔ غانت۔ فہستین ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ قطوریون
 ۱۰ ماشہ۔ حسب دستور پانی میں جوش دیکر پلائیں مقدار خوراک چار اوقیہ (۸ تولہ) ۸ ماشہ۔
 ویکر: حشیش غانت (غانت بوئی) شامہرہ شکاعی۔ باد آورده۔ فہستین ہر ایک ۱۰
 ماشہ۔ سوریزہ ۳۵ ماشہ۔ یہ نسخہ اس وقت استعمال کیا جائے جبکہ بلغم نکلیں ہو۔ اور صفرا کا
 غلبہ ہو۔

اگر غار یقون کا سفوف (۱۲ درہم ۳۰ قی) کی مقدار میں چند روز کھلائیں۔ تو
 مرض طول نہیں پکڑتا۔ اس کے سفوف کو شہد میں ملا کر بھی دے سکتے ہیں۔
 سفوف تخم انجور تخم انگن (نصف مادہ کے بعد نہایت ہی عجیب اثر چیز ہے۔
 اسکو بھی شہد میں ملا کر دے سکتے ہیں) یعنی سفوف کے طور پر بھی کھلا سکتے۔ اور عجون
 کے طور پر بھی)۔

اگر بلغمی بخار والوں کے لئے اس سال کی گولیاں بنائیں۔ تو مناسب ہے کہ انہیں
 ضعف نہ بگڑے۔ رعایت سے ریونڈا و تخم کنوشتہ طبرحادیں۔ اور برعایت ضعف معدہ مصطکی
 اور انیسون۔ اور برعایت طحال اور قلیظ طحال (طحال کی صلابت درہم) پنج کبر اور

استقلہ قدریوں اضافہ کریں۔ کیونکہ عموماً اس بخار میں تلی بڑھ جایا کرتی ہے۔ اور کبھی تلی کی رعایت سے سود کوئی۔ جب البان اور حلبہ (پتھی) کے اضافہ کر نیکی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی طبیب کو بخار کی شدت و مدت کا خیال رکھنا چاہئے۔ تاکہ زیادہ گرم ادویہ کے استعمال سے بخار کی حث بڑھ نہ جائے +

مستفرغات قویہ جنگلی ضرورت (قوی سہل و رحتہ وغیرہ) ان مستفرغات نصف کامل کے بعد پڑتی ہے تو یہ میں سے ایک تو یہ کہ جب تیرہ کی مقدار

خوراک میں (جو پہلے بتائی گئی ہے) اضافہ کر دیں + دویم یہ کہ قوی حقون کا استعمال کریں اور انہی سہلات نویہ میں سے یہ کر لی بھی ہے مصطکی ۴ رقی عصارہ نشستین، رقی شحم خنظل ۴ رقی۔ یا ریح فیقر ۱، ماشہ غاریقون ۱، ماشہ۔ مذکرہ اشیاء کی (حسب دستور کوٹ چھا کر) کنجبین عسلی کے ساتھ خوب بنالیں۔ اور گرم پانی کے ساتھ دیں + ان ہی میں سو حب مصطکی اور حب یلہ بھی ہے + اگر مادہ مائل بہ حرارت ہو تو قرص لبان شیر سہل ۴ عدد تیرہ دم، ماشہ بقو شیا ۱، ماشہ عصارہ غافث ۱، ماشہ بیکرا و حب سنو گولیاں بنا کر حسب قوت دیں +

ویگر غافث ۱، نشستین۔ پرسیا و شان۔ بلینہ۔ شامپرو میوزر منٹے سبب ہمو زن لیکرا و جو خدیکر حسب ضرورت پلائیں +

اگر بدنی حالت سہل دینے کے قابل نہ ہو تو ملطغات۔ مدرات اور معرقات کی طرف متوجہ ہو جائیں (اور اسی پر اکتفا کریں) + ایسی صورت میں نفوع صبر ہمارہ شہد خالص دینا بھی مفید ہوتا ہے +

حمام جب بخار دتر جائے تو قبل از غذا اگر حمام کرایا جائے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں + **غذا** بلغمی بخار والوں کی اندیزہ میں سے لطیف غذا میں سے کہ اور روغن زیتون جیسی چیزیں ہیں کبھی اس میں تھوڑی سی مری دکانی بھی ملا دی جاتی + و نفوع شامپک

آخری زمانہ میں + اور وہ دوائیں جو ان سے (لطیف غذاؤں سے) قوی ہیں، اور جو انحطاط کے بعد دی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں + طیارہج (تہو) فرارنج (مرغ کبچہ) (تہاج رکبک) عیسوی چیزیں + مناسب ہے کہ ان غذاؤں میں ایسی چیزیں شامل کر دیں جن میں تقطیع ہو، خصوصاً جبکہ مادہ نفع پانچکا ہو۔ مثلاً سرکہ۔ رائی مری (کابنجی) + اگر بلغم ترش، ردی، اور لزج ہو تو گندنا اور آب نحو و نہایت بہتر اور مفید غذا ثابت ہوگی خصوصاً جبکہ اس میں زیرہ، سویہ، روغن زیتون بھی ڈالے گئے ہوں + اسی طرح وہ بوار دہی مفید ہوگا، جو چقدر، کابنجی، سرکہ، زیت مفعول سے تیار کیا گیا ہو +

اسی طرح کو امتیخ میں سے کبر، سویا، پودینہ، انجuran، ہلیون وغیرہ کے کالج دے سکتے ہیں +

پہیز [اسی سبزیوں سے جو بروقت اور رطوبت پیدا کرتی ہیں، مرین کو بچائیں + کھانیکا بہر وقت وہ ہے جبکہ باری کم ہو جائے، یا باری بالکل اتر جائے۔ اور اگر باری پہلے غذا دینی ضروری سمجھیں، تو کم از کم باری سے چار گھنٹے پیشتر غذا دے دینی چاہئے +

نیند [مرین جس قدر اوجھنے گھنٹے جاگتا رہا ہے، اسے اتنے ہی گھنٹے سونا چاہئے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ مادہ نیند میں نفع پاتا رہے گا، اور حالت بیداری میں تحلیل ہوتا رہے گا +

حام قبل از انحطاط اس بخار میں نہایت ہی نقصان دہ اور مضرب ہے +

قے کی کثرت کا تذکرہ [اگر مرین کو قے افراط سے آئے تو شراب ہی (میبہ) اور شہر شراب رمان نعنائی سے قے کے روکنے میں امداد لیں + اگر اس سے قوی تدبیر کی ضرورت پڑ جائے، تو انار و انہ منجوش ۳۵ ماشہ، کندر سفید، مصطکی ہر ایک ۱۰ ماشہ لے کر آدھ + وہ ساگ یا سبزی جس میں ترشیاں شامل کی گئی ہوں + ملہ زیت مفعول: روغن زیتون کو صلا دوا +

نشد (خشک) ۲۴ ماشہ لیکر سیر بھر پانی میں جوش دیں، جس میں سبز پودینہ ڈالا گیا ہو، یہاں تک کہ نصف رہ جائے، اس کے بعد پلائیں +

فرط اسہال کا تدارک اگر مرین کو دست زیادہ شروع ہو جائیں، تو تم کو چاہئے کہ معلومہ اصول سے دستوں کے بند کرنے کی تدبیر کرو اور دوائیں استعمال میں لاؤ، وہ ضعف جو دستوں سے پیدا ہو جاتا ہے، اس کا تدارک یہ ہے کہ دستوں کے بعد چوزے بھونکر کھلائیں۔ اور منش قوت خوشبوئیں (روائح ناعشہ) اور بخور سنگھمائیں +

تج اگر چہرہ اور اطراف پر تہج نمایاں ہو جائے، تو مندرجہ ذیل قرص نہایت مفید ہوتی ہے۔ نسخہ:- انیسون، لک مغسول ہر ایک ۱۰ ماشہ، بادام مقشر، زعفران، مرماخورد (مر و جبلی) پہاڑی کنوچہ، ہر ایک چودہ ماشہ، تخم کرفس، تخم بادیان، فلاح او خمر ہر ایک ۱۰ ماشہ، عصارہ غافث ۱۲ ماشہ، سنبل الطیب ۱۲ ماشہ، ایارن فقیرام ۲ ماشہ، گل سرخ ۳۵ ماشہ، سب دوائیں کو کوٹ چھانکر حسب دستور قرص بنالیں اور استعمال کریں + گاسے امروسیا، دوا، الکک اور دوا، بادام شیریں جیسی قوی الاثر چیزوں کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے، بخار کی درازی یہ قرص بخار کی درازی کے لئے مفید ہے، جو سردی کے ساتھ آتا ہو:

گل سرخ، مصطکی، سنبل الطیب، تخم بادیان، تخم کرفس، تخم کاسنی، عصارہ غافث، افستین، ہر ایک ۴ ماشہ، طباشیر ۱ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر حسب دستور قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۱ ماشہ تک۔ اس کے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ جو شانہ بادیان دواوقہ (۵ تولہ ۴ ماشہ) میں گلغندہ ۳۵ ماشہ حل کریں۔ اور اس کے ساتھ قرص مذکور کھلائیں + ایسی حالت میں ناخواہ بھی نہایت ہی مفید ہے، جسے شہد میں ملا لیا گیا ہو + جب سردی

جب سردی بہت دیر تک ستاتی ہے، تو گاہے ماش کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، جسکی صورت یہ ہے کہ دونوں شانوں اور کچھ ران سے شروع کر کے انکھیلوں تک ماش کرتے چلے جائیں جب حرارت ہاتھ اذریاؤں میں پھیل جائے، اور یہ گرم ہو جائیں تو اسکے بعد اگر مکان سا محسوس ہو، تو پھر ماش کریں (تاکہ مادہ تحلیل ہو جائے اور مکان جاتا رہے) اور اگر ماش کی وجہ سے گرمی شدید ہو جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ درگرم (روغن سے ماش کی جائے، اور جب اس میں بقدر ضرورت گرمی آجائے تو اسے چھوڑ کر دوسرے عضو کی ماش شروع کر دی جائے)۔

اچھے روغنوں میں سے ایک روغن زیتون شیریں ہے جس میں بالکل قبض نہ ہو، دویم روغن بابونہ، سویم روغن سویہ جسکو دوسرے برتن میں جوشدایا گیا ہو جب ماش ختم ہو جائے تو روغن کو پونچھ لینا چاہیے، تاکہ اس کو مرین کو پونچھنی نہ شروع ہو جائے۔ اگر پہلے بلا روغن ماش کر کے (خشک ماش کر کے) روغن کے ساتھ ماش کریں، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

معدہ کو ضعف سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم معدہ پر روغن بابونہ، روغن نار دین، روغن شبت کی طرح کھجائے، اگر اس کو زیادہ قوی روغن کی ضرورت ہو تو روغن زیتون یا شبت مفید ضماوات میں سے ایک تو یہ ہے کہ بابونہ، اور تھوڑی سی مصلیٰ لیکر شراب میں جوش دیں، اور دو چند شہد خالص ملا کر ضماو کریں، اگر بھوک نہ لگتی ہو، تو ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ بجائے شراب کے مے پختہ (میںج) استعمال کریں۔ جس میں قسب (خراجا بھی پختہ نہ ہوا ہو)۔ خرا، اکلیل الملک اور فستین

لے دوسرے برتن (نار دینا) سے مراد یہ ہے کہ ایک برتن میں پانی بھر کر آگ پر چڑھایا جائے، پھر دوسرے برتن میں روغن اور دوا بھر کر اس پانی والے برتن کے اندر رکھ دیا جائے اور اسی طرح جوشدایا جائے۔

جوش دینے لگے ہوں +

تب یعنی لازمی اس کے اصول علاج اور نوبتی تب منہی کے معمول علاج
یعنی شفا کا علاج میں چند فرق نہیں، صرف مندرجہ ذیل باتوں میں

کچھ فرق ہے: ۱۔ اس میں تیز لطافت کا استعمال نہایت
زبردستی اور احتیاط سے کیا جائے + اور اگر محض سنجیدہ، گلفندہ، جلاب غسل (شریت
شہداء) اور مسلسل غرق ہویں، غرق کرکس (آب کرکس) اور عموماً شہداء کرکسوں
جڑوں، پنچکا سنی، پنچ کرکس، پنچ بادیان، پیدہ ہی اکتفا کیا جائے، تو امید ہے
کہ مفید ثابت ہوگا + لگایا گیا کرکس سے کافی فائدہ ہوتا ہے، خصوصاً
جبہ نفع کے آثار نمایاں ہونے کے بعد، اسی طرح نفعیہ کے اصول و قواعد بھی وہی
ہیں جو تب منہی نوبتی میں پہلے بتائے گئے ہیں، مثلاً: ۱۔ ان (طویل مرض) اور طویل
ازمال کا خیال کرنا، اور مہین کی قوت و ضعف کا دیکھنا اور ان کی رعایت کرنا
(ان سب امور میں وہی سابقہ اصول میں نظر رکھنے چاہئیں) +

ان کے لئے مفید دویہ میں سے اقرص عشرہ ہے (جبکہ اندر دوس دوائیں
موتی ہیں) اور جبکہ نسخہ قرابادین میں نہ کوہ ہی عشرہ دوس + اس طرح مندرجہ ذیل
نسخہ بھی ان مریضوں میں نہایت مفید اور مجرب ہے: گنکسرخ ۲۱ ماشہ، سببلسوس ۲۰ ماشہ،
شامبرو ۱۰ ماشہ، سنبل الطیب ۱۴ ماشہ، مصطکی ۱۰ ماشہ، کمرہ ۱۰ ماشہ، انیسون ۱۰ ماشہ،
قرص غانت ۱۰ ماشہ، مندرجہ ذیل قرص غانت بھی ان کے لئے اچھی چیز ہے: غانت ۱۰ ماشہ،
مٹی سرخ ۲۰ ماشہ، طباشیر ۱۰ ماشہ +

دیگر غانت ۱۰ ماشہ، وردنار، سنبل الطیب ۱۰ ماشہ، طباشیر، تولد ۱۰ ماشہ +
اسی طرح قرص فستقین بھی دیا جاتا ہے جس کا نسخہ یہ ہے: فستقین ۱۰ ماشہ، بارہ
حم کرکس، انیسون، بادام تلخ، شکامی، باد آورده، عصارہ غانت، مصطکی، سنبل الطیب

ہر ایک دو درہم یعنی، ماشہ لیکر حسب دستور اقرص بنالیں +

علاج انفیالوس و لیفیوریا | ان دونوں بخاروں کا علاج بھی مذکورہ بالا

اصول کے تحت میں ہے۔ علاوہ ازیں ان دونوں بخاروں کے طریقہ علاج بھی باہم
 قریب ہی ہیں۔ انکے علاج میں مناسب یہ ہے کہ سکنجبین غلی یا سکنجبین شکاری کو استعمال
 کریں تاکہ مادہ پختہ ہو، لطیف بنے، اور اس کی تقطیع و تعدیل حاصل ہو (کبھی اس
 رب غورہ بتایا جاتا ہے، جسے شہد اور شربت ورد کے ساتھ پکا گیا ہو۔ اس کے
 بعد علاج میں آہستہ آہستہ اس طرح ترقی کریں کہ پہلے بزر درمشلًا تخم کرفس
 (نیسون۔ بادیان وغیرہ ہمارے شکر یا کلفتند) پلائیں۔ اور انکے پانی (ان ادویہ کے
 سہریتوں کے پتھوڑ) استعمال کرائیں۔ اس کے بعد نفور صبر، اقرص ورد ہمارا
 مصطلکی، حب صبر، ایاج فیقرا اور حب غانت تک پہنچیں + ان دونوں بخاروں
 میں سودہ کی بہت رعایت رکھیں، اور (تنقیہ معدہ کے لئے) آب بوبیا،
 آب ثرب، آب سویا اور آب پودینہ سے تھے کرائیں + دامادہ کو پیشاب کی
 راہ خارج کرنے کے لئے (مددات دیں + اگر سہل دینا ہو تو وہ سہل نہایت مفید
 ہے جو لیلہ سیاہ، لیلہ زرد، تربداور شکر سے تیار کیا گیا ہو + ان بخاروں میں وہ صفیہ
 بہت زیادہ سودمند ہیں جو کسی قدر تیز ہوں اور جن میں مغز قرطم، قنطاریون
 و قیق، شبت، بالونہ، خارخسک، اکلیل الملک، مری، اور شہد پڑا ہوا ہو +
 انفیالوس وغیرہ کی یہ نسبت لیفیوریا میں اس امر کی ضرورت زیادہ ہے
 کہ علاج میں دو ائیں نرمی سے استعمال کی جائیں (یعنی جالی، حار، اور مقطوع دوائیں
 اس بخار میں بہت درج دی جائیں) +

علاج حمائے | اس بخار کا علاج دشوار ہے۔ اور اس کے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً
غشیہ خلطیہ | لطیف ادویہ سے تنقیہ کریں اور تیز کیلئے بتدیخ تو یہ استعمال کریں اس

بخاریں مرین کو فاقہ سے رکھنا مناسب نہیں ہے) اور جبکہ قبض رہتا ہو (اور طبیعت اپنی طویر پر اجابت نہ کرتی ہو) تو اس وقت خصوصیت سے بذریعہ حقن اس مادہ کو خارج کریں جو آنٹن اور انکے قریب کی رگوں میں موجود ہے۔ اور جو مادہ (دور کی رگوں میں) باقی رہے۔ اس کی تالیف (اور تحلیل) کے لئے دھک کریں *

جالیٹوس کا خیال ہے کہ اس بخار کے اکثر مریضوں میں استفراغ مادہ دھک کے سوا دوسرے طریقہ سے نامکن ہے۔ (اس میں کوئی شک نہیں کہ مالش آسان اور بے ضرر چیز ہے۔ اور استفراغ میں، خصوصاً جبکہ دوا قوی سے کیا جائے، خطرات کا احتمال ہے)۔ دھک کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دونوں رانوں سے شروع کر کے دونوں پنڈلیوں تک (اوپر سے نیچے کو) اترے۔ اور دھک ایسے گھڑے پکڑے کے رومانوں سے کیا جائے جو جلد کو چھیلنے والے ہوں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کا دھک موڑھے سے لیکر تھیلی تک اس قدر کریں کہ جلد سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں پشت اور سینہ کی مالش کریں اس سے فارغ ہونے کے بعد بدستور سابق پنڈلیوں کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اگر ممکن ہو تو آدھا وقت مرین کا مالش میں صرف کیا جائے۔ اور آدھے وقت میں سلا یا جائے *

آخرض اس بخار کے مرین کا علاج یہ ہے کہ بغیر زیادہ گرمی پہنچائے مادہ میں لطافت پیدا کی جائے (کیونکہ زیادہ گرمی پہنچانے سے مادہ کے سخت ہونے کا اندیشہ ہے)۔ اور یہ ملطفہ میں سے فائدہ مند دوا مارا غسل ہے، خصوصاً جبکہ انہیں زونا اور تخم کرفس کی کسی قدر قوت شامل کر لی گئی ہو (قوت کے شامل کرنے کی صورت یہ ہے کہ پہلے ان ادریہ کو پانی میں پکالیا جائے، اور پھر اس پانی سے مارا غسل تیار کیا جائے) اور یہ بھیج کے وقت پلا یا جائے۔ اسی طرح مارا غسل کے مانند دوسری ملطفہ ادویہ (مثلاً سکنجبین اور جلاب) بھی مانع ہیں *

اگر بخار کے ساتھ ہی اسہال مفرط بھی لاحق ہوں، تو مارا مسل کو خوب پکا کر پلانا چاہئے۔ تاکہ (قوتِ جلا کے کم ہو جانے کے باعث) اسہال نہ لاسے، اور جو اسہال آئیں وہ قلیل، معتدل اور مرض کے لئے نافع ہوں۔ علیٰ ہذا یکنجین علی بھی اس مرض میں مفید ہے۔ موسم گرمی میں، اور جبکہ مریض آب سرد پینے کا عادی ہو، تو او ویہ مذکورہ کو آب سرد میں ملا کر پلانا چاہئے۔ لیکن موسم سرما میں آب سرد سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ اور صرف آب گرم پینے پر قناعت کرنا چاہئے۔ اس بخار کے مریضوں کے لئے گرم چیزوں کا استعمال زیادہ بہتر ہے۔ البتہ موسم گرمی کی شدت (قیظ) کے وقت اور جبکہ گرمی سے کرب و بے چینی کے پڑھنے کا اندیشہ ہو (تو ٹھنڈا پانی پلا سکتے ہیں)۔ پیاس کو زائل کرنے کے لئے بہترین چیز یکنجین علی ہے۔ شراب ابتدائے مرض میں مفید ہے خصوصاً جبکہ بخار خفیف ہو، مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ یہ بخا خفیف ہو (خصوصاً بوڑھوں میں) (تو شراب زیادہ مفید ہے) اس لئے ان کو غذا کے بعد شراب ضرور پلائی جائے۔

غذا طبیب کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ مریض کی نبض کا خیال کرتا رہے۔ اگر دفعۃً نبض ضعیف اور سا قط ہونے لگے۔ تو اس وقت شراب محض و ج میں روٹی بھگو کر کھلائی جائے (تاکہ قوت برآگینجہ ہو جائے) بشرطیکہ ورم احتشاء نہ ہو۔ اس لئے کہ جب اس بخار میں ورم احتشاء ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی نبض میں تغیر مذکورہ پیدا ہو جاتا ہے (یا نبض میں مذکورہ تغیر پیدا ہو جاتا ہے) تو اس صورت میں علاج نامکن ہے۔ اور صحت کی کوئی امید نہیں رہتی (اس لئے شراب محض و ج میں روٹی بھگو کر کھلانا بھی بے اثر ثابت ہوتا ہے)۔ اس قسم کی اغذیہ کی ضرورت شدت غشی کے وقت ملے بعض لوگوں نے یہ مطلب سمجھا کہ خصوصاً بوڑھوں میں (یہ بخا ضرور قوی ہوتا ہے) اگر کسی میں عاکوثریہ زیادہ قریب سمجھا اور اسی کو مہل کتاب میں لکھ دیا ہے بہتر جم۔ ملہ نمیزدب جانا، اگر کسی میں ڈوبنا نا۔

بھی ہوتی ہے۔ لیکن کھانے کے بعد ایش کرنا ضروری ہے تاکہ ہضم غذا میں ادا و
لے) رات کے وقت (سونے سے قبل) مارشور کھلانا بہتر ہے۔ اس سے زیادہ قوی
غذا روینی چاہئے۔ لیکن معوط قوت کے وقت اس سے زیادہ قوی غذا دیکھتے ہیں۔
پس اگر قوی غذا روینی کی ضرورت پیش آئے، تو جلاب یا مارلعل میں روٹی
جگنو کر کھلائی جائے۔

پرہیز [اس بخاری کے مریضوں کے لئے عام نہایت نقصان رساں ہے۔ اسی طرح
زیادہ سرد اور زیادہ گرم ہوا بھی انکے لئے مضر چیزیں ہیں۔ کیونکہ گرم ہوا سے
پھیپھڑوں، قلب اور دماغ کی جانب سیلان اخلاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور سرد ہوا
اخلاط کے نفع کو روکتی اور (انکو جاکر اور غلیظ کر کے) شتے میں اضافہ کرتی ہے۔
تو] اس بخاریں اگر کسی قدر غلط صفا دی بھی ہو، اور تے کرانے میں سہولت ہو،
تو یہ بہت مفید ہے۔ الغرض اس بخاریں حاجت برآری کے لئے (متقیہ کے لئے)
تے بہترین تدبیر ہے۔

علاج حائے غشیہ و قیہ و قیہ [اس بخاریں مریض کو سینہ پر ہندل کو عرق کلاب میں گھسکر
ضاد کیا جائے اور مریض (کی قوت) کو تھوڑی تھوڑی غذا کھلا کر بگنہختہ کیا جائے۔ مثلاً
غذا، روٹی کو آب اناریں بھگو کر (برف سے) سرد کر کے کھلائیں۔ بشرطیکہ مریض اسے
پسند کرے۔ اسی طرح میوہ جات کے پانی میں بھگو کر بھی کھلا سکتے ہیں۔
اور اگر مریض کو قوت دینے کے لئے مصوصات کھلانے کی ضرورت ہو، جو چوڑاے
مٹخ سے، سرکہ، آب انگور اور سرد سبز لوب کے ساتھ بنائے گئے ہوں۔ یا خضیر اگر نہیں
لے مصوصات مصوصہ کی جمع ہے۔ مصوصہ ایک قسم کا سالن ہے۔ جو چوڑا مٹخ۔ بقولات سرد
و گرم اور ادویہ خوشبودار سے حسب ضرورت تیار کرتے ہیں۔ اور اس کی ایک قسم کو
ترش میوؤں کے پانی سے بناتے ہیں۔

وحنیا شامل کیا گیا ہو، تو بہت مفید ہوتا ہے۔
علاج حائے لیلیہ نہا ریب | بخار کی ان دونوں قسموں کا علاج بعینہ یعنی بخار
 کے مانند ہے، کوئی بات خلاف نہیں ہے۔

حمائے ربیع دائرہ چوتھی نوبتی

ماہیت :- حمائے ربیع چوتھی (اُس بخار کو کہتے ہیں، جس میں چوتھے
 روز بخار کا دورہ ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) حائے ربیع دائرہ (۲) حائے
 ربیع لازم۔ حمائے ربیع دائرہ (چوتھی نوبتی) میں سوداوی
 مادہ رگوں کے باہر متعفن ہوتا ہے، چوتھے روز بخار کی نوبت آتی ہے۔
 ربیع لازم میں سوداوی مادہ رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے اور خفیف
 بخار ہر وقت رہتا ہے۔ جو چوتھے روز شدید ہو جاتا ہے۔

ربیع دائرہ کو ططرا طائوس بھی کہتے ہیں۔ ربیع بالعموم نوبتی
 ہی ہوتا ہے، یہ لازمی ہوتا ہے (ططرا یا اسٹرا کے معنی چار)۔
اسباب | ربیع کے اسباب اول تو وہ ہیں، جو سودا کو پیدا کرتے ہیں، اور پھر وہ ہیں
 جو اس میں تعفن پیدا کرتے ہیں۔ اس قسم کی تمام باتوں سے تمہیں واقفیت ہو چکی ہے
 اور سودا کے تعلق اس بات کا بھی علم ہو چکا ہے کہ ایک سودا تو وہ ہے جو خون کا
 نقل ہوتا ہے (سودائے طبعی)، اور ایک سودا وہ ہے جسکو شہداء حرقیہ (جلا ہلڑ شہاء)
 کہتے ہیں۔ اول خون کے سوار (دیگر اخلاط کی راہ) ہوتا ہے (جسکو سودا غیر طبعی کہتے ہیں)،
 اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودائے احتراقی کی ایک قسم سودا دوسری جو (جو کہ
 احتراق خون سے پیدا ہوتا ہے) اور ایک قسم سودا ثلثی (جو کہ احتراق بلغم سے ہوتا ہے)
 (صلیٰ ہذا القیاس) ایک قسم سودائے صفراوی ہے، اور ایک قسم وہ ہے جو خود سودا

طبعی کے احتراق سے حاصل ہوتی ہے +

بعض اطباء کا خیال ہے کہ چوتھیا بخار سولائے طبعی سے نہیں پیدا ہوتا کیونکہ وہ متعفن نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کا قول اس قابل نہیں ہے کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ تمام رطوبات متعفن ہو سکتی ہیں۔ البتہ اس قدر فرق ضرور ہے کہ بعض قسم کی رطوبت میں تعفن کی استعداد زیادہ ہوتی ہے، اور بعض میں کم +

یہ بخار عموماً مختلف امراض اور مختلف بخاروں کے بعد پیدا ہوتا ہے کیونکہ مختلف امراض کے مواد بھی مختلف ہی ہوا کرتے ہیں، اور مختلف مواد میں طبیعت کا عمل بھی طرح نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ایسے مختلف مواد کا انضاج اور تغیر و شوار ہوتا ہے، اور اسکے نیچے ہوئے غلیظ مواد سودا و بنکر اس بخار کو پیدا کرتے ہیں۔ قرشی) یا اس کا وقوع اس قسم کے بخاروں سے ہوتا ہے۔ جو اگرچہ نوعیت میں باہم متفق اور ایک ہوتے ہیں، مگر انکے وہ اخلاط مختلف ہوتے ہیں، جن سے اور جن کی عفونت سے یہ بخار پیدا ہوتے ہیں (مثلاً غلب غیر خالص)۔ پس جبکہ وہ اخلاط سوختہ ہو کر لاکھ بن جاتے ہیں، اور انکا متفرق (کسی وجہ سے) نہیں ہوتا، تو سودا کی زیادتی ہر بات ہے۔ بعد ازاں جب اس سودا میں تشن لاحق ہوتا ہے، تو اس سے چوتھیا پیدا ہوتا ہے + اکثر اوقات مرض خال سے بعد یا مرض طحال کے ساتھ ساتھ چوتھیا پیدا ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بخار کے ساتھ بسا اوقات طحال میں درد یا صلابت (تختی) ضرور موجود ہوتی ہے +

رہج کی بہترین قسم (جس میں مریض صحتیاب ہو جاتا ہے) وہ ہے جو طحال غیر ورم سے نہ پیدا ہوئی ہو۔ اور نہ اسکے ساتھ ورم طحال ہو۔ کیونکہ جو چوتھیا بخار ورم طحال سے پیدا ہوتا ہے اس میں اکثر اوقات آخر کار بطور نتیجہ کے استسقاء اور قیلا مائیم پیدا ہو جاتا ہے + اور رنج سلیم (چھی قسم کے چوتھیے) کی وجہ سے رومی شادی امراض مثلاً مالغولیا اور سر سے

لغ قیلا مائیم: فوطوں میں پانی کا بھر جانا +

نجات مل جاتی ہے۔ رنج میں تشنج سے امان ہے۔ کیونکہ اس کا سبب غلط یا بس ہوتا ہے۔
 الغرض، چونکہ بیمار میں حملک نہیں ہے (بلکہ مرض سلیم ہے)۔ اگر اس کو علاج
 میں کوئی غلطی نہ ہو، تو ایک سال سے زائد نہیں رہتا۔ اور گاہے بارہ سال یا اس سے کم تک
 قائم رہتا ہے۔ جس طرح کا زمانہ دراز ہوتا ہے (رنج متبادل) اسکا انجام ہستقا رہو اگر باہر
 یہ معلوم ہونا چاہئے کہ متصل خریف چونکہ قصید کے مریض کے لئے دشمن ہے۔

علامات | اس بیمار میں اول قدمے سردی محسوس ہوتی ہے، اسکے بعد سردی پڑتی
 ہے، پھر منہ تھائے نوبت کے وقت تپ بلغمی کے مانند سردی کسی قدر کم ہو جاتی ہے۔
 اس میں جب بدن گرم ہوتا ہے، تو حرارت شدید نہیں ہوتی۔ لیکن تپ بلغمی کی
 بہ نسبت اس کی حرارت مقدار میں زیادہ اور نمایاں ہوتی ہے۔ کیونکہ رنج میں اگرچہ
 حرارت خشک شتمل ہوتی ہے، لیکن پھر بھی کافی اشتعال پیدا ہوتا ہے جیسا کہ
 موٹی لکڑی میں آگ کی حالت ہوتی ہے (کہ اگرچہ موٹی لکڑی دیر میں جلتی ہے۔ مگر جب
 جلتی ہے تو کافی طور پر جلتی ہے) اور نیز رنج کی حرارت تمام بدن میں پھیلی ہوئی نہیں
 ہوتی۔ بلکہ اس قسم کی حرارت ہوتی ہے کہ اس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے
 ہیں (تشریر ہوتا ہے) اور بدن میں بوجھ ہوتا ہے۔ ثقل کا سبب اسکی غلط کی
 غلظت ہے۔ سردی کے احساس کے ساتھ ہی بدن میں ایک قسم کا درد ہوتا ہے۔
 جس میں ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں (کسر یعنی ٹہر سمیٹن ہوتی ہے)۔ اس بخاریں
 تیزہ ایسا ہوتا ہے کہ دانت بچنے لگتے ہیں۔ لیکن یہ حالت بھی بلغمی بخار کے مانند
 نہیں ہوتی۔ نیز اس وقت (گاہے) قوت بینائی بھی ضعیف ہو جاتی ہے (کیونکہ
 سودا سے جو بخارات اس وقت اُٹھتے ہیں، وہ روح باصرہ کو تار یک کر دیتے
 ہیں) لیکن بینائی کا یہ ضعف نفع کے وقت زائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت مادہ
 کی روایت اسی طرح کم ہو جاتی ہے، جس طرح ابتدا میں روایت کم ہوتی ہے۔

(مذکورہ بالا علامات کے علاوہ) ریح کے علامات میں آدھ بھی ہو کر اسباب سابقہ موجود ہوتے ہیں، مثلاً ریح سے پہلے بے بخا۔ دل کا ہونا، طحال یعنی طحال کا کوئی مرض۔ یا کوئی اور کدھ، نیز مزاج مریض، دیگر علامات سوداویہ، عمر، موسم، غذا، سحتہ بدن، عادات مریض اور ان کے مانند دوسری باتیں (مثلاً ملک، پیشہ) بھی ریح کی نشاہ ہوتی ہیں +

اس بخار کا دورہ چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے (یعنی چوبیس گھنٹے میں بخا شروع ہو کر تر جاتا ہے) + بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ موسم گرما میں جو بخار تجاری ہوتا ہے، وہ موسم سرما میں چوتھیہ ہو جاتا ہے + اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حیات مختلف ایسے بے قاعدہ بخاروں کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں، جن کا کوئی نظام نہیں ہوتا (ایسے چوتھیہ بخار پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ اُن کی نوبتیں غیر منتظم ہوتی ہیں، اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حیات مختلف کے بعد جو اخلاط باقی رہ جاتے ہیں، وہ مختلف ہوتے ہیں۔ پس جیسے اخلاط باقیہ خاکستر ہو کر قائم ہو جاتے ہیں، تو ان کے غلط دائرہ ہو جانے کے باعث ریح دائرہ باقاعدہ ہو جاتا ہے +

علامات ریح یعنی جب تپ ریح بلغم کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے، تو اس کے دورے زیادہ طویل ہوتے ہیں۔ اور یہ ریح بالعموم سائے خوا طلبہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس میں پسینہ دیر میں (سستی سے) نکلتا ہے، قارورہ غلیظ ہوتا ہے، اور نبض میں علامت کم ہوتی ہے + اور ریح کی یہ قسم بالعموم بلغمی بخار کو بعد ہوتی ہے +

ملہ یاں دورہ کمراد فبت کا زمانہ ہے۔ ورنہ چوتھیہ کا دورہ بہتر گھنٹے کا ہوتا ہے۔ کیونکہ دورہ میں نوبت اور ریح دونوں شامل ہوتے ہیں +

کہ حیات مختلف سرد و بخا رہیں، جن کے سوا مختلف اقسام کے ہوتے ہیں +
کہ کیونکہ جو اخلاط صفاوی مادہ سے نہیں گئے، ان کی نوبتیں ایک خاص طور پر ہوتی ہیں، اور جو غلط بلغمی مواد سے حاصل ہوتے ہیں، ان کے طور پر اور ہوتے ہیں، اسی طرح کوئی خاص نظام قائم نہ رہیگا

علامات سیات قانون اگر سب علامات کے اندر آتے ہیں تو اس کی علامات یہ ہیں کہ خون اور خون کے بخاروں کی علامات مقدم ہوتی ہیں، اور قارورہ سرخ ہوتا ہے۔ نیز بدنی حالت (سمنہ)، عمر (شباب)، اور موسم (ربیع) بھی اس ریلج کے شاہد ہوتے ہیں، اور یہ بالعموم خوبی بخاروں کے بعد پیدا ہوتا ہے +

علامات ریلج صفراوی اگر ملک ریلج احتراق صفرا سے لاحق ہوتا ہے، تو اس کی علامات یہ ہیں کہ نبض زیادہ سریلج اور متواتر ہوتی ہے، ابتدا میں لرزہ اور سردی محسوس ہوتی ہے، بدن کا گوشت کٹا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پیاس لگتی ہے، اور پسینہ آتا ہے۔ نیز اس بخار میں غصہ، پیاس اور سوزش لاحق ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ سمنہ، عمر اور موسم بھی اس قسم کی ریلج پر دلالت کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا یہ قسم صفراوی بخاروں کے بعد پیدا ہوتی ہے (جو اس کے صفراوی ہونے کی نشانی ہوگی) +

نبض۔ ریلج میں خلط کی خشکی کے باعث نبض مائل بہ علابت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ خلط اپنی خشکی کی وجہ سے (شریان کو اندر کی جانب بند کر دیتی) اور گویا کہ وہ بوڑھے شخص کی نبض ہے۔ اور نیز نبض اس وقت تک مستوی ہوتی ہے جب تک خلط صفراوی میں حرکت نہیں آتی۔ اور جب یہ خلط متحرک ہو جاتی ہے۔ تو غلظت مواد کے باعث نبض بہت زیادہ مختلف ہو جاتی ہے۔ اور نبض کا تفاوت فترہ کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ ہوتا ہے، جو ریلج کی پوری نشانی ہے۔ ریلج میں غلبہ کے برخلاف نبض میں اکثر مبالغہ غیر مستوی (ناہموار) ہوتا ہے۔ اور انقباض میں بہت زیادہ تیزی ہوتی ہے + اسی طرح ریلج میں لمبی بخاروں کی نسبت نبض میں صفرا اور قارورہ زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن بطور میں لمبی بخاروں کے مانند ہی ہوتی ہے، ابتدا

نوبت کے وقت نبض کا بطور، تفاوت اور اختلاف بڑھ جاتا ہے۔ اس کا یہ اختلاف تمام بخاروں کے اختلاف سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ابتداء نوبت کے بعد نبض عظیم، متواتر اور سریع چلنے لگتی ہے +

قارورہ :- رنج میں مادہ کی سردی اور غلظت کی وجہ سے قارورہ کہ اندر تمام اوقات (ابتداء، تناید، انحطاط، انتہاء) میں عدم نفع ہوتا ہے (یعنی قارورہ کے اندر نفع کسی زمانہ میں نہیں ہوتا) لیکن زمانہ انتہاء اگر علی درجہ کا ہو تو اس وقت نفع پایا جاسکتا ہے + مگر اس کے حالات (بلحاظ رقت و غلظت اور بلحاظ صفائی و کدورت) اور اس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ کیونکہ سودا مختلف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے + اور رنج میں نفع مادہ کی علامت یہ ہے کہ لرزہ خفیف ہونے لگتا ہے ابتداء مرض میں قارورہ سفید بنری مائل اور خام ہوتا ہے جس میں کچھ مضہم نہیں ہوتا۔ ابتداء کے بعد اس کا حال مختلف ہوتا ہے، اور وہ رنگین ہو جاتا ہے کیونکہ سودا اکثر مختلف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور زمانہ انحطاط میں قارورہ سیاہ ہو جاتا ہے +

پسینہ :- رنج میں تپ بلغمی کی بنسبت پسینہ زیادہ ہوتا ہے لیکن دوسرے بخاروں (صفراوی بخاروں) کی بنسبت زیادہ نہیں ہوتا +

پیاس :- رنج میں (مادہ کے سرد ہونے کی وجہ سے) پیاس کم ہوتی ہے۔ البتہ اگر رنج کا مادہ سودائے صفراوی ہو (تو پیاس ضرور شدید ہوگی) +

علاج | سب سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ رنج کا مادہ سودائے دوسری ہے، یا سودائے بلغمی، سودائے صفراوی ہے یا سودائے سوداوی؟ بعد ازاں ہر ایک مادہ کی مناسبت کا لحاظ رکھ کر تدبیر و علاج کیا جائے، جیسا کہ ہم بیان کرتے ہیں لیکن ان جملہ اقسام کے علاج کے لئے بعض احکام مشترک ہیں (جن کا لحاظ سب میں یکساں طور پر کیا جاتا ہے)؛ مثلاً جملہ اقسام کی ابتداء لرزہ سے ہوتی ہے، لہذا غور کرنا چاہئے کہ

خون کا غلبہ ہے؟ بالخصوص جبکہ رنج کا مادہ سودائے دوسری ہو چنانچہ اگر خون کا غلبہ ہو تو اس وقت فصد کی جائے، اور بعد ضرورت خون نکالا جائے گا۔ اسے خون کی کثرت اور اس کے فساد کی وجہ سے زیادہ خون نکالنا ضروری ہوتا ہے، لیکن جبکہ فصد کی حاجت نہ ہو، اور بلا ضرورت فصد کی جائے، تو اس سے کئی طور پر ضرر پہنچتا ہے:

(۱) بدن میں صنف پیدا ہو جاتا ہے (۲) خون جو سودا کا ضد ہے، خارج ہو جاتا ہے، اور (۳) اخلاط فاسدہ فصد کی وجہ سے خارج کی طرف حرکت کر کے اخلاط صالحہ کو بھی فاسد کر دیتے ہیں، اسی طرح مادہ کی کثرت اور رداست کی حالت میں گاہے محض تخفیف کے لئے، نہ کہ تخفیف اور تنقیہ کے لئے، ابتداءً مادہ مرض کا کسی قدر استفرغ کیا جاتا ہے، تاکہ مرض میں کسی قدر تخفیف ہو جائے، کیونکہ مادہ کا استفرغ مکمل طور پر نفع کے وقت ہی کیا جاتا ہے، جیسا کہ ہم اس کی طرف آئندہ اشارہ کریں گے۔ لیکن یہ خفیف استفرغ بھی نوبت کے ایک روز بعد کرنا چاہئے، ابتداءً مرض میں مناسب یہ ہے کہ اور تو ہی نہ کیا جائے، اور یہ ضروری ہے کہ ادویہ مرفیہ استعمال کی جائیں۔ اگر اس مقصد کیلئے ادویہ مشروبہ کا استعمال (ضعف موعہ کی وجہ سے) بہتر نہ ہو، تو اس کی بجائے مناسب حقن (تری پیدا کرنے والے، مثلاً بنفشہ، خطمی اور خبازی کے جو شانہ سے) استعمال کئے جائیں، لیکن حقنوں کا خفیف اور ہلکا ہونا ضروری ہے۔ البتہ جب مرض انتہا کو پہنچ جائے، تو اس وقت (ہلکے ہونے کی شرط ضروری نہیں، بلکہ) قوی حقنوں کے استعمال کی اجازت ہے، اگر طبیب جرأت کر کے ابتداءً مرض ہی میں چند بار قوی حقنوں کے ذریعہ سودا کو خارج کر دے، اور اس تدبیر سے مرض قطعی زائل بھی ہو جائے، تو (بہر خیر نہ کرنا چاہئے) یہ ایسا صواب ہے جو خطا اور قصور سے حامل ہوتا ہے،

لہذا ادویہ مرفیہ: مادہ کو نرم اور ڈھیلہ کرنے والی دوائیں +

لکھ صواب تو اس لحاظ سے ہے کہ مرض کا ازالہ ہو گیا، اور غلطی اس لحاظ سے ہے کہ اس میں متباط کے خلاف جرأت کی گئی۔ کیونکہ اسی حالت میں یہ بہت ممکن ہے کہ غیر نفع دہ کسی عنیدہ شریف پر گر پڑے

(۱) اسلئے اس کو ہمیشہ کے لئے قاعدہ نہ بناینا چاہئے) *

نوبت کے روز مرلین کو غذا نہ دی جائے، اور نہ زورنا تو کرایا جائے (روزہ رکھوایا جائے)، نیز اس روز سرد پانی پینے سے منع کر دیا جائے، ابتدا مرض سے تین چار روز تک روزانہ گوشت تیسویا چوزہ مرغ کھلائیں، اس کے بعد صرف چوزہ مرغ پر اکتفا کریں، اس وقت یہی (چوزہ اسے مرغ) بہتر ہیں *

روز نوبت کے علاوہ دن میں دو مرتبہ کلفت گرم پانی میں ملا کر پلائیں ۱۰ یا کلفت سارے دس ماشہ، سکجین تقریباً تین تولہ میں ملا کر دیں *

یہ بات پہلے بھی معلوم ہو چکی ہے کہ جب مادہ مرض سودے صفراوی ہو، تو اس وقت ابتداء اسکی خارج کرنے والی ادویہ میں ہیلد زرداؤ بنفشہ حبسی کوئی چیز اضافہ کر دیں؛ اور اگر مادہ مرض سودے ملینی ہو، تو پہلے اسکی خارج کرنے والی ادویہ میں کسی قدر تریب کی قوت شامل کر لی جائے۔ اسی طرح جب مادہ مرض سودے سرداوی ہو، تو اولاً مخرج سودا ادویہ میں بسفاج، ایتھون اور انکے مانند دیگر مخرج سودا ادویہ کی قوت شامل کریں *

اس امر کا علم بھی ہو چکا ہے کہ مارا کچن ادویہ مذکورہ کی قوت کے لئے، جو کہ تھما کی جائیں، ایک عمدہ حامل اور سواری ہے (لہذا ادویہ مذکورہ مارا کچن میں شامل کر کے پلانا بہتر ہے) * بلکہ بسا اوقات صرف مارا کچن کے استعمال ہی سے مقصد حاصل ہو جاتا ہے، بالخصوص جبکہ حرارت شدید ہو، کلفت اور اسکا صاف پانی جو اسکو پکا کر حاصل کیا گیا ہو، مارا کچن کے قائم مقام ہے، خصوصاً اس وقت جبکہ معدہ ضعیف ہو، یا غلط بار دکی بدن میں زیادتی ہو، تے بھی اس مرض کیلئے مفید تدبیریں میں سے ہی، خصوصاً غذا کھانے سے قبل، اور اس کے بعد، اور خصوصاً نوبت کے روز

لے قوت سے مراد یہاں خفیف مقدار ہے۔ اسی طرح اس سے آگے بھی *

جاننا چاہئے کہ جو وقت دلیج موسم گہ یا موسم سرما میں شروع ہو، تو ادویہ اس کے
سکینجین شامل کر کے پلانا چاہئے تاکہ اخراج وادرا وفضلات کے لئے کھل جائیں
اور مرض جلد ہی ختم ہو جائے۔ * ماہر اشعیر اور سکینجین پہلی ذہبت سے تین چار گھنٹے
کے بعد پلانا چاہئے۔ موسم سرما کی رات میں (تے اور سماں کی جگہ) ادویہ مدرہ کا
استعمال مناسب ہے۔ اور قرص کھلانا کسی طرح درست نہیں۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ربع میں
سرور اشیاہ جزو دماغ اور جلیہ الکیموس ہوں، ڈو طور پر مناسب ہوتی ہیں: (نا) ان کی
سرور بخار کے لئے مفید پڑتی ہے، اور (۲) ان کی تری ہو دوا کی ایک کیفیت یعنی خشکی
کے لئے مفید ہوتی ہے۔ لہذا ان کو بھی اُس وقت استعمال کیا جائے، جبکہ نفیج ملو میں کسی
قسم کے ضرر کا اندیشہ نہ ہو، اور ان کی مقدار بھی ایسی ہونی چاہئے کہ نفیج میں نقصان
نہ پہنچائے، یا ان کے ساتھ ایسی دوا شامل کر دی جائے، جو ان کی تری کو معتدل
کر دے۔ لیکن رطوبت کو کم نہ کرے۔ * ایسی ادویہ وہ ہو سکتی ہیں جو اعتدال کے
ساتھ گرم ہوں۔ * اس بخار میں تمام سرور خشک اشیا سے پرہیز کرنا
چاہئے۔ * وہ سرور تر ادویہ جو اس مرض میں مناسب ہیں، وہ کاسنی کا ہو اور

خرنبرہ جیسی چیزیں ہیں۔ اور گاہے شفتا کو بھی مناسب ہوتا ہے۔ اس قسم کی چیزوں سے پرہیز کرنا گاہے اس وجہ سے ضروری ہوتا ہے کہ ان میں بدودت شدید ہوتی ہے چنانچہ گاہے جیسی چیزوں میں یہ بات موجود ہے۔ لیکن شیریں خرنبرہ جیسی چیزوں میں یہ بات نہیں۔ گاہے درشدید ہونے کی وجہ سے ان چیزوں سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ کیونکہ شدت اور درخون کو غلیظ کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ بات خرنبرہ جیسی اشیاء میں موجود ہوتا ہے۔ گاہے اس وجہ سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اس میں ایسا جزو غلط ہے، جو فساد و توغن کے لئے مستعد ہے۔ چنانچہ یہ مفت شفتا میں موجود ہے۔ لہذا سرد تر اور دویہ کو استعمال کرتے وقت اس قسم کے امور کا محاذ رکھنا چاہیے۔

وہ افذیہ جو اعتدال کے ساتھ گرم ہوں، لیکن انہیں رطوبت زیادہ ہو، اس مرض میں زیادہ مفید ہوتی ہیں خصوصاً جبکہ انکی حرارت کی تعدیل سرد تر اشیاء سے کرنی جائے، اور حرارت کی تعدیل اس وقت کرنی چاہئے، جبکہ اس سے نفع مواد میں مدد حاصل کرنیکی ضرورت نہ ہو، مثلاً انجیر کے ہمراہ کاسنی شامل کیجائے۔ ابتدا و مرض میں نمکین، حریف، اور مقطع اشیاء کے استعمال میں کچھ خوف نہیں ہے بشرطیکہ غلبہ حرارت کا اندیشہ نہ ہو۔ لیکن انتہائے مرض میں تو اس قسم کی ادویہ کا استعمال ضروری ہے۔ قرص فستیں (اس مرض میں ابتداء سے) انتہا تک مفید ہیں۔ منجملہ ان امور کے جو اس مرض میں مفید ہیں، روزانہ غذا سے قبل گرم شیر میں پانی میں آبن کرنا ہے۔ اسی طرح حمام کرنا بھی مفید ہے۔ لیکن حمام ایسا ہونا چاہئے جو ترطیب پہنچائے، مگر پسینہ نہ لائے، اور نہ حرارت کو براہ گینختہ کرے۔ علاوہ ازیں آرام و آسائش سے رہنا، ریاضت اور حرکات بدنی و نفسانی سے پرہیز کرنا بھی اس مرض میں مفید ہیں۔

ربیع کی جلا اقسام میں بالاتفاق ترطیب کی ضرورت ہے لیکن تبرید اور تخفین کی

مقدار حاجت میں رنج کی قسمیں مختلف ہیں ۔ اس بخار میں معفیات کی حاجت اگر بڑتی بھی ہے تو نفس تجفیف کے لئے نہیں ، بلکہ قوت تقطیع ، قوت جلاء اور قوت اسہال کیلئے (یعنی تقطیع اور جلاء و اسہال کی وجہ سے بالعرض تجفیف بھی پیدا ہو جاتی ہے نفس تجفیف کی کوئی حاجت نہیں) ۔ حسب حال معدے کی رعایت ایسے عمدہ اور مقوی ضما دوں سے کرنا ضروری ہے ، جو حرارت کی قوت اور ضعف میں معتدل ہوں اسی طرح طحال اور جگر کی رعایت بھی ملحوظ خاطر رہنی چاہئے ۔ اور ایسی تدابیر اختیار کی جائیں ، جن سے ان میں صلابت اور درم نہ پیدا ہونے پائے ۔

بسا اوقات (ذریعہ قے) متقیہ کرنے کے لئے مولیٰ کے پانی یا اسکے تخم کی ضرورت پیش آتی ہے ، اور اس کو سکنجین کے ساتھ پلایا جاتا ہے ۔ اور بعض وقت قے کرانے سے پیشتر چتندر ، ماہی شور ، رائی وغیرہ کے استعمال سے مدد حاصل کرنی پڑتی ہے اور گاہے اس کے بعد بہت سا پانی پلا کر اور اسکے بعد سکنجین کھلا کرتے کوئی جاتی ہے (جس سے قے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے) ۔ ایسی چیزیں جن کو نوبت کے روز کھلا کرتے کرانے سے مرین سردی ، لرزہ اور شدت تپ کی مضرت سے محفوظ رہتا ہے ، یہ ہیں کرا دل حسن اور شہد کھلائیں ، اور اوپر سے سکنجین عملی پلائیں ، اور شکم سیر ہو کر کھانا کھلائیں ۔ اسکے بعد گرم پانی پلا کرتے کرائیں ۔

جب نوبت پوری ہو جائے ، تو رات کو بہت ہی تقویٰ سی غذا کھلا کر سلا دیں ۔ اور دوسری صبح کو حمام کرائیں ۔

نوبت سے پہنچ گھٹنے قبل مرین کو ایسا کھانا کھلانا چاہئے جسے وہ قے کر کے نکال دے (مثلاً مچھلی ، مولیٰ اور شبت) یہ اکثر مفید ہوتا ہے ، خواہ قے نہ بھی آئے ۔ ہر خلط کے بخار میں نوبت سے قبل قے کرنا نوبت میں تجفیف پیدا کرنا اور اسے اکھڑ دیتا ہے ۔

اسکے لئے ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو، تو نوبت کے روز روزہ رکھوایا جائے، اور جب تک نوبت ختم نہ ہو جائے، کوئی چیز کھانیکے لئے نہ دی جائے اور دوسرے روز حرام کرایا جائے۔ اگر مادہ میں نفیج ہو تو مقررہ دستور کے مطابق حرام کرایا جائے۔ لیکن اگر مادہ میں نفیج نہ ہو، تو اس صورت میں بطریق معمول حرام کلوئین بلکہ بدن پر صرف اس قدر گرم پانی گرنے پر اکتفا کریں، کہ جسم اُس سے لذت پائے اور اس میں رطوبت حاصل ہو جائے۔ نہ اس قدر کہ گرم پانی کسی غلط کوشش میں لے آئے، اور تیسرے روز غذا کے بقایا نفلے کو، اور نیز اُس نفلے کو خارج کرنیکے لئے جس کو حمام نے رقیق کر دیا ہے، قے کر لیں۔ علاوہ ازیں نوبت کے روز بھی قے کرنا مناسب ہے +

علاج ریح دموی اگر ریح "سودا" اعلیٰ دموی سے ہو تو اس صورت میں رگ باسلیق کی نصف نفع بخشی ہے۔ اس کے بعد استغفار لطیف ایسی ادویہ سے کرنا چاہئے جن میں شکامی، باد آورده، بسفانج، شاہترہ، اور ہلیلہ کابلی (غنا ب، آلو بخارا، اور گلفند) جیسی منقّی دم (مصفی خون) ادویہ کی قوتیں شامل ہوں + ریح کی اس قسم کا علاج آسان ہے +

علاج ریح صفراوی اگر ریح کا مادہ "سودا" اعلیٰ صفراوی ہو تو اس میں تبرید و ترطیب کے لئے سرد تر ادویہ و اغذیہ خوب استعمال کریں، اور معتدل طور پر پانی کام میں لائیں، خواہ اُس سے آبدن کریں، اور خواہ غسل + اور ابتداء میں تلبین طبیعت بنفشہ (سپستان، غنا ب، آلو بخارا، اور ترنجبین) جیسی اور نیز ماراجمین جیسی اشیاء سے کریں؛ ماراجمین میں بسفانج یا سکنجبین انقیرانی، شربت ورد، آب بلال اور منقرا متاس شامل کیا جائے۔ ماراجمین تیار کرنے کے بعد اُس میں بسفانج کو جو شہ یا جائے، اور پھر صاف کر کے استعمال کیا جائے۔ یا اسکی تیاری کے بعد دوسری

ادویہ ملا کر پلائی جائیں)۔ رہا اسہال قوی اور استغراق تام۔ تو یہ باہموم بیش روز کے بعد آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ اس مدت کے بعد مادہ میں نفع آجاتا ہے، یعنی جبکہ مادہ سودائے صفراوی ہو تب بس روز کے اندر نفع پانے کی امید ہے۔ اسکے بعد تدریجاً ملطف اور مقطع ادویہ استعمال کریں (مثلاً افیتھون، تربد، بسفاج اور سنا)۔ اور اگر مریض کے معدہ کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہو، تو روغنوں کی مالش کریں (مروغات)۔ اور ایسے طلا لگائیں، جو حرارت میں، بابود، برگ فستین، اکلیل الملک وغیرہ سے متجاوِز نہ ہوں (یعنی اُن کی حرارت بابود وغیرہ کی حرارت سے ضعیف ہو)۔ اس درجہ صفراوی میں زیادہ فادہ کشی کرنا اچھا نہیں۔ حتیٰ کہ گاہے نوبت کے روز بھی یہ نوبت نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے اگر نوبت کا دن ہو، تو مریض کو تھوڑی سی کوئی پھکی غذا دیجئے۔ اس ریح کے لئے نفعیہ کرنے والی ادویہ میں سے یہ جو شانہ مفید ہے۔

جوشانہ:۔ پوست لیلہ زرد، افیتھون، سنا، رکی، بنفشہ (بقدر مناسب) کو پانی میں جو شدیکر (چھان لیں اور) سکینیں ملا کر پلائیں۔

گاہے اس بخار میں تے لانے والی ادویہ میں سے ہمارے مخصوصاً نوبت کے روز ہینگ (پانی میں حل کر کے) استعمال کرتے ہیں، اس کو استعمال کرنے کے بعد اگر خود بخود متلی پیدا ہوتی ہے، تو اسے ترک دیتے ہیں۔

علاج ریح بلغمی: اگر ریح کا مادہ "سودائے بلغمی" ہو۔ تو سکینجین کو آب کرنس آب بادیان وغیرہ میں ملا کر پلائیں، اور اگر تلمین کی ضرورت پیش آئے تو ابتدا میں اس دوا کے ساتھ تربد اور بسفاج کی قدرے قوت سہلہ بلغم شامل کر کے پلائیں، اسکے بعد بتدریج ترقی کر کے حقوڑا غاریقون شامل کریں۔ اگر تے کی ضرورت لاحق ہو۔ اور مادہ میں نفع

ملے بعض لوگوں نے کھلے کہ اس عبارت سے مدعا یہ ہے کہ یہ ادویہ دوائے علاوہ تخم غلی، نیوفز، سرکہ وغیرہ ملا کر جوش دی جائیں، اور قند ملا کر اس سے سکینجین تیار کی جائے۔

شروع ہو جائے تو سکنجبین نبوری عملی جیسی دوا پلا کر تھک کر آئیں + معد کی نگہداشت اور تصفید ایسی دواؤں سے کریں جو (اُن ادویہ سے جو کہ رنج صغراوی میں مذکور ہیں) زیادہ قوی ہوں، یہاں تک کہ چھوٹے اور انجیر جیسی ادویہ کا ضما د کریں + سہلج گرم روغنوں سے۔ حتیٰ کہ تدریج بڑھا کر روغن قسط تک سے معدے کی مالش کریں۔

گاہے سکنجبین سے تھک کر لے کے اس میں قدرے خربق بہنیں ملائی ضرورت پیش آ جاتی ہے اور یہ اُس وقت کیا جاتا ہے جبکہ مادہ زیادہ غلیظ ہو۔ بلکہ بعض وقت خربق بہنیں کو مولیٰ کے ہمراہ کھلانا پڑتا ہے (اس طرح کہ تھوڑی خربق بہنیں کو باریک پسکر مولیٰ میں داخل کیا جائے۔ اور مرہین کو کھلا دیا جائے)۔ یا یہ کہ خربق سفید کی تھوڑی سی قوت مولیٰ میں حاصل کر کے کھلاتے ہیں (جس کی صورت یہ ہر کہ شہب کے وقت خربق کو مولیٰ کے اندر گڑاویں، اور صبح کے وقت اسے نکال کر مولیٰ کھلائیں)۔ یا یہ کہ بجسہ خربق سفید کو کھلا دیتے ہیں، بشرطیکہ قوت کے ضعیف ہو نیکافون نہ ہو۔

علاج رنج سوداوی اگر رنج کا مادہ خالص "سودا اعلیٰ سوداوی" ہو، یعنی

خون کے پلچٹ کے قبیلہ سے ہو، تو ابتداء میں آب لبلا بیا اور مصری سے اہمال لانا بہتر ہے، اور یہی بہتر ہے کہ کلفتند عملی اور کلفتند شکاری استعمال کیا جائے۔ اور آخر میں ہیلہ زرد، ہیلہ سیاہ، شاہترہ اور مونیرہ شفی جیسی ادویہ کے جو شانہ سے استفراغ کیا جائے + جب اس مرض کے مادہ میں نفخ آجائے تو اس وقت بھی (ابتداء کے مانند) قصد کے لئے اچھا مرقع ہے اسلئے باسلیق کی قصد کی جائے + اس بخار میں کھانا کھلانے کے بعد جب ضرورت اور حسب اقتضائے وقت سختی یا نرمی سے تھکرائی جائے اور اسکی مدد مت کی جائے کیونکہ رنج کی اس قسم کا اصل علاج تھک ہی ہو + علاوہ ان تو فی اوب اور تیز خنوں کے مادہ کا استفراغ کیا جائے، چنانچہ جو دوائیں اس وقت استعمال کی جاسکتی ہیں،

۱۔ خربق بہنیں کھلی سفید +

وہ یہ ہیں: انقبض، بسفاج، غارلقون، اسطوخودوس، حجرارمنی، حجرلاچورد (یہ دونوں مغسول ہوں یا غیر مغسول) اور عصارہ برگ فظا فلوس (سنبھالا) شربت شہد کے ہمراہ۔ اور گاہے خربق اسود کے استعمال کی ضرورت پڑ جاتی ہے +
گاہے ربیع صفراوی میں صرف سنار کی، شاہترہ اور قیون کو کنگبین ملا کر پلانے پر قناعت کی جاتی ہے، بعد ازاں اور اکرایا جاتا ہے +

استفرغ سے فراغت حاصل کر نیلے بعد ربیع بلغمی اور ربیع شواوی میں تریاق مشرویطوس، دوار اکلیت اور دوار اکبریت مفید ہیں۔ اسی طرح صرف پچ سیاہ کو بھی پانی میں پیس چھا کر پلانا نافع ہے۔ رانی جیسی دوار روزمرہ استعمال کر لائی جائے، بلکہ اس قسم کی دوار کا استعمال تیسرے روز کافی ہے، اور اوائل میں زیادہ وقفے دیکر استعمال کر آئیں، اور اسی طرح فلا فلی اور دیگر جوارشات کا حال ہے + لیکن یہ واضح رہے کہ اس قسم کی ادویہ (معاہین) نفیج سے قبل استعمال کرنے میں جلدی نہ کریں۔ چنانچہ اگر تریاق وغیرہ ابتدا رہتے ہیں (نفیج سے قبل) استعمال کر لائی جائیں، تو اس سے ایک نئی قسم کی ربیع پیدا ہو جائے گی، بلکہ گاسے بعض دوسرے امراض پیدا کر دیں گے جو مطلقاً مہلک ہوں گے (اسکا اندیشہ زیادہ ہے) + اور اگر آخر مرتبہ میں قصد سردی ہو، تو قصد کی جائے اس میں تا مل نہ کیا جائے) +

جالینوس کا قول ہے کہ میں نے بہت سے اشخاص کو ربیع سو اس طرح اچھا کیا ہے کہ نفیج کے بعد ان کو مسل پلاتا تھا، اس کے بعد عصارہ فہنتین کھلاتا تھا، اور بعد ازاں تریاق استعمال کرتا تھا +

لے کیونکہ یہ دوائیں گرم ہونے کی وجہ سے اخلاط میں تحریک پیدا کر سکتی ہیں جبکہ اندیشہ ہوسم میں موجود ہو۔ مگر خریف اور شتا میں زیادہ ہے۔ خریف میں زیادتی کی وجہ ہوسم کی رو بہ است ہے۔ اور شتا میں اسکی وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں مواد کا تحلیل و شوار ہوا کرتا ہے +

تیس کتابوں کو صرف ہینگ اور مرچ سیاہ دونوں چیزیں فرداً بھی بہت مفید ہیں بشرطیکہ نفع ظاہر ہو جائے، اور مرض انتہا کو پہنچ جائے یہی طرح مریض کو اہیائہ (سحنا)، اور کبرانی اور مری کا کالج اور تمام وہ چیزیں کھلائیں، جن میں قوت لمطافہ زیادہ موجود ہو، اور گلاسے چالیس روز کے بعد روزانہ صبح اور شب کے وقت دوا، کھلیت ایک بیر (نقہ) کی مقدار میں کھلایا کرتے ہیں، بشرطیکہ بخار تیز نہ ہو، اور اصل مادہ صفراوی نہ ہو، اس وقت میں نفع کے ظاہر ہونے اور مرض کے انتہا کو پہنچ جانیکے وقت) اور انخطاط کے وقت مندرجہ ذیل قرص مفید ہے:

نسخہ قرص: عصارۂ غانت، زعفران ہر ایک تین درم (۱۱ ماشہ)، اسقوٹونڈیون (لاکھ)، ریوند چینی، بنسوجن ہر ایک پانچ درم (۱۱ ماشہ)، تخم حاص، تخم خرفہ، گل سنج، با پچتر تخم کشوث، انیسون، تخم کرفس، بیج کبر، حبلا لبان، بادیاں ہر ایک چار درم (۴ ماشہ) (بقدر ضرورت) آب کرفس میں (دواؤں کے سنوف کو) گوند ہر قرص بنائیں، اور آب بادیاں، آب کاسنی اور آب کشوث کے ہمراہ کھلائیں، یہ قرص بہت سی وجہ سے نافع ہے۔

جب مادہ میں نفع آجائے، تو مندرجہ ذیل دوا مفید ہے:

نسخہ: میمر کی ستائیس درم، سنبل الطیب تیرہ درم، فطر اسالیون پندرہ درم، انیسون دس درم، عاقر قرحا، قسطا، نقار اذخر ہر ایک پانچ درم، کوٹ چھان کر شراب عتیق (پیرانی شراب) یا شیرہ زنجبیل (یا شیرہ ترجمین) میں گوند ہیں، مقدار خوراک ایک جوزہ یعنی اخروٹ کے برابر (یعنی بقدر سات درم یا تقریباً دو تولہ)۔

لے اہیائہ (سحنا) ایک قسم کی غذا ہے۔ جو پھلی سے تیار کی جاتی ہے۔

لے ایک درم: ۳ ماشہ۔

مندرجہ ذیل دوا گاہے اس مرض کے آخر میں ایسے مریضوں کو دیتے ہیں جو بخار سے نقیہ و ضعیف ہو چکے ہوں۔ اسی طرح جبکہ اعضا کو گرمی، سردی اور لرزے کی آہستہ سے محفوظ رکھنا مقصود ہو، اور نیز حرارت کی کمی تلطیف مادہ کے ساتھ مطلوب ہو۔

نسخہ :- اجوائن خراسانی، بیرون ہر ایک ایک قیراط (دو درتی)، حلیت تقریباً ہتائی باقلا (ڈیڑھ ماشہ) تینوں ادویہ کو پیس چھانکر کھلائیں +

یہ دوا بھی فوائد میں دوائے مذکورہ کے مانند ہے +

نسخہ :- پودینہ بستانی چار مثقال (ڈیڑھ تولہ)، تخم انگن بیس مثقال رساوی سات تولہ (ایون ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) بہت چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر (اور سایہ میں خشک کر کے) رکھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے تین ماشہ (ہر بار عرق گاؤں) و عرق بادرنجبویہ) +

مندرجہ ذیل دوا کا استعمال بھی نفع ظاہر ہونے کے بعد آخر مرض تک فائدہ مند ہے :-

نسخہ :- مویرہ منقہ صافی یا ہروی، ہسن جنگلی، آس تازہ، (تینوں ادویہ) ہوزن لیکر پانی میں بگودی جائیں۔ اس کے بعد خوب اچھی طرح جوئید کر چھان لیں، اور اس بقدر ایک ادویہ (۲ تولہ ۸ ماشہ) لیکر پلائیں +

اسی طرح یہ دوا بھی فائدہ بخشی ہے :-

نسخہ :- تخم کرفس، انیسون، قودمانا ہر ایک پانچ درم (۱۰ ماشہ)، معتزبہ سی، غافث، ہر ایک سات درم (دو تولہ چار درتی)، اجوائن چار درم (چودہ ماشہ) شکامی تین درم، مویرہ منقہ دس درم سب کو تین رطل (تقریباً ڈیڑھ سیر) پانی میں پکائیں، بیاہنگ لہ ایک رطل باقی رہ جائے (اس کے لہ زہیب صنفی یعنی شنان کی مویرہ زہیب ہروی یعنی ہرات کی مویرہ شنان اور ہرات مقامات کے نام ہیں +

بعد چھان کر پلائیں)۔

ذیل کی سمجھن بھی مریضان رنج کے لئے نافع ہے:-

نسخہ:- نانخواہ (جوائن)، باجھڑ، بیدین ہر ایک دس درم، کر دیا، انیسون ہر ایک سات درم، ہینگ پانچ درم، سوٹھ چار درم، تچ تین درم، بقدر ضرورت (ادویہ سے گنا) شہد میں گوند بھر سمجھ بنائیں ورتھار خوراک ہر ایک درم ہمراہ آب کرفس اور آب بادیان (عرق کرفس - عرق بادیان)۔
یہ قرص بھی مفید ہے:-

نسخہ:- عصارہ غافث دس درم، استقلو قندریوں، ہنسلوچن، بادیان، باجھڑ، زعفران ہر ایک پانچ درم، لک (لاکھ)، ریوند چینی، ہر ایک چار درم، تخم خرفہ، تخم خیار زہ، ہر ایک چھ درم، آب کرفس میں گوند بھر قرص بنائیں، اور سکنجبین کے ہمراہ کھلائیں۔

ایضاً یہ قرص رنج بلغمی کے لئے منفعت بخش ہے۔

نسخہ:- مڑکی پانچ درم، زعفران، فطر اسالیون، ہر ایک پانچ درم، باجھڑ ساڑھے چار درم، جند بید ستر تین درم، انیسون ساڑھے تین درم، تخم کرفس، کر دیا، ہر ایک چار درم، حٹا، تچ، میہ ہر ایک ۲ درم، سیسالیوس، اندر و خون سمجھ ہر ایک ۱ درم، ربدستور قرص بنا کر استعمال کریں)۔

جب لرزہ شدید ہو جائے، تو نیم گرم پانی سکنجبین کے ہمراہ پلا کرتے

۱۷ حاما: غیر مشہور بوٹیوں میں سے ہے، جو غالباً ہمارے ملک میں پیدا نہیں ہوتی ہے۔

۱۸ سیسالیوس کا مشہور نام نہیں ملا۔

۱۹ تحقیق طلب ؟؟

کرنا مفید ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس سے قے نہ آئے، تو حسب ضرورت گذشتہ صفات کی) مذکورہ قے آورادو یہ سے قوت دیکر پلائیں، اور قے کرائیں، اور شیخ (درمند) اور بابونہ جیسی ادویہ کے جو شانہ سے مریض کو ایسے کپڑوں میں بھی طرح پیٹ کر اور چھپا کر بھپارہ دیں کہ گرمی اندر اکٹھی رہے۔

مسہلات | جن کی نفع کے بعد ضرورت پیش آتی ہے (درج ذیل ہیں) :-
فسخہ مسہل :- پوست ہلیلہ کا بلی چھ درم، ایتھون، افسنتین

ہر ایک پانچ درم، پوست ہلیلہ زرد، عصارہ غافث، آملہ ہر ایک چار درم، تخم کرفس، انیسون، بادیان، ہر ایک دو درم، ان ادویہ کا جو شانہ بنا کر استعمال کریں، یہ لہولت دست لاتا ہے۔

یا یہ فسخہ مسہل تیار کر کے پلائیں۔

فسخہ مسہل دیگر :- کشمش دس درم، پوست ہلیلہ کا بلی، ایتھون، ہر ایک آٹھ درم، شاہترہ سات درم، شکامی، قنطاریون غلیظ چھ درم، غافث، پنخ اذخر ہر ایک پانچ درم، سب کو پانچ رطل پانی میں جو شدیں۔ یہاں تک کہ ایک رطل پانی باقی رہے (اس کے بعد چھانکر پلائیں)۔

حب خفیف (ہلکی گولی) اگر پانچ روز میں ایک مرتبہ استعمال کی جائے، تو اس بخار میں مفید ہوگی، یہ گولی مجرب ہے۔

فسخہ :- ایتھون، تربد ہر ایک دس درم، کر دیا، انیسون، ہر ایک سات درم، اجوائن آٹھ درم، تخم کرفس، بادیان، ہر ایک تین درم، بسفانچ چھ درم، غار یقون سفید آٹھ درم، نمک ہندی پانچ درم، ایارنج فیروز، گیارہ درم، پودینہ کے پانی میں گوندھک گولیاں بنائیں۔
مقدار خوراک : ڈیڑھ درم (سوا پانچ ماشہ)۔

اگر رنج کا مادہ سودا کے ملنے میں ہو، تو ذیل کی گولیاں
نفع دیتی ہیں +

نسخہ :- افیتون، اجرائن، غاریقون ہر ایک آٹھ درم، تخم کرفس،
انیسون، بادیان، ہر ایک تین درم، نمک نفطی پانچ درم، ایارج،
تربہ، ہر ایک دس درم، گولیاں بنائیں +

مقدار خوراک : ڈھائی درم (پہلے نو ماشہ) +
اگر تپ رنج میں طحال کے اندر درد بھی ہو، تو اس دوا سے فائدہ حاصل
ہوتا ہے، اور یہ دوا بہولت دست لاتی ہے +

نسخہ :- اسقولا، قندریوں پندرہ درم، غاریقون بارہ درم، ہیلہ
سیاہ، ایارج ہر ایک دس درم، پوست ہیلہ کابلی، انستین، ہر ایک
آٹھ درم، شکامی، باد آورد، کمانیٹوس (لکڑی زندہ)، عصاۃ غافقہ،
ہر ایک سات درم، تخم جھاؤ (مائیں)، پنخ کبر پانچ درم، تخم کرفس، انیسون،
بادیان ہر ایک تین درم، ان سے مہون یا گولیاں بنا کر استعمال کریں +
غذا : مریضان رنج کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ پہلے ہفتہ سے لیکر تین ہفتہ تک

کسی قدر تلخیص کی جائے (غذا میں ہلکی دہی جائیں) لیکن خیال رہے کہ یہ تلخیص
ضعف قوت نہ پیدا کرے۔ چنانچہ بفرض تلخیص گوشت اور زہومات (بسانہ کی
چیزوں) سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ تلخیص تدبیر مریضوں کے مادہ مرض کو کم
اعراض میں خفت پیدا کرے گی، اور ان کی مدت مرض کو کم کر دے گی۔ البتہ تین ہفتے
گزرنے کے بعد قوت کو بہانگینہ کرنے کی غرض سے کھٹکڑی، بیکٹہ، نیمبرشت، چڑھا
لے سک زعفرانی۔ پتہ، بن زین کی مچھلی۔ یعنی ایسے دریا کی مچھلی جو پتھر مل زمین

پر بہتا ہو +

مرغ اور تہوؤں کے مانند اقد یہ کا کھلانا ضروری ہے۔ بعد ازاں جب اس قدر مدت گزر جائے، پس مدت تک کے لئے نہ ہومات کھانے سے منع کیا گیا تھا (یعنی تین ہفتے اور گزر جائیں) اور مرض میں خلقت نمودار نہ ہو، تو اس وقت نہایت ضروری ہے، کہ قوت کا لحاظ رکھا جائے، اور زیادہ قوی اقد یہ کھلائی جائیں۔ مثلاً جوان مرغیوں اور بکری کے یک سالہ بچہ کا گوشت، اور ایسے پرندے جن کا گوشت نرم ہو، جیسے تدر، تیرا، رانچی، چھلی جو بہت بڑی نوٲ یہ بات جاننا چاہئے کہ مریض رنج کو جو اقد یہ کھلائی جائیں، اُن میں چند صفات جمع ہونی چاہئیں۔ **اول** یہ کہ وہ نفاخ نہ ہو، بلکہ نفخ کو تحلیل کر نیوالی ہو، جو سودا سے پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ **دوم** یہ کہ وہ غلیظ نہ ہو، بلکہ غلیظ مادہ کے لئے ملطف ہو سوم یہ کہ وہ قابض نہ ہو۔ بلکہ نفین ہو۔ چہا رم یہ کہ اس سے جو خون پیدا ہو، وہ محمود ہو۔ بالعموم ایسی غذا ایں وہ ہوتی ہیں جن میں حرارت و رطوبت ہوتی ہے، یہ بات تجھے پہلے ہی معلوم ہو چکی ہے کہ نوبت سے قبل کس طرح اور کتنے گھنٹے قبل غذا دی جاتی ہے۔ نیز غذا کس قدر کھلائی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی بیاں ہو چکا ہے کہ گاہے اسی ضرورت کی وجہ سے جکا ذکر پہلے ہو چکا ہے (یعنی جبکہ ضعف قوت کا اندیشہ ہوتا ہے) ٹھیک نوبت کے وقت یا اس کے قریب غذا دینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ بخار، خلو، رشکم کے وقت آئے، تاکہ طبیعت مادہ مرض کے علاوہ دوسرے مادہ (غذا) کی طرف متوجہ نہ ہو (یعنی طبیعت صرف مادہ مرض کی اصلاح اور نفسیہ میں مشغول رہے) یہاں تک کہ اس کو دفع کر دے۔ اس مرض میں صاف، سفید اور رقیق شراب مفید ہے۔

علاج رنج لازمہ

رنج لازمہ کا حال وہی ہے، جو کہ ہم قبل ازیں بیاں کی پہلے پر (یعنی رنج لازمہ)

کم پیدا ہوتی ہے)۔ اور اس کا قانون علاج ریح وادہ کے قانون علاج کے مطابق ہے۔
 صرن چند باتوں میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک بات تو یہ ہے کہ اس میں بخار
 کے لازمی ہونے کے باعث گرم ادہ یہ کے استعمال میں اعتدال کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔
 اور تبرید کا خیال زیادہ کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کے علاج کے لئے سکنجبین، گلغندہ
 سکنجبین ہندوی، مار الاصول معتدل (معتدل جڑوں کے پانی) اور افسردہ جات
 شہد کے ہمراہ پلائے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس بخار میں (باسلیق
 یا اکل کی) فصد زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں مادہ رگوں کے اندر بند
 ہوتا ہے (اور فصد کے ذریعہ اس کا ٹھنڈا آسان ہوتا ہے)۔ اور تیسری بات یہ ہے
 کہ اس میں ریح دائرہ کی بہ نسبت گوشت کھانے کی اجازت بہت کم ہے۔ یعنی
 اس میں گوشت سے روکا جاتا ہے، اور اس کی اجازت کم دی جاتی ہے)۔

حمائے خمس و سندس و سنج وغیرہ

ماہیت :- حمائے خمس وغیرہ سودی غاروں کی قسمیں ہیں: پانچویں روز بخار کا
 دورہ ہوتا ہے اس کو خمس، چھٹے روز بخار کی نسبت آئے تو یکہ سندان مٹی چلائے
 ساتویں روز ایک سو بیس نہیں روز ایک سو بیس تیس۔ اور دسویں روز ایک سو بیس تیس ہیں

اس قسم کو بخار وکاما فیما طوس رکھا جاتا ہے اور اطباء کا ایک گروہ وکاما دوا کر رکھتا ہے
 اسباب :- یہ بخار ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو ریح کے مادہ کے عجائز مشاکل
 ہوتا ہے، لیکن یہ زیادہ غلیظ اور قلیل ہوتا ہے (اسی واسطے امکاناً نہ راحت
 دراز ہوتا ہے) یہ بالعموم سودائے بلغمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ سندس، سنج اور ان کے
 علاوہ (تس، عشر وغیرہ) بخاروں کو بقراط تو ذکر کرتا ہے (یعنی بقراط ان بخاروں کو
 وجود کو تسلیم کرتا ہے)، لیکن جالینوس کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں اس

(اس کے بعد) جالینوس کہتا ہے کہ اُس قسم کے بخاروں کے امتحان میں خاص خیال کیسں (یا یہ کہ اس امر کی آزمائش کا خیال کیسں) تاکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ علاوہ ازیں (مذکورہ اقوال کو مد نظر رکھتے ہوئے) گویا جالینوس اس قسم کے بخاروں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا ان بخاروں کا منکر سا ہے، اور اگر تسلیم کرتا ہے۔ تو ان کا سبب گویا دوسرا ہے؛ مثلاً "اور ان کی اہلیت کی دوسری بنیاد پھر اس (مثلاً غلط تدابیر) لیکن بقراطے سے، اور جس کو وجود کو متعلق قول محقق پیش کیا ہے جو غلطی کی ہے اور یا میر کوئی؟ بشوا نہیں، اور نہ بین طور پر محال ہے، کہ ملنے کے تاویل کی ضرورت پیش آئے" بقراطے اس قسم کے بخاروں کو متعلق بیان کیا ہے۔ کہ منہج کا زمانہ دراز ہوتا ہے، اور یہ ملک نہیں ہے، اور تسع کی مدت سے بھی دراز ہوتی ہے، اور یہ بھی مملک نہیں ہے۔ اور نیز (بقراطے بطور چیستان کے) کہا ہے کہ غرض تمام بخاروں کے

لَمَّا انْخَلَسَتْ اَزْدُ الْحُمَيَّاتِ رَخَّاسِيَهْ بَخَارُونِ مِي سَبْ رَوِي هَرِي

زیادہ ردی ہے، کیونکہ یہ سل سے پہلے ہوتی ہے یا اس کے بعد ہوا جائیو سس، اس کا خیال خمس کے متعلق تم کو معلوم ہی ہو چکا ہے۔ میرے نزدیک اس قول (حیثان) کی ایک صورت تاویل نظر آتی ہے: وہ یہ ہے کہ سل سے اس کی مراد وق ہے، اور اس کے قول میں "خمس" تفسیر ممل کا موضوع ہے (کلیہ اور دائیہ نہیں ہے) جو کہ دوام اور عموم کو نہیں چاہتا۔ گویا بقراط کہتا ہے کہ خمس کی ایک قسم ایسی ہے جو تمام بخاروں میں زیادہ ردی ہے، کیونکہ وہ وق سے قبل ہوتی ہے یا اس کے بعد"۔ اور بقراط کے اس قول (وق سے قبل ہوتی ہے یا بعد) کے معنی یہ ہیں کہ جس وقت بخار دیرینہ ہو کر اور مدت دراز تک قائم رہ کر اندر ابھرنے لگتا رہتا ہے، نیز جبکہ یہ بے قاعدہ ہوتے، اور مختلف قسم کے ہوتے ہیں، تو ایسے بیقاعدہ دیرینہ بخاروں کا انجام بالعموم یہ ہوتا ہے کہ اعضا درمیانہ تک اشتعال پیدا ہو جاتا ہے اور وق لاحق ہو جاتی ہے۔ اور اس قسم کے بے قاعدہ بخاروں کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ آخر کار ایک طریقہ پر مقرر جاتے ہیں (یعنی بے قاعدہ سے باقاعدہ ہو جاتے ہیں، اور بارہی مقررہ اوقات میں آنے لگتی ہے) اور دو ایک طریقہ (مقررہ دورہ) بالعموم رہتی ہے، جیسا کہ ہم بیان بھی کر چکے ہیں۔ لیکن ان حیات کا انجام رہتی کی طرف اسی وقت ہوتا ہے، جبکہ اخلاط کی مقدار (نسبت) زیادہ ہو (اور یہ غلیظ ہوں) اور رطوبات میں کثرت ہو، اور (یہ ظاہر ہے کہ) جب ذہان زیادہ ہو جاتا ہے، اور استفراغات محسوسہ وغیرہ محسوسہ پے درپے ہوتے ہیں، تو اخلاط میں اسے منط میں تفسیر ممل ایسے تفسیر (جملہ) کو کہتے ہیں جو کلی نم۔ بلکہ اگر کوئی ایک فرد بھی اس کا سچا ہو۔ تو وہ تفسیر جملہ نہیں ہو سکتا۔ مثلاً کہا جائے کہ "انسان کا" ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گاہے کوئی انسان کا نام بھی ہو سکتا ہے۔ ہر انسان کا ایسا ہونا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً استفراغات محسوسہ کی مثال پیشاب، پاخانہ اور پسینہ ہے، اور استفراغات غیر محسوسہ کی مثال "تحلیل" ہے۔

رما دیت بہت ہی قلیل دور بہت ہی ملینط باقی رہ جاتی ہے، جس سے باری کا دیر میں
آنا ضروری ہے۔ چنانچہ جس مادہ سے ریح پیدا ہوتا، اس سے نفس پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی
حالتوں میں یہ بھی ممکن ہے کہ بدن ایسے اشتعال کے لئے مستعد ہو جائے، جو اسے
دق میں مبتلا کر دے +

صورت دیگر [اسی طرح جب تپ دق اولاً ہو، تو یہ بعید نہیں ہے کہ دق کے آخر میں
قلب اخلاط کی وجہ سے اُن میں تقوڑی سی رما دیت پیدا ہو جائے۔ اس کے بعد
اس تقوڑی سی رما دیت میں تعفن پیدا ہو جائے، جس سے یہ بخار (خفس) لاحق ہو جائے
اور چونکہ تپ دق بدن کو ضعیف کر دیتی ہے، لہذا اس کے بعد پیدا ہونے والا حائے
خفس یقیناً ردی ہو گا۔ کیونکہ یہ (حائے خفس) اس امر کی علامت ہے کہ اس غلط میں بھی
احتراق پیدا ہو گیا ہے۔ جو کہ مقدار قلیل میں باقی رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس قلیل المقدار
غلط کی رما دیت بھی کم ہوتی ہے + اس حائے خفس کے زیادہ ردی ہونے کی ایک
وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے تپ دق میں زیادتی ہو جائے گی، اور یہ بخار ردو ہوا
(مصناعت) ہو جائیگا +

یہ ضروری نہیں ہے کہ جن امراض کا کسی خاص زمانہ یا کسی خاص ملک میں شہ
نہو، اُن کے وجود سے انکار کر دیا جائے جیسا کہ جالینوس نے کیل ہے، کیونکہ اس
قسم کے امراض لا تعداد ہیں (جو خاص ملک اور خاص زمانہ میں نمودار نہیں ہوتے،
اور دوسرے ملکوں اور دوسرے زمانوں میں نمودار ہو جاتے ہیں) +

اسی طرح یہ کہنا بھی مناسب نہیں ہے کہ خفس کے وجود کے لئے پانچویں آد
(اخلاط چارگانہ کے علاوہ) کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ سودا، کا دورہ جو ربو
(چوتھے روز) ہوا کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ سودا، سودا ہی (اور اسکی
ذات کا مقتضائے ہی یہ ہے کہ چوتھے روز دورہ کرے)۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ

سودا غلیظ اور قلیل ہے + لہذا گاہے یہ بھی ممکن ہے کہ بعض اشخاص میں (ربع بلغمی نسبت) سودا زیادہ غلیظ اور قلیل ہو، اور اس میں نقص عارض ہو تو اس صورت میں نفس پیدا ہو سکتا ہے) +

اسی طرح اس بات پر کسی کا یہ اعتراض کرنا بھی جائز نہیں کہ اسی طرح بلغم کے قریب غلیظ ہو جانے پر اس کے لئے بھی دوسری نوعیتیں ہو سکتی ہیں؟ (اس کا جواب اب ہم دیتے ہیں) کہ جواز امکان میں گنجائش بہت زیادہ ہے۔ اور کسی دعویٰ کے نقیض (خلاف) کے الزام سے بچنا بہت مشکل ہو پھر یہ بھی بات ہے کہ جو چیز کبھی نہ دیکھی اور نہ سنی گئی ہو، اور جس چیز کو کسی تجربہ کار یا عالم نے نہ بتایا ہو، ایسی چیز کا جواز امکان بھلا اسکے برابر ہو سکتا ہے، جسکی شہادت بقراط صیہ (فاضل محقق و تجربہ کار) نے دی ہو + علاوہ ازیں مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا ہے کہ اس نے حمائے قلع کا مشاہدہ کیا ہے، اور خمس کو تو میں نے بذات خود بار بار دیکھا ہے، اور مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آئی کہ میں یہ کہوں کہ اس بخار کا مادہ (سودا کے علاوہ) کوئی دوسری خلط ہے +

علاج

اس قسم کے بخار دیکھا علاج ”ربع بلغمی“ کے علاج کے قریب ہے۔ ان کے علاج میں فاقے اور لطافت پیدا کرنے والی تدبیر کی زیادہ ضرورت ہے، اور نیند کی حاجت ہے، جو غذا کیلئے ہاضم ہے۔ تاکہ مادہ غلیظ تحلیل ہو جائے، اور نفخ یا جلے لہ شلاً آپ نے کسی چیز کا دعویٰ کیا تو دوسرے غیر منصف شخص کو موقع اعتراض مل سکتا ہے اور وہ کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایسا نہ ہو، لیکن ایسے اعتراض سے نفس دعویٰ باطل نہیں ہوتا خصوصاً اگر وہ دعویٰ کسی دلیل سے قوی ثابت ہو گیا ہو۔ مترجم +

اسی طرح غلظت پیدا کرنے والی تدابیر کی بھی حاجت ہے، تاکہ اس کی وجہ سے قوت کمزور نہ ہو، اور یہ (دونوں یعنی تلطیف و تغلیظ) گویا ایک دوسرے کے مضاد و مخالف ہیں (کیونکہ یہاں لطافت و غلظت پیدا کرنے والی تدابیر کے اجتماع کی ضرورت ہے)۔

چونکہ اس قسم کے بخاروں میں قوت زیادہ ضعیف نہیں ہوتی، لہذا ہم بلا خوف و خطر ایک عرصہ تک لطیف تدابیر استعمال میں لاتے، اور مرین کو عرصہ تک فاقہ کراتے ہیں۔ پھر تلطیف تدبیر سے جو ضرر پہنچتا ہے، ہم اسکی تلافی جب چاہیں، اس طرح کرتے ہیں کہ مرین کو ایسی غذائیں کھلاتے ہیں، جو جیدا و زود ہضم ہوتی ہیں، خون زیادہ پیدا کرتی ہیں، اور وہ مادہ کو غلیظ کرنے والی، یا اس کو زیادہ کرنے والی نہیں ہوتیں۔

ان بخاروں کے لئے زیادہ سفید اور نافع معایج یہ ہے کہ کنگلی (خرق) سنے، یا بزرغیل محرق (تخم مولی کنگلی کے ہمارے) سے یا مین پھل اور تخم بتعوا کھلا کر قے کرائیں۔ اور ایارجات کھلا کر اسہال لائیں۔ اس کے بعد تریاق جیسی ادویہ استعمال میں لائیں۔ اس وقت (یعنی استفراغ کے وقت) دواؤں سے، اور گرم حمام سے، پانی اور مرطبات کا استعمال کئے بغیر، پسینہ لانا بھی نفع دیتا ہے۔

————— د —————



مفید اضافات

طبع دوم میں یہ مفید اضافات کتاب ”حمیات اجامیہ“ اور بخاروں
.. کے اصول علاج سے اخذ کئے گئے ہیں +

محمد کبیر الدین

۲۷- جون ۱۹۳۳ء

خواصہ ملغمیہ کیلئے بعض طبائے دہلی کا معمول مطب

ابتداء صبح کے وقت نسخہ ذیل استعمال کرتے ہیں:

شیرہ بادیان ۵ ماشہ، شیرہ موینہ سننے ۹ دانہ، عرق بادیان ۱ اور
عرق کوبہر ایک ۶ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے اور چھانکر پلائیں
اگر تین روز کے بعد بخار باقی رہے، تو خاکشی، ماشہ چھڑک کر پلائیں +

اگر تقویت و ماغ مد نظر ہو تو خمیرہ گاؤز باں سادہ ایک تولہ
یا خمیرہ گاؤز باں جواہر والا، ماشہ کھلا کر مذکورہ بالائیں، شیرہ بادیان والا
پلائیں، اگر معدہ زیادہ خراب ہو، تو جوارش کوفی، ماشہ، یا جوارش
جالینوس، ماشہ کھلا کر مذکورہ بالائیں، شیرہ بادیان والا استعمال کریں +

سرمدیوں کے موسم میں، اور علی انخصوص حائے بانمہ

میں شیرہ جات سے، ابتساب کیا جاتا ہے، اور شیرہ جات سے

بترجوشاندہ کو سمجھا جاتا ہے، لیکن اگر ان حالات میں

شیرین استعمال کئے جائیں، تو نسخہ تیار ہونے کے بعد ابھی سردی ماری جائے

اور حرارت بہت بڑھ کر اسے نیگرم کر لیا جائے +

بعض اوقات صبح کے وقت نسخہ خلل شکم اور شام کے وقت دہی نسخہ مذکور

شیرہ بادیان والا بلائے ہیں، کیونکہ مذکورہ بالا نسخہ ازالہ مرض کے لئے عام طور پر
ناکافی ثابت ہوا کرتا ہے +

نسخہ خلل شکم (نوع پیٹ خلل)؛ گل بنفشہ، ماشہ، سورنہ بنفشہ ۱۹، ۱۵

بادیان، ماشہ، پنجکاسنی، ماشہ، شکاؤزبان ۵ ماشہ، سب کو رات کے وقت گرم
پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت چھانکر غیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر نیگرم پلائیں +

رہز مطب اگر عمدہ اور امعاریں لیسوار بلغم چسپاں ہو، اور ہر از میں اس

قسم کا بلغم فتنہ کے ساتھ ملا ہوا خارج ہوتا ہو، تو تخم کشوث تنہا، یا تخم کشوث
اور برکس یادشان و فونوں، ہر ایک ۵ ماشہ اُن پانچ دواؤں میں اضافہ کریں +

اگر مزاجیہ کے ساتھ احتیاج یا عمدہ میں ورم ہو، تو نوع پیٹ خلل میں

آب برگ کاسنی بنمر دق ۴ تولہ تنہا، یا آب برگ کاسنی بنمر دق اور آب
برگ کوس بنمر دق ہر ایک ۴ تولہ اضافہ کر کے پلائیں +

اگر بخار کے ساتھ نزلہ کی شکایت بھی ہو، یا اسی اثنار میں پیدا ہو جائے

تو اس نسخہ میں تخم خطمی، تخم خاڑی ہر ایک، ماشہ اضافہ کر دیں +

اگر بخار کے ساتھ اعلیٰ میں درد ہو تو برگ توت ایک تولہ اضافہ کریں، اور

بجائے غیرہ بنفشہ کے شربت شہتوت ۲ تولہ حل کر کے پلائیں +

اگر بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہو، تو اصل السوس نقشر (منفی) پانچ ماشہ

تنہا، یا اس کے ساتھ گل کاؤزبان ۵ ماشہ بھی اضافہ کریں +

اگر بخار کے ساتھ ورم طحال بھی ہو، تو اخیر زر دود عدد ۱۰ کڑے مکوڑے کر کے

نسخہ میں اضافہ کر کے دات کو بھگو دیں +

اگر آنتوں میں خراش اور جیش کی شکایت ساتھ ہو، تو لعاب ریشہ خطمی،

ماشہ الگ نکال کر صبح کے وقت فتنہ کی تیاری کے بعد شامل کر کے پلائیں +

اگر جمری، غلبہ کے ساتھ صفراور کی زیادتی ہو، صفراوی تھے، اور مستحلی کی

شکایت ہو، مسکازہ فیکین ہو، مہنت بلغم فیکین خارج ہوتا ہو، یا پیاس کی شدت

ہو، تو ان تمام صورتوں میں آو بخارا ۵ دانہ اضافہ کر دیں +

سہ نسخہ خلل شکم دراصل ایک نسخہ منسج ہے، جس کے بعد تلین و اسہال کی دوائیں

استعمال کرتی جاتی ہیں +

اگر بخار کے ساتھ فساد خون کے آثار و قرائن بھی ہوں، مثلاً جلد کی رنگت اور حالت بدلی ہوئی ہو، یا غارش وغیرہ جیسے جلدی امراض میں مرعین مبتلا ہو، تو شربتہ، چہرہ ہر ایک، ماشہ نسخہ مذکورہ میں بڑھا دیں +
اگر بخار کی مریضہ کا حیض بند ہو، تو تخم خیارین نیکوفتہ، تخم کاسنی نیکوفتہ ہر ایک، ماشہ بڑھائیں +

اگر بخار کے ساتھ یرقان لاحق ہو جائے، تو تخم خیارین نیکوفتہ، ماشہ بھگونے کی دواؤں میں شامل کریں۔ اور مولیٰ کے سہرہ بتوں کا پانی ۴ تولہ صبح کے وقت نسخہ میں اضافہ کر کے پلائیں +

اگر اخلاط بلفیہ زیادہ غلیظ و بارو ہوں، اور تفتیح عروق و مجاری زیادہ مدنظر ہو، تو بخبادیان، ماشہ، اہل السوس مقشرہ ماشہ اضافہ کریں +

اگر تحلیل رطوبات اور تلطیف مادہ زیادہ مدنظر ہو، اور مرین بلغمی المزاج اور فرہ بلغمی ہو، تو بیخ اذخراد بیخ کبوتر ہر ایک، ماشہ اضافہ کریں +

اگر مزاج کے ساتھ استسقاء بھی ہو، تو انجیر زرد و عددہ اور تخم کشوث ۵ ماشہ دپوتلی میں باندھ کر (نسخہ میں اضافہ کریں) +

اگر حاجت معمول سے نرم اور کٹی بار آتی ہو، تو خمیرہ بنفشہ کی بجائے شربت بنفشہ ۴ تولہ استعمال کریں۔ اور اگر دست آ رہے ہوں، تو آب بارہنگ

سہرہ رون ۴ تولہ اضافہ کریں، اور خمیرہ بنفشہ کی بجائے رُب ہی شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں +

اگر قبض رفع کرنا ہو، تو گل سرخ، ماشہ اضافہ کریں۔ بشرطیکہ نزلہ نہ ہو، ورنہ سنناہ کی ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک، یا ریونہ چینی ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ

تک اضافہ کریں +
اگر اس نسخہ کو سات روز پلانے کے باوجود بخار دفع نہ ہو، جیسا کہ بعض

اوقات اسی نسخہ سے بخار دور بھی ہو جایا کرتا ہے، تو فاکسی، ماشہ اضافہ کریں، چنی دو، رتیاہ ہونے کے بعد اوپر سے جھڑک کر پلا دیا کریں +

نعن لوگ تیسرے ہی دن نسخہ خلل شکم میں فاکسی بڑھا دیا کرتے ہیں +
اگر اس معمولی قہقین سے بخار نہ جائے، تو اس سال کا اشتہا کم کریں، لیکن

او پیہ مسئلہ ہی نسخہ میں اضافہ کر کے پلائیں +
ادویہ مسمیہ یہ ہیں: گل سرخ، مسد رکی ہر ایک سات ماشہ

مغز فوس خیار شہر۔ تربخین، شکر سرخ، ہر ایک ۴ تولہ، شیرہ مغز بادام

شیریں ۵ عدد یا رغن بادام شیریں ۹ اشہ پہلی دو، واپس تو شب نے آت و مت
 نسخہ کے دوسرے اجزاء کے ساتھ بھسگوئی جاتی ہیں، اور ۱۰۰ سی سی ۱۰۰
 صبح کے وقت ملائی جاتی ہیں، اور آخر میں دوا کو پچانکر شیرین مرزبان ۱۰ ام
 رغن شامل کر کے پلا دیا جاتا ہے۔

صبح کو یہ دورا بلانی جائے ، اور سہ پہر تک مرلیں کو کوئی نذر نہ دیا جائے ۔
پیاس کے وقت اور بل پیاس کے عرق بادیان تنہا یا عرق گاس کو زبان کے ساتھ نیگرم
پلاتے رہیں ۔ اس سے دستوں کے آنے میں امداد حاصل ہوتی ہے ۔ +

اس مسئل سے سب بہتر کم عمریوں کا چار پانچ دست آجاتے ہیں، اگرچہ بعض لوگوں میں اس سے کم اور اس سے زیادہ بھی دست آسکتے ہیں۔

اگر اتفاقاً دوا دیر اور سہ پہر تک دست نہ آئیں، تو بطور مدد کے شربت ورد و کمر
 ۱۰۔ شربت دینا، ۱۱۔ تولہ، عرق ۱۲، یا ۱۳ تولہ، یا ۱۴ تولہ میں ملا کر نیم گرم کر کے
 پیلا لیں۔ اس کے بعد شام تک غمخوار دست آجایا کرتے ہیں۔ +

دست آنے کے بعد سپہر کے وقت سونگ کی ملائم اور نرم کچھڑی کھلائیں ، جس میں حادل اور دال اچھی طرح گل گئے ہوں +

اور اگر دست نہ آئے ہوں، تو شام اور رات تک دستوں کا انتظار کریں، اور کوئی غذا نہ دیں۔ ہاں جب دوا مسلسل کا کوئی اثر نہ رہے، بقیہ رہی، بے عینی اور شکم میں بوجھ نہ ہو، اور کافی دیر تک فاقہ کی وجہ سے بھوک لگ چکی ہو، تو کوئی ہلکی غذا، مثلاً مونگ کی دال کا پانی، ساگو دانہ، بخنی گوشت یا نہایت پیلی کھجڑی کھلائیں۔

دوسرے روز صبح کے وقت تبرید کا یہ نسخہ پلائیے :

فسخه قبلہ دل شیر بادیان ہاشہ لعاب ریشہ خطی ہاشہ عرق
بادیان ۲ تولہ میں بحال کر شربت بنفشہ ۳ تولہ ملا کر اور خاکسی ، ہاشہ جھڑک کر
پلائیں *

اس کے دوسرے روز پھر بدستور سابق مسلسل پلائیں، اور اسی طرح ایک روز کا وقفہ دیکر تیسرا سہل دیں +

اس طرح دو تین سہلوں کے بعد بخار خود بخود رفع ہو جاتا ہے، اگر اہل طرح بخار رفع نہ ہو تو کوئی بلغم حقیقی نسخہ استعمال کریں، جن میں سے بعض نسخہ کے دستور علاج میں گزر چکے ہیں، اور بہت سے اس کے بعد تکرار ہونگے۔

دوسرا دستور

بعض لوگ نسخہ پیٹ خلل چھ سات روز نہ پلا کر اس میں سنار کی ۲ تولہ، گلفندہ ۴ تولہ اضافہ کر کے سہل دیتے ہیں، اور دوسرے روز نسخہ تبرید ذیل پلاتے ہیں :
 نسخہ تابلہ ذیل :- خمیرہ کا کوزہ باں ایک تولہ کو چاندی کے ورق ایک عدد میں پیٹ کر کھلائیں، اور پھر سے شیر و عنب پانچ دانہ، عرق کا کوزہ باں ۱۰ اور عرق کا سنی ہر ایک ۸ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ چار تولہ ملا کر اور تخم ریحان پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں +

پھر تیسرے روز (آٹھویں روز) ایک قوی سہل دیتے ہیں، یعنی نسخہ خلل شکم میں تدریجاً سفید ماشہ، سنار کی ایک تولہ اضافہ کر کے رات کے وقت بھگو دیتے ہیں، اور صبح کے وقت جوش و بیکار اور دل چھانکے مغز امتاس ۵ تولہ، گلفندہ ۴ تولہ اور روغن بادام شیر میں ۴ ماشہ شامل کر کے پلاتے ہیں، اور دوسرے روز بدستور تدریجاً مذکور پلاتے ہیں۔ اسی طرح گاسے تیسرا اور چوتھا سہل بھی دیتے ہیں +

داخل ہو کر اس بخار میں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو سہل علی الصباح

(تقریباً چار بجے) پلا دینا چاہئے، تاکہ بخار کی نوبت سے پہلے ہی

دستوں سے فراغت حاصل ہو جائے۔ اگر دیر میں سہل پلا یا

جائے گا تو بخار کے جزرہ جانے کی صورت میں دست نہ آئیں گے، یا

کم آئیں گے، اور پریشانیوں برہ جائیں گی +

تفتیہ کے بعد عموماً بخار دور ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی بخار دور نہ ہوا تو نسخہ زلال برنجاسف، یا نسخہ شکامی باد آورده، یا اٹھ پیری اجوائن، یا چکبیدہ کاسنی، یا ذیل کا کوئی دوسرا نسخہ استعمال کریں +

نسخہ زلال برنجاسف : برنجاسف ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک لے کر رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت اس کا زلال (نقحر ہوا صاف پانی) لیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلا دیں +

نسخہ شکامی باد آورده : شکامی، باد آورده، ہر ایک ۳ ماشہ، شب کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت اس کا زلال لیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ سے شیر میں کر کے پلا دیں +

نسخہ اجوائن اٹھ پیری : اجوائن ایسی ایک تولہ لیکر صبح کے وقت مٹی کے کرے سے آنچور سے ۲ تولہ پانی میں بھگو دیں، اس آنچورہ کو دن کے وقت

سایہ میں رکھیں اور رات کے وقت شبہنم میں۔ دوسرے روز (آٹھویں) کے بعد صبح کے وقت اس کا زلال چھانکر پلا دیں۔

نسخہ چکییدہ کا سسٹی: تخم کاسنی، ایک تولہ کو نیکوب کر کے رات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر صبح کے وقت چارہ کی دانی میں، جس کے چاروں طرف لٹکا دیں، اس کے بعد شربت بزدری نہ تولہ ملا کر پلائیں۔ گاسے خاکسی، ماشہ بھی جھڑک دیا کرتے ہیں۔

جوشاندہ گل غافث، معرق مانع حمی ہے۔ گل غافث ۹ ماشہ جوشن چھان لیں، اور کنبین ۳ تولہ ملا کر یا اس کے بغیر پلائیں۔

مغزہ کر نخوہ ایک ماشہ کو مرتج سیاہ سات عدد کے ساتھ پانی میں پیکر پلانے سے بلنچی بخار دور ہو جاتا ہے۔ یہ بالخاصہ مانع حمی اور مانع نوبت ہے۔
نسخہ خاکسی ہفت جوش: بلنچی بخاروں کے لئے مفید ہے؛ خاکسی ۷ ماشہ کو پانی میں جوش دیکر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلائیں، پہلے روز ایک جوش دیکر پلائیں، اور دوسرے روز دو جوش دیکر پلائیں، اسی طرح سات جوش ایک پہونچائیں، اور اس کے بعد ایک ایک جوش کم کر کے ترک کر دیں۔
انتباہ (۱۱) نوبت کے شروع ہونے سے قبل قے کرا دیں تو بہت ہی بہتر ہے۔

(۱۲) نوبت کے آنے سے پہلے کچھ کھانے کے لئے نہ دیں، اور نہ سونے دیں۔ بخار کی باری ایسی حالت میں آنی چاہیے، جبکہ پیٹ ہلکا ہو۔

مذکورہ بالا دوائیں، جو عمدہ ماہ سال دہلیں کے بعد ہتھال کی جاتی ہیں، عموماً صبح کے وقت دی جاتی ہیں، اور شام کے وقت نشوونیرہ با دیان والا دیا جاتا ہے۔

بعض اطباء کا معمول

بعض اطباء بطور منفع یہ نسخہ پلانے میں:-

نسخہ منفع: با دیان، اصل السوس، مقشر ہر ایک چار ماشہ، انیسون تین ماشہ، تینوں کو جوش دیکر چھان لیں، اور کلقتدہ دو تولہ سے چار تولہ تک ملا کر دیں۔ گاسے دواؤں کی حرارت کم کرنے کے لئے زرشک پانچ ماشہ اضافہ

کرتے ہیں۔ اور اگر نفع کی ضرورت ہو، تو شربت بزوری یا سکجین بزوری
دو تین تولہ شامل کر کے پلائیں +

جب ایک ہفتہ گزر جائے اور قارورہ وغیرہ میں نفع ظاہر ہونے لگے،
تو پیرسماوشان پانچ ماشہ، تر بد سفید چھ ماشہ، مونہ منقہ دو تولہ، انجیر زرد
تین عدد، برگ سنا ایک تولہ منقہ میں اضافہ کر کے جوش دیں، اور چھانکر مغز الماس
چھ تولہ، گلفند چار تولہ حل کر کے دوبارہ چھانیں اور روغن بادام شیریں چار ماشہ
ریاشیرہ مغز بادام شیریں سات عدد (اضافہ کر کے پلائیں +

اگر لمغ غلیظہ کو خارج کرنا مقصد ہو، اور سہل قوی دینا چاہیں، تو جب
چار گھڑی رات باقی رہے، جب ایاراج سات ماشہ کو گرم پانی سے کھلا کر سلا دیں،
اور صبح کے وقت سہل نذر کو پلائیں +

واضح ہو کہ سہل قوی پلانے سے ایک روز قبل سداوں کو خارج کر نیکی
لئے یہ سہل خفیف پلانا مناسب ہے +

فسخ سہل خفیف: بادیان، بنفشہ، خطمی ہر ایک چھ ماشہ، سناے
کلی ایک تولہ، کل سرخ پانچ ماشہ۔ مونہ منقہ دو تولہ، تخم کاسنی نو ماشہ، مسپستان
گیارہ عدد پانی میں جوشدیکر گلفند یا شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلائیں، جب سدا
خارج ہو جائیں تو دوسرے روز مذکورہ سہل قوی پلائیں +

اسی طرح جب ایاراج کے استعمال سے جب تک ایک دو اجابت نہ ہو جائے
صبح کے وقت جوشاندہ سہل نہ پلائیں +

دو تین سہل کے بعد اگر تیس دور نہ ہو، اور دس ہفتے گزریں تو
تر میں گل صغیر عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں یا دوسری مانع حمی، دو یہ کھلائیں +

معمولات و مجربات حملے مؤاخذہ

جن میں سے بیشتر بالخاصہ مانع حمی و مانع نوبت ہیں، اور جن کا استعمال
تحقیق کے بعد کرنا سودمند ہوتا ہے +

دوائے شب میانی: شب میانی دھنکری، اور مصری دونوں

لہ لہنخہ قرص کل صغیر، یعنی اور مرکب بخاروں کو دور کرنے کے لئے مفید ہے؛
کل سرخ تین توکر، عشق، عسارہ، خافث، آسنین ہر ایک سوا تولہ، مصطلک، منکر،
باکھٹر، اگر، اذخو، ہر ایک چار ماشہ، سب کو کڑاٹ چھانکر گلاب میں گوند بکر قرص
بنائیں، مقدار خوراک :- پانچ ماشہ +

ہو وزن کو کوٹ جھانکر ایک ماشہ سے دو ماشہ تک سرد پانی کے ساتھ کھلائیں، اور اگر بھٹکری کو بریاں کر لیا جائے تو بہتر ہے، لیکن اگر مریض کو خشک کھانسی ہو تو نہیں دینا چاہئے، اس دوا سے بعض آدمیوں کو دست آنے لگتے ہیں، اور فی الفور بخار رونے ہو جاتا ہے۔

میکر۔ تب لہنی کے لئے مفید ہے، کو پیل کر بخور تین عدد کو ایک دوسرے کے سیاہ کے ساتھ پانی میں میکر ملائیں +

حب قرظ۔ تب موافقہ کے لئے مفید ہے، نشہ : مغز غم کرٹ، ترید سفید ہر ایک ساڑھے پیکل ماشہ، غار یقون سفید، تخم کر فس، انیسون، ہر ایک پونے دو ماشہ، نمک ہندی ایک ماشہ، سب کو کوٹ جھانکر عرق بادیان میں گوند بکریاں بنائیں، یہ تمام ایک غودراک ہے، لیکن کمزور مریضوں میں اسکی دو غودراک کر سکتے ہیں۔ یہ تب موافقہ میں شقی و سہل ہونے کی وجہ سے مفید ہے +

حب ہندی۔ تب لرزہ کو دفع کرنے کے لئے مفید ہے +
نشہ : بھٹکری بریاں، سساکہ بریاں، نمک لاہوری، اجوائن خراسانی ہر ایک ایک تولہ کو کوٹ جھانکر برگ دھتورہ کے پانی میں گوند بکریاں چھو کر برابہر گویاں بنائیں، تب لرزہ آنے سے دو گھڑی پیشتر ایک یادو گولی کھلائیں +

حب سم الفار۔ تب لرزہ کے لئے معمول ہے، نشہ : کھنکھ سفید چار تولہ، گل سرخ چار ماشہ، سم الفار (سنگھیا) چار رتی، تینوں کو میکر مرتج سیاہ کے برابر گویاں بنائیں، تب آنے سے تین چار گھنٹے پیشتر ایک گولی کھلائیں ترشی بادی اور تیل سے پرہیز کریں +

دوا ۱۔ تب لرزہ کو روکنے کے لئے بے نظیر ہے، نشہ :- ہر تال طبقی، مینسل کیزی، دونوں کو گھسیکار کے دس میں چار پر تک کھل کریں، اسکے بعد کوٹ میں رکھ کر گل حکمت کریں، اور خشک کر کے دس سیر چنگلی اور پونکی آگ دیں، سرد ہونے پر دوا کو نکال کر شیشی میں رکھیں، پہلے روزیہ دوا بقدر دوا چاول کتھ چونڈ لگائے ہوئے پان میں رکھ کر، یا بتاشہ میں ڈاکر کھلائیں، دوسرے اور تیسرے روز ایک ایک رتی دیں، غذا و مونگ کی کچڑی دیں +

دوا ۲۔ لہنی بخار کے لئے مفید ہے۔ نشہ :- برگ تلسی چھ ماشہ مرتج سیاہ چار عدد، بیپل ایک عدد، سہری ایک تولہ، سب کو پانی میں پیس جھانکر ملائیں +

سفوفنا قتب۔ تب لرزہ کو روکنے کے لئے معمول و مجرب ہے۔

نشہ: مرتج سیاہ، پیل، کلوئی، چماتہ، گیر و ہر ایک ایک ماشہ بنگ
دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر نوبت سے ایک گھڑی پیشتر بعد ایک ماشہ سرد
پانی سے کھلائیں، اگر مرین بچہ ہو تو اس کی عمر کے مطابق دیں +

شربت: تب بلغمی کے لئے مفید اور معمول ہے، جس کے ساتھ کھانی
اور سوراغنیہ ہو، نشہ: بادیان، تخم کاسنی، تخم کثوث، سفناج، تیزیات،
سیلجہ، اسارون (نگہ)، بیج سوسن، صفت، باجھر، انیسون، تخم کرنس، شکائی
باد آور، گل غاف، زرد فائے خشک، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، جنبا دیان،
بیج کاسنی، گل شرنج، ریوند خطائی، لاکھ دھوئی ہوئی، شکر تیغال، پیساوشان،
گاوزبان، عنیب، الشلب ہر ایک سات ماشہ، اصل السوس مقشر (ملٹی)
تخم خرزیرہ، تخم خیارین ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، موثرہ ستھ جودہ ماشہ، انجیر
زرد سات عدد، قند سفید آدھ سیر، بدستور شربت بنائیں +

منقل اسر خوراک: چار تولہ مر ق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ +

قرص انستین صغیر: حکیم عابد سرہندی نے لکھا ہے کہ تب
بلغمی خواہ جدید ہو اور خواہ قدیم، شدید ہو یا ضعیف، اور خواہ بنیم کی کسی قسم
سے پیدا ہو، مودہ و جگر قوی ہوں یا ضعیف، اور بسط ہو یا دوسری قسم
کے بخاروں کے ساتھ مرکب ہو، اس کے ازالہ کے لئے میں نے اس قرص کو
مفید و مجرب پایا ہے۔ نشہ: انستین رومی (جو کہ نہایت تلخ ہو)، تخم کرنس،
انیسون، مغز بادام تلخ، سب کو برابر وزن لیکر قرص بنائیں، اور سائے
میں خشک کر کے چوڑے پانی کے ساتھ استعمال کریں +

قرص انیسون: حکیم صاحب مودہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک
مرین کو دیکھا جسے مذکورہ بالا قرص انستین سے آرام نہیں ہوا تھا، لیکن اس
قرص انیسون کے استعمال سے آرام ہو گیا۔ نشہ: انیسون، انستین، مغز
بادام تلخ، باجھر، ایلو، ہر ایک چودہ ماشہ، عصارہ غاف، تیزیات،
اسارون، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، منطکی، تخم کرنس ہر ایک ساڑھے
تین ماشہ کو کوٹ چھانکر گلاب میں گوند لکڑی قرص بنائیں اور بعد زمین چار ماشہ
جوشانہ انستین کے ساتھ استعمال کریں +

حب اجوان: ہر قسم کے نوبتی بخاروں خصوصاً وزانہ بخاروں میں
مفید ہیں۔ نشہ: اجوان خراسانی، چٹکری تریاں، سہاگہ ہریاں، نمک لائوکی
، ایک ایک تولہ، ہر ایک میں چھانکر، ستورہ کے پتوں کے پانی میں گوندیں

اور جنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خوراک۔ بنا کی نوبت۔
دو گھنٹے پہلے ایک یا دو گولیاں پانی کے ساتھ کھلائیں۔

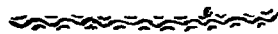
حب تلخی۔ روزانہ اور دوسرے نوبتی بخاروں میں متل میں۔
تلخی۔ تلخی کے پتے اور مرتج سیاہ دونوں برابر وزن لیکر خوب کھل
کر میں، اور جنے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خوراک۔ بخار کی نوبت سے
ایک دو گھنٹے پہلے ایک یا دو گولیاں پانی کے ساتھ دیں۔

حب دیگر۔ از پل کی کوئیل تین تولہ، مرتج سیاہ چھ ماشہ، کھانے کا
نمک ایک تولہ۔ تینوں کو باریک پسکر جنے کے برابر گولیاں بنائیں۔
مقدار خوراک۔ بخار کی نوبت سے دو گھنٹے پہلے ایک گولی اور ایک
گھنٹے پہلے ایک گولی پانی کے ساتھ کھلائیں۔

سفوف بنک۔ نوبتی بخاروں میں نوبت اور لرزہ کو روکنے کے
لئے مفید و مجرب ہے۔ تلخی۔ مرتج سیاہ، پیل، کلونجی، چراتہ، گیرو، ہر ایک
ایک ماشہ، برگ، بنگ دو ماشہ، سب دواؤں کو باریک نہیں چھانکر سفوف
بنائیں۔ مقدار خوراک۔ بخار کی نوبت سے ایک گھنٹہ قبل ایک ماشہ
سفوف پانی کے ساتھ کھلائیں۔

حب کر بخور۔ روزانہ بلغمی بخار میں مفید و مجرب ہے۔ اور بالخاصہ
مانع نوبت ہے۔ تلخی۔ پیل، مغز کر بخور، ہر ایک ایک تولہ، زیرہ سفید،
برگ، بول برابر چھ ماشہ۔ سب کو باریک پس چھانکر پانی میں گوند میں
اور جنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقدار خوراک۔ ایک ایک گولی
صبح دوپہر اور شام کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں۔ تین چار روز کے استعمال سے
بخار دور ہو جائیگا۔

حب کلمہ تب۔ بلغمی (روزانہ بخار) اور تب سوداوی (جو تھبہ بخار) کو دفع
کرنے کے لئے مجرب بتایا جاتا ہے، خصوصاً جبکہ بعد تینین استعمال کیا جائے۔
مکڑی کے سفید جانے جو روپیہ کے برابر مکانات میں ہوتے ہیں، نصف عدد
سے ایک عدد تک لیکر گڑ میں پیسٹ کر مرین کو اطلاع کئے بغیر نوبت سے قبل
کھلائیں، اسی روز باریک جائیگی (واللہ اعلم)۔



حیات صفراویہ کیلئے مفید نسخہ

نسخہ حیات مبرودہ

نسخہ: آب زلال تھرہندی تین تولہ، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ مغز کدو، ہر ایک چھ ماشہ، لعاب بہدانہ تین ماشہ، عرق گاؤزبان دس تولہ، عرق گلاب پانچ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر چار تولہ ملائیں، اور خاشکی پانچ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

نسخہ: لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ مغز تخم خیارین ۷ ماشہ، عرق گاؤزبان، عرق کاسنی ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ تین تولہ ملا کر اسپنول مسلمات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

نسخہ: تبرید: شیرہ مغز تخم کدو دس شیریں ۷ ماشہ، شیرہ تخم خیارین ۷ ماشہ، شیرہ تخم کاہو، شمسات ماشہ، عرق نیلوفر اور عرق بید سادہ ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر خاشکی پانچ ماشہ سے سات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اگر قوت کمزور ہو یا بخار کے ساتھ صفحہ ہوا، تو مذکورہ عرقیات کی بجائے

عرق بید مشک، عرق گلاب، عرق کیوڑہ ہر ایک ۴ تولہ میں شیرہ اور لعاب نکالیں۔ اگر بخار کے ساتھ کھانسی ہو تو مذکورہ تبرید میں لعاب بہدانہ تین ماشہ

اضافہ کریں۔ اور اگر کھلے میں درد ہو تو شیرہ عناب ۵ دانہ اضافہ کریں، شربت

نیلوفر کی بجائے شربت قوت سیاہ ۲ تولہ داخل کریں، اور مناسب غرغرے

استعمال میں لائیں۔ اگر بخار شدید ہو تو تبرید مذکور میں شیرہ مغز تخم تر بوڑ

سات ماشہ اور شیرہ تخم خرفہ ۲ ماشہ بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔

نسخہ تبرید: لعاب بہدانہ تین ماشہ، لعاب اسپنول پانچ ماشہ، شیرہ تخم

کاسنی چھ ماشہ، عرق کدو، عرق شنبہ ۱۰ اور عرق بید سادہ ہر ایک ۷ تولہ میں

نکال کر سکنجبین بزروری سادہ دو تولہ حل کر کے خاشکی سات ماشہ چھڑک کر پلائیں

گا، اس میں شیرہ تخم خیارین پانچ ماشہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

نسخہ خیمسا ندہ: تخم کاسنی نیکو فتنہ، مکوئے خشک، گل سرخ، گل نیلوفر

ہر ایک چھ ماشہ، گٹھنی مقرر، پانچ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں

صبح کے وقت مل بچا کر مصری دو تولہ ملا کر پلائیں۔

نقوع بارو، صفراوی بخاروں میں بطور مبرد و منفع بلایا جاتا ہے +
نسخہ:- گل بنفشہ سات ماشہ، عناب پانچ دانہ، آلو بخارا پانچ دانہ،
 تخم خیارین سات ماشہ، گاؤزبان پانچ ماشہ، سب کو رات کے وقت گرم پانی میں
 بھگو کر گھیس، صبح کے وقت مل چھا کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں، اگر کھانسی
 ہو، تو آلو بخارے کی بجائے مویرہ منقہ نو دانہ، بیچکاسنی سات ماشہ یا تخم خطمی
 سات ماشہ اضافہ کریں +

نسخہ:- خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر
 کھلائیں اور پستہ شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں بکالکر
 شربت انگور دو تولہ ملا کر پلائیں۔ گاسے شیرہ آلو بخارا پانچ عدد اضافہ کرتے ہیں،
 اور تیسرے روز خاکی سات ماشہ اضافہ کرتے ہیں +

گاسے بخار کی شدت کو دور کرنے کے لئے یہ نسخہ پلاتے ہیں:
نسخہ:- شیرہ مغز تخم کد شیریں، شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک پانچ ماشہ کو
 پانی میں کمال کر شربت غورہ ملا کر پلائیں، اور اگر حرارت کو اور بھی زیادہ کم کرنا
 مقصود ہو تو شربت نیلوفر دو تولہ اور نزلہ کی رعایت سے غورہ کے بجائے شربت
 بنفشہ دو تولہ اور قبض کی حالت میں شربت بنفشہ کے بجائے خمیرہ بنفشہ چار
 تولہ اضافہ کریں +

گاسے صفراوی بخار میں مندرجہ ذیل نقوع استعمال کرتے ہیں:
نسخہ:- گل بنفشہ، گل نیلوفر ہر ایک سات ماشہ، عناب پانچ دانہ،
 آلو بخارا پانچ دانہ، تخم خیارین یکونفہ پانچ ماشہ، تخم خبازی سات ماشہ، سب کو
 سات کے وقت گرم پانی میں بھگو کر گھیس، صبح کے وقت مل چھا کر خمیرہ بنفشہ چار
 تولہ ملا کر پلائیں، گاسے تخم خبازی کے بجائے گاؤزبان پانچ ماشہ، اور رفع
 قبض کے لئے مویرہ منقہ نو دانہ اضافہ کرتے ہیں +

حب کا فور، تب محرقہ اور تپ دق میں مفید ہے، حرارت کو
 تسکین دیتی ہے۔ **نسخہ**:- نندل (گلاب میں گھسا ہوا) دہرہ گھسا ہوا،
 کتھہ سفید، کتیرا، تخم نرہ مقشر، تخم خشخاش ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، کافور،
 زعفران، ہر ایک پونے دو ماشہ، سب کو باریک پیچھا کر عاب ہداند یا
 عاب اسپنول میں گوند بکڑ گولیاں بنائیں، مقدار خوراک ایک ماشہ
 ہمراہ بہ رتہ مناسبہ +

سفوف ہندی، تب محرقہ کے لئے نہایت مفید ہے +

نسخہ: گلو، بسلوچن، زیر مرہ گسا ہوا، صندل سفید گسا ہوا، کتھہ سفید، مردارید مکمل کئے ہوئے، ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، کافور، زعفران، ہر ایک سوا دو ماشہ، سب کو باریک پس چھانکر سفوف بنائیں، اور بستر مناسب شربت نیلو فریں ملا کر کھائیں +

قرص طباشیر: گرم بخاروں میں تنفیہ کے بعد مستعمل ہے +
نسخہ: بسلوچن ایک تولہ، زرشک دو تولہ، گل شرخ، تخم کاسنی، تخم خردہ ہر ایک چھ ماشہ، تیترا، نشاستہ ہر ایک تین ماشہ، گوند بول دو ماشہ، کافور ایک ماشہ، زعفران دورتی، سب کو کرٹ چھان کر لعاب اسپنول میں گوند بکر قرص بنائیں۔ مقلد اسراخو سراک: تین ماشہ قرص کاسنی مرق کے ساتھ دینا

قرص طباشیر ملین: گرم بخاروں میں مجرب ہے +
نسخہ: رب السوس، صندل سفید، تیترا، گوند بول ہر ایک سات ماشہ، تخم کاسنی، تخم خردہ، تخم کاہو، گل ارمنی، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، مغز تخم کدو، شیریں، مغز تخم نیارین، گرد سماق، ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ، زرشک، بسلوچن، ہر ایک ساڑھے چوبیس ماشہ، ترنجبین پینتیس ماشہ، کافور ساڑھے تین ماشہ، زعفران ایک ماشہ + سب کو کرٹ چھانکر لعاب اسپنول میں گوند بکر بستور قرص بنائیں۔ مقلد اسراخو سراک: تین ماشہ قرص مناسباً بدرتے سے کھائیں +

قرص کافور: مہلات کے بعد ہمتال کر لیا جاتا ہے، جبکہ حرارت باقی رہ جائے اور ساتھ ہی کھانسی بھی ہو، نسخہ:- بسلوچن، گوند بول، کیترا، صندل سفید، ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، نشاستہ، مغز تخم نیارین، مغز ہدانہ، اصل السوس، مقشر ہر ایک نو ماشہ، مغز تخم کدو، شیریں، خردہ، مقشر، ہر ایک ایک تولہ، اجوائن خراسانی دو ماشہ، کافور تین ماشہ، زعفران ڈیڑھ ماشہ، سب کو کرٹ چھانکر لعاب ہدانہ میں گوند بکر قرص بنائیں +
مقلد اسراخو سراک: تین ماشہ قرص کو پیکر شربت نیلو فریں ملا کر چٹائیں +

مہلات حمیات صفراویہ کے لئے

(۱) اعلیٰ بارہ تولہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت اس کا آب زلال لیکر ترنجبین اور شیر خشت ہر ایک م تولہ ملا کر پلائیں + (شرخ)
 (۲) آدھ بخار امیں داند لیکر پانی میں بھگوئیں اور مل چھانکر اس میں

شیرخشت، اور ترنجبین ہر ایک ہم تول مل کر کے پلائیں +
 (۳) بھجکا سنی، بیجا دیان، ہیلہ زرد، سویرہ منقے، پانی میں جوش دیکر
 مغز قمر ہندی، ترنجبین، مغز آلتکاس مل کر کے پلائیں۔ اگر اسے زیادہ قوی
 کرنا چاہیں، تو سفوفیام رنی کیلئے کھلا کر مذکورہ بالا نسخہ پلائیں +
مطبوع آلو (جوشاندہ آلو بخارا) : قب صفراوی کیلئے نہایت
 مفید ہے، صفراوی بخار میں حرارت کو دفع کرنے اور شہت کی حالت میں
 قبض کو دور کرنے کے لئے (جبکہ قوی مہل کی طاقت نہ ہو) دے سکتے ہیں +
 نسخہ :- آلو بخارا میں عدد، املی تین تولہ، دونوں کو آدھ سیر پانی میں
 جوش دیں، یہاں تک کہ دونوں چیزیں بخوبی گل جائیں، اس کے بعد صاف
 کر کے قند سفید تین تولہ ملا کر پلائیں، اور چند روز تک برابر پلاتے رہیں +
دوا ۱ : اگر گرم پانی میں بھگوئیں اور اس کے بعد مل کر کے شکر سرخ دو تولہ سے شیریں
 کرنے کے بعد اول اسپنول دو تولہ قدرے پانی میں ڈال کر پلائیں، ایک گھنٹہ کے
 بعد املی کا شربت دیں۔ تین روز تک اسی طرح عمل کریں۔ صفراوی بخار کو زائل اور
 قبض کو دفع کرتا ہے +

مہل : صفراوی بخار کے لئے مفید ہے۔ نسخہ :- آلو بخارا دس عدد
 کورات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر سنار کی
 ماشہ، گل سرخ پانچ ماشہ کا جوشاندہ اور شربت دینار چار تولہ اضافہ کر کے
 پلائیں، اگر اس کے پلانے سے دوپہر تک خاطر خواہ دست نہیں آتے تو مندرجہ
 ذیل نسخہ ”مہل“ پلاتے ہیں :-

نسخہ مہل : املی، ترنجبین، شربت دینار، شربت وردہ
 ہر ایک چار تولہ کو عرق گاؤز بان پندرہ تولہ میں مل کر کے پلائیں، اور اس
 حالت میں دوپہر کے وقت غذا نہ دیں اور شام کے وقت کچھ پی موندگ
 ملائم دیں +

مہل :- یہ مہل بھی سفراء کو خارج کرتا ہے۔ نسخہ :- پوست ہیلہ زرد
 ایک تولہ کورات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکر
 خمیرہ بنفشہ چار تولہ، ترنجبین چار تولہ، گلفند چار تولہ، شکر سرخ چار تولہ، مغز
 آلتکاس چھ تولہ، اور املی چار تولہ کو اس میں مل کر روغن بادام شیریں سات ماشہ
 اضافہ کر کے پلائیں۔ گاہے شیرخشت دو تولہ بھی اضافہ کرتے ہیں +

ادویہ دافع تب و مانع حمی

حب | تب مفراوی اور لرزہ کے لئے نہایت مفید ہے، نسخہ: بینگ چار حصہ، کاغذ ایک حصہ، دونوں کو باریک میکس مزج سیاد کے برابر گولیاں بنائیں، اور ایک گولی سے چار گولی تک لرزہ سے دو گھنٹے قبل دیں +

سفوف :- سفراوی بخار کی باری اور تب لرزہ کو روکنے کے لئے مجرب ہے، نسخہ :- بینگ اور پوست خشخاش برابر وزن کو کرٹ جھان کر سفوف بنائیں اور نوبت سے دو گھنٹے پہلے ایک چٹکی (تقریباً ۳ ماشہ) کھلائیں +

مطبوع ہندی | تب لرزہ مفراوی کے لئے بے حد مفید ہے +
نسخہ :- خس، مندل سرخ، دھنیا، پوست بیخ نیم، پرماک، گلوے سبز، ہر ایک پانچ ماشہ لیکر نیکوب کریں، اور تین پاؤ پانی میں جو شدیں، جب آدھ پاؤ رہے تو چھانکر پلائیں، پانچ سات روز کے استعمال سے سفراوی بخار دور ہو گا +

دیگر نسخہ | گلوے سبز، دھنیا، شاہترہ، کل نیلوفر، خس، مندل سفید، مندل سرخ، برگ بانسہ ہر ایک پانچ ماشہ لیکر جو ش دیں، اور چھانکر پلائیں اگر تلمین بھی قصود ہو تو پوست ہلید زرد، ماشہ داخل کریں، یا مغز الخناس نہ تولد پڑھائیں +

حب بخار | حیات اجامیہ کے لئے مشہور گولیاں ہیں، انکے استعمال سے تب لرزہ کی باری بہت جلد رک جاتی ہے، اگر بخار کے موسم میں اس کو بطور تحفظ استعمال کیا جائے تو آدمی بخار سے محفوظ رہتا ہے +
نسخہ :- ہنسلیچن دو تولد، برکین دکونین، چھ ماشہ، گوند بول تین ماشہ، سمٹ گلوچر ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھانکر پانی میں گوند ہیں، اور مٹر کے دانے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں، ایک گولی سچ، ایک دوپہر، اور ایک شام کے وقت دیں، لیکن بخار کی حالت میں نہ دیں، ان گولیکو بھی بخار سے بچنے کے لئے بطور تحفظ استعمال کر سکتے ہیں +

۱۔ اس نسخہ میں ادویہ مبرہ و مانع تب، دونوں شامل ہیں +

۲۔ اس نسخہ میں بھی ادویہ مبرہ و مانع تب، دونوں شامل ہیں +

۳۔ اگر بازاری سست گلو کے بجائے عصارہ گلو خانہ ساز بنا لیا جائے تو وہ درجہ بہتر ہوگا

۴۔ حیات اجامیہ: تب مرمی، فصلی بخار، شل بخاری، چو حقیدہ وغیرہ +

سفوف ست گلو

سفوف ست گلو | تبی صفروای کی نوبت کو روکنے کے لئے تنقیہ کے بعد استعمال کر سکتے ہیں۔ نشیہ، سست گلو، ہنسلو جن ، دانہ الاچی خروا ہر ایک چھ ماشہ ، مصری ڈیڑھ تولہ ، سب کو کوٹا چھب کر سفوف بنائیں ، اور چار ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلا کر اوپر سے عرق گاؤ زباں بارہ تولہ اور شربت نیلہ فریقین تولہ پاہم ملا کر پلائیں ۔

حب بنگ

حب بننگ | تب لڑھکدہ کو روکنے کے لئے مستعمل ہیں۔ فنجہ + بھنگ
چار تولہ، ناکیسی چار تولہ، کافور ایک تولہ، گیرد ایک تولہ
سب دواؤں کو کوٹ چھانکر گلاب میں گوند ہیں، اور چنے کجاہر گو لیاں بنا کر
رکھیں۔ مقلد اسر خود اک :- دو گولی صبح اور دو گولی شام ہمارہ عرق
گلہ، عرق کاسنی، ہر ایک ۵ تولہ اور شربت نیلوفر تین تولہ کے کھلائیں +

حب زہر قمرہ

حب زہرِ عمرہ | صفروہی بخار میں تپ لہڑہ کو روکنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ نسخہ :- زہرِ عمرہ خطائی، ست گلو، جسلوچ، دانہ الائچی خرد، ہر ایک ایک تولہ، کافور، بیکرین (دکنین) ہر ایک تین ماشہ، بکوبار ایک پیس جچا کنکر، قاب اسپنول میں گوند ہیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقل (رخوداک :- ایک ایک گونی صبح، دوپہر اور شام کے وقت کھلائیں، بخار کی حالت میں پانکل نہ دیں +

مسئوف

سفوف اگر اسہال و قلمین کے باوجود بخار کی باری نہ رکے تو یہ سفوف باری سے ایک گھنٹہ قبل کھلانے سے باری رک جاتی ہے۔

نسخہ: زر

فشیخ :- زہر مرہ، بنسلہ چین، ست گلو، وانہ الاکچی خرو، دھنیا، تمام ادویہ برابر وزن لیکر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ تین اشہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں +۔

بعض اوقات سہلات کے بعد بخار زائل نہ ہونے کی صورت میں قرص طباشیر یا قرص کافور، ادویہ مبردہ، مثلاً مارا بخیار مشوی یا آب کا سنی سبز کے ساتھ دیا جاتا ہے، لیکن بعض اطباء کا معمول یہ ہے کہ وہ سہل سے پانچھ روز کے بعد (بخار دور نہ ہونے کی صورت میں) قرص طباشیر ملین یا قرص زرشک صغیر یا بخار شہ سے سات ماشہ تک کھلاتے اور اوپر سے آب کا سنی سبز مرق و دس تولہ، شربت تدری و دق تولہ ملا کر اور خاکنی سات ماشہ حصرک کر پلاتے ہیں اور گائے آب کا سنی مرق کے بجائے عکدہ کا سنی ملاتے ہیں +

۱۔ اسی حکمیدہ کا سنی : غزلائی کہتے ہیں کہ ہرگز کے رات کو گشت گرم یا پانی میں جگہ رکھیں صبح کے وقت
چاند کی چھاؤں سے اس کے گرد ان کوٹے خاک و کھڑکیوں سے باند کر سات مرتبہ غسل فرمیں تو عمر ان پر لگا جس

عوارض شدیدہ کا علاج

اگر بخار کی شدت کی حالت میں بے چینی، گھبراہٹ اور خفقان ہو، تو صندل سفید گلاب میں دیکھو اور اس میں کچھ اچھو کر ٹھنڈا ٹھنڈا جگہ اور دل کے مقام پر رکھا جائے۔ نیز نعنعس، صندل، گلاب، عرق نیلوفر، اور سبز دھنیا بطور غلغہ کے سنگھائیے۔

علیٰ ہذا اس حالت میں، اور غفلت کی حالت میں یہ غلغہ بھی یہی عمل

کرتا ہے۔ **فسخہ نخلیہ**: گل نیلوفر، گل ارغسی، صندل سفید ہر ایک ایک تولہ کو کدوے دراز کے پانی، بکری کے پانی، سنہرے پتوں کے پانی ہر ایک میں تولہ میں بیکو کر ایک چوڑے منہ کی شیشی میں ڈال کر مرہین کی ناک کے سامنے رکھیں +

اگر نہ یان ہو، یا اس کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، تو روغن گل، سرکہ، اور گلاب کو باہم ملا کر درہمت سے سرد کر کے اس میں کپڑے کی گدھی بھگو لیں اور سر پر بالوں کو منڈوا کر رکھیں۔ اور جلد جلد بدستہ لیں، تاکہ دماغ میں آٹھ دن تک تیز نبی کے ساتھ پہنچے۔ گلاب اسکی بجائے بردہ کر لیں اور پیشانی میں بند کر کے لڑی کے طور پر بنا دی جاتی ہے۔ ورنہ دوسرے سلسلے بھی یہ عمل مست مفید ہے۔ اگر بخار کے ساتھ دوسرہ ہو، تو پاؤں کو گرم پانی میں رکھیں، یا شویہ کریں، یا تلویں پر سنگھیاں کھجوائیں، کوئی مسکن درود دوا، کھلائیں، مذکورہ بالا غلغہ بھی اس حالت میں سودمند اور مسکن ثابت ہوتا ہے +

متلی اور تھکی کی شدت میں شیرہ آلو بخارا ۵ دانہ، شیرہ زرشک ۳ ماشہ، پانی میں نکال کر اور کھجین، تولہ ملا کر پلانا مفید ثابت ہوتا ہے +

گلاب، صغریٰ بخاروں میں مندرجہ ذیل پاشویہ استعمال کرنے میں، جبکہ درد سراور نہ یان وغیرہ کی شکایت لاحق ہو جائے، یا شکایت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو +

فسخہ پاشویہ: کدوے خشک پانچ تولہ، گل خطمی پانچ تولہ، گل بنفشہ پانچ تولہ، سبوس گندم پانچ تولہ، برگ بیری پانچ تولہ، نیک طعام پانچ تولہ، سب کدوے سیر پانی میں اسی طرح جوش دیں، اور نیگرم پاشویہ کریں +

نسخہ جوتپ محرقہ میں مفید ہیں

تبریلید: شیرہ تخم کاجو نو ماشہ، لعاب اسپنول نو ماشہ، لعاب بہرائہ تین ماشہ، عرق کبوتر، حرق بید سادہ، اور عرق گلاب ہر ایک با پنجیتھ میں نکال کر شربت نیلوفر چار تولہ ملا کر ملائیں۔

دیگر: اگر تپ محرقہ کے ساتھ نفث الدم ہو، تو لعاب بہرائہ تین ماشہ، شیرہ پوست پنج انجیر، پانچ ماشہ، شیرہ تخم خرفہ چھ ماشہ، عرق کبوتر اور عرق باریتنگ ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر فاکسی چھ ماشہ ملا کر ملائیں، اگر کھانسی بہت ہو، تو شیرہ اصل السوس تیس ماشہ اضافہ کریں۔

دیگر: اگر سقاہ سے تین روز بعد بخار آجائے اور کھانسی بھی ہو، تو لعاب بہرائہ تین ماشہ، شیرہ اصل السوس مقشر پانچ ماشہ، عرق کبوتر اور عرق شاتہرہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر فاکسی چھ ماشہ چھڑک کر ملائیں۔

اگر بخار کے ساتھ تھو اور غنودگی ہو، پیشاب پاخانہ بند ہوں، صفراء کے بکثرت کرنے اور مراد کے حرکات سے طبیعت عاجز ہو، اور مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہو، مرلین جوان حمر ہو، اور گرمی کا موسم ہو، تو پہلے قصد باسلیق کھولیں اور منہ رجہ ذیل تبریلید ملائیں۔

تبریلید: لعاب بہرائہ تین ماشہ کو عرق بید سادہ، عرق کاجو، عرق نیلوفر، ہر ایک چار تولہ، گلاب دو تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر فاکسی چھ ماشہ پھر ایک کاشام کے وقت ملائیں اور حیرہ عناب پانچ دانہ، شیرہ مغز تخم تر بوڑھ ماشہ، شیرہ تخم کامو بھج ماشہ، حرق نیلوفر، عرق بید مشک، عرق گلاب ہر ایک چار تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ تیس کر کے فاکسی پانچ ماشہ چھڑک کر جمع کے وقت ملائیں۔

اندہ دینی طور پر ان دواؤں کو استعمال کرنے کے علاوہ پاشویہ کر ائیں، اور پینڈیوں پر سنگیاب کھجوائیں۔

دیگر: لعاب بہرائہ تین ماشہ، شیرہ تخم کامو، شیرہ تخم خیاریں، شیرہ مغز تخم کدو، شیریں، شیرہ کاشی ہر ایک پانچ ماشہ، شیرہ آلو بخارا پانچ دانہ، عرق کبوتر اور عرق شاتہرہ ہر ایک پہ آدہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر فاکسی پانچ ماشہ چھڑک کر ملائیں۔

اگر صفراء ہی زیادہ ہو، پیاس زیادہ لگے، پیشاب سوزش سے آئے تو

شیر کا تھم کا ہو، شیرہ منغز تر بوڑا اور شیرہ خرفہ سیاہ، ہر ایک ۳ ماشہ اسی نسخہ میں
اضافہ کر دیں، اور خیاریں کو موقوف کر دیں۔
نسخہ مسہل :- شاہترہ پانچ ماشہ، مکوئے خشک، گل سرخ ہر ایک سات
ماشہ، گل نیلوفر چھ ماشہ، تخم خیاریں، تخم کاسنی ہر ایک ایک تولہ کورات کے
وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھانکے منغز الماس سات تولہ، اعلیٰ
چادر تولہ، شربت بنجین دو تولہ، گلشن دو تولہ ملا کر چھانیں، اور روغن بادام پانچ ماشہ،
لعاب اسپنول ایک تولہ اضافہ کر کے پلائیں، پیاس کے وقت پانی کے بجائے
عرق کھوپلائیں، اور سر پہر کو کوئی نرم اور زود بھغم غذا دیں۔ اور حسب اصول دوسرے
روز تہرید سہل پلائیں۔

خمی رنج کے مفید نسخے

اول تین روز تک مرلین کو روزانہ صبح کے وقت گلشن دو تولہ کھلا کر ادھیر
سے عرق مکوہ، عرق کاسنی، عرق گاؤزباں، عرق شاہترہ، عرق بید سادہ
اور بنجین ہر ایک چار تولہ کو باہم ملا کر پلائیں، اس کے بعد زود روز تک مندرجہ
ذیل منشیج ملا کر سہل دیں۔
منشیج برائے خمی رنج :- شاہترہ، اسطوخودوس، گاؤزباں،
بنج کاسنی، ہل السوس منقشر، انیتون (پوٹلی میں باندھ کر) ہر ایک سات
ماشہ، بستانچ پانچ ماشہ، مویزہ منقہ گیارہ دانہ، انجیر زرد چار عدد، سیستان
سترہ دانہ، گلشن دو تولہ، سب دواؤں کو رات کے وقت آدھ سیر گرم پانی میں
بھگو رکھیں، صبح کے وقت جو شدیکہ سرد کر کے چھان لیں اور گلشن ملا کر پلائیں،
دسویں روز اگر بخار کی باری کا دن نہ ہو) یہ مسہل پلائیں :-

مسہل :- سنائے کی ایک تولہ، تر بد سفید زینکو فنتہ (چھ ماشہ دونوں
کو عرق بادیاں اور عرق مکوہ ہر ایک دس تولہ میں جو شیں، اس کے بعد منغز
الماس پانچ تولہ بھگو کر رکھ چھوڑیں، کچھ دیر کے بعد جبکہ منغز الماس پھول جائے
گلشن چادر تولہ، انانہ کر کے مل کر چھان لیں، اور روغن بادام چھ ماشہ ملا کر پلائیں،
پھر ایک دو روز کا وقفہ دیکر دوبارہ یہی مسہل پلائیں، دوسرے مسہل سے اگلے
روزہ و تین روز تک روزانہ صبح کے وقت یہ تہرید پلائیں :-

تہرید :- عرق شاہترہ، عرق کاسنی، عرق گاؤزباں، ہر ایک
سات تولہ، شربت بنجین، چادر تولہ، سب کو باہم ملا کر تخم ریحاں پانچ ماشہ

جھڑک کر بلائیں، اسکے بعد بخار کی نوبت کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل ادویہ استعمال کرائیں۔

حب بلاس یا ٹرہ: جو بوجھتھ کے علاوہ دوسرے بخاروں (روزانہ، تہ) کی باری کو روکتی ہے۔ نسخہ :- مغز بلاس پا پڑا رڈھاگ کے بیچ چھلے ہوئے، مغز کر بخوہ، ہر ایک ایک تولہ، دوڑوں کو باریک پیکر قدرے پانی ملائیں، اور مرتب سیاہ کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقلدا (خود اک: روزانہ صبح و شام ایک ایک گولی عرق کا وزباں یا پانی کے ساتھ کھلائیں، لیکن جس روز بخار کی باری ہو اُس روز صبح کے وقت دو گولیاں پانی کے ساتھ دیں۔

حب طلیت: طلیت (ہینگ) پانچ ماشہ، عصارہ غافث سات ماشہ، پوست ہلید زرد سات ماشہ، ہاون اکیس ماشہ، سب کو باریک کوٹ چاکر پانی میں گوندھیں، اویسجنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ مقلدا (خود اک: تین ماشہ گولیاں گرم پانی سے کھلائیں، اگر صبح کے وقت خالی معدہ استعمال کرنے سے طبیعت مالتش کرنے لگے، تو کوئی چیز بطور غذا کھلانے کے بعد یہ گولیاں دیں۔

حب شفا: جو بھتھ بخار کی باری کو روکنے کے علاوہ روزانہ بخار کی نوبتوں کو بھی روکتی ہے، اور بخار ہی بخار کی نوبتوں کو روکنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے، علاوہ ازیں نزلہ اور دوسرے لئے بھی مفید ہے۔ نسخہ :- تخم دستورہ تین تولہ، دیوند جینی دو تولہ، سونٹھ ایک تولہ، گوند بھل دس ماشہ، پہلی تین دواؤں کو باریک پس چھانکر گوند بھل کے لعاب میں گوندھیں، اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں، ایک ایک گولی روزانہ صبح و شام کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں، چند روز کے استعمال سے بخار وور ہو جائیگا۔

حب شفا ورنہ دیگر: گل سرخ، گل ارمنی، زعفران، سونٹھ، ہر ایک ڈیڑھ تولہ، دیوند جینی تین تولہ، افیون، تخم دستورہ ہر ایک چار ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھانکر آب شیر ذشت میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں، مقلدا (خود اک: ایک گولی روزانہ صبح کے وقت گرم پانی سے کھلائیں، لیکن نوبت کے روز دو تین گولیاں نوبت سے دو تین گھنٹہ قبل کھلائیں۔

دوا ۱ :- چوتھہ بخار کی باری کور دکنے کے لئے عجیب الاثر ہے۔
 نسخہ :- تین چار ماش چونہ لیکر پانی میں گھولیں، پھر اس میں ایک
 لیوں بخوریں، جب چونہ ٹکاٹھا ہو کر تہ نشین ہو جائے، اس کا پانی لیکر بخار
 کی باری سے پہلے پلائیں، جبکہ بدن میں سمسٹی معلوم ہونے لگے، اگر ایک بار
 کے استعمال سے باری نہ کر کے تو دوبارہ سہ بارہ استعمال کریں۔

دوا ۲ :- ویکر :- ریح جو تھیکہ کو دور کرنے کے لئے عجیب الاثر ہے،
 نسخہ :- کالی زیری تین ماش، نیم کی سیسکیں گیارہ عدد، دونوں
 کو نمکوب کر کے رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل
 چھانکر پیئیں، اور ناشا در ایک ماشہ ذہبت سے قبل کھلائیں، ایک دفعہ ورنہ
 تین دفعہ کے استعمال سے باری ترک جائیگی۔

ویکر :- بخار روزانہ ہو، یا تہ یا چوتھہ، اس کے استعمال سے باری
 ترک جاتی ہے، نسخہ :- پشکری کو باریک پیکر بقدر نصف ماشہ باری سے
 دو گھنٹہ پشتر شربت نیلوفر میں ملا کر چلائیں۔

اکسیر عجیب لمر ۳ :- چوتھہ اور ہر قسم کے تپ لرزہ کور دکنے
 کے لئے عجیب الاثر ہے، خصوصاً جبکہ بخار پھیلنا ہو گیا ہو، اگر پہلے تنقیہ کر لیا
 جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ نسخہ :- نیلہ تھوٹھا دو تولہ، پتر مال چار تولہ، چونہ
 صدف (صدف کو کوزہ میں بکھرتور وغیرہ میں جلا لیں) چھ تولہ، تینوں کو
 باریک پیکر گھیکوار کے پانی میں چار پر کھل کریں، اس کے بعد ٹکیہ منہ کر
 دو خام سکوروں کے درمیان رکھ کر گل حکمت کریں، اور خشک ہونے پر گچٹا
 کی آگ دیں، سرد ہونے پر نکالیں، اور باریک پیکر شیشی میں رکھ چھوڑیں۔
مفید انخوسراک :- وقفہ کے روز دو چاول دوا بتاشہ میں ڈال کر دیں، غذا
 کھلائیں، اور ذہبت کے روز چار چاول دوا بتاشہ میں ڈال کر دیں، غذا
 دودھ چاول۔

دوا ۴ :- سم انفار :- چوتھہ بخار میں خصوصیت سے مفید ثابت
 ہوتی ہے۔ نسخہ :- سم انفار کی ڈالی ایک تولہ لیکر بینگن میں سوخا کر کے
 رکھیں، اس کے بعد گل حکمت کر کے خشک کریں، اور تھوڑے اُپاؤں کی آگ میں
 رکھ کر پکائیں، اس کے بعد سم انفار کو نکال کر دوسرے بینگن میں بکھکر بستور
 آئندیں، پھر سنکھیا کو پیکر ایک لوسہ کی کڑا ہی میں اودھ سیر پانی میں ڈال کر
 پکائیں، تھوڑا غم بہنی چاہئے، سب پانی خشک ہو جائے، تو سم انفار کو کڑا ہی

سے نکال لیں، اور اس کے ہموزن گیر و ملا کر خوب کھل کریں، اور شیخی میں رکھ
جھوڑیں، مقلد ارخو سراک: بوتھ ضرورت باری سے دو گنٹہ پہلے
ایک چاول سے چار پادل تک سریش کی طاقت کے مطابق بتا شہ یا شے میں
رکھ کر کھلائیں۔

حب کم الفاہ:۔ جب بخار مریا نا ہو جائے تو نوبت کو روکنے کیلئے
استعمال کی جاتی ہیں، جو تھیکہ کے اسوار و زانہ اور بخاری کی نوبتوں کو بھی بند
کرتی ہے، نسخہ:۔ کتھ سفید، چونہ سفید، سنگھیا سفید، ہر ایک ایک
تولہ کو سرق لیوں میں کھل کر کے دانہ باجرہ کے برابر گولیاں بنالیں۔
مقلد ارخو سراک:۔ ایک گولی نوبت سے قبل لیکن پہلے چند
لٹے کسی مرغن غذا کے کھائیں۔

دوائے شرمال:۔ باری کے بخار اور لہ زہ کو روکنے کے لئے مجرب
ہے، نسخہ:۔ پڑتال بھجی، منسل کینری ہر ایک ایک تولہ دونوں کو عاب
گھسکوا میں ۲ گنٹے کھل کریں، پھر اس کی ٹکیہ بنا کر ایک سکویے میں رکھیں
اور نعل نکت کر کے خشک کریں، اس کے بعد بارہ سیر نخترہ ایلوں کی انچریں،
سیر پرنے پر نکال لیں، اور باریک پیکر شیخی میں محفوظ رکھیں۔

مقلد ارخو سراک:۔ پیرے روز ایک چاول دوا بتا شہ یا ملائی میں
رکھ کر دیں، دوسرے روز دو چاول اور تیسرے روز تین چاول دوا دیں۔

دائع ہر مذکورہ بالا چند مرکبات ایسے ہیں، جن میں
سنگھیا وغیرہ بھی چیزیں ہیں، اس قسم کی دواؤں کو نہایت
احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے۔

ایسی دواؤں کو نہایت ہرگز استعمال نہ کریں، بلکہ انکے
استعمال سے پیشتر چند قے مرغن غذا کے کھائیں۔

سننے بخاریں اور بغیر سہل دینے اس قسم کی دواؤں چند
فائدہ نہیں کرتی ہیں، بلکہ مضر ثابت ہوتی ہیں، لہذا سنگھیا کے
مرکبات کو پرنے بخاروں میں سہل دینے کے بعد استعمال
کرنا ضروری ہے۔

دواؤ:۔ تپ راج (چو تھیا) کے لئے مجرب ہے، اور روزانہ بھجی بخار
کے لئے بھی مفید ہے، نسخہ:۔ بد سمندر بھیل، مرتج سیاہ، برگ تلسی
تیتوں ہموزن لیکر ہر ایک پس چھانکر رکھیں، ایک ایک ماشہ یا اس سے کم

اور بیش عمر اور مزاج کے مطابق باری سے ایک گنٹھ قبل سرد پانی کے ساتھ دیں +

میعون ربیع :- تپ ریح کی نوبت کو روکنے کے لئے مجرب ہے +
نسخہ :- جند بیدستر، ہینگ، دارچینی، لونگ، کلوچی، مرکی،
 میعہ سائلہ ہر ایک تین ماشہ، ایفون، سداب، مرتج سیاہ ہر ایک ایک
 ماشہ، سب کو باریک پیس چنانکہ ہوزن شہد میں گوند بکھر رکھیں +
مقدار خوراک :- نصف ماشہ سے دو ماشہ تک عمر اور طاقت
 کے مطابق نوبت سے دو گنٹھ پیشتر کھلائیں، دو تین باریوں میں استعمال
 کرنے سے چوتھیہ ہیشہ کے لئے دور ہو جائیگا +

تقاہت اجامیہ

جب کوئی شخص عرصہ تک ہی اجامیہ (موسمی بخار) میں مبتلا رہتا
 ہے، تو اس مریض حالت کو تقاہت اجامیہ یا سور مزاج اجامی
 کہتے ہیں +

اس حالت میں خون کمزور اور ناقص ہو جاتا ہے، بس کی وجہ سے مریض
 کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے، اور اس کی آنکھیں بھی زرد ہو جاتی
 ہیں، جسم پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے، حرارت، بسم، رتبہ صحت سے کسی قدر کم ہوا
 کرتی ہے، لیکن کبھی کبھی بخار کی شکایت بھی ہو جاتی ہے، اور حرارت درجہ
 صحت سے بڑھ جاتی ہے، مریض سست و کاہل پڑا رہتا ہے، ذرا سہا
 جلتے پھرنے سے سانس پھول جاتا ہے، اور فون کی کمزوری کی وجہ سے دل جھکا
 گتا ہے، باضمہ خراب رہتا ہے، اکثر اسہال و پیش کی شکایت رہتی ہے،
 گلے تبض بھی ہو جاتا ہے، تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں، مریض کی قوت
 سماعت اور قوت بصارت میں خلل پیدا ہو جاتا ہے، اور مریض کی ہیئت
 بوڑھوں کے مانند ہو جاتی ہے +

جیسا یہ مریض بچوں کو لاحق ہوتا ہے، تو انکا جسم بخوبی نہیں بڑھتا،
 جب عورتوں کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے، تو ان کو حمل قرار نہیں پاتا، اور
 حاملہ عورتوں میں حل ساقط ہو جاتا ہے، اور مرد اس مرض کی وجہ سے
 ضعف باہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں +

لہ اجامیٹ: سور مزاج اجامی +

علاج :- اگر ممکن ہو تو مرین کو کسی اچھے مقام کی آب و ہوا تبدیل کر لیں۔ اس کے لئے اصول علاج یہ ہے کہ پہلے منصف سے مسلسل کی تیاری کی جائے اس کے بعد مسلسل دیکر نانہ جی ادویہ کھلائیں، اور ہضم کی اصلاح کریں۔ مثلاً مسد رج ذیل منصف پہلے سات روز تک پلائیں +

نسخہ منصف :- بنجکاسنی، بنجادیان، شاہترہ، بادرنجبویہ، مکوئے خشک، گل سرخ، ہر ایک سات ماشہ، بنفشہ، ملٹھی ہر ایک پانچ ماشہ، انستین تین ماشہ، مونیر منصف سات دانہ، سبب و دواؤں کو رات کے وقت ڈیڑھ پاؤں گرم پانی میں بھگو رکھیں، اور صبح کے وقت جوش دیکر اور مل چھانکر گھتند تین تولہ ملا کر پلائیں +

اور آٹھویں روز اسی جو شانہ میں مغز الماس پانچ تولہ، سنلے کی نو ماشہ، پوست ہلیلہ زرد سات ماشہ، ترنجبین چار تولہ، شربت دینار چار تولہ شامل کر کے اور روغن بادام پانچ ماشہ اضافہ کر کے مسلسل دیں + اگر ضرورت سمجھیں تو ایک روز کا وقفہ دیکر دوسرا اور تیسرا مسلسل دیں، اور مسلسل کے دوسرے روز حسب اصول تریہ مسلسل پلائیں +

نسخہ خنجریل :- خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیاں، شیرہ کمرے خشک، ہر ایک پانچ ماشہ، عرق بادیان، عرق کاسنی، ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ تین تولہ ملا کر پلائیں، یا عرق ہر سجا سٹ بارہ تولہ میں شربت بزوری تین تولہ ملا کر پلائیں، اس کے بعد ہفتہ عشرہ تک یہ نسخہ مانع جی پلائیں +

نسخہ :- قرص انستین تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہر ایک پیسہ شربت بزوری دو تولہ میں ملا کر چٹائیں، اوپر سے شیرہ تخم کثرت تین ماشہ، شیرہ گلوئے سبز نو ماشہ، شیرہ تخم فزہ نو ماشہ، عرق مکو اور عرق شاہترہ، ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر شربت بزوری یا سنجبین بزوری تین تولہ ملا کر پلائیں +

یا: قرص زرشک پانچ ماشہ کھلا کر اوپر سے آب کاسنی سبز مرق (کاسنی سبز کا پھاڑا ہوا پانی) آدھا شنبہ، شنبہ سبز مرق (مکوئے سبز کا پھاڑا ہوا پانی) ہر ایک پانچ تولہ میں سنجبین بزوری تین تولہ ملا کر پلائیں، یا قرص غافث پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک کھلا کر اوپر سے آب

جلید کاسنی (جس کی ترکیب بلغیہ بخار کے علاج میں عفوۃ ۲۰ پینچ یا آب دریدہ کاسنی پلائیں)۔

آب وریدہ کاسنی۔ تخم کاسنی ایک تولہ نوشادر چار رتی۔
دو ذرہ پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں، جب پانی بھٹ جائے چھانکر
پلائیں۔

مریض کو مقوی اور زود ہضم غذا دیں، کھانا کھانے کے بعد حب پیپتہ
یا حب کبد نوشادر ہی کھلائیں، جن کے انشے درج ذیل ہیں۔

حب پیپتہ: حب پیپتہ ویسی کو چھلکے اور تخم سے صاف کر کے خشک کریں،
اور بقدر پانچ تولہ لیں، اور سوئچہ، نوشادر، نمک لاہوری، مرق سیاہ
ہر ایک ایک تولہ کے ساتھ پیس چھانکر پانی میں گوند ہیں، اور چنے کے برابر
گو لیاں بنائیں، دو گولی کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔

نسب کبد نوشادر می: نوشادر، نمک طعام، نمک سیاہ، نمک
لاہوری، ہر ایک بریاں، نہر کچور ہلید سیاہ، پوست بلیہ زرد، پوست ہلید
کالی، باٹر نمک، مرق سیاہ، سوئچہ ہر ایک ایک تولہ کو کوٹ چھانکر عرق
گلاب میں گوند ہیں، اور چنے کے برابر گو لیاں بنائیں، دو گولی صبح اور دو گولی
شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔



ماہیت حمی اور اسکے عوارض کا کلی بیان

کتابہ بخاروں کے اصول علاج،، سے ماخوذ

ازدیاد حرارت۔ حرارت غریبہ۔ بخار

بخار کی ماہیت [] بخار۔ ازدیاد حرارت، یا اشتعال حرارت کی اس غیر طبعی حالت کا نام ہے، جس کے ساتھ کم و بیش بدنی افعال میں خلل و فتور لاحق ہو جاتا ہے، اور چند مخصوص عوارض اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں، مثلاً قلب کا عمل تیز ہو جاتا ہے، شراکین و آوندہ کے اندر خون اور روح کی آمد و شد میں تیزی آ جاتی ہے، اور نبض کی رفتار میں نمایاں طور پر سرعت بڑھ جاتی ہے +

تنبیہ : اسی قسم کی بڑھی ہوئی غیر طبعی حرارت کو اصطلاحاً حرارت شریبہ کہا جاتا ہے، جس میں بدنی حرارت درجہ اعتدال سے متجاوز ہو جاتی ہے، اور جو خلل افعال کا موجب ہوتی ہے۔ ازدیاد حرارت کی یہ صورت گاہے مقامی ہوتی ہے، جس میں کوئی خاص حصہ بدن زیادہ گرم ہو جاتا ہے، اور گاہے تمام بدن میں عمومی، جیسا کہ بخار میں ہوا کرتا ہے +

بدنی حرارت کس طرح بڑھ جایا کرتی ہے، اور بخار کی ماہیت و حقیقت کیا ہے؟ یہ سوال پورے طور پر اسی وقت حل ہو سکتا ہے، جبکہ پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے بدن میں طبعاً اور عاداتاً حرارت کس طرح پیدا ہوا کرتی ہے، اور ہمارا جسم ہر وقت کس طریقے سے گرم رہا کرتا ہے؛ انکے بعد یہ معلوم ہو کہ یہ حرارت کس طرح ہوا کرتی ہے، اور کون سے اسباب اس کی پیدائش میں زیادتی یا کمی کر سکتے ہیں +

تولید حرارت [] طبعیت ہر بدن کے عجیب و غریب اور پیچیدہ افعال میں سے ایک حصہ اور ورزش و غیرہ سے ملتی و جلتی طور پر بدنی حرارت بڑھ جایا کرتی ہے، مگر اصطلاحاً عام سے ”بخار“ نہیں کہا جاتا ہے +

ایک فعل قولید حراست بھی ہے، جس سے قدرت کی کمال حکمت و صنعت کاری کا پتہ چلتا ہے:

ہوا اور غذا وغیرہ سے جو مواد ہمارے بدن میں پہنچتے رہتے ہیں، اور اعضا کے اندر جو کچھ مواد موجود ہوتے ہیں، ان میں تغیرات و استحالات کے مختلف مدارج اور مراحل طے ہوتے ہیں، اور ان سے انواع و اقسام کے مواد صاف ہو کر یا فاسد پیدا ہوتے رہتے ہیں: تغیرات و استحالات کے انہی مراحل کو ہم تفسیر، طبع، تھنم اور تغذیہ وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ یہ عمل جس طرح وعدہ اور انتوں میں ہوتا ہے، اسی طرح جگہ، عروق، اور تمام اعضا کی ساختوں میں بھی یکم و بیش ہوتا رہتا ہے، چنانچہ ہضم معدی، ہضم معوی، ہضم کبدی، ہضم عروقی، اور ہضم عضوی کی اصطلاحات سے ہم انہی اعمال و تغیرات کی طرف اشارہ کیا کرتے ہیں۔ الغرض تا حد زیست اعضا کے اندر تغیرات و استحالات اور کون و فساد کا ایک نہایت وسیع سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جس سے اتنے قسم کے مرکبات تیار ہوتے ہیں کہ علم انسانی ان کے احصاء و شمار سے عاجز ہے۔ پھر یہ سب کچھ عمل ہضم جہاں بھی ہوگا، بالفاظ دیگر، کون و فساد جس جگہ بھی رونما ہو، وہاں حرارت کا پیدا ہونا ضروری ہے، اس سے ظاہر ہے کہ بدن کے ہر ایک حصے میں مواد و اخلاط کے تغیرات و استحالات کا ایک پیچیدہ سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے، جس سے ہمہ دم ہمارے بدن میں حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، اور ہمارے مائے اندرونی و بیرونی اعضا اس سے گرم رہا کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک حرارت کی پیدائش اعتدال کے ساتھ جاری رہتی ہے، اور اعضا کی حرارت درجہ اعتدال سے کم و بیش نہیں ہونے پاتی، اس وقت تک وہ بدنی افعال کے لئے مفید اور کامد ہوتی ہے، جسے حراست غریزہ کہا جاتا ہے، اور جب کسی وجہ سے اسکی پیدائش میں خلل واقع ہو جاتا ہے، اور اعضا کی حرارت درجہ اعتدال سے بلند یا پست ہو جاتی ہے، تو اس سے بدنی افعال میں خرابی آ جاتی ہے +

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بعض عناصر کی یہ طبی خصوصیت ہے کہ جب وہ دوسرے عناصر سے ملتے ہیں تو اس امتزاج و ترکیب سے کم و بیش حرارت پیدا ہوتی ہے، جو کما ہے خفیف اور معمولی ہوتی ہے، اور کما ہے اشد شدید کہ اشتعال کی حیثیت سے رونما ہو جاتی ہے۔ بدن کی حرارت

چراغ کی لو، لکڑی کا شعلہ کی صورت میں جلنا، بارود کا مشتعل ہونا، یہ سب اسی عنصری خاصہ کے مظاہر ہیں، اور اسی کلیہ کے تحت +
الغرض جب اس قسم کے دو یا زیادہ عناصر باہم ملتے ہیں، اور ان کے ملنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے، تو سہولت نفیس کے لئے ہم ایک عنصر کو جلانے والا کہتے ہیں، اور دوسرے کو جلنے والا؛ بالفاظ دیگر ہم ایک مادہ کو تولید حرارت کے عمل میں فاعلیت و ناتثیر کا درجہ دیتے ہیں، اور دوسرے کو قابلیت و انفعال کا۔ پھر جلانے والے جز کو ہم اپنی اصطلاح میں جزء ناسری سے تعبیر کرتے ہیں، جس کا کام دوسرے اجزاء سے بلکہ حرارت پیدا کرنا ہے (ناسر: آگ)۔ جو لگے میں لکڑی جلتی ہے، چراغ میں تیل جلتا ہے، لیکن جو چیز ان دونوں مادوں کو جلاتی ہے، وہ جزء ناری کہلاتی ہے +

ابھی ہم نے کہا ہے کہ افعال نفع، ہنم، اور تغذیہ کے نتیجہ میں بدن کے اندر کون و فساد، ٹرٹ پھوٹ، اور تئیرات و استحالات کا ایک وسیع اور پیچیدہ سلسلہ چمہ دم جاری رہتا ہے، جس سے ہمارے بدن کے اندر ہر وقت حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ہمارے بدن کے اندر دونوں قسم کے عناصر موجود ہوتے ہیں: جلنے والے بھی، اور جلانے والے بھی۔ جب افعال مذکورہ کے دوران میں یہ باہم ملتے ہیں، تو اس ہمارے بدن میں حرارت پیدا ہوتی ہے، جسکو حرارت بدن کہتے ہیں، جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر۔ جب اجزاء نایہ دیگر عناصر سے ترکیب پاتے ہیں، تو بدنی حرارت پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ حرارت جب تک حدود اعتدال کے اندر رہتی ہے، اس وقت تک اسے حرارت غیر یزیہ کہا جاتا ہے، اور جب یہ حدود اعتدال سے متجاوز ہو جاتی ہے، یا دوسرے لفظوں میں۔ جب حرارت بدنیہ شدت و حدت کی صورت اختیار کر لیتی ہے، تو اسے حرارت غیر یزیہ کہنا جاتا ہے +

اطباء و کایہ مسلک ہے کہ بدن انسان کے اندر عناصر کے امتزاج سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے، جب تک یہ اعتدالی درجہ پر ہوتی ہے، اس وقت تک یہ حرارت غیر یزیہ کہلاتی ہے، اور جب یہ حدود اعتدال سے متجاوز

لے حرارت غریزہ کے تحت میں حرارت طبعیہ (غریزیت: طبیعت) +

ہو کر افراط کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو اسے حرا اسماء
غریبہ کہا جاتا ہے (گیلانی) +

جالیئوس کا قول ہے: جب بدن انسان کے اندر
جزا نارہی و جگہ جزا در فضا صورت لیتا ہے، اندر جب اس سے ایک
معتدل حرارت پیدا ہوتی ہے، جو نہ اتنی زیادہ ہو کہ باعیش
احراق بن جائے، اور نہ اتنی کم ہو کہ بدن کے طبعی تغیرات (طبع و
ہضم) کے لئے کافی نہ ہو سکے، تو اس وقت اسکو حرا اسرت غریبہ
کہا جاتا ہے..... پھر اسی حرارت غریبہ میں جب شدت
و شدت پیدا ہو جاتی ہے، تو اس وقت اس کا نام حرارت
غریبہ ہو جاتا ہے (آملی) +

محمد بن فکریہ یا **رازمی** بھی اس بارہ میں جالیئوس
کا ہنواؤں پر خیال ہے: وہ قائل ہے کہ حرارت غریبہ دراصل
حرارت نارہی کی ایک قسم ہے، یعنی جب تک یہ اعتدال کے
درجہ پر رہتی ہے، اس وقت تک اس کا نام حرا اسرت غریبہ
رکھا جاتا ہے، اور جب یہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے، تو اسکا
نام حرا اسرت غریبہ رکھ دیا جاتا ہے (آملی) +

حرارت غریبہ اور غریبہ کے بارہ میں اگرچہ مختلف نیالات
ہیں، مگر جہاں تک میں نے غور کیا ہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا
ہوں کہ حق و صداقت اُن اطباء کے ساتھ ہے، جو حرارت
غریبہ کو عنصری حرارت مانتے ہیں: جو جزا نارہی اور دیگر
عناصر کے استخراج سے بدن کے اندر پیدا ہوتی ہے، اور
اعتدال کی حد سے آگے متجاوز نہیں ہوتی، اس معجز مذہب پر
شراحین نے جو افتراضات کئے ہیں، میرے غور کرنے پر وہ
بہت ہی بے بنیاد ثابت ہوئے +

بدنی حرارت کم و بیش بدن کے ہر ایک حصے میں پیدا ہوتی ہے، کیونکہ بدن کے ہر ایک حصے میں ٹوٹ پھوٹ اور کون و فساد کا سلسلہ قائم ہے، یا یہ کہ ہر جگہ علی ہضم و تغذیہ اور فعل تغیر و استحلال جاری رہتا ہے، لیکن اس میں اس قدر فرق مراتب ضرور	بدنی حرارت بدن کے کس حصے میں پیدا ہوتی ہے
--	--

ہے کہ جن اعضاء میں گرمی پیدا ہوئی ہے، وہاں نسبتہ حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے، اور جن اعضاء میں اس قسم کے تغیرات و استحالات کم ہوتے ہیں، وہاں حرارت بھی کم پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ گوشہ استخوانیہ پٹریوں اور تریوں کے ہر طرف تغیرات و استحالات سرعت سے ہوتے ہیں، اسی طرح اس میں مقابلہ حرارت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جس مقام میں حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے، یہ وہاں زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہتی، بلکہ خون اسے جذب کر کے بہت جلد دوسرے اعضاء میں پھیلا کر ہموار کر دیتا ہے۔ البتہ غیر طبعی حالات اور امراض میں بعض اوقات ایسی مثالیں ملتی ہیں، جن میں کوئی خاص حصہ بدن نمایاں طور پر زیادہ گرم یا سرد ہوتا ہے۔

بدنی حرارت اعتدالی حالت پر قائم کیونکر رہتی ہے

نذر کہ وہ بالابیان میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ بدن کے اندر وسیع پیمانہ پر ہر وقت تغیرات و استحالات جاری رہتے ہیں، چنانچہ، نفخ، ہضم، اور تغذیہ کے ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں، اور یہ تغیرات ہر حصہ بدن میں کم و بیش ہوتے رہتے ہیں، اس لئے ہر حصہ بدن میں ہمہ دم اور ہمہ وقت حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے، اس پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب ہمہ دم حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے، تو کمال صحت بدنی حرارت درجہ اعتدالی پر قائم کیونکر رہتی ہے؟ جب کچھ تقریباً ایک ہی درجہ کی حرارت پائی جاتی ہے، کوئی نمایاں اور خاص تغیر محسوس نہیں ہوتا۔ شب و روز میں اگر کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، تو تو میں تقریباً ایک درجہ کے برابر ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جسم، طرح گھوڑے کی باگ جالاک سوار کے ہاتھ میں ہوتی ہے، جو اپنے ہاتھ کے اشارہ سے گھوڑے کو روکنا، دوڑانا یا مہیا نہ روکی سے بے جانتا ہے، اسی طرح تولید حرارت کی باگ ایک ہوشیار مہتر کے ہاتھ میں دیکھی ہے، جس کا نام طبیعت مہتر بدن ہے، یہ جب چاہتی ہے، تولید حرارت کے عمل کو تیز کر دیتی ہے، اور جب چاہتی ہے، اسے سست کر دیتی ہے۔ علیٰ ہذا، اس کے اندر جس طرح ہر وقت حرارت کے پیدا ہونے کا انتظام ہے، اُن طرح وہ ہر وقت اور ہمہ دم خرچ بھی ہوتی رہتی ہے، اور ضعیفان حرارت اور اس کے کم و بیش غیرتی کرنے کی باگ بھی تولید حرارت کی طرح طبیعت ہی کے ہاتھ میں دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ جب کسی وجہ سے حرارت غیر معمولی طور پر بدن کے اندر زیادہ ہو جاتی ہے

مثلاً دوڑنے کی حالت میں، ورزش کرنے کی صورت میں، یا آفتاب کی تازات میں، تو طبیعت مذہب بدن فوراً حرارت کے خرچ کو بڑھا دیتی ہے، مثلاً جلد کی رگوں کو کھول کر اور پسینہ بہا کر عمل بخیر کو تیز کر دیتی ہے؛ بدن سے پسینہ اور بخارات جب خارج ہوتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ بدنی حرارت بھی ضائع ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جب کسی وجہ سے بدنی حرارت گھٹ جاتی ہے، تو اس نقصان کی تلافی کے لئے طبیعت مختلف جیل و تدبیر عمل میں لاتی ہے؛ مثلاً گرم غذاؤں کی خواہش بڑھا دیتی ہے، ہضم غذا کے عمل کو تیز کر دیتی ہے، دھوپ کھانے آگ تائے، ٹھنڈے بچنے، کیبل اور کھان سے بدن ٹھکنے کے لئے انسان کو مجبور کر دیتی ہے۔ بغیر حرارت کو اعتدالی درجہ پر رکھنے کے لئے طبیعت کے ہاتھ میں باگ دیدی گئی ہے، جبکہ قبضہ میں رگوں کا سکڑنا، پھیلا نا، دوران خون کا سست یا تیز کرنا، گلیڈوں کے عمل کو حرکت میں لانا، یا روک دینا، اور تغذیر کے تصرفات کو ٹھٹھا دینا یا بڑھا دینا ہے۔ انہی اعمال و تغیرات کے نتیجہ میں بدنی حرارت مقامی طور پر، یا عمومی طور پر، زیادہ ہو جاتی، یا گھٹ جاتی ہے۔

فیضان حرارت اب ہم تفصیل کے ساتھ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بدنی حرارت کن کی صورت میں صورتوں سے گھٹا کرتی، اور کن صورتوں سے بڑھا کرتی ہے، اور ان حالات میں طبیعت کس کس تدبیر و جیل سے خفی الامکان اسے اعتدال پر قائم رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

بدنی حرارت مندرجہ ذیل صورتوں سے خرچ ہو کر کرتی ہے:

(الف) دبرودت حرارت کی دشمن ہے، اور ”دبرودت حرارت کو بھجوا دیا کرتی ہے“ ان دونوں اقوال کا مفہوم ظاہر ہے؛ جب کوئی ٹھنڈا جسم گرم جسم سے ملائی ہوتا ہے، تو گرم جسم کی گرمی بچھ جاتی ہے، اور وہ ٹھنڈا جسم پہلے سے کبتر گرم ہو جاتا ہے۔ یعنی مثلاً جب ہم ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں، تو ہمارا جسم جس طرح ٹھنڈا ہو جاتا ہے، اسی طرح وہ ٹھنڈا پانی پہلے سے گرم ہو جاتا ہے۔ باغاف دیگر: ہمارے بدن کی حرارت منتقل ہو کر دوسرے ٹھنڈے اجسام کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ خرچ کی اس صورت کو انتقال حرارت کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہیر ذنی ہوا، یا ہیر ذنی اجسام کا سرد ہونا ضروری ہے ہیر ذنی اجسام جس قدر زیادہ سرد ہونگے، اسی قدر انتقال حرارت تیزی کے ساتھ ہو گا، یہی وجہ ہے کہ ہم ہم سر میں گرم کپڑوں سے اپنے جسم کو

ڈھانکتے ہیں، تاکہ بیرونی ٹھنڈے اجسام سے ہمارے جسم کی ملاقات نہ ہو سکے، اور گرم کپڑے درمیان میں حائل ہو جائیں۔ ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈے شربت پینے کی صحت میں بدنی حرارت کا ٹھنڈا دراصل اسی ذیل میں داخل ہے +

(حب) ہمارے بدن کی جلد، ہوا کی نالیوں، اور مختلف مقامات سے کم و بیش ہر وقت بخارات خارج ہوا کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات نمایاں طور پر پسینہ خارج ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ بخارات اور پسینہ کے ساتھ ہمارے بدن کی حرارت ضائع ہوا کرتی ہے، یہ ہر شخص جانتا ہے، اور دیکھتا ہے کہ بیرونی ہوا جس قدر زیادہ گرم ہوتی ہے، اوجھی قدر پسینہ اور تبخیر کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس طریقہٴ ضیاع حرارت کو قبضہ کہا جاتا ہے۔ بخارات اور پسینہ کے علاوہ ان فضلات اور سواد کے خارج ہونے سے بھی بدنی حرارت ضائع ہوتی ہے، جو بدن کی حرارت سے گرم ہو جاتے ہیں، مثلاً بول، وہاڑ، ہوا، تنفس وغیرہ +

(ج) ان دونوں صورتوں کے علاوہ حرارت کے ضیاع کی ایک دوسری صورت بھی ہے: یعنی حرارت ہمارے بدن سے شعاع کے مانند براہِ چاروں طرف پھیلتی رہتی ہے۔ اس میں حرارت کے دورے کی رفتار بقابلہٴ پسلی دونوں صورتوں کے بہت تیز ہوتی ہے۔ اسکو تم بیرونی مثال میں اس طرح غور کرو کہ میدان میں کسی مقام پر تیزالاؤ چل رہا ہو، اور اس کے تیز شعلے اٹھ رہے ہوں۔ اگر تم اس سے کسی قدر فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہو، کہ تمھارے اور الاؤ کے درمیان کی ہوا مخالف سمت کی طرف چل رہی ہو، یعنی الاؤ کے شعلے ہوا کی رفتار سے تمھاری طرف آنے کی بجائے تمھارے مخالف سمت کی طرف جا رہی ہو۔ اس حالت میں بھی تم تک الاؤ کی گرمی پہنچے گی، حالانکہ جو ہوا الاؤ کے پاس اور اُس کے ماحول میں گرم ہو رہی ہے، وہ تم تک کسی طرح نہیں پہنچ سکتی۔ اس صورت میں تم تک گرمی پہنچنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ الاؤ کی حرارت شعاع کی رفتار اور اس کی دوڑ کی طرح تم تک بہت تیزی کے ساتھ پہنچ جاتی ہے، خواہ درمیان کی ہوا کا رخ کچھ ہو، اور وہ کسی طرف جا رہی ہو۔ اس صورت کو تشعیر حرارت کہتے ہیں، جو شعاع سے مشتق ہے۔ حرارت کے ضائع ہونے کے یہ تین ذرائع ہیں۔ جو مختلف مقامات میں پائے جاتے ہیں، مگر اس بارہ میں سب سے زیادہ جلد کو اہمیت حاصل ہے، جس کے ذریعہ سے تقریباً ستائس فی صدی حرارت خرچ ہوا کرتی ہے، اور اس کے بعد ہوا کی نالیوں کا درجہ ہے۔ جلد کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ ضیاع حرارت

کے تینوں ذرائع کے لئے جلد ایک وسیع رقبہ اور طویل و عریض سطح رکھتی ہے۔ نیز جلد میں خون کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے، اور اس میں گیس بکثرت ہیں، جو ضرورت کے وقت سکیرڈی جاتی ہیں، اور دوسرے وقت پھیلا دی جاتی ہیں۔ اب میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ حسب ضرورت بدنی حرارت کے گھٹانے اور بڑھانے میں طبیعت جلد سے کس طرح کام لیتی ہے، اور اپنی باگ کے اشارہ سے کس طرح ضیعان حرارت کو تیز یا سست کر دیتی ہے:

جب بیرونی ہوا گرم ہوتی ہے، اور بدنی حرارت بڑھ جاتی ہے، یا اس کے برعکس کا اندیشہ ہوتا ہے تو اس وقت طبیعت جلدی اعصاب کے ذریعہ شرائین جلد کو پھیلا دیتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے، جلد جیسے سے زیادہ گرم ہو جاتی ہے، اور پسینہ بکثرت بننے لگتا ہے، جس سے بدن کی حرارت کم ہو جاتی ہے +

برعکس اگر جب بیرونی ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے، اور یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر حرارت کے ضیعان کو روکا نہ گیا، تو بدن کی حرارت بہت زیادہ گھٹ جائیگی تو طبیعت بدی بدن اعصاب جلدی کے ذریعہ رگوں کو سکیرڈ کر خون کی مقدار کو جلد میں کم کر دیتی ہے، جس سے جلد کا رنگ پیکا اور زرد ہو جاتا ہے، وہ سرد و خشک ہو جاتی ہے، اور پسینہ اور بخارات بند ہو جاتے ہیں۔ جس سے حرارت بدنی بہت کم جانے ہوئے پاتی ہے +

اس مثال میں حرارت کے خرچ کو گھٹانے یا بڑھانے کے لئے طبیعت نے کس چیز سے کام لیا، اور طبیعت کی باگ آپ کس چیز کو قرار دیں گے؟ جواب ملاحظہ ہو: طبیعت نے اعصاب کی ڈوریوں کے ذریعہ عروق کو پھیلا یا، یا سکیرڈ اس لئے ان اعصاب کو طبیعت کی باگ قرار دینی چاہئے، جو نہ صرف اس مثال میں محض ضیعان حرارت کے لئے کارفرما ہیں، بلکہ بدن کے ہر ایک حصے میں تولید حرارت کی زیادتی اور کمی کے لئے طبیعت اسی باگ کے اشارہ سے کام لیا کرتی ہے۔

نیش اور غصہ کی حالت میں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، اور جلدی حرارت بڑھ جاتی ہے، اس کے برعکس خوف و ہراس کی صورت میں چہرہ سفید ہو جاتا ہے، اور سارے بدن میں سردی ڈر جاتی ہے، اور رنگتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ ان دونوں صورتوں میں یہ طبعی تغیرات اعصاب ہی کے وسیلے سے انجام پاتے ہیں: پہلی صورت میں اگر چہرہ اور جلد کے اعصاب عروق کو پھیلا دیتے ہیں، تو دوسری صورت میں یہ عروق کو سکیرڈ دیتے ہیں +

یہ اگرچہ معلوم ہے کہ مواد بدنہ کے تغیر و استحالہ کے نتیجے میں حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، مگر اس تغیر و استحالہ کو تیز یا شست کرنے کی قدرت کسے حاصل ہے؟ طبیعت کہ حاصل ہے، جو اس فریضہ کو اعصاب کے توسط سے انجام دیتی ہے۔ مثلاً موسم سرما میں، جبکہ تولید حرارت کی ضرورت شدید ہوتی ہے، تو طبیعت ہماری خواہشات کو ایسی چیزوں کی طرف مائل کر دیتی ہے، جن سے بدن کے اندر خوب حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، مثلاً روغن اور مٹی چیزیں کھانا، چائے پینا، وغیرہ؛ اس کے برعکس موسم گرما میں ہماری طبعی خواہشات ٹھنڈے پانی، ٹھنڈے شرابوں، اور تمام ٹھنڈی چیزوں کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ خواہشات دراصل احساسات ہیں اور احساس و ادراک اعصاب ہی سے وابستہ ہے۔

غذا چونکہ تولید حرارت کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے، اور موسم سرما میں بیرونی ہوا کی خشکی کی وجہ سے بدن کو تولید حرارت کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے طبیعت سردیوں کے موسم میں غذاؤں کو تیزی کے ساتھ ہضم کرتی ہے، جس سے ہر شخص واقف ہے، اور کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

فاقد کی شدت میں بدنی حرارت انجام کار اس قدر گھٹ جاتی ہے کہ غالباً حرارت غریبہ کی کمی ہی موت کا باعث ہوتی ہے۔ یہ اس حقیقت کو واضح طور پر بے نقاب کر رہی ہے کہ عدم غذا کی حالت میں بدنی حرارت کے کم ہو جانے کی وجہ سے کہ طبیعت کو تولید حرارت کے لئے فاقد کی وجہ سے کافی "اینڈھن" نہیں ملتا ہے۔



حرارت کی تولید ضیاع کے لئے یہ مختصر بیان محض ایک اجمالی تمہید ہے؛ جو حرارت غریبہ کے مسئلہ پر سرسری روشنی ڈال رہا ہے، کہ کس طرح بدن کے اندر حرارت پیدا ہوتی ہے، اور کس طرح وہ خرچ ہوا کرتی ہے، اور یہ کہ حرارت بنیہ کی پیدائش اور اس کے خرچ کا ایک خاص نظام و ترتیب ہے، جسکو طبیعت حسب ضرورت، تا حد امکان، باقاعدہ رکھنے کی کوشش کرتی ہے، اور انسانی نظام و باقاعدگی کا یہ غرہ ہے کہ سردیوں میں، گرمیوں میں، صبح کی ٹھنڈی ہوا اور

لے ممکن تحقیق کے قول کے مطابق تولید حرارت کے نظام کے مراکز عصبیہ دماغ اور حرام مغز کے مختلف اجزاء میں پائے جاتے ہیں، یعنی جہم منخلع، سر بر بصری، مقدم دماغ کا جز، قشری (قشر الدماغ) وسط دماغ، سب الدماغ، اور حرام مغز کا بالائی حصہ۔

میں، اور دو پہر کی تیز دھوپ میں، برفستانی پہاڑوں میں، اور صحرائے عرب کی گرم اور تپتی ہوئی رنگ میں ہمارے بدن کی حرارت و صحت کی حالت میں، تقریباً یکساں رہتی ہے۔ اگر چہ ابدن فضا کے ان تغیرات سے انکے درجات کے برابر متاثر ہوا کرتا، تو مختلف موسموں اور مختلف ہواؤں سے ہمارے بدن کی حرارت میں آسان و زمین کا اختلاف نظر آتا؛ کبھی ہمارا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو جاتا اور کبھی شدید ترین بخار کی طرح جلتا ہوا +

~~~~~

جب یہ معلوم ہو گیا کہ بدنی حرارت کی تولید و ضیاع کے لئے ایک ”طبعی نظام“ ہے، اور ایک خاص تناسب کے ساتھ حرارت پیدا ہوا کرتی اور خرچ ہوا کرتی ہے، تو اب بخار کی حقیقت کا سمجھنا آسان ہو گیا؛ یعنی جب اس طبعی نظام میں کسی وجہ سے خرابی لاحق ہو جاتی ہے، مثلاً حرارت کی تولید درجہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے، اور اس کا ضیاع معمولی حالت میں قائم رہتا ہے، یا جب حرارت کی تولید معمولی حالت میں ہوتی ہے، اور اس کا ضیاع گھٹ جاتا ہے، تو بدنی حرارت حدود اعتدال سے متجاوز ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے؛ اور مثلاً جب حرارت کا ضیاع درجہ اعتدال سے زیادہ ہو جاتا ہے، اور حرارت کی تولید معمولی حالت میں قائم رہتی ہے؛ یا؛ حرارت کا ضیاع بدستور اعتدالی حالت میں رہتا ہے، اور اس کی تولید گھٹ جاتی ہے۔ تو بدنی حرارت حدود اعتدال سے گر جاتی ہے، اور انتقاص حرارت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے + اب رہا یہ سوال کہ اس طبعی نظام میں خرابی کس وجہ سے لاحق ہو جا یا کرتی ہے، کہ جسم کی حرارت بڑھ کر بخار کی صورت اختیار کر لیتی ہے؟

اس نظام کو درہم و برہم کرنے والے ”دو اسباب“ بیان کئے جاتے ہیں: اول — کوئی موزی مادہ، یا خلط فاسد — دوم — کوئی عضی خلل\* بخار کی مشہور قسموں میں سبب اول ہی پایا جاتا ہے، اور

دوسرا سبب نسبت بہت ہی نادر اور قلیل الوقوع ہے +

**اول: موزی مادہ (یا: خلط فاسد)** جو بخار کا باعث ہو سکتا ہے، اس کی بیشمار قسمیں ہیں، ان میں سے بعض مواد کی نوعیت اچھی طرح معلوم ہے، اور بعض کے متعلق اب تک کوئی صحیح علم نہیں ہو سکا ہے۔ موزی مادہ گاہے بدن کے اندر تغیر و استحالة کے سلسلہ میں پیدا ہو جاتا ہے، اور گاہے یہ بیرون بدن سے داخل ہوتا ہے۔ موزی مادہ کربعض اوقات سمی مادہ بھی

کہا جاتا ہے، جس سے یہ مدعا نہیں ہوتا کہ وہ لازمی طور پر فی الفور نسل و ہلاکت کا باعث ہی ہو، بلکہ اس لفظ کو زیادہ وسیع اور عام مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے، یعنی وہ مادہ جو بدن کے اندر کوئی غیر طبعی اثر پیدا کر سکے، خواہ وہ اثر خفیف ہو، یا شدید ۰

تمام حیات عفونیہ اسی گروہ میں شامل ہیں، جو عفونت سے پیدا ہوتے ہیں۔ عفونت کی وجہ سے خون اور اعضاء کے اندر مواد موزیہ یا سمیہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو نظام تولید حرارت کو درہم و برہم کر کے بدن کے اندر تغیرات و استحالات کو اس درجہ تیز کر دیتے ہیں کہ حرارت کی غیر معمولی مقدار پیدا ہو جاتی ہے، اور بخار رونما ہو جاتا ہے ۰

جراثیمی سمیات کو الگ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جراثیمی مواد بھی دراصل مواد عفونیہ ہیں ۰

سمیات عفونیہ کے علاوہ بخار کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں، جن میں فساد تغذیہ وغیرہ سے بدن کے اندر انواع و اقسام کے موزی مواد پیدا ہو جاتے ہیں جو تولید حرارت میں تحریک پیدا کر کے بخار کے موجب ہوتے ہیں ۰

یہ موزی مواد بعض اوقات اس قدر خفیف اور سرسبز الزوال ہوتے ہیں کہ خفیف بخارہ حتی طور پر چھوٹی دیر کے لئے رونما ہو کر غائب ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات اس قدر شدید اور کثیر ہوتے ہیں، اور ان کا سلسلہ پیدائش اس طرح قائم ہو جاتا ہے کہ ایک کافی مدت تک شدید یا خفیف بخار قائم رہتا ہے ۰

**دویم: خلل عصبی:** بعض اوقات ازدیاد حرارت کی ایسی

صورتیں رونما ہو جاتی ہیں، جن میں کسی موزی مادہ کا پتہ بھی نہیں ہوتا، اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا بخار عصبی اختلال کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ایسے بخاروں کو **خلل عصبی** کہا جاتا ہے۔ جب مقدم دماغ اور نخاع تجربہ زخمی کیا جاتا ہے، یا زخمی ہو جاتا ہے، تو نمایاں طور پر بعض اوقات ازدیاد حرارت نمودار ہو جاتا ہے، اسی طرح مقدم دماغ کے جریان

سے غصہ کی حالت میں بدنی حرارت بہت تیز ہو جاتی ہے، اگرچہ معمولی حالات میں بخار کے درجہ تک نہیں پہنچتی۔ بہر حال غصہ کی وجہ سے ازدیاد حرارت کا ہو جانا عصبی ہیجان کی ایک اچھی مثال ہے، جس پر دوسرے عصبی اختلال کو قیاس کیا جاسکتا ہے ۰

خون سے، اسکی رسولوں سے، اور اغشیہ و باغ کے درم سے بخار لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ محض عصبی ہیجان کی وجہ سے نمودار ہوتا ہے۔ حصات الگبد کی صورت میں جب صفراوی پتھریاں گزرنے لگتی ہیں، تو اس وقت بھی بخار نمودار ہوتا ہے، اور اس کے متعلق بھی یہی رائے قائم کی جاتی ہے \*

بعض اوقات ایسی صورتوں میں بھی بخار نمودار ہو جاتا ہے، جن میں کوئی مقامی آفت نہیں ملتی ہے، نہ کسی مقام پر درم ہوتا ہے، نہ کہیں رسولی ہوتی ہے، اور نہ کہیں جریان خون و تفرق اتصال نظر آتا ہے، مثلاً اختناق الرحم کی حالت میں بعض اوقات بخار لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسے بخاروں کے متعلق بھی یہی رائے قائم کی جاتی ہے کہ یہ جمعی عصبیہ کے قبیلے سے ہوتے ہیں، جن میں عصبی اختلال کی وجہ سے حرارت بدنہ کی تولید و خرج کا نظام بگڑ جاتا ہے \*

**حیات اور ام**، جنکے **حمیات عرض** بھی کہا جاتا ہے، ان میں جب پیپ بڑ جاتی ہے، تو ظاہر ہے کہ بخار کا سبب وہ موزی مادہ ہوتا ہے، جو مقام تیغ سے خون میں جذب ہو کر پہنچا کرتا ہے۔ اور جب تک ان میں پیپ نہیں ہوتی ہے، اس وقت تک بخار کے پیدا ہونے کی وجہ وہی ہیجان عصبی بیان کی جاتی ہے؛ یعنی مقام درم کے اعصاب متاؤزی ا د، دردناک ہوتے ہیں، اور ان کی اذیت سے صرف و تولید حرارت کے نظام میں خلل واقع ہو جاتا ہے \*

حمیات یوم کی جن قسموں میں فساد و ہضم اور فساد تغذیہ لاحق ہوتا ہے، ان میں بھی بخار کا سبب یہی ہوتا ہے کہ تغذیہ اور ہضم کے فساد سے کچھ مواد موزیہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو تھوڑی مدت تک اپنے ہلکے اثرات دکھلا کر زائل ہو جاتے ہیں۔ اور جن قسموں میں درد یا کسی قسم کا عصبی ہیجان ہوتا ہے، ان میں اختلال عصبی بخار کا سبب ہوتا ہے، اور بعض اقسام میں دونوں امور کا احتمال ہے \*

تپ دق میں بھی ازدیاد حرارت کا باعث ایک مخصوص سبی مادہ ہوتا ہے، جو پیپ کے قعرہ سلیہ سے، یا ہڈیوں اور گلیٹیوں کے تیغ سلی سے منجذب ہو کر خون میں پرتسلسل پہنچا کرتا ہے۔ فسادیر کی ٹھٹھاں جب پک جاتی

لے حیات یوم (یک روزہ بخار) وہ ہلکے اور وقتی بخار ہیں، جو چند گھنٹے میں اتر جایا کرتے ہیں۔ لے شلادہ محمی یوم جو متحدہ اور بیداری سے لاحق ہوتا ہے \*

ہیں، تو اکثر اوقات تپ دہی کی شکل پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اس صورت میں بھی خنازیر ہی مقامات سے پیپ کی سمیت خون میں پہونچا کرتی ہے، جو اشتعال حرارت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

## عفونت — مُتَفَوِّدِ عَفُونَت — حیات عفونیہ

**عفونت** اطباء متقدمین ماہیت امراض کے بیان میں عفونت کا لفظ بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں، اور بہت سے بخاروں کو حمیات عفونیہ کہتے ہیں، یعنی وہ قائل ہیں کہ بہت سے بخار عفونت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس ذیل میں وہ عفونت کے متعلق چند احکام بھی بیان کرتے ہیں، جن پر میں اس وقت کچھ تبصرہ کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ انہا کہتے ہیں کہ عفونت رطوبات بدنہ اور اخلاط دموا کا ایک ایسا فساد ہے جس سے رطوبات صاکنہ اور مواد طبعیہ بگڑ کر ایک ایسی حالت اختیار کر لیتے ہیں، جس سے وہ ہمارے بدن اور اعضا رکے کام کے نہیں رہتے، اور انواع و اقسام کے عوارض اس سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اطباء کا یہ قول بالکل صحیح ہے، اور اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ واقعی عفونت کی وجہ سے انواع و اقسام کے مواد فاسدہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو بدن کے اندر تغیرات و فسادات کے موجب ہو جاتے ہیں۔

۲۔ اطباء کہتے ہیں کہ عمل عفونت کے لئے حرارت کی ضرورت ہے، اور عمل عفونت سے حرارت پیدا بھی ہوتی ہے۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں: اگر کسی مادہ کو برف وغیرہ سے غایت برودت تک پہونچا دیا جائے، تو عمل عفونت رک جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ برف کے اندر گرگسی مردہ حیوان یا پھل وغیرہ کو دیا دیا جائے، تو وہ سڑنے سے محفوظ ہو جاتا ہے، اور اسی حالت میں برابر قائم رہتا ہے۔ آجکل اسی مسئلہ کو ان الفاظ میں بتایا جاتا ہے کہ عفونت و تخمیر ایک تدریجی، اور ہلکا کیمری وہی عمل ہے جو غایت برودت اور غایت حرارت میں رک جاتا ہے: اس کے لئے ایک مناسب حرارت کی ضرورت ہے، جس کا پتہ بیرونی مشاہدات و تجارب سے چلتا ہے۔

۳۔ ادیبی وجہ ہے کہ سردی کے موسم میں اور سرد ہوا اور سرد فضا میں چیزیں سڑنے کے لئے بہت حد تک محفوظ رہتی ہیں، یا ان میں تاخیر واقع ہو جاتی ہے، اور برسات میں بہت سی چیزیں سڑ جایا کرتی ہیں۔



رہی : دوسری بات ، یعنی یہ کہ عفونت سے حرارت پیدا ہوتی ہے ، اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ۔ تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ہر روز دیکھا جاتا ہے کہ جو چیزیں کسی ظرف میں رکھی ہوئی ستر جاتی ہیں ، ان میں حرارت بعض اوقات نمایاں طور پر زیادہ محسوس ہوتی ہے ۔ عفونت و تخمیر چونکہ کون و فساد کی ہلکی صورتیں ہیں ، اس لئے جس تناسب اور رفتار ، کہ ساتھ انہیں تغیرات و تحولات ہوتے ہیں ، اسی تناسب سے ان میں حرارت بھی تدریجی طور پر پیدا ہوتی ہے ۔

۳ : اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ عمل عفونت کے لئے حرارت کے ساتھ رطوبت کی بھی ضرورت ہے ۔ یہ بھی صحیح ہے : ایک مناسب رطوبت کے اندر عمل عفونت تیزی کے ساتھ ہوتا ہے ، اگر اس کی رطوبت کم کر دی جائے ، تو یہ عفونت بند ہو جاتی ہے ، یا اسی تناسب سے اس کی رفتار میں کمی آ جاتی ہے ۔ سترنے ہوئے مواد کی عفونت کو جب ہم روکنا چاہتے ہیں ، تو راکھ وغیرہ ڈال کر ہم اسے خشک کر دیتے ہیں ، جس سے عفونت کی رفتار بڑھ جاتی ہے ۔

ان تمام مسائل میں عفونت ، تخمیر ، دونوں کے حالات تقریباً

یکساں ہیں ۔

۴ :- اطباء بہت سے بخاروں کی عفونت کی طرف منسوب کرتے ہیں ، اس کی صداقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ علم کیمیا و طب بھی تسلیم کرتا ہے کہ انواع و اقسام کے جراثیم ہیں ، جو بدن کے اندر داخل ہو کر عفونت و تخمیر کے باعث ہوتے ہیں ، اور جو انواع و اقسام کے امراض پیدا کر دیتے ہیں ، جن میں سے حمیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ یہ ظاہر ہے کہ مواد عفونت سے بھی مواد مراد ہو سکتے ہیں ، جنکو آج خرویدین کی امداد سے دیکھ لیا گیا ہے ، اور جنکا نام جراثیم رکھ دیا گیا ہے ۔ اس قسم کے عفونی ، یا جراثیمی بخاروں کو آج کل "حمیات نوعیہ" کہا جاتا ہے ، جو انواع جراثیم یا انواع عفونت سے لاحق ہوتے ہیں ۔

ادرا م میں جب پیپ بڑھ جاتی ہے ، تو ہم لئے عمل غریب کی طرف مڑتے ہیں ، اور بالکل اسے نئی اصطلاح میں "عمل جراثیم" کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ۔ اس بیان سے ظاہر ہے کہ ان حالات میں محض تعبیر اور اصطلاح کا اختلاف ہے ، اس کے علاوہ اور کچھ حقیقت نہیں ۔

خون کی عفونت ایک مشہور مرضی آفت ہے ، جس میں دیگر عوارض کے علاوہ بخار ایک نمایاں صورت میں ظاہر ہوتا ہے ۔ اس میں وہ اصطلاحی

اختلاف بھی باقی نہیں رہتا ہے؛ کیونکہ موجودہ دور میں امت عفوۃ دم سے یقیناً دم سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں خون کے اندر عفونت ہونے کے ساتھ یہ ہیں کہ خون کے اندر جراثیم مخصوصہ پائے جاتے ہیں، جن کے غمفی مواد دست خون تھی اور فاسد ہو جاتا ہے۔

۵: اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ شدت حرارت کی صورت میں عفونت اور تخمیر کی بجائے احتراق کی صورت رونما ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہاں احتراق عفونت اور تخمیر کے مقابلہ میں لایا گیا ہے، جن میں تغیرات و استحالات کی رفتار بہت ہی تدریجی اور سست ہو کر رہتی ہے، اس لئے یہاں احتراق سے مراد وہ تغیر و استحالہ ہے جس کی رفتار بہت بہت ہی تیز ہوتی ہے۔ مثلاً بیرونی دنیا میں اپنی آنکھوں سے جن تغیرات کو ہم دیکھتے، اور جنگل کو ہم احتراق (جلیے) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ مثلاً لکڑی یا کوئلہ کے جلنے کی صورت میں، ان میں ظاہر ہے کہ کوئلہ و فساد اور استعمال کی رفتار کتنی تیز اور شدید ہوتی ہے، ایسی وجہ ہے کہ اس حالت میں حرارت بھی شدت کے ساتھ زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔

یہ خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ عفونت، تخمیر و اشتعال و احتراق کے عمل میں محض استعمال کی رفتار کا فرق و امتیاز ہے؛ ایک اگر سست ہے، تو دوسرا تیز، یہی وجہ ہے کہ اطباء عفونت کے عمل کو سمجھانے کے لئے گلاب اشتعال کے لفظ سے، اور گلاب احتراق کے لفظ سے، یاد کر لیا کرتے ہیں اور گلاب ان کے مفہوم و معنی کے الگ الگ ہونے کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں مثلاً استیقاد، جس کے معنی "آئندہ جلائے" کے ہیں۔

ستودہ حرارت اور ستودہ عفونت۔ یہ دونوں اصطلاحیں اور ستودہ عفونت خصوصاً بخاریوں کی مابین کے بیان میں اطباء کی زبان پر بہت زیادہ رائج ہیں، اسلئے میں ان اصطلاحات کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی شخص ان دونوں اصطلاحات کی صداقت اور ان کے وجود سے انکار کرے، تو اس کی وجہ محض ادا قنیت پر محمول کرنی چاہئے؛ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ گلاب عفونت تمام خون اور سائلہ بدن میں عام ہوتی ہے جیسا کہ یقیناً دم کی مثال اوپر آچکی ہے، اور گلاب کنی خاص حصہ بدن کے ساتھ مخصوص؛ مثلاً کنی خاص حصہ میں بھڑا ہو، دم متع ہو، پیپ جمع ہو،

الہ رب العالمین۔ جس کے لغوی معنی "عفونت دم" کے ہیں۔

یا کوئی اور صورت ہو؛ پہلی صورت میں بخار کا نمودار ہونا، یا سارے بدن میں اس کے فاسد مواد کا سرایت کر جانا، اور سرایت کر جانے کے بعد امراض و آفات کا پیدا کر دینا، تو ظاہر ہے، لیکن جب عفونت اور مادہ عفونت کسی خاص مقام کے اندر محدود ہوتا ہے، تو بھی بعض اوقات اس کے سخی مواد جذب ہو کر سارے بدن میں سرایت کر کے بخار جیسے عوارض و آفات پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ الغرض ہر حالت میں مواد عفونت سارے بدن میں عام نہیں ہوا کرتے ہیں، بلکہ مرکز عفونت مختلف ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جہاں عفونت کا مرکز ہوتا ہے، اُسے **مُسْتَوْدَعُ** عفونت (عفونت کی بھٹی) کہا جاتا ہے۔ مستودع مذکورہ لفظ استیقاؤ سے مشتق ہے، جس کے معنی آئندہ من جلانے کے ہیں، اس لئے اس کے معنی ہوئے: ”آئندہ من جلانے کی جگہ“ چنانچہ جب امعاء، معدہ، جگر، طحال، رحم، وغیرہ میں عفونت ہوتی ہے، یا ان مقامات میں بڑے بڑے پھوٹے ہوتے ہیں، تو اصطلاحاً ان مقامات کو مستودع عفونت کہا جاتا ہے، جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مواد عفونت جراثیم ان محدود مقامات میں بند ہیں، اور یہاں اپنا عمل کر رہے ہیں، ان کے مواد سمیہ فاسدہ جذب ہو کر خون میں پھونک رہے ہیں، اور سارے بدن میں پھیل کر بخار وغیرہ پیدا کر رہے ہیں۔

## حیات کے اقسام

مختلف وجہ اور مختلف اعتبارات سے بخار کی بہت سی تقسیمیں کی جاتی ہیں:

پہلی تقسیم **حمی عرضیہ** — **حمی مرضیہ**: بخار کی ایک قسم اس لحاظ سے کی جاتی ہے کہ آیا وہ بخار اصلاً عفونت وغیرہ سے پیدا ہوا ہے، یا کسی دوسرے مرض کی وجہ سے۔ چنانچہ اس قسم کے شرکی بخاروں کو جو دوسرے امراض کی وجہ سے بطور عرض کے پیدا ہوتے ہیں، **حمیات عرضیہ** کہتے ہیں، اور دوسری قسم کے اصلی بخاروں کو **حمیات مرضیہ** کہتے ہیں۔ پہلا بخار چونکہ دوسرے مرض کی وجہ سے بطور عرض کے پیدا ہوتا ہے، خواہ مرض اصلی ہی عفونت کی وجہ سے یہ عارض ہو، یا کسی دوسری وجہ سے، اس لئے اسے حیات عرض کہتے ہیں۔ اور دوسرا بخار کسی مرض کا عرض نہیں ہے، بلکہ وہ خود مرض ہے، اس لئے وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔

حیات عرض کی مشہور، ممتاز، اور کثیر الوقوع مثال مٹی ورم ہے؛ ورم

کی وجہ سے عموماً بخار بطور ایک عارض کے پیدا ہوا کرتا ہے +  
 یہ تقسیم اور اصطلاح علیٰ منافع و مصالح پر مبنی ہے، کیونکہ  
 اس قسم کے عارضی بخاروں کے علاج میں اصل اور بنیادی مرض کی  
 رعایت کی جاتی ہے، اور تداویر میں اسی کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ اسلئے  
 اس قسم کی اصطلاحی باتوں پر نکتہ چینی کی قطعاً گنجائش نہیں۔ یہ تقسیم  
 دراصل مرض اصلی اور مرض بشرکی کی اصولی اور بنیادی تقسیم کے مطابق  
 ہے، جس کو آج تک کسی نے نکتہ چینی کا محل نہیں گردانا +

**دوسری تقسیم** — **حمی غلیظہ** — یہ تقسیم بت ہی عام اور  
 واضح ہے۔ **عقونٹ** بخار کا ایسا عام اور کثیر الوقوع سبب ہے کہ بعض لوگ  
 اصلی اور حقیقی بخار عقونی بخار ہی کو کہتے ہیں۔ عقونٹ گاسے خون اور خلط میں  
 ہوتی ہے، اور گاسے کسی عضو کی ساخت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، **عقونی**  
 عقونٹ کی مثال عقونی اور ام اور خراجات وغیرہ ہیں۔ پھیپھڑے کا قرعہ سلیمہ  
 عقونی عقونٹ کی مثال ہے، جس کے ساتھ لحمی دقیہ لازم ہوتا ہے +  
 جب عقونٹ خون یا بدن کی کسی رطوبت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، تو  
 اسے حمی عقونیہ کے علاوہ گاسے لحمی خلطیہ بھی کہا جاتا ہے +  
 حیات غیر عقونیہ میں وہ معمولی اور کچلے بخار بھی داخل ہیں، جنکو **یک روزہ**  
**بخار** (حمیات یوم) کہا جاتا ہے۔ یہ عموماً ایک دو روز میں غائب ہو جایا  
 کرتے ہیں۔ اس قسم کے یک روزہ بخار عموماً محنت و مشقت کی تھکان، غم، غصہ  
 بیداری، وغیرہ سے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان بے عنوانیوں کی وجہ سے  
 بعض اوقات کچھ ایسے مواد و فضلات پیدا ہو جاتے ہیں، جو خون میں جذب ہو کر  
 وقتی طور پر معمولی سی حرارت پیدا کر کے تحلیل ہو جاتے ہیں +

**تیسری تقسیم** — **حمی لازمہ** — حمی نا ثبہ: بخار اپنی پوری میعاد تک (ابتداء  
 سے انتہا تک) اگر مسلسل چڑھا رہے، اور کسی وقت نہ اترے، تو اسے (لازمہ)  
 یا دائمہ کہتے ہیں، اور اگر اس کے برعکس وہ اتر جایا کرے، یعنی دوبارہ  
 کی صورت میں ہو، تو اسے نا ثبہ (باری والا) یا دائرہ کہتے ہیں +  
 حمی لازمہ کی پھر دو قسمیں ہیں: **مُطَبَّقہ** — **مُفَلَّدہ** : مطبقہ میں  
 حرارت تقریباً ایک جیسی قائم رہتی ہے۔ شب و روز، یا صبح و شام میں اگر کچھ  
 لے حمی عقونی اور حمی جراثیمی، بلحاظ مصداق کے دونوں مترادف ہیں، جیسا کہ سابقہ  
 بیانات سے یہ امر واضح ہے +

اختلاف ہوتا ہے، تو محض معمولی، اور خفیف سا، جیسا کہ ہر روز اور ہمیشہ تندرست انسان میں بھی ہوا کرتا ہے۔ اور مفرہ میں بخار اگرچہ پورے طور پر اترائیں ہے، لیکن اس میں نمایاں طور پر کمی آ جاتی ہے۔

پھر فترہ یا کمی کی یہ صورت اگر روزانہ پیدا ہوتی ہو، تو اسے کشفہ کہتے ہیں، اگر تیسرے روز ہوتی ہو، تو غبلا زہرہ۔ اور اگر چوتھے روز ہوتی ہو، تو سابع کا زہرہ کہتے ہیں۔

اسی طرح محی یا شبہ کی چند صورتیں ہیں: اگر بخار روزانہ اتر جائے یا کرے، یعنی روزمرہ باریاں آتی ہوں، تو اسے مؤاظبہ کہا جاتا ہے؛ اگر ایک روز ناغہ کر کے تیسرے روز باریاں آکر ہیں، تو اسے غب رغب دائرہ کہتے ہیں؛ اگر چوتھے روز باریاں آکر ہیں، تو اسے سابع رربع دائرہ کہتے ہیں۔

**چوتھی تقسیم** — محشی طفحیہ — محشی غایر طفحیہ: چھک، خسرو، مونی، اور اسی قسم کے متعدد بخار ہیں، جن میں بدن پر دانے، پھسپھس، آبلے، داغ دھبے، اور دو دائرے نکل آتے ہیں، جنکو اصطلاحاً ”طفح“ کہا جاتا ہے، اور اس قسم کے بخاروں کو ”حمیات طفحیہ“ کہتے ہیں۔ انکو حمیات فاجحہ کہ بھی کہا جاتا ہے۔

**پانچویں تقسیم** — حسی سلیمہ — حسی خبیثہ: اگر بخار بے خطر ہو، اور اس کے ساتھ بڑے اعراض موجود نہ ہوں، تو اسے ”حسی سلیمہ“ کہا جاتا ہے، ورنہ خبیثہ۔

**چھٹی تقسیم** — حسی حارہ — حسی باسارہ: جس بخار کے ساتھ لہرہ اور سردی ہوتی ہے، اسے ”حسی بارہ“ کہا جاتا ہے، اور جس میں محض گرمی ہوتی ہے، اور سردی کسی وقت ظاہر نہیں ہوتی، اسے ”حسی حارہ“۔ اسی طرح حسی نافضہ اس بخار کو کہتے ہیں، جس کے ساتھ لہرہ ہوتا ہے۔

**ساتویں تقسیم** — حسی بسیطہ — حسی مرکبہ: گاہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک وقت زیادہ یا زیادہ بخار ایک ساتھ جمع ہو جاتے ہیں؛ ایسے بخاروں کو درمی ترکیب، کہا جاتا ہے، ورنہ مفرد یا بسیط۔

**آٹھویں تقسیم** — حسی حادثہ — حسی مکرر منہ: اگر بخار تیز ہو، اور اس کی مدت زیادہ لمبی نہ ہو، تو اسے ”حسی حادثہ“ کہتے ہیں، اور اگر بخار زیادہ تیز نہ ہو، اور اس کی مدت لمبی ہو، تو اسے ”حسی مکرر منہ“ کہتے

لے انبار: پانی یا چھٹ کا پھوٹ پڑنا۔ بدن پر دانوں کا نمودار ہو جانا۔

ہیں، مثلاً تب دق۔ پھر حیات حادثہ کے مختلف مدارج ہیں، جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

## بخاریا از رویا و حرارت کے اعراض لازمہ

بخار کی تعریف میں یہ آچکا ہے کہ علاوہ ازدیاد حرارت کے بخار کی حالت میں کم و بیش بدنی افعال میں خلل و فتور لاحق ہو جاتا ہے، اور چند مخصوص عوارض اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں، اس وقت بخار کے انہیں مخصوص عوارض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب حرارت ایک معتد بہ زمانہ تک بڑھی ہوئی رہتی ہے، تو تقریباً بدن کے تمام افعال میں کم و بیش خلل و فتور لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ محض ازدیاد حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، یا اُن سبھی اور فاسد مواد کا، جو بحالت تب اخلاط اور خون میں گھومتے رہتے ہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ یہ فتور افعال براہ راست ازدیاد حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، مگر یہ مواد فاسد بھی لازمی طور پر خلل افعال کے پیدا کرنے میں کم و بیش حصہ لیتے ہیں۔

جلد :- بخار کی حالت میں جلد کا لمس بالعموم گرم ہوا کرتا ہے، اور بعض اوقات اس قدر شدت ہوتی ہے کہ جلد پر ہاتھ رکھنے سے ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح جلد بالعموم خشک ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات پسینہ کی وجہ سے تر ہوتی ہے۔ بعض حالات میں پسینہ کی بہت ہی کثرت ہوتی ہے، جس کے بعد گاہے حرارت نمایاں طور پر گھٹ جاتی ہے، اور گاہے نمایاں طور پر نہیں گھٹتی ہے۔ اس قسم کی تعریف کے بعد گاہے جلد پر باجرے کے سے دانے نکل آتے ہیں (ثور جاوہر سیاہ)۔

جلد کی رنگت بخار کی حالت میں عموماً اپنے حال پر قائم رہتی ہے، ہاں جب اس پر آبلے، دانے، اور مختلف بخاروں کے مخصوص طفحات نکل آتے ہیں، تو جلد کا طبعی رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ لیکن چہرہ عموماً سرخ ہو جایا کرتا ہے، علی الخصوص بخار کی آمد کے وقت؛ یعنی بسا اوقات رخسارے اور ہونٹے سرخ ہو جاتے ہیں، اور چہرہ کے باقی حصے پھیکے یا زرد رنگ کے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب دوران خون میں ضعف لاحق ہو جاتا ہے، تو چہرہ پھولا ہوا (ممتلی) اور نیلا ہو جاتا ہے، اور یہی کیفیت ہاتھ پاؤں میں ظاہر ہوتی ہے۔ جلد کے دوڑوڑے اور داغ دھبے، جو زیر جلد جریان خون سے حیات

متعدیہ (چھچک، خسرہ وغیرہ) کی خبیث قسموں میں لاحق ہو جاتے ہیں، بلاشبہ یہ اس امر کا نتیجہ ہوتے ہیں کہ ان امراض کے سبھی مواد عروق شریہ کی دیواروں پر اثر کر کے ان میں تفرق اتصال پیدا کر دیتے ہیں +

**آلات ہضم :-** زبان میلی ہو جاتی ہے، اور عموماً سیل کا رنگ اوائل میں سفید ہوتا ہے، اور وہ تر ہوتی ہے، اس کے بعد زبان خشک ہو جاتی ہے، اور سیل کناروں سے، یا نوک سے اوترنے لگ جاتا ہے، جہاں جہاں سے سیل اوترتا ہے، وہاں سے زبان سُرخ نظر آتی ہے۔ اس کے بعد اوڑ آگے چل کر زبان بہت ہی خشک، سخت اور درشت مٹیلے یا بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے، اور اس کی سطح میں شگاف بر جاتے ہیں، زبان پر پیڑی جم جاتی ہے، جس کے بنانے میں تھوک کے خشک، جزا، رخسارہ کی اندرونی سطح کے ترسحات، اجزاء غذائیہ، اور بعض اوقات خون اور بشرہ کے اجزاء اور مواد متعفنہ شریک ہوتے ہیں جو دانتوں کی، میانی خلاؤں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں مسوڑھوں اور دانتوں پر بھی اسی قسم کا سیل جمع ہو جاتا ہے، جسے طرّا امہ کہا جاتا ہے۔ بھوک کا مرجانا، یا سقوط اشتہار، بخار کی پبلی اور نمایاں علامت ہے۔ بعض اوقات متلی بھی ہوتی ہے، اور ضعف ہضم تقریباً بخار کے تمام اقسام میں پایا جاتا ہے۔ آنتوں میں عموماً قبض ہوتا ہے، کئی بعض بخاروں میں خفیف طور پر، اور بعض بخاروں میں نمایاں طور پر بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اور وہ بانیے ہو گیتی ہے +

**آلات دم:** خون کے اعضا (قلب، اور دہ، شراکین) پر بخار کی حالت میں کیا اثر ہو جاتا ہے، اور اس سے کس قسم کے عوارض رونما ہو جاتے ہیں؟ قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے، اولاً دل کی حرکت میں قوت و شدت ہوتی ہے، اور پھر اس کے بعد ضعف طاری ہونے کی وجہ سے اس میں کمزوری آ جاتی ہے۔ نبض کی تعداد بہ اختلاف درجات حرارت فی دقیقہ، ۸۰ سے ۱۲۰ یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ اوائل میں متلی، تپتی ہوئی، اور قوی ہوتی ہے، اور پھر یہ نرم اور ذوالقرعین ہو جاتی ہے، تیز اور شدید بخاروں میں نبض ذوالقرعین زیادتی کے ساتھ محسوس ہوتی ہے، اور آخر میں چونکہ قلب اور بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے، اس لئے اس وقت نبض میں

لہ نبض ذوالقرعین جس میں قلب کے ایک نبض کے اندر نبض میں دو ٹھوکریں محسوس ہوتی ہیں، اگر نبض مطرقتی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ آخرت پیدا ہوتی ہے، جبکہ شراکینوں کے اندر خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور یہ صفت کی علامت ہے +

تو اثر اور صغر بڑھ جاتا ہے، دہانے پر آسانی سے دب جاتی ہے (لٹن) اور اس کے ضربات مختلف ہوتے ہیں۔ قلب کا نصف جس قدر بڑھتا جاتا ہے قلب کی پہلی آواز اسکی قدر دھیمی ہوتی چلی جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ ناقابل سماعت ہو جاتی ہے۔ گاہے سرپٹاں کے بیرونی جانب قلبی ضربات محسوس ہوتی ہیں، جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ قلب ضعیف ہو کر پیل گیا ہے +

**تنفس:** حرارت کی زیادتی اور سن کی تیزی کے تناسب کے ساتھ تنفس بھی تیز ہو جاتا ہے: چنانچہ گاہے اس کی تعداد فی دقیقہ ۳۰ سے ۴۰ تک پہنچ جاتی ہے۔ لیکن جب بخار کچھ عرصہ تک قائم رہ جاتا ہے، تو پیپیروں کے پینڈے (قاعدۃ الریہ) میں اجتماع خون لاحق ہو جاتا ہے، اور سینہ کے بالائی حصے کی تنفسی حرکتیں سانس کی طرف زیادہ نمودار ہو جاتی ہیں +

**آلات بول:** چونکہ بخار کی حالت میں بخارات مائیدہ جلد اور تنفس کے اعصاب کے ذریعہ زیادہ خارج ہوتے ہیں، اور شریانوں کے اندر خون کا دباؤ گھٹ جاتا ہے، اس لئے گردوں کے اندر پیشاب کم بنتا ہے، اور قارورہ کی مقدار گھٹ جاتی ہے، اور جب پانی کی مقدار گھٹ جاتی ہے، تو تناسب کے لحاظ سے اجزاء مملونہ قارورہ میں بڑھ جاتے ہیں، اس لئے قارورہ کا رنگ بہت گہرا ہو جاتا ہے۔ اور اجزاء جامدہ کی زیادتی سے اس کا قوام بھی غلیظ ہوتا ہے: چنانچہ سرد ہونے پر قارورہ کے اندر سرخ رنگ کے رسوب یا نشین ہو جاتے ہیں۔ مادہ بولیہ اور بعض املاح کی مقدار قارورہ میں بڑھ جاتی ہے، اور بالعموم قارورہ زہریلا ہوا کرتا ہے۔ بعض شدید بخاروں میں گاہے قارورہ کے اندر رطوبت بیضیہ کی خفیف مقدار بھی پائی جاتی ہے +

**دماغ و اعصاب:** درود سر بخار کی ابتداء میں بہت ہی عام اور کثیرا لہو قوع ہے۔ بعض اوقات اس کے ساتھ نقل اور کدورت حواس ہوتی ہے، کسی بات میں غور و فکر کرنے اور سوچنے کو دل نہیں چاہتا، اور کوئی دماغی کام اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ کچھ عرصہ کے بعد نہ صرف عقل و ذہن سے مرہون کام ملے اس رسوب میں زیادہ تر بول آگین (پیریٹ) نامی مادہ کے اجزاء ہوتے ہیں + ساتھ قارورہ میں بولیہ (پوریہ) کے ساتھ قلیہ (پولیاسیم) کے نمک بڑھ جاتے ہیں، اور خضر آمیز (کلورائیڈز) نامی مواد عموماً گھٹ جاتے ہیں +

سے رطوبت بیضیہ (ماح): ابومن +



نہیں لینا چاہتا، بلکہ درحقیقت اُسے اس کی قدرت بھی نہیں رہتی، اُس پر غزوگی طاری رہتی ہے، اور جب وہ سو جاتا ہے، تو نیند میں بہرائے لگتا ہے۔ اسکے بعد اُسے سچی نیند کے بغیر ہڈیاں شروع ہو جاتا ہے، جس میں گاہے مریض صرف لایعنی باتیں کرتا ہے، اور گاہے یہ جنون کی حد تک پہنچ جاتا ہے مریض اپنے بستر سے اٹھ کر تیار داروں اور حاضرین سے دست و گریباں ہو جاتا ہے، یا کھڑکی وغیرہ سے کود کر باہر آ جاتا ہے۔ اس کے بعد کا درجہ یہ ہے کہ اُس پر پوری مدہوشی و بے حواسی طاری ہو جاتی ہے، جسے فتو مایا سببات کہا جاتا ہے۔ اس مدہوشی کے ابتدائی درجہ میں مریض بار بار اپنی انگلیوں سے بستر کی چادر اور کپڑوں کو نوچتا ہے، یا اپنے سامنے ہوا، میں فرقی اور خیالی چیزوں کو پکڑتا ہے +

بخار کی وجہ سے جب جسم میں عمومی ضعف، لاحق ہو جاتا ہے، تو عضلات بدن کے طبعی افعال میں خلل نمودار ہوتا ہے، مثلاً بولتے وقت زبان دھکڑھکیا ہوتی ہے، اور اعضا تحریک کے وقت ان میں کپکپی لاحق ہوتی ہے، نیز عضلات میں بعض اوقات سنجی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اور جھٹلے سے بار بار اعضا میں جنبش ہوا کرتی ہے، اور مختلف عضلی مقامات پھرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات متعدد کے عضلات عاصرو، جو اسساک براز کی خدمت انجام دیتے ہیں، ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، جس سے بے اختیار یا غلط ہو جاتا ہے۔ بخار کی وجہ سے جب اشتہار کی حس کمزور ہو جاتی ہے، تو مثانہ کے پیر ہونے کا مریض کو احساس نہیں ہوتا، اس لئے وہ پیشاب کی حاجت محسوس نہیں کرتا، جس سے پیشاب مثانہ کے اندر غیر معمولی طور پر جمع ہو جاتا، اور مثانہ تن کر اندیشہ ناک صورت پیدا کر دیتا ہے +

لرزہ، اعضا شکنی، درد عضلات اور درد اعضا، کرب و بے چینی، بے خوابی، اور دوران سر وغیرہ نظام حسی کے عوارض ہیں۔ جو بخار کی حالت میں کثیراً وقوع ہیں۔

## دن رات میں حرارت حمی کا اختلاف

یہ پہلے بیانات میں آچکا ہے کہ یوں تندرستی کی حالت میں بھی صبح کے وقت حرارت ایک ڈیڑھ درجہ کم ہوتی ہے، اور دوپہر کے بعد ایک ڈیڑھ درجہ بڑھ جایا کرتی ہے۔ اسی تناسب کے مطابق بخار کی حالت میں بھی

عموماً کو وقت حرارت ایک ڈیڑھ جہ کم ہو جایا کرتی ہے۔ اور سہ پہر کے قریب اسی قدر زیادہ۔ کمی کا آخری درجہ بالعموم شب کو بارہ بجے اور اس کے بعد ہوتا ہے، اور زیادتی کا آخری درجہ سہ پہر کو کم سے ۶ بجے تک۔ بعض اوقات برعکس صورتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں: یعنی صبح کے وقت حرارت زیادہ ہوتی ہے اور سہ پہر کو کم۔ یہ ایک کلی اور عمومی حکم ہے کہ حرارت کی کمی اور زیادتی کے ساتھ ساتھ اور تقریباً اسی تناسب سے نبض اور تنفس کی رفتار میں بھی کمی اور زیادتی پیدا ہو جایا کرتی ہے اور مزین کی دوسری تکلیفوں اور اذیتوں کا بھی یہی حال ہے۔

## بخار کے اوقات اور اسکی رفتار

بیشتر بخار دل میں ایک ممتاز رفتار پائی جاتی ہے، علی الخصوص بتدریج اور انتہاء کے وقت مخصوص، اور بنیاداً پورے میں، مثلاً:

پہلا درجہ: بخار کی ابتدا، سردی کا احساس ہوتا ہے، جسکی دوسورتیں ہیں: سردی کا درجہ (۱) گاہے گاہے اور عرض سے دینی کا احساس ہوتا ہے، اور مرلیض اس حالت میں آگ، تابانی، سرور، گرم کیے اور چلے لیتا ہے۔ اسوقت گاہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تپ رہا ہے، یا پانی اوپر سے نیچے کی طرف بتا ہوا جا رہا ہے۔ (۲) گاہے سردی کے ساتھ لرزہ بھی ہوتا ہے، جو خفیف طور پر شروع ہو کر آخر میں شدت اختیار کر لیتا ہے: سادہ بن کا دیتا ہے، یکسوی سے دانت بچتے ہیں، مرلیض بہت ہی سسڑی محسوس کرتا ہے، بعد کے روز بچے غصے ہو جاتے ہیں، جسکو قشعریر (چمچیریری) کہا جاتا ہے، چہرہ مہلکا جاتا ہے، اور ناک کا کان، اور انگلیوں کے سرے پر پڑ جاتے ہیں، سردی کے اس درجہ میں گو ظاہر بدن ٹھنڈا ہوتا ہے، لیکن اندرونی اعضا گرم ہوتے ہیں، اور ان کی حرارت بڑھی ہوئی ہوتی ہے، چنانچہ اگر مقیاس، بحرارت سے امتحان کیا جائے، تو یہ معلوم ہوگا کہ بدنی حرارت شروع ہی سے بڑھتی جا رہی ہے، لرزہ چند دقیقہ سے، ۱۰ گھنٹہ، ایک گھنٹہ، یا اس سے زیادہ عرصہ تک قائم رہتا ہے، چھوٹے بچوں میں لرزہ عموماً نہیں ہوا کرتا ہے، بلکہ بعض اوقات لرزہ کی بجائے شخ ہو جاتا ہے۔

دوسرا درجہ: سے درجہ کے بعد بخار کا دوسرا درجہ شروع ہوتا ہے جس میں

درجہ سخت جلد گرم ہو جاتی ہے، اور بخار کے دوسرے عوارض لازم

جسکا ابھی ذکر کیا گیا ہے، موجو دہوتے ہیں اس کے بعد تیسرا درجہ شروع

ہو جاتا ہے +

بعض بخاروں میں اس دوسرے درجہ کے اندر تیسرے درجہ کے شروع ہونے سے پہلے حرارت انفرط اور زیادتی کی چوٹی تک پہنچ جاتی ہے، اسی انتہائی حرارت کو اصطلاحاً حرارت تھائیٹہ (انتہائی حرارت) کہا کرتے ہیں +

تیسرا درجہ : بخار کے تیسرے درجہ کو درجہ انحطاط (گٹاؤ کا زمانہ) درجہ انحطاط کیا جاتا ہے؛ دراصل بخار کا خاتمہ اسی درجہ پر ہوا کرتا ہے۔ بخار کے خاتمہ کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں : بخار بصورت جحران ختم ہوا، یا بصورت تحلل +

بصورت جحران بخار کے ختم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ بدن میں تغیر عظیم رونما ہوا، اور نہایت تیزی اور سرعت کے ساتھ بارہ سے چھتیس گھنٹے کے اندر بخار و تر کو درجہ اعتدال پر آجائے، اس حالت میں بعض اوقات پسینہ کی کثرت ہوتی ہے (عرق بھرتی)، بعض اوقات دست جاری ہو جاتے ہیں (ہمال بھرتی)، بعض اوقات کسیر بھٹ پڑتی ہے (رُمان بھرتی)، اور اس قسم کے استفرغ بھرتی کے بعد بخار و تر جاتا ہے +

بصورت تحلل بخار و تر نے بدن میں کوئی تغیر عظیم اور انقلاب شدید بدن کے اندر رونما نہیں ہوتا ہے، جو بھران کی علامات میں سے ہے، بلکہ بخار و تر بچاؤ ہو جاتا ہے، اور درجہ اعتدال تک پہنچتے پہنچتے تین چار دن صرف ہو جاتے ہیں +

بعض بخار و تر کا خاتمہ اس طرح ہوتا ہے کہ جسم برکم و بیش پھوٹے، پھینکے اور دانے وغیرہ نکل آتے ہیں۔ یہ بھی دراصل بھران کی ایک صورت ہے، اور اس کو جحران انتقائی کہا جاتا ہے، یعنی مادہ مرض ایک حالت اور ایک جگہ سے منتقل ہو کر دوسری حالت اور دوسری جگہ میں آ جاتا ہے +

بعض بخاروں میں بخار و تر نے بدن کے بعد حرارت درجہ اعتدال سے بھی نیچے آ جاتی ہے، یعنی انتقاص حرارت کی صورت رونما ہو جاتی ہے، مثلاً صبح کے وقت بدنی حرارت چھانوے، یا ستانوے درجہ (مقیاس مردج) پر ہوتی ہے۔ اور اسی زمانہ سے شمانہ ثقاہت شروع ہو جاتا ہے +

اوقات مرض کی مذکورہ بالا صورت (مثلاً لرزہ سردی سے بخار کا شروع ہونا، حرارت حمی کا چوٹی تک پہنچنا، اور عرق بھرتی وغیرہ سے بخار کا

۱۔ اس انتہائی درجہ سے پہلے کے بعد مرض کا خاتمہ شروع ہو جاتا ہے +

اور ترنا) نمایاں اور ممتاز طور پر جمیائے اجامیہ کے بعض اقسام میں پائی جاتی ہے، اور بعض حالات میں یہ تمام درجات و مراحل چھ سے بارہ گھنٹہ میں طے ہو جاتے ہیں +

## بخاروں میں موت

بخاروں میں موت جو واقع ہوتی ہے، اس کے حقیقی اسباب کیا ہوتے ہیں، ایسا محض حرارت یا سو، مزاج حار کے نتیجے میں موت واقع ہوا کرتی ہے، یا کچھ دوسرے وجوہ بھی ہوتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بخاروں میں موت واقع ہونے کی مختلف وجوہ ہیں، مثلاً:

۱: گلاب موت اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ سخی مواد دماغ اور نظام عصبی پر اثر کر کے تمام بدن کے افعال کو خراب کر دیتے ہیں +

۲: گلاب موت اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ سخی مواد ایک عرصہ تک جسم میں قائم رہ کر تمام بدن کی قوت حیات کو بیکار کر دیتے ہیں +

۳: گلاب اشتداد حرارت موت کا باعث ہوتا ہے، مگر محققین کی رائے ہے کہ اس قسم کی مثالیں کمتر لاکرتی ہیں، اگرچہ یہ صورت تو اکثر نظر آیا کرتی ہے کہ مریض کسی وجہ سے موت کے گمبہ میں ہوتا ہے، اس وقت حرارت بھی اشتداد کی انتہائی صورت میں موجود ہوتی ہے۔ اس وقت کہ حرارت بہت ہی تیز ہوتی ہے، مگر موت کی حقیقی وجہ کوئی دوسری ہوتی ہے +

۴: بعض اوقات بخار میں موت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قلب ضعیف و دراندہ ہو کر اپنے فعل سے رک جاتا ہے +

۵: بعض اوقات موت کی وجہ پھیپھڑے اور تنفس کی شکایتیں ہوتی ہیں +

**تشریح بعد الموت** چند تشریحی تغیرات تقریباً تمام اموات میں

نمودار ہوتے ہیں، جو تیز بخاروں سے واقع ہوتی ہیں: خون رقیق ہوتا ہے، غیر معمولی طور پر سیال، گہرا رنگین، اور تیزی کے ساتھ شریان اعظم اور بڑی رگوں کو رنگین کر دیتا ہے۔ خون کے سرخ دانے کم ہوتے ہیں، اور سفید دانوں کی کثرت ہوتی ہے۔ غشاء البصراء اور غلاف القلب کے طبقہ مائی کے نیچے چھوٹے چھوٹے دھبے یا جریان خون کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ نفوس

اشارہ مثلاً جگر، طحال، اور گروے، بڑے اور کم ہوتے ہیں۔  
 از دیاد حرارت چونکہ از دیاد حرارت کی مدت کا تعلق زیادہ تر عفونت اور عدوی  
 کی مدت سے ہے، جو کہ حرارت غریبہ کے ساتھ بطور مسبب کے شریک ہوتا  
 ہے، اس لئے وہ اپنے حقیقی سبب کے مطابق چند گھنٹے سے چند ماہ تک، اور  
 بعض اوقات چند سال تک قائم رہ جاتی ہے۔ چنانچہ چند بخاروں کا بطور مثال  
 کے ذکر کیا جاتا ہے، جو چند ہفتہ یا چند ماہ تک قائم رہا کرتے ہیں: تب دیق اول  
 مرض سل ——— حمی معویہ ——— حمیات اجماعہ (میکھی بخاروں کے اقسام) —  
 تعفن دم ——— ورم بطن قلب خبیث ——— سور القنیہ کی قسم خبیث +

## انتقاص حرارت

یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ از دیاد حرارت کے ساتھ انتقاص  
 حرارت کا بھی اس موقع پر ذکر کیا جائے، تاکہ حرارت غریبہ کے ساتھ  
 حرارت مقصرتہ کے اسباب بھی ذہن نشین ہو جائیں۔ بعض  
 محققین نے انتقاص حرارت بدنی کے اسباب اس طرح گناے ہیں:  
 (۱) حرارت بدنی کا براہ راست جسم سے خارج ہو جانا، مثلاً بیہوشی  
 یا بدستی کی حالت میں گرم کمرہ سے ٹھنڈی ہوا میں یک سخت نکل پڑنا، یا بہت  
 ہی خشک پانی سے نہانا +

(۲) خون اور رطوبت بدن کا بڑی مقدار میں خارج ہو جانا، جیسا کہ  
 شدید اسہال، ہیضہ، ورم امعاء اور شدید جریان خون میں ہوتا ہے +

(۳) سور مزاج (خسار مزاج) اور خسار تغذیہ کی صورتوں میں، مثلاً  
 مجرائے غذا کے مختلف حصوں کے سرطان میں، مرض ذیابیطس کی شدت میں،  
 سور القنیہ کی بعض خبیث قسموں میں، بعض بخاروں کے بعد ایام نقاہت میں،  
 اور بہت سے دماغی مرض میں +

(۴) دوران خون اور تنفس کی بعض شدید شکایتوں میں، مثلاً ضعف  
 قلب اور مجاری تنفس کی تنگی کی حالت میں +

لہٰذا اشارہ متعدد اور آہستہ کے مقابلہ میں کہہ جاتے ہیں +  
 کہ بخاروں کے بعد چند روز تک بخار نہ ہو، یعنی حرارت کم رہا کرتی ہے، جیسا کہ دم میں ہکے  
 بعد آئے والا ہے، مگر یہاں اس سے نفعت ہو رہی ہے، یعنی ہیکہ بخاروں کے بعد  
 سور مزاج بدن میں ہو جو ہے جو تھلیل حرارت کا باعث بن جائے +

(۵) مرکزی نظام عصبی کے متعلق امراض، ورم اعشیہ دماغ کے بعض اقسام، دماغی جریان خون اور انداد عروق، دماغ کی بعض رسولیاں اور فاج عام +

(۶) احتساب حسیہ کے بعض تاثرات اور ہیپاتائٹس، مثلاً جبکہ قنق وغیرہ کی صورت میں آنتیں کسی سوراخ سے خارج ہو کر نکلتی جاتی ہیں (اختناق اسعاء) اور مثلاً در درگروہ، درد جگر، آنتوں میں پھید ہو جانا (متغیب اسعاء) اور مثلاً بعض علیات جراحیہ کے بعد +

(۷) بعض وسیع بددی امراض، مثلاً تمام بدن میں مرض اکوتہ عمومی شکل میں پیدا ہو گیا ہو، یا جلد کا ایک وسیع رقبہ جلا ہوا ہو +

(۸) بخاروں کے بعد، جبکہ حرارت بدن ایک عرصہ تک بدن کے اندر اعتدالی درجہ سے پست رہتی ہے، اور نتیجہ قنق کی صورتوں میں +

(۹) بعض سمیات تیرا، مثلاً افیون، جوہر افیون (افیونیٹ)، لفاع، ہیرنج (سیرجین) اور تیرا اس کے قسم میں ۱۰ اور احتباس بول میں قسم دم کی وجہ سے اور قنق کے ذریعہ بھی ہیں +

## حرارت کی بیماریاں اور اس کے درجات

حرارت کیفیات طبع سے ہے، اطباء کا قول ہے کہ "حرارت اور برودت کیفیات طبع سے ہے، یعنی بیرونی اجسام کی حرارت و برودت سے انسان کی قوت الہام متاثر ہوا کرتی ہے، اور پھر سنے سے انکی حرارت برودت کا احساس ہماری جلد کو ہو جاتا ہے، چنانچہ تندرست اور صحیح المزاج انسان جب کسی مریض کے بدن پر ہاتھ رکھتا ہے، تو اس کی بدنی حرارت کی زیادتی یا کمی سے متاثر ہو کر وہ حکم لگا دیتا ہے کہ مریض کا جسم ٹھنڈا ہے، یا گرم، بخار اور ارتفاع حرارت کے معلوم کرنے کا ذریعہ قدیم ہی جلد ہے، جو مجھ کو حکم لگا یا کرتی ہے، اس طرز استدلال میں یہ شرط ضروری ہے کہ چھونے والے انسان کی بدنی حرارت صحت و اعتدال کے درجہ پر ہو، ورنہ وہ جس درجہ گرم یا سرد ہوگا، اُس درجہ کی گرمی یا سردی سے وہ متاثر نہ ہوگا، مثلاً اگر کوئی طبیب خود بخار

۱۔ قنق عام: خون کے اندر یہ سپکاؤ داخل ہو جائے گا، مثلاً افیونین، مارنن +  
۲۔ سیرجین: اسی طرح مرکبات نورین (ڈا غورن) اور  
۳۔ حاضیہ: ان کے کاربوکیٹا (سیرجین) کی کمی سے، یعنی یہ سیرجین پیدا ہو سکتی ہے۔

میں مبتلا ہے، تو وہ مریض کے اسی درجہ کے بخار سے متاثر نہ ہوگا۔ اگر فرض ہوا کہ قوت لاسہ اُسی وقت حرارت یا برودت سے متاثر ہو سکتی ہے، جبکہ بیرونی اجسام کی حرارت یا برودت کا درجہ اس کے مساوی نہ ہو۔ اسی طرز استدلال سے طبیب دوسرے شخص کے بدن کو چھو کر حکم لگا دیتا ہے کہ اُس کی حرارت معتدل ہے، یا یہ کہ اُسے بخار ہے۔ کیونکہ معتدل المزاج اور تندرست انسان جب دوسرے جسم کو چھوتا ہے، اور اس کی حرارت و برودت سے وہ متاثر نہیں ہوتا، تو وہ قیاس قائم کر لیتا ہے کہ اُس کی حرارت بھی اسی درجہ کی ہے۔ اور چونکہ وہ خود معتدل ہے، اسلئے دوسرا شخص بھی معتدل ہی ہے۔ مشق اور مزاوت سے طبیب کو اتنی مہارت ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے مریض کے جسم کو چھو کر بتا دیتا ہے کہ اُسے بخار کس درجہ کا ہے۔ خفیف ہے، شدید ہے، یا محرق ہے۔ تمام علاج و تدابیر میں پیمانہ حرارت کی ایجاد سے پہلے ساری دنیا کے معالجین کا دار و مدار تقاضا ہی پر تھا، اور اس آد کی ایجاد کے بعد بھی، اور اس کی مدد کی موجودگی میں بھی ہر طبیب کا فرض ہے کہ تجربہ حرارت بدنی کے لئے قوت لاسہ سے قطعاً بے نیاز نہ ہو جائے تاکہ وہ اتفاقات پر زیادہ بے بس اور درماندہ نہ ہو سکے۔

بعض لوگ، جنکی جیب میں پیمانہ حرارت بروقت موجود ہوتا ہے، اس اندازہ میں اتنے ماہر ہو جاتے ہیں کہ وہ مریض کا جسم چھو کر ٹھیک درجہ حرارت بتا دیتے ہیں، جس کی تصدیق پیمائش کے بعد پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر طبیب کے لمس اور پیمانہ حرارت کی پیمائش میں ایک آدھ درجہ کا اختلاف بھی ہو، تو اس سے معمولات و تدابیر میں کچھ زیادہ فرق نہیں پڑتا، اور اسکو بہت زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے۔ علاوہ انہیں ایک آدھ درجہ کا اختلاف تو مختلف پیمانوں کے امتحان میں بھی ہو جاتا ہے۔

حرارت و برودت کا معیار اذکرہ بالا تقریر سے ظاہر ہے کہ طبی اغراض اور تدابیر و علاج کی ضرورت سے اطباء نے حرارت و برودت کا معیار تندرست انسان کی بدنی حرارت کو قرار دیا ہے؛ معتدل اور تندرست انسان دوسرے جسم کو چھونے کے بعد اگر اپنے مزاج سے ٹھنڈا محسوس کرتا ہے، تو اُسے ”باسد“ کہتا ہے، اگر گرم محسوس کرتا ہے، تو اُسے ”حار“ کہتا ہے، اور اگر وہ اپنے برابر پاتا ہے، تو اُس پر ”اعتدال“ کا حکم لگاتا ہے۔ اگرچہ مشیخ اور دیگر حکماء متقدمین نے بہ صراحت بتایا ہے کہ ”انسان، تمام

حیوانات، اور نباتات کا جب امتحان کیا جاتا ہے تو یہ سب کے سب گرم ہیں پائے جاتے ہیں، کیونکہ متو و تغذیہ کے لئے حرارت ہی کی ضرورت ہے، اور برودت ان افعال و اعمال کی دشمن ہے۔ علمی تحقیق سے اگر دیکھا جائے، تو قدرہ کے اس قول کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ غایت برودت میات و نموی دشمن ہے: جن نمائک میں بہت زیادہ ٹھنڈک ہوتی ہے، اور برودت کے غلبہ سے برف جم جایا کرتی ہے، وہاں پیداوار مفقود ہوتی ہے، اور اگر کچھ ہوتی بھی ہے، تو اُس وقت، جبکہ فضا کسی قدر گرم ہو جاتی ہے۔ موجودہ دور میں برودت و حرارت کے لئے جو معیار اور پیمانے بنائے گئے ہیں، ان سے اگر ہم اپنی یا حیوانات اور نباتات کی، نوا اور زندگی کے زمانہ میں پیمائش کریں، تو کم و بیش ہم ان میں ضرور حرارت پائیں گے۔ انسان اور اکثر حیوانات کے گرم ہونے میں تو شاید کسی کو شک نہ ہو، مگر ممکن ہے کہ بعض لوگ نباتات کے گرم ہونے کی تصدیق نہ کر سکیں۔ لیکن جب وہ اس حقیقت پر غور کریں گے، تو شاید آسانی سے سمجھ سکیں کہ جب ہوا بہت ہی خشک ہو جاتی اور پالا جاتا ہے، تو کھیتیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ محض غلبہ برودت ہوتی ہے۔ نیز نو و تغذیہ ایک عنصری استحالہ ہے، جسکو ”استحالة کیمیاویہ“ کہا جاتا ہے، جس کے متعلق پہلے بیانات میں آچکا ہے کہ اس قسم کے تغیرات و استحالات حرارت کی موجودگی ہی میں اچھی طرح انجام پاتے ہیں، اور یہ کہ ان استحالات سے بطور نتیجہ کے حرارت پیدا بھی ہوتی ہے۔ الغرض تحقیق قدیم اور تحقیق جدید دونوں بہ اتفاق اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ انسان کا بدن طبعاً اور فطراناً گرم ہی ہوتا ہے۔ رہا یہ امر کہ اس میں کس درجہ کی حرارت پائی جاتی ہے، اور پیمائش حرارت کا معیار کیا ہے، اسے میں ذیل کے بیان میں واضح کرتا ہوں۔

بیان حرارت کی ایجاد کس فلسفہ اور ہول پر ہے | حرارت و برودت کے بارے میں حکماء متقدمین نے دو خواص بتائے ہیں، جو اس آئذی ایجاد کے فلسفہ کی بنا ہیں۔ ان دونوں خواص کے جان لینے کے بعد بیان حرارت کے اصول کا سمجھ لینا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے:

**پہلا خاصہ:** ”حرارت و برودت کیفیات ساسیہ میں سے ہے، یعنی گرمی اور سردی کی یہ طبعی خصوصیت ہے کہ وہ جس جسم کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، جب اس کے ساتھ کوئی دوسرا جسم ملائی ہوتا ہے، تو حرارت



و برودت اصلی جسم سے منتقل ہو کر دوسرے ملاقی اور مجاور جسم میں سرایت کر جاتی ہے، یہ اور بات ہے کہ ہر جسم میں قبول حرارت و برودت کی استعداد یکساں نہیں ہوتی؛ بعض اجسام میں حرارت و برودت تیزی سے سرایت کر جاتی ہے، اور بعض میں دشواری سے، مثلاً لوسہ، تانبہ، اور عام دھاتوں میں اس کی استعداد خوب پائی جاتی ہے، اور مٹی اور لکڑی میں کمتر۔

**دوسرا خاصہ:** حرارت تخلخل پیدا کرتی ہے، اور برودت تکاثف، یعنی گرمی کے اثر سے پھیل کر اجسام کی مقدار بڑھ جاتی ہے (تخلخل) اور سردی کے اثر سے اجسام سکڑ جاتے، اور ان کی مقدار اور ان کا حجم گھٹ جاتا ہے (تکاثف)۔ اس خاصہ کا سہل امتحان اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسی شیشی لی جائے، جس کی گردن کافی تنگ اور لمبی ہو، اور اس میں کوئی رنگین پانی اس قدر بھرا جائے کہ کسی قدر گردن خالی رہے۔ پھر اس مقام پر کوئی نشان کر دیا جائے، جہاں تک پانی بھرا ہوا ہے، تاکہ اندازہ کرنے میں آسانی ہو کہ گرمی ہو جانے سے پانی اور چیزیں کتنے بڑھیں گی، یا نہیں، اس کے بعد اس شیشی کو بے آبستگی کر کے کیا جائے، اور نشان کو دیکھا جائے، جس طرح اس میں قدریجا حرارت پہنچے گی، اور پانی گرم ہوتا جائیگا، اسی قدر پانی نشان سے اونچا ہوتا چلا جائیگا، اور کچھ دیر کے بعد پانی کا حجم، جوش اور بال کے بغیر، اس قدر بڑھ جائیگا کہ نمایاں طور پر شیشی کی خالی گردن بھری ہوئی نظر آئے گی، اسکے بعد جب پانی بتدریج ٹنڈا ہو گا، تو پھر وہ گھٹ کر اپنی اصلی جگہ پر آ جائیگا یا اس سے بھی نیچے اور تر جائیگا۔

جب یہ مسئلہ پانی کی اس مثال سے واضح ہو گیا، تو اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ حرارت و برودت سے نہ صرف پانی ہی کا حجم بڑھا گھٹا کرتا ہے، بلکہ دوسرے اجسام پر بھی کم و بیش (حسب استعداد) اس کا یہ اثر نظر ہوتا ہے، حتیٰ کہ گیسو جیسی سخت دھاتوں پر بھی اس کا یہ اثر نمایاں ہوتا ہے؛ ریل کی پٹریں میں جوڑ کے مقام پر موسم سرما میں ایک انچلی دو انچلی کا فاصلہ نظر آتا ہے، لیکن موسم گرما میں یہ فاصلہ کم یا قطعاً مفقود ہو جاتا ہے۔ حرارت و برودت کے اسی خاصہ کی بنا پر پٹری بنانے وقت سکڑنے اور پھیلنے کا حق رکھا جاتا ہے۔

حرارت و برودت سے جس طرح لوسہ جیسی سخت چیزوں کا حجم گھٹ بڑھ جاتا ہے، یعنی ان میں تخلخل و تکاثف پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح پارہ

جیسی سیال دھات میں بھی حرارت و برووت سے تھخلل و تکاثف ہو کر آتا ہے۔ حرارت و برووت کا جب یہ قاعدہ کلیہ تسلیم کر لیا گیا، اور اس کا یہ طبعی خاصہ ذہن نشین ہو گیا، تو اب یہ مانہ حرارت (مقیاس حرارت) کی ماہیت کا بتانا سہل ہو گیا۔

**مقیاس الحرارت** شیشہ کی ایک بوخدار تلی ہے، جس کے دونوں سرے بند ہوئے ہیں۔ لیکن اس کا ایک سرا پھیلا ہوا اور چوڑا ہوتا ہے (بصلہ)، جس کے اندر پارہ بھرا ہوتا ہے، اور اوپر کی باریک تلی خالی ہوتی ہے۔ جب دوسرے جسم سے، مثلاً مریض کے جسم سے، حرارت سرایت کر کے آہ مذکور کے پارہ میں پہنچتی ہے، تو مذکورہ بالا اصول کے مطابق پارہ پھیل جاتا ہے، اور اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ پارہ میں تھخلل عارض ہو جاتا ہے (جس سے پارہ خالی تلی میں چلا جاتا ہے۔ اور جب پارہ کی حرارت کم ہو جاتی ہے، تو وہ سکڑ کر اپنے اصل حجم و مقدار پر لوٹ آتا ہے، اور تلی میں سے اوتر کر نیچے چلا آتا ہے۔ لیکن تشخیص امراض کے لئے جو چیلانے ہم لوگ استعمال کرتے ہیں، ان میں اوپر کی تلی اتنی تنگ اور باریک ہوتی ہے کہ پارہ چڑھنے کے بعد ٹھنڈا ہونے پر خود بخود نیچے نہیں اوترتا، بلکہ اسے بلانا اور جھٹکنا دینا پڑتا ہے۔ ہاں دوسرے مقاصد کے لئے مثلاً ہوا کی حرارت، پانی وغیرہ کی حرارت ناپنے کے لئے جو آلات استعمال کئے جاتے ہیں، ان میں حرارت کے کم ہونے پر پارہ خود بخود اوتر جایا کرتا ہے۔

بس یہی حقیقت مقیاس الحرارت کی ہے، جو اسے اصول پر مبنی ہے، جس کے تسلیم کرنے میں کسی ذہنی ہوش کو تامل نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مقیاس الحرارت صرف پارہ ہی کا نہیں ہوتا، بلکہ مختلف ضروریات کے لحاظ سے پارہ کے علاوہ اس کے جوف میں پانی، الکحل، دھات وغیرہ بھرے جاتے ہیں، جنکے حجم کے گھٹنے بڑھنے کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔

پیارہ حرارت میں درجہ کس اصول پر قائم کئے گئے ہیں۔ یا یہ سوال کہ پیارہ حرارت میں درجہ کس اصول پر قائم کئے گئے ہیں، اور حرارت و برووت کے درمیان "حد فاصل" کہاں واقع ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حرارت و برووت ایسی اضافی کیفیات ہیں سے ہیں کہ ان کے درمیان حد فاصل قائم کرنا، اور یہ کہنا کہ وہ یہاں سے حرارت شروع ہوتی ہے۔ اور اس سے پہلے برووت ہے۔ "جست ہی مشکل اور مشتبہ ہے۔ اور کبھی آہر

کوئی یقینی حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے مختلف مادہ گاہ میں محققین نے مختلف پیمانے بنائے ہیں، اور حرارت و برودت کے ابتدائی تعین میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ آجکل علمی دنیا میں تین قسم کے پیمانے پائے جاتے ہیں، جنہیں انڈر مختلف درجات قائم کئے گئے ہیں، اور حرارت کے ابتدائی درجہ کے تعین میں بھی باہمی اختلاف ہے۔

(۱) مقیاس صلد درجاتی : اس آلہ میں برن کے گچھلنے سے پانی کے کھولنے تک سو درجے قائم کئے جاتے ہیں، اسی وجہ سے اس کا نام صلد درجاتی رکھا گیا ہے۔ یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ پارہ اور پانی وغیرہ حرارت سے پھلتے، اور برودت سے سکڑتے ہیں۔ اسی اصول پر اگر آلہ مقیاس حرارت کو ٹھنڈے پانی میں رکھ کر اسے بتدریج گرم کیا جائے، تو جس قدر پانی میں گرمی آتی جائیگی، اسی قدر پارہ پھیلے گا، اور اوپر کو بڑھتا چلا جائیگا، حتیٰ کہ جب پانی کھولنے لگے گا، تو پارہ چڑھ کر اور ایک حد تک پہنچ کر ٹک جائیگا۔ کھولتے ہوئے پانی میں آلہ مقیاس انحرارت کے اندر پارہ جہاں تک پہنچ کر ٹک جاتا ہے، اس پر ایک نشان کر دیا جائے، اس کے بعد پھر پانی کو ٹھنڈا کیا جائے، جس سے پارہ بتدریج نیچے اترنا شروع ہو گا، آخر میں جب پانی اس قدر سرد ہو جائیگا کہ وہ جمنے لگے، اور برن بن جائے، تو پارہ نیچے اتر کر ایک جگہ ٹھہر جائیگا۔ اس مقام پر ایک نشان کر دیا جائے۔ غرض اس طرح ایک ابتدائی مقام اور ایک انتہائی مقام مقرر ہو جائیگا۔ اب ان دونوں مقاموں کے مابین کی مسافت کو (یعنی پارہ کی فکلی کو) کیکروں سے ملو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، جس سے اس آلہ میں سو درجے بن جائیں گے۔ ایسے آلہ کو مقیاس صلد درجاتی کہا جاتا ہے جس میں نیچے کا نشان صفر ہے جہاں تک پارہ اترنے پر پانی جم جاتا ہے، اور اوپر کا نشان (نشان) وہ ہے جہاں پارہ اُس وقت پہنچتا ہے، جبکہ پانی کھول رہا ہو۔

جب اس طرح پیمانہ حرارت بن گیا، اور پیمائش کی اکائیاں ایک سے سرتک قائم ہو گئیں، تو اب اس کے بعد دو سو، چار سو، اور ہزار دو ہزار درجات کی پیمائش اسی پیمانہ سے کی جاسکے گی۔

لے کر یہ کہ جس درجہ کو حرارت کا پہلا درجہ کہا جائیگا، دوسرے شخص کو اختیار ہے کہ اس سے نیچے اتر جائے، اور اس سے ماقبل کسی درجہ کو حرارت کا پہلا درجہ قرار دے، اس میں کوئی روک ٹوک قائم نہیں ہو سکتی، اور کوئی علمی حجت چل نہیں سکتی۔

اس پیمانہ میں حرارت کی ابتدا برف سے کی گئی ہے، یعنی اس معیار اور پیمانہ کے بنانے میں فرض کیا گیا ہے کہ برف میں کسی درجہ کی حرارت نہیں ہے، اور یہ کہ اس کے بعد حرارت کا پہلا ذریعہ شروع ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اسکو درجہ صفر نہیں مانا ہے، اور پیمانہ حرارت کے درجات قائم کرتے وقت اس میں حرارت کے چند درجات تسلیم کر لئے ہیں، جیسا کہ ذیل کے بیان (مقیاس مروج) سے معلوم ہوگا +

دنیا سے علم میں مقیاس عدد درجائی کا اعتبار و قاربت زیادہ ہے، یہ زیادہ سہل اور سادہ اصول پر مبنی ہے، اور اس کی رو سے حساب کرنے اور شمار لگانے میں بھی آسانیاں ہیں +

(۲) مقیاس ہسٹریوج: اس رسالہ میں بحالت صحت و مرض جہاں جہاں درجات حرارت بیان کئے گئے ہیں، وہ اسی آلہ کے محاذ سے ہیں، اور جو ہمارے ملک میں بکثرت مروج ہے، اس آلہ میں مقیاس عدد درجائی کے متلو درجہ کا ایک سو اسی درجات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یعنی پانی کے جمنے، اور پانی کے کھولنے کے درمیان نشانات سے ایک سو اسی درجات کئے جاتے ہیں، اور کل درجات ابتداء سے پانی کے کھولنے تک اس آلہ میں ۲۱۲ بنائے جاتے ہیں؛ اس طرح کہ پانی کے بجے کا درجہ اس آلہ میں صفر کی بجائے ۳۲ رکھا جاتا ہے، اور پانی کے جوش کھانے کا درجہ ۲۱۲ +۔ غرض پانی کے انجماد کے درجہ کو مقیاس عدد درجائی میں اگر حرارت کا درجہ صفر سمجھا جاتا ہے، تو مقیاس مروج کی رو سے اس میں حرارت کے تیس درجات تسلیم کر لئے جاتے ہیں +

(۳) مقیاس سوسہسٹریوج: اس آلہ کا رواج ملک روس وغیرہ میں زیادہ ہے۔ اس میں آلہ عدد درجائی کے متلو درجات کو کل اسی درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے؛ یعنی درجہ انجماد کے لئے صفر، اور درجہ غلیان و جوش کے لئے (پانی کے کھولنے کے لئے) اسی۔ غرض اس کے اسی درجے مقیاس عدد درجائی کے متلو درجات کے مساوی ہیں +

بدن انسان کی اعتدالی حرارت اگر مقیاس مروج سے سارے

اٹھانوے ہوتی ہے، تو مقیاس عدد درجائی سے تقریباً ۹۰، یعنی اس

آلہ کے ۹۰ درجات مقیاس مروج کے ۹۸.۶ کے مساوی ہیں +

لے اسکو مقیاس فارن ہیتھی بھی کہتے ہیں، جو اسکے موجد، فارن ہیت، کی طرف منسوب ہے +

## بخاروں کی تقسیم درجات حرارت کو لحاظ کر

بدن انسان کی معمولی حرارت، بحالت صحت، ۹۵، ۹۷ سے ۹۹ تک مختلف ہوا کرتی ہے، اگرچہ یہ عادت سی پڑی ہوئی ہے کہ ۹۸، ۹۹ کو درجہ اعتدال بتایا کرتے ہیں، اور یہ ایک حد تک صحیح بھی ہے کہ عام طور پر بیماریاں حرارت میں یہی درجہ ملا کرتا ہے۔ لیکن شب در روز اور ۲۴ گھنٹے حرارت بدنی ایک درجہ پر قائم نہیں رہا کرتی ہے، بلکہ دو بجے شب سے سات بجے صبح تک حرارت تمام اوقات سے کمتر ہوتی ہے، اور پھر سات بجے صبح سے ایک دو بجے دوپہر تک بچ حرارت بڑھنے لگتی ہے، اور اُس وقت سے رات کے سات آٹھ بجے تک بلند تر رہتی ہے۔ پھر اس کے بعد گھٹنے لگتی ہے، اور آدھی رات کے بعد اُسی کمتر درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔

مرض کی حالت میں مدارج حرارت کا اختلاف بانوسے، تراونٹے سے ایک سو دس، یا ایک سو گیارہ تک پایا جاتا ہے۔ انتفاص حرارت کی صورت میں حرارت گھٹ کر ترانوسے یا اس سے بہت درجہ تک پہنچ جاتی ہے، اور از دیا و حرارت کی صورت میں ایک سو دس یا ایک سو گیارہ درجہ تک بڑھ جاتی ہے، بعض لوگوں نے اس سے بڑی حرارتوں مثلاً ایک سو سولہ اور ایک سو بائیس کا بھی ذکر کیا ہے، لیکن اس بیان کی حقیقت و واقعیت کو مشتبہ نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

مختلف درجات حرارت کے اظہار کے لئے متعدد الفاظ و اصطلاحات استعمال کئے جاتے ہیں، خواہ وہ درجات اعتدال سے بلند ہوں، یا بہت:

چنانچہ ذیل میں چند اصطلاحات مختلف مدارج حرارت کے لئے درج کئے جاتے ہیں:

(۱) درجہ سقوط: سقوط قوت کے وقت حرارت بدنی بہت ہی گھٹ جاتی ہے: اس کے مدارج تقریباً ۹۲ سے ۹۶ تک ہیں۔

(۲) حرارت ناقصہ: یعنی طبعی حرارت سے بہت درجہ،

جیسا کہ بعض اوقات ضعف قلب اور نقاہت کے وقت پایا جاتا ہے: اس کے

مدارج ۹۶ سے ۹۷، ۹۸ تک ہیں۔

(۳) درجہ اعتدال: اس کے مدارج ۹۵، ۹۷ سے

۹۹ تک ہیں۔

(۴) گھٹی خفیفہ: معمولی یا ہلکا بخار: جس میں حرارت صبح کے

وقت ۹۹ سے ۱۰۱ تک ہو، یا شام کے وقت ۱۰۲ تک۔

(۵) کھٹی مشہدیلہ : سخت بخار : جس میں حرارت صبح کے وقت ۱۰۱ سے ۱۰۳ تک ہو، یا شام کے وقت ۱۰۵ تک +

(۶) کھٹی مخرج قذہ : جبکہ حرارت ۱۰۵ سے زیادہ ہو +

استعمال مقیاس الحاررت | شخصی اغراض کے لئے پارہ کا آڈر استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ ایک سرے میں پارہ بھرا ہوتا ہے، جسے جصلہ کہا جاتا ہے۔ یہ سرا پارہ کے رنگ پر سفید اور چمکدار نظر آتا ہے، اور یہاں تیشہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ وہ نظر بھی نہیں آتا، اور پارہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس سے ایک بار ایک لمبی ٹلی شروع ہوتی ہے، جو دوسرے سرے تک جاتی ہے۔ اس لمبی ٹلی پر درجات کے نشان لگے ہوتے ہیں۔ اور یہ درجات پچانوے سے شروع ہو کر ایک سو دس پر ختم ہوتے ہیں۔ کیونکہ صحت و مرض میں انسانی حرارت علی العموم اسی کے درمیان کم و بیش ہوا کرتی ہے۔ اس آڈر پر ۹۸ کے مقابل تیر کے سرے کا نشان (۱) بنا ہوا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے نشانات چولہے لیے خطوط یعنی ٹکیروں کی شکل میں ہوتے ہیں، وہ درجوں کے لئے ہوتے ہیں، اور ہر پانچ درجہ کے بعد ہندسے (اعداد) لکھے ہوتے ہیں، مثلاً ۹۵ کے بعد ۱۰۰، اسکے بعد ۱۰۵، اور اس کے بعد ۱۱۰ + پھر ہر ایک درجہ کو چار چھوٹی چھوٹی ٹکیروں کے ذریعہ پانچ حصوں پر تقسیم کر دیا جاتا ہے، اور ہر ایک حصہ کو ”فقطہ“ کہا جاتا ہے +

یہ آلہ کئی قسم کا ہوتا ہے، یعنی بعض کو دیر تک لگایا جاتا ہے، اور بعض کا پارہ جلد بڑھ جاتا ہے، اور دیر تک لگائے رکھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ چنانچہ بعض صرف نصف، دقیقہ (نصف منٹ) کے قلیل عرصہ میں حرارت کو بتاتے ہیں، اور بعض تین چار، بلکہ پانچ دقیقے میں بتاتے ہیں +

جب تم کسی مریض کی حرارت بدنی معلوم کرنی چاہو، تو پہلے اس آلہ کو روشنی میں دیکھو، اور یہ معلوم کرو کہ پارہ کس درجہ پر ٹھہر ہوا ہے؛ اگر وہ پچانوے درجہ پر ہے، تو خیر، ورنہ اسے پچانوے درجہ پر لے آؤ۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اسے بصلہ کے مقابل موٹی طرف سے پکڑ کر اوپر سے نیچے کی طرف جھکا دو، تاکہ پارہ جھٹکے سے اپنے خانہ (بصلہ) کی طرف آجائے۔ دو چار جھٹکوں میں پارہ علی العموم ۹۵ درجہ پر آ جاتا ہے +

گاہے ایسا بھی کرتے ہیں کہ پہلے اس آلہ کو سرد پانی سے ٹھنڈا کر لیتے ہیں، اسکے بعد جھکا دیتے ہیں۔ ایسا اس وقت کرنا پڑتا ہے، جبکہ بیرونی ہوا کی حرارت

اسے جتنی مٹیاسا رہی ہو، کہا جاتا ہے +

موسم گرم یا وغیرہ میں تیز ہوتی ہے، اور شدت حرارت کم وجہ سے پارہ چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اسی حالت میں جب تک پارہ کو ٹھنڈا نہ کر لیا جائے، وہ اپنے خانہ میں نہیں آتا۔ لیکن گرم پانی سے نہ دھونا چاہئے، ورنہ ممکن ہے کہ آلہ ٹوٹ جائے۔

جب پارہ ۹۵ درجہ پر آجائے، تو اسے بغل، کچھ ران، منہ، معائے مستقیم یا جہاں لگانا ہو نگائیں، ہموں گائیہ آلہ بغل اور منہ ہی میں لگایا جاتا ہے۔ مگر بچوں میں منہ کے اندر کبھی نہ رکھنا چاہئے۔ نیچے نادان اور بے سمجھ ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ انہی نادانی سے منہ میں شیشہ ٹوٹ جائے، اور اس کے تیز اور نوکیلے ریزے پریشانیوں میں مبتلا کر دیں۔ اگر یہ آلہ بغل یا کچھ ران میں لگایا جائے، تو پہلے وہاں کا پسینہ (اگر ہو تو) خشک کر لیا جائے، اور پھر اس آلہ کے سفید جھکڑا سرے (بصلہ) کو بغل اور کچھ ران میں داخل کیا جائے، اور کوشش کی جائے کہ یہ سرا پوری طرح دباؤ میں آجائے، اور جلد و بصلہ کی ملاقات اچھی طرح قائم ہو جائے۔ پھر اگر یہ آلہ نصف دقیقہ کا ہے، تو بنظر احتیاط ایک دقیقہ تک لگانا چاہئے، اور اگر وہ ایک دقیقہ کا ہے، تو دو دقیقہ تک، و علیٰ ہذا القیاس +

اگر اس آلہ کو منہ میں رکھنا ہو تو پارہ والے سفید سرے کو منہ میں زبان کے نیچے رکھا جائے، اور اس کے بعد مریض لبوں کو بند کر لے۔ مگر دانتوں کا دباؤ اس پر نہ ڈالے۔ مریض اگر کم عمر بچہ ہے، یا وہ لڑکھ سے کانپ رہا ہے، اور اس کے دانت بچ رہے ہیں، تو ایسی صورت میں یہ آلہ منہ کے اندر نہ رکھنا چاہئے، ورنہ اس کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔ بچوں میں علیٰ العموم کچھ ران میں لگانا مناسب ہوا کرتا ہے۔ شافو نا در حالات میں معائے مستقیم اور اندام نہانی کے اندر بھی لگایا جاتا ہے، اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ یہ مکروہ طریقہ غیر معمولی مجبور یوں ہی میں برتنا جاسکتا ہے۔ اس حالت میں یہ آلہ تقریباً دو (مختص اندر داخل کیا جاتا ہے)۔

یہ بھی یاد رہے کہ اگر اس آلہ کے بصلہ پر پیشاب کیا جائے، تو اس سے بھی بدنی حرارت معلوم ہو جاتی ہے۔

درجہ حرارت کے دیکھنے کے لئے بہت غور اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پارہ جس تلی میں چڑھتا ہے، وہ نہایت باریک ہوتی ہے۔ جس کے دیکھنے کے لئے اچھی بینائی اور اچھی روشنی کی ضرورت ہے۔ جس درجہ تک پارہ چڑھا ہوا معلوم ہو، سمجھنا چاہئے کہ اسی درجہ تک بدنی حرارت ہے +

چونکہ بدنی حرارت میں صبح و شام اختلاف ہوا کرتا ہے، خواہ صحت کی حالت ہو، یا مرض کی، اس لئے کم از کم ۲۴ گھنٹے میں دو مرتبہ صبح و شام حرارت لینی چاہئے، یعنی ۵، ۶ بجے صبح کے وقت، اور ۵، ۶ بجے شام کے وقت۔ تاکہ حرارت کی کمی کا درجہ بھی معلوم ہو جائے، اور زیادتی کا بھی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے مرض کی خفیت حالتوں میں یہ وقت مناسب نہ ہو، تو صبح کو، اپنے تک اور شام کو ۶ سے ۹ بجے تک حرارت لی جائے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اپنے حرارت بدنی بڑھنے لگ جاتی ہے، اور سات بجے شام کے بعد ارتعاش حرارت کا وقت علیٰ اہرم گذر جاتا ہے۔ لیکن مہی جہہ اور ذات المریہ وغیرہ جیسے شدید امراض میں کم از کم ہر چار گھنٹے میں حرارت لینی چاہئے، تاکہ روزمرہ کے اختلافات اور حرارت کے اتار چڑھاؤ کا اندازہ ملتا رہے۔ معائنہ حرارت کے بعد ہر مرتبہ اور ہر حالت میں نقشہ حرارت پر اسے درج کر لیا جائے؛ یعنی جس درجہ کی حرارت ثابت ہو، ہر معائنہ پر وہاں نقطہ قائم کر دیا جائے، اور ایک نقطیت دوسرے نقطہ تک لکیریں کھینچی انکو ملا دیا جائے۔ اس طریقہ سے حرارت کے متوجہات اور اتار چڑھاؤ واضح طور پر نقشہ کی شکل میں آجاتے ہیں، اور بہت آسانی کے ساتھ بیک نظر بخار کی رفتار ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ بعض بخاروں میں حرارت کی رفتار ہر روز یکساں نہیں ہوتی، حتیٰ کہ چار گھنٹے کے قلیل عرصہ میں بھی رفتار بدل جاتی ہے، اس لئے ایسی شاؤ و ناؤ صورتوں میں ضروری ہوتا ہے کہ چار گھنٹے کے وقفہ پر دیکھنے کی بجائے اس کے کمتر وقفہ پر حرارت دیکھی جائے۔

یہ  
۵  
۵





# فہرست بجائی

## حیات قانون جداول

|     |                     |         |                      |     |                      |
|-----|---------------------|---------|----------------------|-----|----------------------|
| ۱۲۷ | بجاری اور دوسر      | ۱۲۲     | افراطے کی تدبیر      | ۲۵۰ | آب دریدہ کا سنی      |
| ۱۲۸ | بجاری اور کھانسی    | ۲۲۰     | افشردہ جات           | ۲۵۳ | آبگی                 |
| ۲۵۱ | بجاری کی ماہیت      | ۱۷۱     | افیلوس               | ۲۳۸ | اجامیت               |
|     | بجاریوں کی زبان کی  | ۲۲۶     | اکسیرپ لوزہ          | ۲۳۸ | اجاسیہ کی نقاہت      |
| ۱۲۶ | خشونت و لزوجت       | ۱۰      | امراض حادہ جدا       | ۱۸۳ | اجحاف                |
| ۸   | بجاریوں کے اوقات    | ۱۶۶     | امقربوس              | ۲۶۵ | احتراق               |
| ۴   | بجاریوں کی تقسیم    | ۱۹۳     | اناء مضاعف           | ۸۵  | اوراربول             |
|     | شیخ کے مطابق        | ۲۷۶-۲۷۷ | انتقاص حرارت         | ۲۰۵ | ادویہ مرغیہ          |
|     | بجاریوں کی تقسیم    | ۱۸      | انتقال حثی           | ۲۳۸ | ادویہ سہلہ           |
| ۲۸۳ | درجات حرارت         | ۲۵۷     | انتقال حرارت         | ۲۵۱ | ازدیا و حرارت        |
|     | کے بخاخاسے          | ۲۶۸     | انفجار               | ۲۷۹ | استملاک کیمیاء       |
|     | بجاریوں کے بخاراض   | ۱۷۱     | انفیابوس             | ۲۷۳ | استفراغ بحرانی       |
| ۷۳  | کی علامتیں          | ۱۹۵     | انفیابوس کا علاج     | ۹۲  | استفراغ بلا منع      |
|     | بجاریوں میں ازادیام | ۹۴      | باری کا وقت اور غذا  | ۸۸  | استفراغ تام          |
| ۲۷۶ | حرارت               | ۲۶۹     | بشور جا درسیہ        | ۹۳  | استفراغ کا وقت       |
|     | بجاریوں میں پسینہ   | ۲۷۴     | بحران                | ۲۳۳ | استفراغات غیر محسوسہ |
| ۱۲۰ | کی کثرت کی تدبیر    | ۲۷۴     | بحران انتقالی        | ۲۳۲ | استفراغات محسوسہ     |
|     | بجاریوں میں طبع     | ۹۶      | بجاری درونخ          | ۲۶۵ | استیماد              |
| ۸۶  | پانی                | ۷       | بجاری کی استعداد     | ۸۳  | اسہال                |
|     | بجاریوں میں مسہل    | ۲۶۹     | بجاری کے اعراض لازمی | ۱۲۳ | اسہال کی تدبیر       |
| ۹۶  | دوائیں              | ۲۷۳     | بجاری کے اوقات       | ۱۶۶ | اصطربا بوس           |
| ۲۷۵ | بجاریوں میں موت     | ۲۷۳     | اور اسکی رفتار       | ۱۸۳ | اصولی اربعہ          |
| ۷۶  | بدن ٹوٹنا           | ۳       | بجاری کی تقسیم       | ۱۸۸ | افادیہ               |

|     |                 |     |                     |     |                   |
|-----|-----------------|-----|---------------------|-----|-------------------|
| ۲۶۳ | جراثیم          | ۲۵۷ | تشنج حرارت          | ۷۶  | برد               |
| ۲۶۱ | جراثیمی سیات    | ۲۵۲ | تشنج دم             | ۱۳۲ | برد اطراف         |
| ۲۵۲ | جزو ناری        | ۸۳  | تغذیہ اصحاب         | ۱۸۳ | برد رمدہ          |
| ۷   | جلانے والا      | ۱۰۷ | تغذیہ معدہ          | ۱۷۹ | بغلی بخار کا علاج |
| ۱۸۲ | جلیجین          | ۱۰۷ | تغذیہ اصحاب         | ۱۹۱ | بوراد             |
| ۲۵۳ | جلنے والا       | ۱۰۷ | تغذیہ جوی عفونت     | ۱۲۹ | بولیوس            |
| ۲۳۱ | چکیدہ کا سنی    | ۹۹  | تغذیہ جوی عفونت     | ۱۰۳ | بحاری غذاؤں کی    |
| ۲۴۲ | چوتھوہ لوبی     | ۱۰۲ | تغذیہ صغریٰ مزاج کا | ۱۳۸ | ضرورت             |
| ۱۹۹ | چوتھوہ لوبی     | ۱۰۷ | تغذیہ صغریٰ مزاج کا | ۱۲۵ | ہیڈک بند ہوجانے   |
| ۱۲۷ | چھینک کی کثرت   | ۱۰۷ | تغذیہ صغریٰ مزاج کا | ۷۶  | کی تدبیر          |
| ۲۳۲ | حب اجوائن       | ۱۰۸ | تغذیہ میں ابلہ کی   | ۱۲۵ | میداری کی تدبیر   |
| ۲۴۰ | حب بخار         | ۱۰۸ | تغذیہ میں ابلہ کی   | ۷۶  | پھر پری           |
| ۲۴۱ | حب بنگ          | ۱۰۷ | تغذیہ میں ذکر کیا   | ۲۸۱ | پیانہ حرارت       |
| ۲۵۰ | حب بیبیتہ       | ۱۰۷ | تغذیہ میں ذکر کیا   | ۲۵۷ | تخثر حرارت        |
| ۲۴۵ | حب بلاس پاٹھ    | ۱۰۷ | تغذیہ نہایت         | ۲۲۹ | تبرید کا نسخہ     |
| ۲۳۵ | حب تنسی         | ۱۰۷ | تغذیہ نہایت         | ۱۶۵ | تب بغلی           |
| ۲۴۵ | حب طلیت         | ۱۰۷ | تغذیہ نہایت         | ۱۷۰ | تب بغلی لازمی     |
| ۲۴۱ | حب زبر مرہ      | ۱۰۷ | تغذیہ نہایت         | ۱۵۱ | تب محرقہ          |
| ۲۳۳ | حب سم انفار     | ۱۰۰ | تغذیہ و تدبیر کے    | ۲۲۳ | تب محرقہ کے       |
| ۲۳۵ | حب شفاء         | ۱۰۰ | درجات               | ۲۲۳ | سفید نغسے         |
| ۲۳۳ | حب قرطم         | ۱۹۷ | تغذیہ               | ۱۳۲ | حماری بخار        |
| ۲۳۷ | حب کانور        | ۷۶  | تغذیہ               | ۲۷۲ | تخلل              |
| ۲۵۰ | حب کبد نرشاری   | ۱۰۲ | تغذیہ               | ۲۶۲ | تخیر              |
| ۲۳۵ | حب کر بخور      | ۱۰۲ | تغذیہ               | ۲۰۷ | تدبیر لطیفہ       |
| ۲۳۳ | حب ہندی         | ۸۸  | تغذیہ               | ۱۷۸ | تدبیر ذہانی       |
| ۲۵۳ | حرارت بدنیہ     | ۱۳۱ | تغذیہ               | ۲۲۰ | تشنج              |
|     | حرارت بدن کے    | ۲۵۱ | تغذیہ               |     | تشنج نہ ہونے      |
| ۲۵۲ | کس حصہ میں پیدا | ۱۹۹ | تغذیہ               | ۸۲  | کی صورت میں       |
|     | ہوتی ہے         | ۸۲  | تغذیہ               | ۱۰۶ | کیا کرنا چاہئے    |

|            |                                         |     |                              |                          |                                                      |
|------------|-----------------------------------------|-----|------------------------------|--------------------------|------------------------------------------------------|
| ۲۳۸        | حیات صفراویہ {<br>کے لئے مسہلات         | ۲۴۷ | حی کی تعریف                  | ۲۵۵                      | حرارت بنیہ اعتدالی<br>حالت پر کیونکر<br>قائم رہتی ہے |
| ۲۶۸        | حی طفیفہ                                | ۲۶۸ | حی حارہ                      |                          | حرارت بدنی                                           |
| ۲۶۲<br>۲۶۶ | حیات عرض                                | ۱۱۲ | حیات حادثہ کے<br>معاہجات     | ۲۵۵                      | اعتدالی حالت پر<br>کیونکر اتنی رہتی ہے               |
| ۲۶۶        | حی عریفہ                                | ۱۱۶ | حیات حادثہ میں<br>خراش اسعار | ۲۶۸                      | حرارت دہرودت<br>کامیاب                               |
| ۲۶۱        | حی عصبیہ                                | ۱۱۶ | حیات حادثہ<br>کے شدید عوارض  | ۲۶۷                      | حرارت کی چائش<br>اور اس کے درجات                     |
| ۲          | حیات کا عمومی<br>تذکرہ                  | ۱۱۸ | حیات حادثہ میں<br>مشروبات    | ۲۶۲                      | حرارت حی کا اختلاط<br>دن رات میں                     |
| ۲۶۷        | حی عفوئی                                | ۲۶۸ | حی غشیہ                      | ۲۵۷                      | حرارت کے ضیاع<br>کی صورتیں                           |
| ۲۶۳        | حیات عفوئیہ                             | ۲۶۷ | حی خفیفہ                     | ۲۵۲<br>۲۵۳<br>۲۵۱<br>۲۵۳ | حرارت غریبیہ<br>حرارت غریبہ<br>حرارت ناقصہ           |
| ۸۱         | حی عفوئیہ کا عام علاج<br>حی کے عوارض کا | ۲۶۷ | حی داس                       | ۲۶۴                      | حرارت ہناییہ                                         |
| ۲۵۱        | کلی بیان                                | ۱۵۹ | حی دوسری                     | ۸۹                       | حام                                                  |
| ۱۷۱        | حی غشیہ                                 | ۱۵۹ | حی دوسری تناقص               | ۲۶                       | حام میں ترمیم کرنا                                   |
| ۱۷۶        | حی غشیہ خفیفہ                           | ۱۵۹ | حی دوسری واقف                | ۲۶۶                      | حامیہ                                                |
| ۱۹۵        | حی غشیہ خفیفہ کا علاج                   | ۱۹۹ | حی دوسری ریح                 | ۲۶۶                      | حیات کے اقسام                                        |
| ۱۷۸<br>۱۹۰ | حی غشیہ دقہ رقیقہ                       | ۱۹۹ | حی دوسری ریح دائرہ           | ۲۶۲                      | حیات ادرام                                           |
| ۲۶۸        | حی غیر طفیفہ                            | ۲۶۸ | حی دوسری ریح کے مفید<br>نسخے | ۲۶۸                      | حی بارہ                                              |
| ۲۶۷        | حی غیر عفوئی                            | ۱۸۱ | حی دوسری ریح                 | ۲۶۸                      | حی بیسطہ                                             |
| ۲۶۸        | حیات فاجرہ                              | ۲۶۸ | حی دوسری ریح                 | ۱۶۵                      | حی بلغیہ                                             |
| ۲۶۷        | حی لازمہ                                | ۲۸۵ | حی شدیدہ                     | ۱۷۹                      | حی بلغیہ نارہ اور<br>لیلیہ                           |
| ۱۷۱        | حی لیلیہ                                | ۱۳۳ | حیات صفراویہ                 |                          |                                                      |
| ۱۹۹        | حی لیلیہ و نارہ<br>کا علاج              |     |                              |                          |                                                      |
| ۲۵۱        | حی کی ماہیت                             |     |                              |                          |                                                      |
| ۱۵۱<br>۲۸۲ | حی محرکہ                                |     |                              |                          |                                                      |
| ۲۶۸        | حی مرکبہ                                |     |                              |                          |                                                      |
| ۲۶۶        | حیات مرض                                |     |                              |                          |                                                      |
| ۳<br>۲۶۶   | حی مرضیہ                                |     |                              |                          |                                                      |

|     |                     |     |                       |     |                       |
|-----|---------------------|-----|-----------------------|-----|-----------------------|
| ۱۲۴ | سبابت               | ۲۷۳ | درجہ سردی کا          | ۲۶۸ | حمی مزمنہ             |
| ۲۶۲ | سبب                 | ۲۸۴ | درجہ سقوط             | ۲۶۷ | حمی مطبقہ             |
| ۲۲۰ | سبب فی سیما         | ۲۷۳ | درجہ گرمی کا          | ۲۶۷ | حمی مغترہ             |
| ۲۲۰ | سردی                | ۱۲۶ | درجہ شکم کی تدبیر     | ۲۲۷ | حمی موانظہ کے ساتھ    |
| ۸۸  | سرد پانی کی مغفرتیں | ۱۵۵ | دموی بخار             | ۲۶۷ | صفراء کی زیادتی       |
| ۷۱  | سردی                | ۱۸۳ | دوار تہ بد            | ۲۶۸ | حمی ناقصہ             |
| ۲۵۶ | سریان حرارت         | ۲۴۶ | دوائے سم الفار        | ۲۶۷ | حمی نابہ              |
| ۲۳۵ | سفوف بنگ            | ۲۳۲ | دوائے شب میانی        | ۱۷۱ | حمی ہمار یہ           |
| ۲۴۱ | سفوف ست گلو         | ۲۴۷ | دوائے ہڑتال           | ۱۷۱ | حمیات یوم             |
| ۲۳۳ | سفوف قتب            | ۲۲۰ | دوارہ                 | ۲۶۲ | حمی یوم کا اشتغال     |
| ۲۳۷ | سفوف ہندی           | ۱۳۷ | دورہ                  | ۲۳  | حائے یوم سرے          |
| ۱۱۲ | سکینین              | ۱۷۸ | ذوبانی ترہل           | ۳۱  | حائے یوم کا عام       |
| ۲۶۰ | سعی مادہ            | ۲۰۲ | ربیع بغنی کے علامات   | ۲۳  | اصول علاج             |
| ۱۵۷ | سونوخس              | ۲۱۱ | ربیع بغنی کا علاج     | ۳۰  | حائے یوم غضبہ         |
| ۲۱۶ | سیالیس              | ۱۹۹ | ربیع دائرہ            | ۲۸  | حائے یوم غصہ          |
| ۱۲۲ | شدت تشنگی کی تدبیر  | ۲۰۳ | ربیع دموی کے علامات   | ۳۲  | حائے یوم فرحیہ        |
| ۱۳۲ | شدت کرب             | ۲۱۰ | ربیع دموی کا علاج     | ۳۰  | حائے یوم فکر          |
| ۸۰  | شراب                | ۲۱۲ | ربیع صفراء کا علاج    | ۲۷  | حائے یوم کی قصیں      |
| ۲۳۰ | شکامی باد آورد      | ۲۰۳ | ربیع صفراء کو علامت   | ۳۲  | حائے یوم زنجیرہ راحیہ |
| ۱۳۰ | شہوت کلیہ           | ۲۱۰ | ربیع صفراء کا علاج    | ۲۹  | حائے یوم ہتہ          |
| ۲۵۷ | ضیاع حرارت          | ۱۹۹ | ربیع لازمہ            | ۲۳۱ | خاکسی بہت جوش         |
| ۱۳۱ | ضیق النفس           | ۲۱۴ | ربیع لازمہ کا علاج    | ۲۱۲ | خربقہ                 |
| ۲۵۲ | طبع                 | ۲۷۱ | رطوبت بیضیہ           | ۲۶۰ | غلط فاسد              |
| ۲۵۵ | طبیعت دبیر بدن      | ۱۳۱ | رمان مغرط کی تدبیر    | ۲۲۷ | غل شکم کا نسخہ        |
| ۲۷۰ | طراسہ               | ۱۳۰ | زبان کا سیاہ ہر جاننا | ۲۶۱ | غل غصی                |
| ۱۳۴ | طریطائوس            | ۲۱۵ | زہیب صافی             | ۲۲۰ | فحس                   |
| ۱۹۹ | ططرا                | ۲۳۰ | زالال ربیجاست         | ۲۸۴ | درجہ اعتدال           |
| ۱۹۹ | ططرا طائوس          | ۲۷۴ | زائت نقاہت            | ۲۷۴ | درجہ انحطاط           |
| ۲۶۸ | طغ                  | ۱۸۱ | زمرہ                  | ۲۷۳ | درجہ سخونت            |
|     |                     | ۱۹۱ | زیت مشول              |     |                       |

|     |                         |     |                   |     |                       |
|-----|-------------------------|-----|-------------------|-----|-----------------------|
| ۲۶۶ | مستود                   | ۲۳۸ | قرص کا نور        | ۱۴۴ | طیفودس                |
| ۲۶۷ | مستود حرارت             | ۲۳۳ | قرص گل صغیر       | ۱۴۵ | طیفودس                |
| ۲۶۸ | مستود عفونت             | ۱۲۹ | قرصیں             | ۸۵  | عرق                   |
| ۱۹۰ | مصوص، مصوص مصوصا        | ۶۶  | قشریہ             | ۱۳۲ | عسار از دراد          |
| ۲۶۹ | مطبوقہ                  | ۲۴۳ | قشریہ             | ۲۲۰ | عشر                   |
| ۲۳۹ | مطبوقہ آلو              | ۲۴۲ | قوما              | ۲۶۳ | عفونت                 |
| ۲۴۰ | مطبوقہ ہندی             | ۸۵  | قے                | ۲۶۵ | عفونت دم              |
| ۱۴۳ | مطقی                    | ۱۹۷ | قیظ               | ۲۳  | علامات انتقال         |
| ۲۳۲ | مہولات حائے مزاجیہ      | ۲۰۰ | قبیلہ مانیمہ      | ۲۲۲ | عوارض شدیدہ کا علاج   |
| ۲۳۲ | مغز کربخوہ              | ۱۰۱ | کشک اشعیر         | ۲۶۸ | غلب                   |
| ۲۶۷ | مغفرہ                   | ۲۵۲ | کون و فساد        | ۱۳۷ | غلب خالصہ             |
| ۲۸۱ | مقیاس الحرات            | ۲۳۱ | گل غانت           | ۱۳۷ | غلب خالصہ کا علاج     |
| ۲۸۵ | مقیاس الحرات کا استعمال | ۱۲۳ | گہری نیند         | ۱۳۹ | غلب خالصہ کا علاج     |
| ۲۸۳ | مقیاس ریویر             | ۱۷۰ | لشہ               | ۲۶۸ | غلب داہرہ             |
| ۲۸۲ | مقیاس صد درجائی         | ۱۶۸ | لشہ کا علاج       | ۱۳۹ | غلب غیر خالصہ         |
| ۲۸۳ | مقیاس مروج              | ۱۶۷ | لرزہ              | ۱۴۶ | غلب غیر خالصہ کا علاج |
| ۱۸۲ | ملح                     | ۱۷۱ | لیفوریا           | ۱۴۸ | غلب لازمہ             |
| ۲۳۱ | منج کا نسخہ             | ۱۹۵ | لیفوریا کا علاج   | ۱۳۵ | غلب لازمہ کا علاج     |
| ۲۳۹ | سود عفونت               | ۱۰۹ | لشعیر اور پینیکاز | ۱۳۴ | غلب مطلق              |
| ۲۶۴ | موزی مادہ               | ۱۰۲ | مار العسل         | ۱۰۳ | غلب اقتصائی موسم      |
| ۱۷۶ | مواظفہ                  | ۲۱۴ | ماہیانہ           | ۲۵۳ | غریزیت                |
| ۲۶۸ | مواظفہ بلیہ کیلورہ      | ۲۳۲ | مجرات حائے مزاجیہ | ۱۳۰ | غشی                   |
| ۲۳۶ | نار                     | ۱۵۱ | محرقہ             | ۱۵۱ | ناؤ سوس               |
| ۲۵۳ | نارین                   | ۱۳۷ | محرقہ بلغمی       | ۱۳۷ | فرہ                   |
| ۷۶  | نارین                   | ۱۸۱ | محرقہ صفراوی      | ۱۸۱ | فرو موریوس            |
| ۲۷۰ | نبض ذوالقرنین           | ۲۳۹ | مد سسل            | ۸۴  | فصد                   |
| ۲۷۰ | نبض مطری                | ۱۱  | مرض کے اوقات      | ۹۵  | فیماطوس               |
| ۲۷۲ | نبض پاشوہ               | ۱۳  | مرض کے وقت حیات   | ۲۲۰ | قرص نشتین صغیر        |
| ۲۷۲ | نبض نخلانہ              | ۱۴  | مرض کے وقت حیات   | ۲۳۸ | قرص انیسون            |
| ۲۵۲ | نبض کی ضرورت            | ۱۴  | مرض کا وقت حیات   | ۲۳۸ | قرص طباشیر            |
| ۸۹  | نبض میں کربا رازی       | ۱۶  | مرض کو وقت حیات   | ۱۹۴ | قرص طباشیر            |
| ۸۹  | نبض نصہ کی حالت میں     | ۱۸۱ | مرض کو وقت حیات   |     | قرص غانت              |
| ۹۲  | نبض مرض ہائے میں        |     |                   |     |                       |
| ۹۳  | نبض مطلق                |     |                   |     |                       |
| ۱۸۸ | نوبت                    |     |                   |     |                       |
| ۱۳۷ | نوبت                    |     |                   |     |                       |
| ۸۶  | نوبت                    |     |                   |     |                       |
| ۱۲۵ | نوبت لائے کی تدبیر      |     |                   |     |                       |
| ۱۳۷ | نوبت (نکار کا)          |     |                   |     |                       |
| ۲۵۲ | نوبت                    |     |                   |     |                       |
| ۱۰۲ | نوبت اول کی ضرورت       |     |                   |     |                       |

# علم الشخص

کتاب الشخص  
شخص کی جان کتاب  
قیمت ہے

رسالہ قارورہ جدیدہ ڈاکڑی کے  
مطابق قارورہ کا بیان اور اس کے  
یکساوی متحانات کے طریقہ

رسالہ قارورہ دہیمہ انب روانی کے  
مطابق قارورہ کا بیان قیمت  
رسالہ مقیاس کجارت

مقیاس کجارت یعنی حریر کا دیکھنا  
درت ہے قیمت ۴  
رسالہ مساحہ الفصد سین سمن سترچ

ایسے کس کوپ آدہ ستر درت ہے  
رسالہ پیش  
سین و شش بیانات قیمت

# علم العلاج

شیخ اسباب علاج  
امور کات کی سترت ہے قیمت  
درت ہے ستر و ستر شخص کتاب

قانونی مروت رسالہ قجانیہ  
سین سمن ستر  
قجانیہ مروت رسالہ قجانیہ

ایک نوجوان کی سترت ہے قیمت

و دعا جات کا نمونہ در سترت ہے

حمیات قانون  
شخص کی جان کتاب  
قیمت ہے

رسالہ سومراک  
سین سترک کا کمال  
بیان و علاقہ روانی اور ڈاکڑی دونوں

رسالہ آشکاب  
سین میں جو کج کی درت  
تشریح کا بیان ہے قیمت

رسالہ سل ووق  
در ستر ووق  
رسالہ نوک و ستر

رسالہ پواسیم  
در ستر ووق  
رسالہ جری و ستر

رسالہ جری و ستر  
در ستر ووق  
رسالہ جری و ستر

رسالہ جری و ستر  
در ستر ووق  
رسالہ جری و ستر

رسالہ جری و ستر  
در ستر ووق  
رسالہ جری و ستر

رسالہ جری و ستر  
در ستر ووق  
رسالہ جری و ستر

سوالیات امتحان قیمت ۹۰

# امراض مخصوصہ زنان

القابلہ از نوادہ ملا محمد حکیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں عورتوں کے حفظِ صحت اور دایہ گیری کے  
متعلق بہترین تدابیر بطور مکالمہ لکھی گئی ہیں عام

## معالجات امراض نسوانی

عبدالرزاق صاحب رحمہ اللہ تعلیم بقاعدہ کا دوسرا حصہ - طر

## جراحیات ۱

علم الجراحت (بالتصویر) داخل تصاب  
جدید فن جراحی

کی بے نظیر کتاب - دو حصوں میں  
قیمت فی حصہ پانچ روپیہ

## ضروریات مطاب قرابادین

دہلی کی مطاب اصحاب کے معیت  
کا مجموعہ قیمت ۱۰

دہلی کے مرکبات دہلی کے اور  
کی مرکب دوا میں قیمت ۱۰

دہلی کی دوا سازی برہنہ  
دوا سازی کے ترہ سہ ۱۰

علاج الامراض در دو ساج لایمیں  
از مؤلفہ شیخہ شریفہ لایمیں دہلی کا ترجمہ قیمت ۱۰

القرابادین نہ مرقہ دیر کے ترہ  
مغربت فطن ۵

نسخہ کا انتخاب قیمت معہ - مجلد ۱۰

آسان نسخے (دعوت چیکے) تمام امراض  
کے تیر بہون اور آسان نسخے قیمت ۱۰

## دوا سازی اور کثہ سازی

دہلی کی دوا سازی بیابان کبر کا تیسرا  
حصہ ہی اس میں دوا بنانے کے طریقے ہیں ۱۲

کتاب الکلیس کثہ بنانے کے  
طریقے قیمت ۱۰

## طبی لغات

لغات اصطلاحات طبیبہ معتبرہ  
لغات الادویہ اور دوائے مختلفہ زبانوں کی

ناموں کی توضیح - قیمت ۱۰  
طبی فرہنگ اصطلاحات مختلفہ

طبی لغات طوطی کا مختصر  
مستفادات

علا شہان بزرگوں بخش ملے کے طریقے  
امراض صبیحیں بزرگوں کو تذکرہ ۱۲

طب قدیم و جدید طب قدیم و جدید  
کی علمی جنگ اعتراضات کو جواب

علمی جنگ انگریزی  
رسالہ اساتذہ امراض و افروز ہی

دو حصوں میں قیمت فی حصہ ۵ روپے  
رسالہ دوران خون ۵

مغربت فطن ۵

